بسم اللہ الرحمن الرحیم

منظر ایلیاء Shia Books PDF

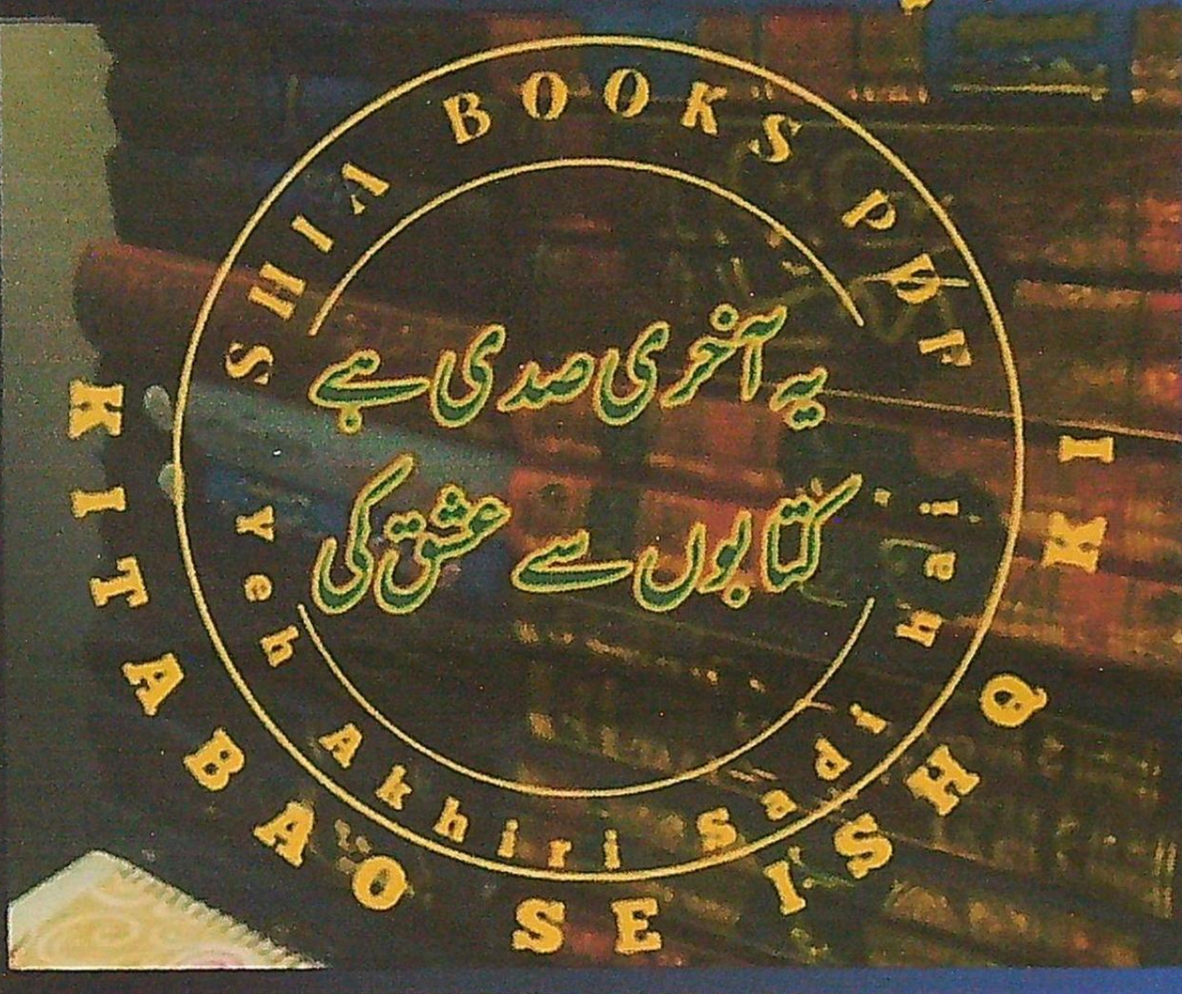

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

توضيح المجيد

هذه

[illegible]

من حضرت

[illegible]

هذا

حصة الاولى من التفسير [illegible]

وتمامه

ه ه ه

هذا الشطر [illegible]

ه ه ه

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب المربوبين الرحمن على العالمين

جمیع شکرات ہی واسطے خدا کے کہ جو پروردگار ہے مخلوقات کا رحم کنندہ ہے اوپر عالمین کے

الرحيم على المؤمنين تبارك الله احسن الخالقين

احسان کنندہ ہی اوپر مومنین کی بزرگ ہی خدا کہ بہتر خالقون کا ہے

الواحد الفرد الصمد الذي لم يكن له كفوا احد و

ایک ہی تنہا ہی سردار ہی ایسا کہ نہیں ہی واسطے اوسکی مانند کوئی ایک اور

اعوذ به من شر حاسد اذا حسد ومن شر النفاثات في

پناہ مانگتا ہون ساتھ اوسکی حسد کرنے والے کی شر سے جب حسد کرے اور شر سے زنان جادو کنندہ کی بیچ

العقد وصلى الله على خير خلقه محمد المبعوث على

گرہ ہای ریسمان کی اور رحمت نازل کرے خدا اوپر بہتر خلق اپنی کے وہ محمد ہین کہ مرسل ہین اوپر

كافة الجن والبشر المؤيد من معجزة القرآن الذي هو كلام

تمام جن اور بشر کی ایسی کہ وہ تائید کئی گئی ہین معجزہ قرآن سے کہ وہ قرآن وہی کلام

خالق الاعز الاكبر وآله الذين اذهب الله عنهم

پیدا کنندہ کا ہی عزیز ہی بزرگ ہی اور اوپر آل اوسکی کی ایسی کہ دور کیا ہی خدا نے اونسی

الرجس وطهرهم تطهيرا الاسما على ابن عمه علي المرتضى

پلیدی کو اور پاک کیا ہی اونکو ... اوپر ابن عم اوسکی کی کہ وہ علی مرتضیٰ

الذي حبه جنة من نار اللظى وبغضه باعث الضلالة والهوى

ایسا کہ محبت اوسکی ... آگ دوزخ سے ہی اور عداوت اوسکی ... گمراہی اور ہوا کی

حل لغات

الحمد کے معنی تمام تعریفین ہیں نیکی کی بنا پر قصد تعظیم کی الرب لغت میں اوسکی معنی ہیں ایک چیز کو مالک کرنا یعنی ایک چیز پرورش کرنا اور معنی سید اور مربی اور تمام کنندہ اور نعمت دہندہ اور صاحب کی ہیں اور معنی الرحمن الرحیم کی یہ ہیں حق تعالیٰ مہربان ہی خلق پر ساتھ روزی کی اور احسان کرنی کی اور نیکی کی اور معنی الرحیم کی یہ ہین کہ خدا مومنون پر رحمت عظیم کرتا ہی اور معنی تبارک کی برکت کی ہین یعنی وصف کی اور عظمت کی اور وسعت رحمت کی اور کثرت نعمت کی ہین اور معنی الواحد کی یکتا اور تنہا کی ہین کہ نہ فرزند رکھتا ہی نہ زوجہ اور نہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب المربوبين الرحمن على العالمين

جمیع ستائشات ہی اللہ تعالیٰ واسطے خدا کے کہ مربی ہے مخلوقات کا رحمت کنندہ ہے اوپر عالمین کے

الرحيم على المؤمنين تبارك الله احسن الخالقين

احسان کنندہ ہے اوپر مومنین کی بزرگ ہے خدا کہ بہتر خالقوں کا ہے

الواحد الفرد الصمد الذي لم يكن له كفوا احد و

ایک ہے تنہا ہے سردار ہے ایسا کہ نہیں ہے اسکی مانند کوئی چیز اور

اعوذ به من شر حاسد اذا حسد ومن شر النفاثات في

پناہ مانگتا ہوں ساتھ اسکی بدی حسد کنندہ کی جب حسد کرے اور بدی زنان پھونکنے والیوں کی بیچ

العقد وصلى الله على خير خلقه محمد المبعوث على

گرہوں کی اور رحمت نازل کرے اللہ اوپر بہتر خلق اپنی کی وہ محمد ہیں کہ مرسل ہیں اوپر

كافة الجن والبشر المؤيد من معجزة القرآن الذي هو كلام

تمام جن اور بشر کی ایسی کہ مدد کی گئی ہی ساتھ معجزہ قرآن کے وہ قرآن جو کلام

خالق الاعز الاكبر وآله الذين اذهب الله عنهم

پیدا کنندہ کا ہے عزیز بہت بزرگ کی اور اوپر آل انکی کی ایسی کہ دور کیا ہی اللہ نے ان سے

الرجس وطهرهم تطهيرا لاسيما على ابن عمه على المرتضى

نجاست کو اور پاک کیا ہی انکو خوب پاک کرنا خصوصا اوپر بیٹے چچا انکی کی وہ علی مرتضیٰ

الذي حبه جنة من نار اللظى وبغضه باعث الضلالة والهوى

ایسی کہ محبت انکی سپر ہے آتش دوزخ سی اور عداوت انکی موجب ہے گمراہی اور خواہش کا

حل لغات

الحمد کے معنی ہیں تمام خوبیاں ثابت نیکی کی بنا بر قصد تعظیم کی الرب لغت میں معنی ہیں ایک پیدا ہی کہ مالک کہتے ہیں ایک مدبر کنندہ کو اور بعضی سید اور مربی اور تمام کنندہ اور نعمت بخشندہ اور صاحب کی ہیں اور معنی الرحمن کی یہ ہیں حق تعالیٰ مہربان ہی خلق پر ساتھ پیدا کرنے اور روزی دینے کی اور احسان کرنے کی اور نیکی کی اور معنی الرحیم کی یہ ہیں کہ خدا مومنوں پر رحمت عظیم کرتا ہی اور معنی تبارک کی برکت کی ہیں اور منفعت کی اور عظمت کی اور وسعت کی اور کثرت نعمت کی ہیں اور معنی الواحد کی یکتا اور تنہا کی ہیں کہ فرزند رکھتا ہی نہ جورو اور

38211

الصحیح کی سیدہ ہین کہ تفوق سب سرداروں پر رکھتا ہو اور ایسا ہو کہ لوگ ہیبت سے
اسکی انکی طرف اوسکی کرتی ہون اور بعضی قصد آیا ہی اور بعضی بکان جدا آیا ہی اور بعضی
گفتگو کی نظیر اور مساوی کی ہین اور بعضی غنا ہی ہی اور نافع اور بہتر واحد خلف کی
خاموری ہمرہ بڑاہی اور حص سینے بعضم غا اور فتح واور بڑاہی اور باقیون سے بیٹا بہتر وہ
اور ضمہ فاکی بڑاہی اور بعضی حسد کی آرزوئی زوال نعمت ہی اور بعضی نفاثات
کی زبان ساحرہ ہین کہ رستی میں گرہ باندہ کر اوسپر جادو کرتی ہین اور بعضی در رحش
کی اعمال قبیحہ ہین اور بعضی گناہ کی اور وسوسہ شیطانی کی ہین اور لفظی نام ہی عبا
جہنم سی اور بعضی ہمو گی کی ہلاکت کی ہین اور خواہشونکی اور سوا اسکی اور بہی ہین وہ
طول کی مذکور ہوی اما بعد از جملہ برکات عہد و اوان سلطنت مہابت بنیان
سرور خواقین جہان بلاد قیاصر زمان ملجای اکاسرہ دوران دارا دربان جمشید عزت سلیمان
خاقان بخت رحشمت فندہ سلیمان شوکت قدر قدرت فرید ون عظمت بسط بساط امن
وہ باب مرکز آسمان علا وعدالت اعلی حضرت خورشید رتبت اعلی السلطان الاعظم والخاقان

لقب فتح معظم المعین سلطان عادل نوشیروان ما محمد علی شاہ بادشاہ دوران
خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ ایک بہہ کہ بکارہ بصداق
الولد سر لابیہ شاہزادہ آفاق گیر دولی عہد عدیم النظیر نخل بار فلک سلطنت و بال
وقمر درخشان فضل وکمال ودر صدف عظمت وکامکاری لعل درخشان نجب وامداری
نونہال بوستان یاد وداماسرو حدیقہ عالی خاندانی ثمرہ شجرہ عظمت وسلطنت انج

لا ایکدوقت بہ بستن سمات کیش ملت ما ی دین خاتم الرسالت سلطان سیم
سپاہ وخاقان گیتی پناہ مروج مذہب ائمہ طاہرین حامی دین ائمہ معصومین مرکز محیط کرم گستری
قطب فلک مکین پروری مشکل کشای گرہ ہای کار بستگان دستگیر دستہای بیکار
تیغ آبدار اوسکی ہی خزن حیات مخالفین کی سبب حصول دار البوار ہی اور ابدار
حسام جانستان اوسکی بہ جہت سرہای مخالفین ایک سیل بیکران سکن خس القرار
و شجاعت زاد کہ اگر کوئی تیغ خلاف میان سی کہینچی شل بید برخود لرزنی لگی اور جو
شخص کہ چار آینہ عداوت در بر کری صورت موت اسی اوسمین جلوہ گر ہاوی بلکہ
شکار دلیران ام و رنگ ہی اور نظامت اوسکی سی انگشت حیرت بدندان انشوران گم

ولله درّ من قال

عدالت سی اوسکی ہی امن امان | ہوئی شجاعت بین او ہوئی | ہو قتا ہی برکت ز علم دین
لگا تا ہمیں بار ہی اسمان | عصا فیری حوف ز شیر کمان | کی مقبول بسم و بشیر ان
زیروست غالب نہیں کا ہوی | فقاد وہ بگردن زمہر خ شیر | کیا یک یکبوت بہ بہرمن برد
کرتا ہی کی کی نبسم کہ | زمین ہی کی نظم آمیختہ | کزرتا ہی ہو وہی زیر و زبر
گر عجب کی گردون کبہی خیال | ممالک ستان ہو ربا دا | تجلی جہان جہد روزگار
نہیں ہے وہ شجاعت عیان | تیغ اوسکی ہی نو سعادت عیان | رز اقبال اوسکی ہی جاہ و جلال

کہ ہی جب صورت کی حسن خطا | تو ہی ثبت دین سوا

ولله درّ من قال

زمانہ جاہ ہی عالی ہمم ہے | سکندر پاسبان اس حشم ہے | فلک مثال اوسکا آستان ہے
کہ اوس پر ملک پاسبان ہے | شجاع و شیر فگن عدل گستر | زمین نظام صولت خلق پرور
حسام اوسکی ہو سیادت مین علم ہو | فلک سی سر عطارد کا قلم ہو | عجب کیا سر جھکا دیوے گا دیمار
مکان کہکشان کا ہو بجا بار | تعجب کچھ نہین اسکا بھی شکوہ | بنا وی بار کی گھر آشیانہ
ہی شہرہ جہان سو عدل و کرم کا | ہی آوازہ ہر اک جانب حشم کا | نہین مظلوم کو عالم سی ڈر ہے
وہ منصف کہ عالم مین دہر ہی | فصاحت ختم ہی عالی ہمم پر | بلاغت ختم ہی بحر کرم پر
ہی او نام خوش جس بجاہ اکمل | کہ ہی جو دل اللہ کمتر یکتا و افضل | ہی دین ہی کا پاسبان ہے
محبت آل احمد کی گمان ہے | ہی ہی سالک راہ شریعت | ہی ہی ورد و شرع و طریقت
اسی سی جلوہ گر دین مبین ہے | منور اس سی شرع متین ہے | دل ہی مستعد آل عبا کا
محب ہی یہ شہید کربلا کا | نہین تعریف کی طاقت زبان کو | نہین توصیف کی وسعت بیان کو
ہی ہر دم دعا یہ سو حسین ہے | یہ مصروف جاہ با الدین ہے | بحق شہید کربلا ہمیں

بمعاون مصطفی اور مرتضی

یمن دولت حضرت الغرا شید نواب علت بصعا السلطان ابن السلطان والخاقان ابن الخاقان

ابو المظفر سپہر شکوہ ثریا جاہ صاحب عالم امجد علیخان بہادر دام اقباله

لا زالت شموس دولته و قمر رفعته و روس اعدائه منکوسه جمهوره ... الاهمت اکی صرف
رواج دین ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین ہے لہذا اس ایام خجسته انجام مین کہ سن
ہزار و دو صد و پنجاه و ... سنه ہجری ہے اس خاکسار کو ... سید علی بن فتح المجتهد

وقد وقع التكليف من سید ولدار علی بن سید محمد معین الموسوی اعلى الله في فرادیس الجنان مقامهما
ارشاد ہوا کہ قبل ازین تفسیر کلام الله کہ زبان اردو مین نہ ہو بین تالیف ہوئی اور بسبب دو وجہ
مرتب ہو کر بسبب بعضی موانع کی اتمام کو نہ پہنچی اس کلام مین اتمام کو پہونچا بار دیگر اس
تفسیر کو بنام نامی طلب مین مرتب کرنے کی مشغول تمام ہوا اور اس تفسیر کا **توضیح مجید فی تفسیر**
کلام الله الحمید نام رکھا پوشیدہ نہ رہی کہ قبل از شروع مقصود ایک مقدمہ معرض
بیان مین آتا کہ مشتمل ہی اوپر بیان اون احادیث کی کہ جن سی ترغیب تلاوت قرآن اور دریافت
معنی فرقان کا معلوم ہوتا ہی چنانچہ بطریقہ مخالف و موالف سی مروی ہی کہ حضرت رسالتمآب
نے فرمایا ہی **انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی اهل بیتی**
ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی فانهما لن يفترقا حتى يردا علی الحوض
یعنی بیشک مین درمیان تمہاری چھوڑتا ہون دو چیز بزرگ کو ایک کتاب خدا ہی اور دوسرے
اہلبیت میرے ہر گاہ تمسک کرو گی تم ساتھ اون کی ہرگز گمراہ نہو گی بعد میری اور وہ
دونو ایک دوسری سی جدا نہونگے جب تک وارد ہون اوپر میری نزدیک حوض کوثر کی
اور بوجہ متقدم کرنی اس حدیث کی احادیث دیگر سی یہ ہی کہ در صورت ناقص جاننی یہ امام
مخالفین ہی ہر گاہ کہ اون احادیث دیگر سی فضیلت قرآن ثابت ہوئی اس کی تمسک
حسبنا کتاب الله سی امامیہ منکر ہوتی ہین اور در صورت تقدم حدیث ثقلین کی
ہوتا ہی کہ کفر خلیفہ ثانی اثبات کو پہنچا ہی تفصیل اس اجمال کے یہ ہی کہ حسبنا کتاب الله
... اور حدیث ثقلین ہی کہ متفق علیہ فریقین ہے بعد افتراق
اون دونو کا اور یہ مستلزم تکذیب جناب کے ہی اور تکذیب نبی کی تکذیب **ان هو الا وحی**

یوں ہی ہی اور تکذیب نبی کی تکذیب خدا ہی اور تکذیب خدا کفر ہی اور حدیث قدسی میں ہے
جو کوئی کہ مشغول تلاوت قرآن ہو اور عرض حاجت اپنی سی غفلت کری تو بہترین مزد شاکرین
اسکو عطا کرتا ہوں اور زمرہ صابرین اور داعین میں نام اوسکا ثبت کرتا ہوں اور حاجت
روا کرتا ہوں اور عبد الله بن مسعود رضی الله عنہ سی روایت کی ہی کہ قرآن احسان
خدا ہی کہ طرف اوسکی جمیع بندگان کی دعوت کی ہی پس سزاوار ہی کہ خوان نعمت اوسکی سی
بہرہ مند ہو اور حتی الامکان جو اوسکی ہی فائدہ مند ہو اوسپر عمل کرو اور یہ سمجہو کہ جو شخص
کہ تمسک اوسی کری ہر گز رحمت الله تعالی سی محروم نہیں ہوتا ہی اور ایک روایت میں ہی جو شخص کہ
گمراہ ہو اوسکو منزل مقصود پہنچاتا ہی پس تلاوت اوسکی کرو تا انکہ حق تعالی عوض ہر حرف کی
دس حسنی تمہاری واسطی لکہی اور نہیں کہتا ہوں میں کہ الم کی واسطی دس حسنی ہیں بلکہ الف
کی واسطی دس حسنی اور لام کی واسطی دس حسنی اور میم کی واسطی دس حسنی ہیں اور محمد بن یعقوب
کلینی نی رسول خدا سی روایت کی ہی کہ جس شخص کو حق تعالی علم قرآن عطا کری اور وہ تصور
کری کہ کسی اور کو زیادہ اوس سی عطا کیا ہی پس اوسنی تحقیر امر عظیم کی کی اور فرمایا ہی
کہ ہر گاہ کار ہای دنیا تم پر مشکل ہوں اور طریق معاش اور معاد تمپر مشتبہ ہو تو متوسل قرآن
ہو تا حاجت دنیا اور آخرت روا ہو اور لیث بن سلیم نی جناب نبوی صلی الله علیہ وآلہ
سی نقل کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ تلاوت قرآن خانہ ہای اپنی کو روشن کرو اور
قبر کی مانند تاریک مت کرو مثل یہود اور نصاری کی کہ جو کتاب خدا میں
ادا کرتی ہیں اور مساکن اپنی کو معطل رکہتی ہیں اور جو شخص کہ گہر میں کثرت سی تلاوت
قرآن کری خیر اور برکت اوس گہر میں زیادہ ہوتی ہے اوس واسطی کہ قرآن حضور دل کر

نظر آتی ہی کو اور جیسے کہ چمکتی روشن جیسے کی ستارگان آسمان اہل زمین کو روشن نظر آتی ہیں
کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ ہر گاہ کوئی مسلمان مسکن
اپنی میں تلاوت قرآن کی کرتا ہی فرشتگان آسمان اوسکو دیکہتی کہ چمکتا ہی جیسے کہ چمکتی اہل
دنیا ستارہ درخشندہ کو دیکہ کر چمکتی ہیں اور فرمایا ہی کہ میں تعجب کرتا ہوں اوس مومن سی کہ
گہر میں قرآن ہو اور خدا تعالی شیاطین کو اوس سی دور کری اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ
بندہ مومن مری اور قرآن کو سیکہی یا سیکہتی ہی اوسکی درجا ہی اور حسن دیلمی نی کتاب
اپنی میں رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ سی نقل کیا ہی کہ تلاوت قرآن افضل ہی ذکر سی اور ذکر
افضل ہی صدقہ سی اور صدقہ افضل ہی روزہ سی اور روزہ سپر ہی آتش دوزخ سی اور جناب
نبوی صلی الله علیہ وآلہ سی منقول ہے کہ خوانندہ قرآن ہر حرف کہ نماز میں پڑہتا ہی اسکی
ہی سو نیکیاں لکہی جاتی ہیں اور اگر بیٹہا ہو تو پچاس نیکیاں اور اگر غیر نماز میں باطہارت ہے
پچیس نیکیاں اور بی طہارت دس اور جناب امام حسین علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص
شب کو ختم قرآن کری تا وقت صبح ملائک اوسپر درود بہیجتی ہیں اور اوسکی واسطی استغفار کرتے ہیں
اگر دن کو ختم قرآن کری ملائکہ کاتبان اوسکی ہیں تا شب اوسکی واسطی طلب آمرزش کرتی
ہیں اور دعا اوسکی مستجاب ہی اور ثواب ختم قرآن بہتر ہی اوس چیز سی کہ درمیان آسمان
و زمین کی ہی اور ابی عبد الله علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص ایک حرف کتاب خدا سے
سنی واسطی اوسکی ایک حسنہ لکہتی ہیں اور ایک بدی محو کرتی ہیں اور ایک درجہ بلند کیا
جاتا ہی اور حضرت رسول خدا صلی الله علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص قرآن پڑہے یا درمیان
دونو پہلو اوسکی کی جیسے کہ پیغمبری عطا ہوئی ہے اور مرتبہ پیغمبری کو پہنچا ہی مگر یہ کہ وحی نازل

ایمن ہوی اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین مذکور ہی کہ والدین قاری کی روز قیامت
مین تاج سر پر رکھین گی کہ نور اوسکا دس ہزار برس کی راہ تک پہنچیگا اور دو حلی پہناوین
گی کہ قیمت اوسکی دنیا مین نہین سکتی اسواسطی کہ ادنا تار اوسکا مقابل ہزار ہزار دنیا کی ہی اور
بادشاہی خلد کی نامہ مین لکھکر دست راست قاری مین دین گی اور اوس سی کہین گی
کہ قرآن پڑھتا ہوا اور چلا جا کہ منزل تیری نزدیک خدا کی ہوگی جسوقت کہ تو ختم کریگا اور
ہر گاہ والدین اوسکی حلی اور تاج اپنی دیکھین گی عرض کرین گی کہ بار خدایا یہہ شرف اور
بزرگواری کس سبب سی ہمکو عطا کی کہ کردار ہمارا ہی مقتضی اس ہی کی نہی کرام الکاتبین جواب
مین کہین گی کہ یہہ ثواب اوس خبر کا ہی کہ فرزند اپنی کو تعلیم قرآن کیا تہا علقمہ بن قیس
نی روایت کی ہی کہ مین باواز خوش قرآن کو پڑہتا تہا عبد اللہ مسعود نی مجہی طلب کیا
اور کہا کہ باواز ملیح قرآن کی تلاوت کر چند آیہ پڑہین سنکی کہا اوسنی کہ اور پڑہ کہ سنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ سی سنا ہی کہ آواز نیکو آرائش قرآن کی ہی اور سنت ہی قاری کی قرآن کو
اندر وی مصحف پڑہی اگرچہ حافظ ہووی اوسکو ثواب قرائت اور ثواب نظر کرنیکا حاصل ہو
چنانچہ اسحق بن عمار نی روایت کی ہی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام سی پوچہا مینی یا بن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ مین حافظ قرآن ہون تلاوت اوسکی از روی قرآن کرون یا از ظہر قلب فرمایا از روی
مصحف کی ہی میں سنا تو نی کہ قرآن مین نظر کرنا عبادت ہی اور حضرت صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ تین چیزین شکایت خدا سی عز و جل سے کرین گی ایک مسجد کہ خراب کی ہو
مردم اہل اوسکی اوسمین نماز نکرتی ہون دوسری عالم کہ درمیان جہلا ہووی اور رو
اطاعت اوسکی نکرین اور تیسری مصحف کہ گہر مین رکہا ہو اور گرد اوسپر بیٹہی کوئی [illegible]

کوئی اوسکی تلاوت نکرتا ہو اور سزاوار ہی کہ قاری ہو اوسی تلاوت قرآن کرتی [illegible]
بسبب فراموشی قرآن روز قیامت حسرت اوسی جلیل ابو یعقوب احمری نی روایت کیا ہی کہ ابی عبد اللہ
علیہ السلام [illegible] ہر گاہ کوئی شخص کسی سورہ کو فراموش کری پس روز قیامت وہ سورہ خوب
ترین صورت اپنی [illegible] کہلائی گی اور کہی گی وہ صورت کہ سلام الہی تجہپر ہو اور وہ شخص اوس سی
کہیگا کہ تو کون ہی کہ ساتہہ اس صورت زیبا اور زینت دلربا کی آراستہ ہی وہ صورت
کہی گی کہ مین وہ سورۃ ہون کہ دنیا مین تلاوت کرتا تہا تو اور بعد اوسکی فراموش کیا تو نی اگر ترک
نکرتا تو یہہ درجہ عالی تمام تر تیری ہوتا اوسوقت وہ شخص تاسف کریگا اور اوسوقت
وہ تاسف فائدہ نکریگا اور شک نہین کہ مقصود قرائت قرآن سی یاد کرنا معانی قرآن کا
ہی اور پیوستہ یاد امر و نواہی اوسکی پر عمل کرنی ابن عباس سی منقول ہی جو شخص کہ قرآن پڑہی
اور معانی اوسکی نجانی منزلہ اوس شخص کی ہی نجانی کہ گویا کہتا ہی اور ہر گاہ کہ بمقتضای
قول حق تعالی وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
ہووی قرآن سی یہہ ہی کہ قاری جسوقت قدم حرم حریم قرآن مین رکہی ابتدا باستعاذہ کری
لہذا قبل از شروع تفسیر سورہ فاتحہ اولا معانی استعاذہ بیان کیا اور اشارہ ہوتا ہی
اعوذ باللہ یعنی طلب پناہ کرتا ہون ساتہہ معبود یکتا اور خداوند بی ہمتا کی مِنَ
الشَّیطانِ الرَّجیمِ شر وسوسہ دیو سرکش سی یا دور رحمت الہی سی اور ابلیس و دیو
سرکش کہ نکالا گیا جنت سی ساتہہ ہر لعنت کی اور نکالا گیا طبقات آسمان سی اور جلوہ کیا
جاہی اسکے استعاذہ سبب رستگاری دنیا اور آخرت ہی اور اسی جگہہ سی ہی کہ جمیع انبیا و رسل
استعاذہ مقام قرب الہی کو پہنچی ہین اور جمیع کفار بر خلاف [illegible] ہین چنانچہ نوح علیہ السلام

نے جسوقت کہا رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم تو حقتعالی نے
اونکی جواب میں فرمایا یا نوح اهبط بسلام منا وبرکات علیک یعنی اے نوح
اس فرمان کی خلعت سلامتی اور برکت کا پہنایا اور ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ
جسوقت نمرود نی اونکو آتش میں ڈالا تھا کہا اعوذ باللہ خلقنی فهو یہدین ومن شر
ما عصاہ حق تعالی نی اوسوقت مین آتش کو حکم کیا کہ یا نار کونی بردا وسلاما
علی ابراہیم اور بمقتضای قول بی اتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ابراہیم کو خلیل
اپنا کیا اور جسوقت کہ یوسف صدیق نی حق تعالی سی مناجات کی کہ معاذ اللہ انہ ربی
حق تعالی نی اونکو مکروہات زنان سی باز رکھا مصطفی حق تعالی آپ فرماتا ہی کذلک
لنصرف عنہ السوء والفحشاء اور موسی علیہ السلام نی حق تعالی سی مناجات کی
کہ انی عذت بربی وربکم ان ترجمون حق تعالی نی اونکی حق مین فرمایا وکلم
اللہ موسی تکلیما اور جسوقت کہ مادر مریم نی کہا انی اعیذہا بک وذریتہا
من الشیطان الرجیم حق تعالی نے مریم کو مادر اکبر پیغمبران کیا اور حق مریم میں
فرمایا وتقبلها ربها بقبول حسن اور مریم نی بھی جسوقت کہا انی اعوذ
بالرحمن منک ان کنت تقیا حق تعالی نی عیسی علیہ السلام کو اونکی بطن
میں پیدا کیا اور بہشت مع نسبت کی روح اللہ کو حکم کیا کہ وقت تولد مین مہد مین کہا انی عبد اللہ
آتانی الکتاب وجعلنی مبارکا اور جسوقت مین جناب خاتم الانبیاء صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اعوذ بک من همزات الشیاطین واعوذ بک رب
ان یحضرون حق تعالی نے اونکو مقام قرب پہنچایا اور اونکی شان میں فرمایا ثم

دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی اور پیشوای جمیع مخلوقات کیا
اور اونکی حق مین فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس اور بمقتضای وما
ارسلناک الا رحمۃ للعالمین رحمۃ للعالمین کردانا اور بمقتضای عسی ان
یبعثک ربک مقاما محمودا منصب شفاعت نامزد اونکی کیا اور بسبب مین
استعاذہ اہل بیت طاہرہ اونکی کو ایسا معصومین ہی کردانا اور انکی حق فرمایا انما یرید
اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا پس
بندہ مومن کو بہی سزاوار ہی کہ ہمیشہ استعاذہ کری تا بمقام رضی اللہ عنہم و
رضوا عنہ کی پہنچ کر مقرب درگاہ الہی ہو مقبل رہا ہی مروی ہی کہ حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا جو شخص کہ وقت صبح مین یا کہی اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم اور تین آیہ آخر سورہ حشر کی ساتھ اسکی ضم کری حق تعالی ستر ہزار ملک
اوسکی واسطی معین کرتا ہی کہ تا شب اوسپر درود بہیجیں اور اگر اوس روز مر جاتی شہید
مرتا ہی اور اگر وقت شام اسی طریق سی پڑہی صبح تک بہی ثواب اوسکی واسطی ہی
اور ابن عباس سی مروی ہی کہ حقتعالی نی اول رسول اپنی کو باستعاذہ امر کیا اور بعد اوسکے
فرمایا کہ افتتاح کلام بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کر پس یہ اشارہ طرف اسبات کی
ہی کہ ابتدای کتاب مین بلکہ جمیع افعال مین بندہ کا افتتاح بسم اللہ کو مین چنانچہ خبر
مشہور ہی حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی وارد ہوا ہی کہ کل امر ذی بال لم
یبدأ ببسم اللہ فهو اقطع یعنی جو امر کہ باہتمام اوسکا ہو وی اور اوس امر میں ابتدا
بسم اللہ نکیا جاوی پس وہ ناتمام رہتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول

ہی کہ ترک کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اگرچہ بعد اوسکے شعر ہو اور حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ ہر کار وبندہ اول کار مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے
خداوند عالمیان فرماتا ہی کہ بندہ میرے نے ساتھہ نام میرے کی ابتدا کی لازم ہی کہ تمام
کرون مین کارہای اوسکی کو اور مبارک کرون مین جمیع احوال اوسکی کو اور جناب حضرت
امام ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
باسم اعظم الہی نزدیک تر ہی اتصال سیاہی چشم کی ساتھہ سفیدی کی آنکھہ کی اور حکمت تصریح
نکرنی اس امر مین کہ بسم اللہ اسم اعظم ہی یا نہین یہہ ہی کہ سوای مقربان الہی کی ہر کس و ناکس
دریافت نکرے کہ مبادا ایک جماعت اندک آزار کہ کسی شخص سے ہم پہنچا وین سبب
اسم اعظم کی اوس شخص کو ہلاک کرین اور یہہ بہی محتمل ہے کہ بسبب عدم علم اسم اعظم کی جمیع اسما
الہی سی منقطع ہوون اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ ہرگاہ معلم
کودک کو بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیم کرتا ہی خداوند عالمیان بیزاری آتش جہنم
سی واسطی کودک کی اور والدین اور معلم اوسکی کی لکہتا ہی اور احادیث صحیحہ مین حضرت سید المرسلین
صلی اللہ و آلہ سی اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سی وارد ہوا ہی کہ با بسم اللہ سے
بہا او حسن ذات الہی مراد ہی اور سین سی سنا اور رفعت اور میم سی ملک و بادشاہی
اور اللہ نام خدا اور خداوند آفریدگار ہر چیز کا ہی اور رحمن سے مراد بخشش الہی جمیع خلائق کی ہی
اور رحیم سی بخشش خاص مومنین تفصیل اس اجمال کے یہہ ہی کہ رحمن سے اور علما
کی سبب [illegible] ہی اور رحیم ہی اور مومنین کی آخرت مین سبب
مغفرت اور دخول جنت کے [illegible] سی روایت ہی کہ رحمن ایک جز رحمت کا ہی اور رحیم

جز رحمت کا [illegible] کی بہ سبب [illegible] صلی علیہ و آلہ ہی کہ خدا کی سو جز رحمت کی ہین ایک جز
رحمت کا دنیا مین [illegible] اور ننانوی جز خزانہ احسان مین رکہی ہین روز قیامت مین
[illegible] انعام کریگا اور ایک حدیث مین ہی کہ بسند صحیح حضرت امام
جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ ان حضرت نی تفسیر بسم اللہ الرحمن
الرحیم مین فرمایا ہی کہ مراد با سی بہا اور خوبیہای الہی ہی اور سین سی سنا اور بلندی
اور میم سی ملک و سلطنت الہی اور بعضی روایت مین ہی کہ میم سی مجد اور عظمت الہی سے
اور الف اللہ سی مراد آلاء و نعمای الہی ہی اور لام سی لزوم اور وجوب محبت ائمہ معصومین
علیہم السلام ہی اور ہا سی ہوان اور خواری مخالفین محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہی اور
رحمن سے بخشندہ جمیع خلائق ہی اور رحیم سی بخشندہ مومنین ہی اور ایک حدیث مین [illegible]
صحیح سے وارد ہی کہ ایک شخص مجلس امیر المومنین علیہ السلام مین حاضر ہوا اور
عرض کی کہ یا امیر المومنین علیہ السلام معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سی مجہی آگاہ کیجی حضرت نی فرمایا کہ اللہ بزرگترین اسمای الہی سی ہی اور یہہ ایسا اسم ہی
کہ سوای حق تعالی اور کسیکو نہین کہہ سکتی اور کسی نی بہی اپنی تئین ساتھہ اس نام کی
مسمی نہین کیا ہی اوس شخص نی عرض کی کہ اللہ کی کیا معنی ہین حضرت نی فرمایا کہ
اسکی یہہ ہین کہ جمیع حوائج اور شداید مین ہر مخلوق بطرف اللہ کی لاتا ہی [illegible]
کہ امید اوسکی جمیع خلائق سی منقطع ہوتی ہی بعد اسکی آنحضرت نی فرمایا کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ جس شخص کو کوئی مہم پیش آوی چاہی کہ اخلاص
[illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑہی حق سبحانہ و تعالی حاجت اوسکی دنیا مین بر لاتا ہی یا ذخیرہ کرتا ہی مطلوب اوسکا
تا روز قیامت مین اوسکو عطا کری اور وہ چیز کہ نزدیک حق سبحانہ و تعالی کی خیر
ہوتی ہی بہتر ہی اوس چیز سی کہ دنیا مین اونکو ملی اور بعضی کتب معتبرہ مین [illegible]
کہ واسطی دفع شدائد اور طلب حاجت کی بسم اللہ اسطرح سی پڑہی کہ موضع خلوت مین
بیٹہی اور کسی سی بات نکری اور اول و آخر صلوات پڑہی اور ہزار مرتبہ کہی یا مغیث
اَغِثْنِی بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا صَاحِبَ المُلِمَّاتِ والمسع اَغِثْنِی
بِحَقِّ الطٰہٰ و یٰس اور بعد اسکی سو مرتبہ کہی اِدْفَعِ الْعَظِیْمَ وَ اَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ کُلِّ
عَظِیْمٍ پس و محنت ساتہہ حق کی بدل ہی اور جواہر القرآن مین اسطرح دفع وسوسہ اور
محفوظ رہنی تمام بلاون سی اور کشادگی کارونکی بسم اللہ کو ساتہہ طریق مربع کی شرف آفتاب مین
ورق پر لکہی اسطرح سی کہ اوسکو معطر رکہی اور ہمیشہ با طہارت رہی اور

بسم	الله	الرحمن	الرحيم
الرحيم	الرحمن	الله	بسم
الله	بسم	الرحيم	الرحمن
الرحمن	الرحيم	بسم	الله

تجربہ شہر مین ہی آیا ہی اور علمانی [illegible] کی بسم اللہ مین دو احتمال لکہی ہین
ایک یہہ ہی کہ با معنی ملابست اور مقارنت ہو اس صورت
مین معنی اسکی یہہ ہونگی کہ آرزو کی مین نی اور تبرک کی ابتدا ساتہہ نام الہی کی کرتا ہون سو اصلی
یہہ کہ جو کام شروع بنام الہی نہو وہ مبارک نہین ہوتا اور دوسرا احتمال یہہ ہی کہ بمعنی استعانت
کی ہو تا بندہ معلوم کری کہ کوئی عمل اعمال خیر سی بلکہ مطلق اعمال سی بلا مدد اور استعانت اسم
الہی کی صادر نہین ہوتا ہی اور احادیث ہی اسی مضمون صلوات اللہ علیہم اجمعین سی
اس مضمون دار [illegible] اور بیان دو احتمال کی مسئلہ خلق اعمال سی تفصیل اس اجمال
کی یہہ ہی کہ ہر گاہ معتزلہ قائل اسکی ہوئی ہین کہ بندہ اعمال اپنی مین مستقل ہی اور علما

کہ وہ فعل مین ہی بنا بریں سکی احتمال اول کو انہون نی اختیار کیا ہی اور اشاعرہ نی ہر گاہ کہ
افعال کی مخلوق حق تعالی جانا ہی احتمال ثانی کو اختیار کیا ہی اور ہر گاہ کہ اعتقاد تسمیہ سی
کہ پیدا ہوتا ہی [illegible] بالکل ہین بلکہ افعال بندہ سی صادر ہوتی ہین اور بی توفیقات الہی صادر نہین
بندہ سی لیکن بعضی ہی لہذا احتمال ثانی ساتہہ مذہب اہل سنت کی انسب ہی اور بہی علما نی اختلاف
کیا ہی کہ مراد اسم اللہ سی لفظ اللہ کی ہی یا مطلق اسماء الہی سی یا بہ معنی کہ ذات الہی مراد
ہی اور اکثر اخبار سی دلالت کہتی ہین کہ بندہ بسم اللہ سی استعانت بذات الہی جل شانہ
اور بعضی روایات سی معلوم ہوتا کہ الفاظ اسماء الہی ہی تاثیر رکہتی ہین بلکہ حروف اسما
ہی خالی از تاثیرات نہین ہین چنانچہ سابق مذکور ہوا کہ با سی مراد بہا اور حسن الہی ہی [illegible]
سین سی سناء اور رفعت ہی اور چند اخبار وارد ہوئی ہین کہ ہر ایک حرف کہ تہجی
ہی ایک معنی رکہتی ہین چنانچہ تفسیر الف لام میم مین ذکر ہوگا

سُورةُ فاتحةِ الكِتٰبِ مكّيّة

اور بعضی کہتی ہین مدنیہ اور بعضی کہتی ہین کہ مکی اور مدنی ہی اور باتفاق آیات اسکی سات ہین
ابن عباس سی مروی ہی کہ ہر چیز کی ایک اصل ہی چنانچہ اصل دنیا مکہ ہی [illegible] اصل
آسمان ہفتم ہی اور اصل زمین مین ہفتم ہی اور اصل جنات بہشت عدن ہی [illegible] اصل
دوزخ درکہ ہفتم ہی اور اصل مخلوقات آدم ہین اور اصل پیغمبران نوح ہین اور اصل
بنی اسرائیل یعقوب ہین اور اصل کتب قرآن ہی اور اصل سورہ فاتحۃ الکتاب ہی اور
اصل فاتحہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی جمیع علماء [illegible] اور اکثر فقہاء عامہ متفق ہین اس

امر کہ بسم اللہ جزو سورہ فاتحہ ہی اور اخبار اس باب میں دونو فریقون وارد ہوئے ہیں اور جملہ اونہیں اخبار میں سی ایک یہہ ہی کہ روایت کی معاویہ بن عمار نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی جس وقت کہ کہڑا ہوویں طرف نماز کی پس پڑھو بیچ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بیچ سورہ فاتحہ کی فرمایا حضرت نی کہ آری کہا میں نی پس جس وقت کہ پڑہوں میں فاتحہ الکتاب کو تو پڑہوں میں بسم اللہ کو ساتہہ سورہ کی فرمایا کہ نعم اور دوسرا یہہ ہی کہ روایت کی ہی اوسکو محمد ابن مسلم نی کہ سوال کیا میں نی ابو عبد اللہ علیہ السلام سی کہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہی فاتحہ ہی فرمایا کہ ہاں عرض ہے کے میں نی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من جملہ سبع المثانی ہی فرمایا کہ آری اور یہہ افضل اوکی ہی اور یہہ دونو حدیثیں صحیح ہیں اور سوا بر طول کے اوراخبار اور احادیث اس باب میں کور ہوئی ہیں

حل اللغات

[illegible] اسم ہی اسم اصل کہ وہی اسم رفعت اور شعار جسکی کا ہی اور نزد یک کوفیین کی سمہ تھی [illegible] ہی اور اصل اوسی اسم کی وسم ہی اوکو محذوف کیا اور ہمزہ وصل اوسکی عوض [illegible] کی وجہ یہہ تہی باتہہ کی بجای بسم اللہ کی یہہ ہی کہ برکت اور استعانت ساتہہ ذکر کی اسم اوسکی [illegible] اصلی فرق کی درمیان قسم کی کہ باللہ اطلاق کرتی ہیں اور وجہ کتابت الف کی بسم اللہ میں یہہ ہی کہ کثرت استعمال میں ہوئی [illegible] اور عوض اوسکی با کو وصل کر دیا اور اصل اسکی الٰہ تہی پس حذف کیا گیا ہمزہ اور عوض اوسکی الف لام زیادہ کیا [illegible] کو کہتی ہیں اور الٰہ اصل لغت میں [illegible]

کہتی ہیں [illegible] اسکی اطلاق اسکا معبود حق میں غالب کیا اور یہہ مشتق اسمی بڑی ہی ہمو کی اور الرحمن الرحیم یہہ دو نو اسم ہیں کہ وضع کی گئی ہیں اسطی مبالغی کی اور مشتق رحم سے ہیں مثل غضبان کی غضب سی اور علیم کی علم سی اور معنی رحمت کی لغت میں رقت قلب کی ہیں اور عطوفت کی سطرحسی کہ تفضل اور احسانکو مقتضی ہو اور ہمیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ سورہ فاتحہ شفا ہی جمیع دردونکی اور ابو سلمان نی روایت کی ہی کہ ہم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسی جنگ کو گئی تہی ہم کہ ایک ہم میں سے ایک شخصکو صرع عارض ہوی ایک صحابی نی سورہ فاتحہ اوسکی کوش میں پڑہا وہ شخص اوٹہہ کہڑا ہوا اور صرع اوسکی زائل ہوی اور نہی کو امر حضرت سے پوچہا فرمایا کہ یہہ سورہ اصل قرآن ہے اور شفا جمیع امراض اور دردونکا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون ساتہہ نام خدا کی کہ رحمن ہی رحیم ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

[illegible] ثابت ہی واسطی خدا کی کہ پالنی والا عالمونکا ہی رحمن ہی رحیم ہی مالک روز قیامت کا ہی

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

تیری ہی عبادت کرتی ہیں ہم اور تجہی سی چاہتی ہیں ہم مدد دکہا ہمکو راہ سیدہی

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

راہ اون لوگونکی کہ انعام کیا ہی تونی اوپر اونکی سوا اونکی کہ غضب کیا ہی [illegible]

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اور نہ گمراہون سے

مسلم بن حجاج نی صحیح اپنی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی فرمایا کہ حقتعالی فرماتا
ہی کہ مینی سورۂ فاتحہ کی قسمت کی ہی درمیان اپنی اور بندی کی نصف اپنی واسطی اور نصف
بندی کی واسطی ہر گاہ بندہ کہتا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا فرماتا ہی کہ بندی
میری نی ابتدا کی ساتھ نام میری کی مجکو واجب ہی کہ تمام کار اسکی دنیا اور آخرت کی برلاؤں
کرونین اور اوسکی حال مین برکت دونین اور جسوقت کہتا ہی الحمد للہ رب
العالمین حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی کہ بندی میری نی ثنا وستایش میری کی اور ہر گاہ
کہ بندہ کہتا ہی الرحمن الرحیم جانب خدا سی خطاب آتا ہی کہ بندہ میرا ثنا وستایش میری
کہتا ہی اور مدح میری صدق زبان کرتا ہی اور ہر گاہ کہ بندہ کہتا ہی مالک یوم الدین
حق تعالی فرماتا ہی کہ بندہ میرا بزرگواری میری یاد کرتا ہی اور ہر گاہ کہ بندہ کہتا ہے
ایاک نعبد وایاک نستعین حقتعالی فرماتا ہی یہہ ہی درمیان میری اور بندی
میری کی اور یہہ وہ عہد ہی کہ [illegible] مین اوسی لیا تہا مینی اور یہہ صفات کہ مذکور ہوئی مخصوص
میری ہین اور ہر گاہ بندہ کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم تا آخر سورہ حق سبحانہ تعالی
فرماتا ہی کہ یہہ صفات بندی میری کی ہین واجب ہی مجکو کہ مین اوسکو راہ راست بتاوں اور جمیع
حاجات اوسکی روا کروں توضیح معلوم کر تو کہ ہر گاہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مفتاح
اسم اعظم حقیقی ہی اور اعتراف ساتہہ الوہیت اوسکی کی اور یہہ باعث ہی مشغول ہونی
ساتہہ حمد اور شکر اوسکی کی [illegible] حق سبحانہ وتعالی نی بعد اسم اللہ کی طریقہ
تعلیم بندگان کیا اور فرمایا الحمد للہ یعنی ہیئت وحقیقت ثنا وستایش [illegible]
ور وصف جلیل [illegible] تہی اور ہی اور ہوگی مخصوص [illegible] خدا کی ہی کہ

موصوف بجمیع اسماء حسنی اور صفات کمال ہی [illegible] منقول ہی کہ [illegible] ابی
عبد اللہ علیہ السلام سی عرض کی گئی [illegible] مشتمل جمیع محامد [illegible] فرمایا
گیا کہ حقتعالی کی لفظ الحمد سی ستایش کرا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہے
جو امر کہ اول اوسکا الحمد للہ نہو ابتر اور ضایع ہوتا ہی اور تمام کو [illegible] ہی اور
پہر اون حضرت سی منقول ہی کہ سبحان اللہ نصف میزان ہی اور الحمد للہ تمام میزان
ہی یعنی ثواب الحمد للہ دوبرابر ثواب سبحان اللہ ہے اور حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہر گاہ بندہ کہی الحمد
للہ کما ھو اھلہ ومستحقہ [illegible] تو اب اوسکی [illegible] جانب الہی
خطاب آتا ہی کہ [illegible] تو اب اسکی [illegible] کیا ہی ملائکہ عرض کرتی ہین کیا جانتی ہین ہم
تو اب اس کلمہ کا کیا ہے حقتعالی امر فرماتا ہی کہ تم اس کلمہ کو لکہو [illegible] لازم ہی کہ ثواب
اوسکا [illegible] میری ہی [illegible] عطا کروں اور یہہ بہی اون حضرت سی منقول ہی کہ
کوئی [illegible] سبحانہ وتعالی کوئی نعمت بندی کو عطا کری اور [illegible] اوسکی [illegible] الحمد للہ
حقتعالی [illegible] خطاب کرتا ہی [illegible] دیکہو کہ مینی اوسکو ایک چیز حقیر عطا کی ہی اور [illegible]
اوسکی مقابل [illegible] زبان [illegible] جمیع [illegible] لازم ہی کہ مین اوسکو [illegible]
عطا کروں اور ابو سعید نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت کی کہ جو شخص [illegible]
بار کہی الحمد للہ رب العالمین کما ھو اہلہ [illegible]
[illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] الطعام [illegible] الحمد للہ [illegible]

اور بعد حامد ہونی کی اور حمد سواے ہونی کی لیے اوس سبحانہ و تعالی کی [illegible]
اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا اور معنی حمد کی شاکر ہونا ہی اور جمیل اختیاری کی صفت سی ہونا
نعمت سی اور مدح شاکر ہونا ہی اوپر جمیل کی خواہ اختیاری ہو خواہ غیر اختیاری ہی اور الف
لام بیچ الحمد کی ہی اور بعض نی کہا ہی کہ استغراق کا ہی اور ہر کلمہ حمد بتاوے اوصاف
جمیلہ اور صفات کمالیہ کی ہی لیے اوس سبحانہ و تعالی کی بعد حمد کی بالجمیع صفات کمال اپنی ذکر فرماتا
ہی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی صفت حمد کی مخصوص اوس خدا کی ہی کہ پروردگار تمام
عالم کا ہی اور مالک اور [illegible] انسان اور سائر حیوانات [illegible] سی مروی ہی کہ حقتعالی
نی اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئی ہین کہ یہ دنیا ایک انمین سی ہی اور وہ سترہ ہزار [illegible] روحانیات انکی عدد
انکی سواے حقتعالی کی کوئی نہین جانتا ہی ابن کعب سی مروی ہی کی اٹھارہ ہزار عالم ہی اٹھارہ ہزار ان مین
سی چار ہزار اور پانسی طرف مشرق اور چار ہزار اور پانسی طرف مغرب چار ہزار اور پانسی طرف جنوب اور چار ہزار اور پانسی
شمال اور ہمراہ اونکی اور ملک ہین کہ عدد اونکی سواے خدا کی کوئی نہین جانتا اور [illegible]
[illegible] ہی کہ جو کوئی یا رب کہی یا رب [illegible] اور ایک روایت مین ہی [illegible]
[illegible] دعا اوسکی مستجاب ہوتی ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ جب کوئی بندہ
کہتا ہی یا رب حقتعالی فرماتا ہی کہ لبیک اور [illegible] کہتا ہی [illegible]
[illegible] جو چیز کہ چاہتا ہی مجھسی طلب کر تا مجھی عطا کرون مین اور معنی
[illegible] اور رب [illegible] ایک شی کا ہی طرف کمال [illegible]
اور وصف کرنا حقتعالی کا ساتھ رب کی [illegible]
کہ معلوم کی جاوی [illegible] اور مراد عالم سی کل [illegible] جو چیز ہی کہ سواے حقتعالی کی ہے

ہو اسم اوپر [illegible] اور بعد اسکی بیان صفات ذکر کا فرماتا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اور [illegible] ان دونو اسم کی [illegible] معنی مبالغہ کی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ذکر ان دونو
اسم کا [illegible] مین نظر اسکی ہی کہ [illegible] اور [illegible] ممکنات کو [illegible] کیا اور بعد اسکی
[illegible] پرستش کا ہی اور وجہ ذکر اونکی اس مقام مین اس جہت سی ہی کہ [illegible] ممکنات
کا [illegible] اور اعادہ کرنا انکا آخرت مین [illegible] اور سزا دینی کی [illegible]
[illegible] وصف کی فرماتا ہی کہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
یعنی حقتعالی بادشاہ روز قیامت ہی کہ جمیع بندہ گان کو جزا دیگا [illegible] کو ثواب
دیگا اور عاصیون کو عقاب اور بادشاہی اوسکی اگرچہ شامل دنیا اور آخرت ہی لیکن تخصیص
آخرت سی [illegible] اوس روز کی [illegible] اس جہت سی ہی کہ اوس روز کوئی دعوی بادشاہی [illegible]
اور [illegible] سعادت کی اور امید وار کرتا ہی بندہ کو ساتھ ثواب
کی اور [illegible] انکی کی ساتھ عقاب کی اور مالک کی معنی لغت مین [illegible] کہ تصرف کرے
[illegible] ملوک [illegible] کی جاتی اور یوم الدین سی [illegible] جزا مراد ہی [illegible]
عرب [illegible] کما تدین تدان اور معنی اسکی یہ ہین [illegible]
[illegible] بعضون نی کہا ہی کہ دین سی مراد شریعت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی طاعت [illegible]
کی [illegible] یوم الشریعت [illegible] یوم الطاعت [illegible]
اور [illegible] جانب حقتعالی متوجہ کرین اور [illegible] ساتھ عبادت [illegible]
اسکی [illegible] پرستش کی فرماتا ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ [illegible]
[illegible] اور [illegible] پرستش مین شریک نہین کرتی ہین [illegible]

بندگی کی ہین ہم اور تجہی سی مدد چاہتی ہین ہم جمیع حوائج اور مقاصد مین اور طلحہ نی صاحب کشف کی
ہیکہ مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جنگ حرب مین تہا کہ کار حرب سخت اور کارزار
گرم ہوا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی سر مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور فرمایا کہ
یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین دیکہتا تہا مین کہ مردان
محاربہ سرگرمی مین [illegible] تہے اور قطع کنندہ معلوم ہوتا تہا اور کفار منہزم ہوئی اور بعد کا
حرب سی فراغت حاصل ہوئی اس حال کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار کیا
فرمایا کہ ملائکہ انکو قتل کرتی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسوقت بندہ مومن کو
کسی امر مین دشواری حاصل ہو ان کلمات شریفہ کی مداومت کری [illegible] آسانی
اوسکی واسطی مہیا ہو اور ہرگاہ کہ تخصیص عبادت کی اور استعانت کی حق تعالی سی
باعث قبول حاجات ہی لہذا بعد اسکی حق تعالی نی فرمایا ہی اهدنا الصراط المستقیم
حنبلی محدث نی ابو بریدہ اسلمی سی کہ اصحاب جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی ہی نقل کیا ہی
کہ صراط مستقیم طریقہ محمد اور آل محمد ہی اور حدیث امثل اهل بیتی کمثل
سفینة نوح من رکبها نجا و من تخلف عنها غرق وهو [illegible]
متفق علیہ ہی کتب فریقین مین [illegible] قوم ہی اور مسلمانات سی ہی اور معنی اسکی صریح کی یہ ہی
کہ مثل اہلبیت میری کی مانند کشتی نوح ہی جو کوئی کہ سوار ہوا نجات پائی اور جسنی کہ تخلف کیا
ہلاک ہوا اور مراد اہلبیت سی جناب امیر اور فاطمہ اور حسنین ہین چنانچہ صاحب مشکوۃ
اور جامع الاصول نی مسلم سی روایت کی ہی اور اوسنی سعد ابی وقاص سی کہ ہرگاہ کہ آیت
مباہلہ نازل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی علی اور فاطمہ اور حسنین کو طلب کیا

اور کہا اللهم هولاء اهل بیتی یا اللہ یہ ہین اہل بیت میری صراط الذین
انعمت علیهم مراد اون لوگون سی ہے کہ انعام کیا ہی تو نی اوپر اونکی نعمت ہدایت کی
اور طریق جماعت ہی کہ جو مراد اسی انبیاء اور صدیقان اور شہداء اور صلحا ہین فخر الدین رازی
نی تفسیر کبیر مین لکہا ہی کہ یہ آیت دلالت کرتی ہی امامت ابوبکر کو اس دلیل سی کہ ہم نی ذکر کیا
کہ بعد آیت کی اهدنا الصراط الذین انعمت علیهم ہی اور خدا نی الذین انعمت
علیهم کو بیان کیا ہی دوسری جگہ مین کہ وہ آیت یہ ہی اولئک الذین انعم الله علیهم
من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین یعنی وہ لوگ کہ ہین انعام
کیا ہی خدا نی اوپر انکی ہو نبی اور صدیق اور شہدا سی اور صالح ہین اور شک نہین ہی
کہ سردار صدیقون کی ابوبکر ہین پس معنی آیت کی یہ ہوئی کہ اللہ نی ہمکو حکم کیا ہی طلب کرنی کا ہدایت
ابوبکر کو اور راہ سار صدیقون کی اور اگر ابوبکر ظالم ہوتی اقتدا کرنا اونکی درست
نہوتا پس ثابت ہوا ذکر ہمنی ہی کہ دلالت آیت کی امامت ابی بکر ہی انتہی جناب
ابن طاوس علیہ الرحمہ [illegible] کلام اوسکی کتاب عماد الاسلام مین فرمایا ہی [illegible]
ایسا ہی کہ عورت [illegible] فرزند مین جس [illegible] ثابت ہوا ہی کہ علی بن
ابیطالب علیہ السلام صدیق اس امت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی قول رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کا تحقیق کہ صدیق اکبر ایمان لائی قبل ایمان ابی بکر کی اور اسلام لائی قبل اسلام
اور مثل قول جناب امیر علیہ السلام کی حق [illegible] تحقیق مین [illegible] ہی اور [illegible] عبادت
کی ہی قبل [illegible] اور بعد اوسکی اور قول اونکا [illegible] کہ مین اول ایمان لائی
اور عابد ہون [illegible] اور مثل اسکی اقوال بہت ہین و تحقیق کہ [illegible] صحت

ایمان ابی بکر کا بالکلیہ چھپایا ایک سند میں جو اسی مؤلف کہتا ہی ہر کار گروہ دا [illegible]
کہ دلالت بر عدم ایمان ابی بکر کہتی ہیں اور وہ الدا بعد ای ذکر اونکا کیا ہی اس موضع
میں کو ذکر کرنا اونکا باعث طول ہوتا ہی لہذا کلیہ کہ خاطر میں تہے بنا بر عدم ایمان
ابی بکر بیان کی جاتی ہیں کہ حقتعالی قرآن میں فرماتا ہی ویقولون آمنا باللہ
وبالرسول واطعنا ثم یتولی فریق منهم من بعد ذلک وما اولئک
بالمؤمنین یعنی کہتی ہیں کہ ایمان لائی ہم ساتھ خدا کی اور رسول کی اور اطاعت
اونکی کرتی ہیں ہم بعد اسکی تولی اور اعراض کرتی ہیں ایک گروہ اونمیں سی بعد کہنی اس
قول کی اور نہیں ہیں یہ لوگ مومن پس بنا بر اس آیت کی جو شخص کہ تولی اور اعراض قبول
امر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کری یقینا کافر ہی اور تولی اور اعراض خلفائی ثلثہ
کا تخلف جیش اسامہ سی فریقین میں ثابت ہی اور بسیط حسبی قول خلیفہ ثانی سی کہ وہ حسبنا
کتاب اللہ ہی جیسا کہ سابق حدیث ثقلین میں مذکور ہوا اور حقتعالی فرماتا ہے
والذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنهم اللہ فی الدنیا والآخرۃ و
اعد لهم عذابا مهینا اس آیت سی ثابت ہوتا ہی کہ ایذائی رسول کفر ہی اور ایذای
جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا بنا بر حدیث متفق علیہ فریقین فاطمۃ بضعۃ منی
من آذاها فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فقد کفر
ایذای جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور ایذای جناب فاطمہ [illegible] در باب
غصب فدک [illegible] کالشمس فی رابعۃ النهار مجلی و روشن ہی اور ایذای جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کا کفر ہونا ثابت ہوتی ہی اور بمقتضای قول حقتعالی ومن یشاقق

اللہ ورسولہ فان اللہ شدید العقاب اور بمقتضای قول حقتعالی ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین
نولہ ما تولی ونصلہ جهنم وساءت مصیرا جو شخص کہ منافقہ اور معاندہ
کری جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کافر ہی اور ثبوت منافقہ حدیث دوات و قرطاس
سی ظاہر ہوتا ہی اور بمقتضای ان هو الا وحی یوحی کی کلام پیغمبر حقیقت میں
فرمان جناب باری ہی اور بمقتضای قول حقتعالی فما استمتعتم بہ منهن
فآتوهن اجورهن فریضۃ متعہ ثابت ہوتی ہی پس فرمانا خلیفہ ثانی کا
متعتان کانتا محللتین علی عهد رسول اللہ وانا احرمهما متعۃ
النساء ومتعۃ الحج یعنی دو متعہ تہی حلال بیچ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
میں اور میں حرام کرتا ہوں ان دونوں کو ایک متعہ نسا ہی اور ایک متعہ حج ہی بہ خلاف
حکم خدا ہی اور بمقتضای ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون
خلاف کرنا حکم خدا سی کفر ہی اور بموجب اطلاق اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
نافرمانی خدا اور رسول [illegible] نافرمانی خدا و رسول کی کفر ہی اور علاوہ اسکی [illegible]
معلوم ہوتا کہ تحریم جناب خلیفہ ثانی [illegible] حقیقت مقتضی اشتراک خلیفہ ثانی ہی کار خانہ [illegible]
[illegible] کہ بنا بر ان الحکم الا للہ کی سوای خدا کسی کو حاکم حلال و حرام [illegible]
محرم اور محلل ہو اپنی نفس [illegible] ثابت کرتا ہی پس [illegible] خلیفہ ثانی [illegible]
[illegible] کفر ہی [illegible] ثابت ہوتا ہی اور بہ خلاف
اور [illegible] اول میں مذکور ہوا [illegible]

بگد بیٹھوں اور خلیفہ اول نہوں پس در حقیقت اثبات کفر خلفائی اثبات کفر علیہ وآلہ کی ہے
پیغمبری اور بلاذری نی روایت کی ہی کہ ابوبکر بعد از بیعت لینی کے منبر پر گیا اور کہا کہ
اَقِیْلُوْنِیْ فَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَعَلِیٌّ فِیْکُمْ یعنی چھوڑ دو خلافت میری کی
دست بردار ہوں میں بہتر تم سی نہیں ہوں حال آنکہ علی درمیان تمہارے ہی اور حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نی اکثر خطبوں میں فرمایا ہی کہ نہایت سر عجیب ہی کہ ابوبکر حالت حیات میں
طلب اقالہ بیعت سی کرتا تہا اور بعد وفات کی پشیمانی پس اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزور
اور بہ غلبہ اون نی خلافت کو لیا تہا پس یہہ در حقیقت نبا بر آیہ مباہلہ کی کہ علی علیہ السلام
کو حقتعالی نی بہ نفس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ تعبیر کیا ہی غصب ولایت نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ ہی اور یہہ کفر ہی اور بعد کلام سابق کی جناب الدعلیین مکان نی فرمایا ہی کہ اگر سطر کلام
صحیح ہووی ہی تو استدلال پس مرا اور ہی کہ قول حقتعالی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ دلیل ہووی اوپر
صحت امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی کہ امامت انکی [illegible] ہی اسو حق کی سبب اس قول پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ کی کہ علی بن ابیطالب علیہ السلام صدیق اکبر ہیں اور تاکید کرتا ہی اسکو قول خدا کا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یعنی آج کی دن کامل کیا میں واسطی تمہارے دین تمہارا اور
تمام کیا میں اوپر تمہارے نعمت اپنی کو روایت کی ہی جمہور سنیوں نی ابو سعید خدری سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی غدیر خم
میں طلب کیا لوگوں کو واسطی بیعت علی علیہ السلام کی اور حکم کیا کہ جو زمین پر خس و خاشاک تہا جاروب کرو
خار و خاشاک کی پس جاروب کیا لوگوں نی اور بلایا علی علیہ السلام کو پس لیا ہاتھ حضرت
امیر علیہ السلام کا اور اونچا اٹھایا کہ دیکہا لوگوں نی سفیدی بغل رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ اور علی علیہ السلام کو بعد اسکی ابہی لوگ متفرق نہوی تہی کہ یہہ آیت نازل ہو

الیوم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ پس جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا اللہ اکبر اوپر کامل
کرنی دین کے اور تمام کرنی نعمت کی اور راضی ہونی رب کی ساتہ رسالت میری اور ولایت
علی بن ابیطالب علیہ السلام کی بعد میری پہر بعد اسکی حضرت نی فرمایا مَنْ کُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ
مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ یعنی میں جس شخص کا مولا ہوں پس علی اوسکی مولا ہیں
خداوندا دوستی کر اوس شخص سی کہ جو دوستی کری علی بن ابیطالب علیہ السلام سی اور
دشمنی کر اوس شخص سی کہ دشمنی کری علی بن ابیطالب علیہ السلام سی اور نصرت کر
اوسکی کی اور ذلیل کر اوس شخص کو کہ جو ذلیل کری اونکو بنابرآں اسکی مراد ساتہ صراط
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کی صراط شیعہ امامیہ ہے کہ انعام کیا ہی اوپر اونکی اولاد
علی بن ابیطالب علیہ السلام اور اولاد طاہرین علیہم السلام کی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْهِمْ یعنی سوا طریق اون لوگوں کی کہ غضب [illegible] ہوا ہی اوپر اونکی اور یہہ جماعت یہود
ہی کہ بسبب عناد اور طغیان اور قتل انبیا اور تحریف توریت حقتعالی نی ان پر غضب کیا
اور انکی حق میں فرمایا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور نہ
راہ اوس جماعت کی کہ گمراہ ہوی ہیں طریق حق سی مراد ان سی ترسایان ہیں کہ عیسی
کو خدا کہتی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا اعتقاد نہ لائی ایک روایت میں وارد ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی وادی القری میں یہود اور ترسایان سی محاربہ کیا ایک صحابی نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار کیا کہ یہہ کون ہیں کہ تمہاری ساتہ محاربہ
کرتی ہیں فرمایا کہ یہہ مغضوب علیہم ہیں بعد اوسکی حق [illegible] پوچہا کہ یہہ کون ہیں فرمایا

ليبعد الصالحون بين يعلم ايدك الله تعالى انه قد ورد عن طريق العامة
والخاصة الخبر المأثور عن عبد الله بن العباس رضي الله عنه قال
قال لي امير المؤمنين صلوات الله عليه نزل القرآن ارباعا ربع فينا
وربع في عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحكام ولنا كرائم
القرآن وكرائم القرآن محاسنه وحسنه لقوله تعالى الذين يستمعون القول
فيتبعون احسنه والقول هو القرآن وبتاويله هذا ما رواه الشيخ
ابو جعفر الطوسي باسناده الى الفضل بن شاذان عن داود بن
كثير قال قلت لابي عبد الله عليه السلام انتم الصلوة في كتاب
الله عز وجل وانتم الزكوة وانتم الحج فقال يا داود نحن الصلوة في
كتاب الله عز وجل ونحن الزكوة ونحن الصيام ونحن الحج ونحن الشهر
الحرام ونحن البلد الحرام ونحن كعبة الله ونحن قبلة الله ونحن وجه
الله قال الله تعالى فاينما تولوا فثم وجه الله ونحن الايات ونحن البينات
وعدونا في كتاب الله عز وجل الفحشاء والمنكر والبغي والخمر والميسر
والانصاب والازلام والاصنام والاوثان والجبت والطاغوت
والميتة والدم ولحم الخنزير يا داود ان الله خلقنا فاكرم
خلقنا وفضلنا وجعلنا امناءه وحفظته وخزانه على ما في السموات و
ما في الارض وجعل لنا اضدادا واعداء فسمانا في كتابه وكنى
عن اسمائنا باحسن الاسماء واحبها اليه تكنية عن العدو وسمى

اضدادنا

اضدادنا واعداءنا في كتابه وكنى عن اسمائهم وضرب لهم الامثال
في كتابه في ابغض الاسماء اليه والى عباده المتقين وبتاويله هذا
ما رواه ايضا عن الفضل بن شاذان باسناده عن ابي عبد الله عليه
السلام انه قال نحن اصل كل خير ومن فروعنا كل بر ومن البر
التوحيد والصلوة والصيام وكظم الغيظ والعفو عن المسيء ورحمة
الفقير وتعاهد الجار والاقرار بالفضل لاهله وعدونا اصل كل شر
ومن فروعهم كل قبيح وفاحشة فمنهم الكذب والنميمة والبخل و
القطيعة واكل الربوا واكل مال اليتيم بغير حقه وتعدي الحدود التي
امر الله عز وجل وركوب الفواحش ما ظهر منها وما بطن من الزنا
والسرقة وكل ما وافق ذلك من القبيح وكذب من قال انه معنا وهو
متعلق بفرع غيرنا ومن ذلك ما ذكره الشيخ ابو جعفر محمد بن بابويه رحمة
الله عليه في كتاب الاعتقاد وذكر شيئا من تاويل القرآن فقال قال
الصادق عليه السلام وما من اية في القرآن اولها يا ايها الذين
امنوا الا وعلي بن ابي طالب اميرها وقائدها وشريفها واولها وما
من اية تسوق الى الجنة الا في النبي والائمة عليهم السلام واشياعهم
واتباعهم وما من اية تسوق الى النار الا وهي في اعدائهم والمخالفين
لهم وان كانت الايات في ذكر الاولين فما كان منها من خير
فهو جار في اهل الخير وما كان منها من شر فهو جار في اهل الشر

ولیس فی الاخبار خبر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ولا فی الاوصیاء
افضل من اوصیائہ ولا فی الامم افضل من ہذہ الامۃ وہی شیعۃ
اہل البیت علیہم السلام فی الحقیقۃ دون غیرہم ولا فی الاشرار شر
من اعدائہم والمخالفین لہم یہ حدیث کتاب دلیل الآیات الظاہرہ میں مذکور ہی جن
شاء فلیرجع الیہ اور ترجمہ اسکا یہ ہی مذکری تحریری اسد بدرستیکہ طریق سنی و شیعی
وارد ہی کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نی جناب امیر المؤمنین سی روایت کی ہی کہ قرآن نازل
ہوا ہی چار حصے پر جو تہائی حصہ ہماری مضمون اور جو تہائی حصہ ہماری دشمنوں کی مذمت میں اور
جو تہائی حصہ مستحبات و امثال میں ہی اور جو تہائی فرائض اور احکام میں اور ہم واسطی
کرائم قرآن ہی اور کرائم قرآن محاسن اسکا اور احسن اسکا ہی اور اسی واسطی حقتعالی نی کہا ہی
الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ یعنی وہ لوگ کہ سنتی ہیں قول کو پس
پیروی کرتی ہیں احسن قول کی اور مراد قول سی قرآن ہی اور تائید میں اسکی وہ خبر ہی کہ شیخ
ابو جعفر طوسی باسناد خود فضل بن شاذان سی اور اونی داود بن کثیر سی روایت کی ہی
کہ کہا میں نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ تم صلوۃ ہو جس صحیح قرآن میں کہ وارد ہوا ہی
تم زکوۃ ہو اور تم حج ہو پس حضرت نی فرمایا کہ ای داود کتاب خدا میں ہمکو صلوۃ کہا ہی
اور اسی طرح سی زکوۃ اور صیام ہی اور ہمکو حج شمار کیا ہی اور ہمکو شہر حرام اور بلد الحرام
اور کعبۃ اللہ اور قبلۃ اللہ اور وجہ اللہ شمار کیا ہی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہی فاینما تولوا
فثم وجہ اللہ یعنی جہان کہیں کہ منہ پھیرو تم پس وہان وجہ اللہ ہی اور ہم آیات اور
بینات ہیں اور دشمن ہمارا کلمات خدا میں فحشا اور منکر اور بغی اور خمر اور میسر اور انصاب

اور ازلام اور اصنام اور اوثان اور جبت اور طاغوت اور میتہ اور دم اور لحم خنزیر
ہماری اور تحقیق خدا نی خلق کیا ہمکو پس کرم کیا خلقت ہماریکو اور فضیلت دی ہمکو
اور کیا ہمکو امین اپنا اور حکم اپنا اور خزینہ دار اپنا اور حق رکھا ہمکو آسمانوں کی [illegible]
ہی اور کرو [illegible] ہی سطی ہمارے [illegible] دشمنوں کو پس نام رکھا ہی ہمارا کتاب اپنی میں اور کنایۃ
احسن ناموں کی اور [illegible] سماکی کیا ہی بوجہ کنایہ عدد کی اور ہماری دشمنوں کا نام کہا
ہی کتاب اپنی میں اور کنایہ انکی اسماء سی [illegible] اسماء کیا ہی اور [illegible] کتنا ہی بعضی
فحشا کی کناہ اور بدی کی ہیں اور بعضی منکر کی حرام اور قبیح کی ہیں اور بعضی بغی کی فساد کی ہیں
اور بعضی خمر کی شراب کی ہیں اور بعضی میسر کی قمار کی ہیں اور بعضی انصاب کی وہ بیوتات
ہیں کہ جو ذبح کی ہوں واسطی اصنام وغیرہ کی اور بعضی ازلام کی تیروں کی ہیں اور تفصیل اسکی
آیتوں مذکورہ میں ہی اور بعضی اصنام کی اور اوثان کی واحد ہیں اور بعضی جبت اور طاغوت
کی وہ معبود ہیں کہ جو سوای خدا کی ہیں اور تائید کرتی ہی وہ روایت کہ روایت کیا ہی اسکو
فضل بن شاذان سی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نی فرمایا کہ ہم اصل ہیں ہر خیر کی اور ہر
نیکی ہی ہماری فروع میں سی ہی از انجملہ توحید ہی اور صلوۃ ہی اور صیام ہی اور فرو بردن
غضب ہی اور عفو کرنا گنہگار سی ہی اور رحمت کرنا فقیر پر ہی اور مدارات ہمسایہ کی ہی
اور اقرار فضیلت فضلا کی ہی اور دشمن ہمارا اصل ہر شر ہی اور فروع اسکی سی کل بدی اور برائی
ہیں از انجملہ کذب ہی اور بدگوی ہی اور بخل اور قطع رحم اور کہانا سود کا اور کہانا مال
یتیم کا بغیر حق کی اور تجاوز کرنا حدود و امور خدا سی اور مرتکب ہونا فواحش ظاہر
اور باطنہ کا از انجملہ سرقہ ہی اور زنا ہی اور جو چیز کہ ازین قبیل ہو اور جھوٹا ہی بعض

کبھی پر رسشیلہ وہ ہمارے ساتھ ہی رہا لیکن متعلق ہووے ساتھ فرع غیر جاری کی اور
ایسی ہو رنیات سے مع و خبرین کہ ذکر کیا ہی اوسکو شیخ ابو جعفر محمد بن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ نے
بیچ کتاب اعتقادات کی اور ذکر کیا ہی بعضی تاویلات و تفسیر پس کہا ہی کہ جناب
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہیں ہے کوئی آیت قرآن میں کہ اول اوسکا یا ایہا
الذین آمنوا ہو مگر یہ کہ علی بن ابیطالب امیر اوسکی ہیں اور قائد اوسکی ہیں اور شریف
اوسکی ہیں اور اول اوسکی ہیں اور نہیں ہے کوئی آیت کہ لیجاتی ہی طرف جنت کی مگر
یہہ کہ حق نبی اور ائمہ علیہم السلام اور پیروان اونکی ہیں وارد ہی اور نہیں ہے کوئی آیت
کہ لیجاتی ہی طرف نار کی مگر یہہ کہ وہ حق اعدا اور مخالفین اونکی ہیں وارد ہی اور اگر ہیں وہ
آیات بیچ ذکر اولین کے پس وہ آیت کہ بیچ خیر کی وارد ہی پس وہ جاری ہی اہل خیر میں
اور وہ جو آیت کہ شر میں ہی پس وہ جاری ہی اہل شر میں ہی اور نہیں ہے اخبار میں کوئی
بعد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ سے اور نہیں ہی کوئی اوصیا میں افضل اوصیای نبی کی سے
کوئی افضل ہی اس است سے اور وہ در حقیقت شیعہ اہل بیت علیہم السلام ہیں اور بیچ
کوئی اشر ہی اعدا و مخالفین اہل بیت سے انتہی ترجمہا اور ہر گاہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کہ کلام الہی میں جو اسما کہ احسن ہیں اور حبیب ہیں طرف خدا اور وہی عدد اور حساب کتاب
اسمای چہاردہ معصوم سے ہی اور جو اسما کہ بد ہیں اور مبغض ترین اسما ہیں طرف خدا پس وہ کتاب
اسمای مخالفین اور اعدا ہمارے ہی ہے چنانچہ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی مثلا
زبر لفظ الزکوٰۃ سے اسم محمد و وصیہ علی الہادی و اولادھما ہویدا ہوتا
ہی اور زبر اوس حرف کو کہتی ہیں کہ اول حرف ہو حروف تہجی سے خواہ وہ حرف دو حرفی

ہجائی اور سہ حرفی ہو شامل کیا اور الف کی بنا پر اسکی پر حروف الزکوٰۃ کو زبر کو ... و فاو ل ب
ملاحظہ کی اور اعداد اوسکی جمع کرنی پس وہ اعداد اور اعداد محمد و وصیہ علی اولادھما
برابر ہی ہیں اور زبر الشہر الحرام سے المصطفی الزکی والائمۃ مطابق ہوتے
ہیں اور اسیطرح زبر ... اللہ سے محمد و علی و ابناؤھما الہادون بالحق
مطابق ہوتی ہیں اور زبر الآیات سے النبی و علی و اولادھما الاوصیاء
اول صورت یہہ تھی اور صورت دوم یہہ ہی کہ بینات لفظ البینات سے محمد و علی
و ابناؤھما ہویدا ہوتا ہی اور سوم مجموع زبر اور بینات لفظ الصیام سے محمد
الزکی و نائبہ علی الہادی و اولادھما اور مجموع زبر و بینات وجہ اللہ سے
احمد و علی و ابناؤھما الہداۃ ہیں اور زبر الصلوٰۃ سے محمد النبی و وصیہ
علی الہادی و اولادھما اور بینات الصلوٰۃ سے محمد و آلہ الازکیاء
ہویدا ہوتا ہی اور پنجم زبر قبلۃ اللہ سے المصطفی نبی اللہ و علی و اولادھما
اور مجموع زبر اور بینات قبلۃ اللہ سے محمد حبیب اللہ و الائمۃ الاطہار
اور ششم بینات النجم سے محمد الزکی و آلہ اور مجموع بینات اور زبر النجم
سے محمد و ھو النبی و آلہ اور ہفتم زبر البلد الحرام سے محمد و علی
و حبیبہ و ابناؤھما اور بینات البلد الحرام سے محمد النبی السعود و علی
بن ابیطالب و اولادھما اور مجموع بینات اور زبر البلد الحرام
احمد ھو و آلہ خلیفۃ اللہ اور زبر اصل کل خیر سے النبی
المصطفی والائمۃ الاوصیاء ہویدا ہوتا ہی اور بینات اصل کل خیر

سی احمد وعلی وابنائهما اور مجموع زبر اور بینات وسکی سی احمد وعلی
افضل الاوصیاء واله پیدا ہوتا ہی سات صورتین جو اس مقام مین ذکر ہوتی
شان سے وہ یہ ہین اور سات صورتین شان نجات الفقیر کی یہ ہین اول یہہ ہی کہ زبر
الفحشاء سی اعداء ال احمد المصطفی ظاہر ہوتا ہی اور زبر وبینات المنکر
والمیسر سے عدو ال محمد الامی کلها منکشف ہوتا ہی اور اسی طرح سے
عبارت دیگر یعنی زبر المنکر والمیسر کے پیدا ہوتی ہی اور وہ یہہ ہی علی واحمد
وعلی وولدهما اور زبر الطاغوت سی غاصب حق ال الاحمد
وعدوهم اور دوم یہہ ہی کہ بینات لفظ الخمر والجبت سی عدو ال
محمد اور بینات الازلام سی عدو ال محمد المصطفی اور بینات المیتة
سی عدو ال النبی اور سوم یہہ ہی کہ مجموع زبر اور بینات البغی سی ظالم احمد
وعلی وابنائهما اور مجموع زبر اور بینات الدم سی عدو ال محمد ہو
النبی اور چہارم یہہ ہی کہ زبر الانصاب سی علی واحمد واله اور بینات
الانصاب سی منکر ال محمد اور پنجم صورت یہہ ہی کہ زبر الاوثان
سی منکر ولاء ال نبی الله الامی اور مجموع زبر و بینات الاوثان سی منکر و
ولایة ال محمد واعادیهم پیدا ہوتا ہی اور یہہ کلام بھی اوسی زبر اور بینات
سی ظاہر ہوتا ہی من خالف النبی وال النبی اور ششم یہہ ہی کہ بینات الانصاب
سی منکر ال احمد حبیب الله ظاہر ہوتا ہی اور اسی طرح سی مجموع زبر و بینات
اوسکی سی منکر ولایة ال حبیب الله حق وقسم اور ہفتم یہہ ہی کہ زبر الخمر سی اعداء ال احمد و منکر

وولایتهم

وبولایتهم اور بینات اوسکی سے علی واحمد نبی الله واله اور مجموع زبر و بینات
سے اعداء ال محمد الهادی وظالمیهم اور زبر اصل کاظم
سی اعادی النبی المصطفی وعلی وابنائهما حاصل ہوتا ہی اسیطرح احمد
والائمة المهدیین سے اعداء المصطفی وعلی حبیبه واعداء حبهما وابنائهما
منکر والنبی وعلی الهادی واولادهما پیدا ہوتا ہی اور بینات اصل کاظم سے
سی اعداء احمد وعلی الهادی واله اور مجموع زبر اور بینات اوسکی سی منکر وا
ولایة ال النبی والاعداء حقا واضح ہوتا ہی اور حق تعالی فرماتا ہی الصراط
المستقیم حروف اسکی جو وہ ہین اور عدد اسکی بحساب ابجد ایک ہزار بارہ ہی
بار اسکی مودة النبی وحب اهل بیته اور بینات اوسکی سی کہ یہی ثابت
ہوتی ہین ولایة ال العباء والاولاد اور مجموع زبر و بینات الصراط المستقیم
کی کہ ایک ہزار جسمی جو ستر ہوتی ہین یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی حب محمد وعلی ووصیهما
وعلی ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمهدی
اور کہو یہی اس مضمون کے دو روایت کہ اہل سنت نے روایت کی ہی یعنی اسکی یہی
کہ اہل سنت وجماعت سی یہ روایت کی ہی اسباط سی اور اوسنی روایت کی ہی کہ
اور اوسنی ابن عباس سی کہا کہ یعنی اهدنا الصراط المستقیم کی یہہ ہین کہو تم
ای گروہ مردمان اهدنا الصراط المستقیم ای بہ ایک سکه محمد وال محمد
اور ابن جبیر اوسکی کی صلوات الله علیهم اور بحساب زبر اوس آیت کی شیعة الائمة
المعصومین هو ابن ابی طالب اور بینات اسکی سے علی هو ابو الائمة

المهدی ہو وہ ہوتا ہی اور تائید اسکی کرتی ہی وہ حدیث کہ ذکر کیا ہی اسکو علی بن ابراہیم نی
بیچ تفسیر اپنی کی ابی عبد اللہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ الصراط المستقیم امیر المومنین علیہ السلام
ہین سبب کی کہ وہ علیہ السلام اور قول حق تعالی صراط الذین انعمت علیہم ہو وہ
حروف ہین در حساب برابر ایک ہزار اور دس بیانات عدد اسکی ہوتی ہین او مطابق
عدد کی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہین النبی و ولی اللہ والحسن والحسین وعلی
ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمهدی اور
بحساب عبارت بیانات سات سو چھیاسی عدد اسکی ہوتی ہین مطابق اسکی یہہ کلمات
پیدا ہوتی ہین احمد النبی والائمة علی وآلہ اور یہہ بھی کلمات حاصل ہوتی ہین
لانہ هو احمد علی وآلہ الائمة اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ ذکر کیا
ہی اسکو ابو علی طبرسی نی تفسیر اپنی مین کہ مراد الذین انعمت علیہم سی نبی اور ائمہ
صلوات اللہ علیہم ہین بدلیل قول حق تعالی کا فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم
من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
یعنی یہہ گروہ جن سی مراد اون شخصون کی ہین کہ انعام کیا ہی اللہ نی اوپر اونکی کہ وہ انبیا ہین اور
صدیقین ہین اور شہدا اور صالحین ہین اور یہہ اشخاص بہتر ہین از روی رفاقت کی مولف
کتاب کی کہ وجہ تائید کی یہہ ہی کہ سبق مین مذکور ہوا کہ سردار صدیقین علی بن ابیطالب ہین
پس مراد اس آیت سی علی بن ابیطالب اور اولاد اونکی کہ جو معصوم ہین تھا اور بغیر ان
کی اور قول حق تعالی کا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس المغضوب
علیہم دو ازدہ حرف ہین بحساب ابجد عدد اسکی دو ہزار جو جس ہین خارج ہوتی ہی

یعنی غضب اللہ علی الیہود اور الضالین سات حرف ہین جو عدد اسکی کی اس سی
پیدا ہوتی ہی یہہ عبارت النصاری هم الاشقیاء کلا اور بھی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی هو النصاری هم الاشقیاء جدا اور بھی الضالین کا یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی الشکاک وهو لا یعرف الامام جدا بالحق اور تائید اسکی کرتی ہی وہ روایت
کہ ذکر کیا ہی اسکو علی بن ابراہیم نی کہ مراد مغضوب علیہم سی یہود اور نصاری ہی ضالین
اور شکاک ہین یعنی کہ نہیں جانتی ہین امام کو تمام ہوا کلام اول اور روایتین کہ سورہ فاتحہ کی
نہیں اور وہ عبارتین کہ بحساب برابر بیانات پیدا ہوتی تہین بخوبی اوسکو نظر مطلع ہوا

الحال ذکر آیات سورہ بقرہ ہوتا ہی

ابی ابن کعب نی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی نقل کیے ہی کہ جو شخص سورہ بقرہ کو تلاوت کریگا
جناب باری رحمت اپنا بھی اسکو مستغرق کرتا ہی اور ثواب مثل اوس شخص کی
عطا کرتا ہی کہ ایک سال راہ خدا میں حفظ حدود سرحد دار اسلام کیا ہو اور بعد اسکی فرمایا
کہ اسی ابی ابن کعب اہل اسلام کو امر کر ساتھ تعلیم اس سورہ کی کہ جاننا اسکا برکت ہی اور ترک اسکا
حسرت و ندامت روز قیامت ہین اور اہل سحر و بطلان طاقت پڑھنی اور سننی اسکی کی
نہیں رکھتی ہین اور وہب بن عقبہ نی روایت کی ہی کہ جو کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران کو پڑھیگا
نور اوسکا غرہ یا سی مجمع تک جاتا ہی غرہ یا عرش ہی اور مجمع زمین مین ہفتم ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کوئی اس سورہ کو تلاوت کری پھر اوسکا خیرات سی کچھ بھی
نہیں رہتا ہی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نی ایک لشکر کسی جنگ کی واسطی
بھیجا اور منظور ہوا کہ ایک کو اون سی امیر کرین ایک ایک کو اونمین سی اپنی بلا کے

تھی اور فرماتی تھے کہ تو کوئی سورہ قرآن کا جانتا ہی وہ کہتا فلان فلان سورہ مجھے یاد ہے
جوان تک آیا کہ سن مین سب سی خورد تر تھا استفسار کیا اوسی کہ تو قرآن کی کونسی سورہ
جانتا ہی عرض کی اوسنی کہ سورہ بقر کو جانتا ہون فرمایا کہ تجھی سیر لشکر کا کیا بعض لوگون
نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوس شخص کو کہ سن مین سب سی خورد تر ہی بزرگون
پر امیر کرتی ہو فرمایا کہ وہ شخص سورہ بقر کو جانتا ہی اور تم نہین جانتی ہو اس حدیث شریف
سی معلوم ہوتا ہی کہ منصب امارت اور حکومت بعلم و فضل ہی نہ بسال و کبر سن حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو کوئی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی
تلاوت کری روز قیامت مین یہہ دو سورے اوسکی سر پر چھتر ہونگی مانند سایہ آفتاب سے
سی محفوظ رہی اور اون حضرت سی مروی ہی کہ جو شخص چاہتا ہی کہ جمیع فضیلتین ہو دنیا اور
عقبی مین اور مرتبہ رفیع چاہی تلاوت ان دونو سورون کی کری بسم اللہ
الرحمن الرحیم الم نزدیک تفسیر کی الف اشارہ ہی اسمی اور لام اشارہ
لطیف سی اور میم عالم سی لیے انا اللہ اعلم یعنی [illegible] سب سی اور یا الف
اشارہ ہی ساتھ اللہ کی اور لام ساتھ جبرئیل کی اور میم ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کی یعنی حق تعالی نی قرآن کو بواسطہ جبرئیل طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی بھیجا ہی اور ائمہ صلوات
اللہ علیہم سے مروی ہے کہ حروف مقطعہ اسرار قرآن سی ہین اور کوئی شخص اوس پر
مطلع نہین ہی مگر وہ گروہ کہ موید من عند اللہ ہو مثل جناب نبی اور ائمہ معصومین علیہم السلام
کی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ہر کتاب خدا کا ایک خلاصہ ہی اور
خلاصہ قرآن حروف مقطعہ ہین اور بعضی تفاسیر مین مرقوم ہی کہ سبب افتتاح سورہ کا بحروف

منقطع ہو جاتی کہ ہر گاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تلاوت قرآن کی کرتی تھی مشرکین مستمع
ہوتی تھی اور مشغول شعر خوانی اور صفیر اور تالی بجانے مین ہوتی تھی کہ تا استماع کلام مجید سے
لوگ باز رہین اور دین اسلام کی رغبت نکرین لہذا حق تعالی نے ان حروف عجیبہ کو
نازل کیا تا یہہ کفار سنکر اوسکی سی سکوت اختیار کرین اور استماع قرآن مین مشغول
ہون اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی مروی ہے کہ ایک شخص نی حضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی سوال کیا تفسیر ابجد کی اون حضرت نی فرمایا کہ یاد کرو
تفسیر ابجد کو کہ اسمین معنی عجیبہ ہین وای اوس عالم پر کہ تفسیر اوسکی نجانتا ہو پس اوس
شخص نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ معنی ابجد کی آپ ارشاد کرین پس حضرت
نی فرمایا کہ الف سی مراد آلا اور نعمای الہی ہی اور با حروف اسماء الہی سی اور با سی مراد
بہجت اور کمالات الہی اور جیم سی جنت اور جمال اور جلیل الہی اور جمال ہی صفات [illegible]
اور جلال سے صفات سلبیہ اور دال سی دین الہی اور ہوز سی ہا وہی جہنم کہ [illegible] درک
اسفل ہی جانا نصیب ہے پس وای ہی اوس شخص پر کہ جو ہاوہ مین گری اور واو سی اہل
اہل جہنم کی اور زا سی مراد زاویہ جہنم ہی اور حا حطی سی حط [illegible] اور گناہ [illegible] مستغفار
کرنی والون سی شب قدر مین اور طا سی مراد طوبی ہی کہ وہ نام ایک درخت کا ہی بہشت مین
کہ مانند آفتاب کی نظر آتا ہی کہ شیعون مین شاخین اوسکی سایہ کی ہین اور شاخین میوی
ثمرات اور نعمات ہین کہ نہ کسی آنکھ نی دیکھا ہو اور نہ کسی کان نی سنا ہو اور نہ خاطر
مین کسی کے خطور کیا ہو اور اوس درخت کو حق سبحانہ تعالی نے بید قدرت اپنی پیدا
کیا ہی وہ اوسکو ذی حیات کیا ہی کہ شیعیان اور مراتب [illegible] کو پہنچتا ہی اور زائل بہشت

کہ خلوت خانہ اپنی مین چھپی ہوئی دیکھین کیے کہ شاہین اوسکی آویختہ ہین اور [illegible]
زینت وغیرہ سی اوسمین موجود ہی اور بعد ختم شرہ شجرہ مجتبی اہل بیت سی بس [illegible]
صل اوسکی اہلبیت سی ہی اور حسن آب کہ مرجع نیک ہی مخصوص شیعیان ہی اور [illegible]
مراد یہ قدرت اور تسلط الٰہی ہے اور حضرت نے فرمایا ہی ملکہ کہ خدا سبحانہ و تعالی [illegible]
یکتا ہو سطرحسی کہ بعضی کہا حیثیت خدا کی قائل ہوئی ہین بلکہ بہ ہے اوسکا کہا قدرت
سی بانعمت سی ہے کہ سب خلق پر فائض ہے اور کاف کلمہ ہے کلام الٰہی مراد
ہی جو کچھ کہ فرمایا ہی تبدیل نہین کر سکتی اوسکو اور لام سی لقای الٰہی و بہشتی بلکہ کہ
دیکھی زیارت اور سلام و تحیت کی اور لوم کرنا اہل جہنم کا ہی ایک دوسری کو آپسمین اور
میم سی ملک اور پادشاہی خدا مراد ہی کہ اوسکو زوال اور فنا نہین ہی اور نون سے
نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ہے اور مراد قلم سی قلم نور ہی اور نون سی دوات نور [illegible]
اوسکی نور سی ہی کہ لوح محفوظ مین اوس سی مرقوم ہوتا ہی اور ملائکہ مقربان کو اوسپر ہوتی
ہر چند کہ شہادت الٰہی کافی ہی لیکن بواسطہ اتمام حجت کی اور معاندین کی گواہی [illegible]
اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک یہودی نزدیک حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام حاضر تہی یہودی نی عرض کی
کیا فائدہ ہی حروف ہجا مین جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سی فرمایا کہ اسکا جواب دو علی جواب اسکا دی اور اونحضرت نی دعا کی کہ خداوند علی کو توفیق
عطا کر کہ جواب اسکا بخوبی دی پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ ہر حرف
حروف ہجا سی اشارہ ہی طرف ایک اسم کی اسماء الٰہی سے پس الف سی مراد [illegible]

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ہی اور با سی بہا مراد ہی اور تا سی مراد توّاب ہی
یعنی [illegible] ہی والا توبہ کا اور قبول کرنی والا توبہ کا ہی اور ثا سی مراد ثابت ہی
قایم بذات خود ہی اور [illegible] حقیقت اور ثبات اور دوام الٰہی
اور اشارہ طرف [illegible] علیم ہی اور خا سی خبیر اور عالم مراد ہی اور دال سی دیّان
[illegible] اور ذال سی ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
مراد ہی اور را سی رؤف اور مہربان ہی اور زا سی مراد زینت معبود [illegible] یعنی کوئی معبود
برابری اوسکی نہین کر سکتا ہی اور سین سی مراد سمیع اور بصیر ہی اور شین سی
شاکر ہی بندگان مومن اپنی کا اور صاد سی صادق الوعد مراد ہی اور ضاد سی ضار
مراد ہی اور طا سی طاہر اور مطہر مراد ہی اور ظا سی ظاہر اور مظہر مراد ہی اور عین سی عالم
مراد ہی اور غین سی غیاث اور فریادرس مراد ہی اور فا سی فالق مراد ہی اور قاف
سی قادر مراد ہی اور کاف سی کافی مراد ہی اور لام سی لطیف مراد ہی اور میم سی
ملک مراد ہی اور نون سے نور مراد ہی اور واو سی واحد مراد ہی اور ہا سی
کنندہ [illegible] اور لام الف سی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ مراد ہی [illegible]

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ
یہ کتاب ہی کہ نہین شک بیچ اسکی راہ [illegible]
يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
کہ ایمان لاتی ہین ساتہ [illegible] قیامت کی اور برپا رکھتی ہین نماز کو اور [illegible]

اسکو نہایت ظاہر ہی جب نظر صحیح کے عاقل کو معلوم ہوتا کہ یہہ کلام خدا ہی
اعجاز کو پہنچا ہی کہ کوئی اسکی معارضہ ہی نہیں کر سکتا اور معجزہ ہونا اسکا کئی وجہ سی
اول یہہ ہی کہ کمال فصاحت اور بلاغت میں ہی کہ باوجود طلب معارضہ کی ہر چند بلیغ
ہو کوئی مثل اسکا نہ لا سکا چنانچہ فرمایا حق تعالی نی وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ
عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی اگر ہو تم بیچ شک کی اوس چیز سی کہ نازل کی ہمنی اوپر بندی
اپنی محمد کی پس لاؤ تم ایک سورہ مانند اوسکی اور بلاؤ تم اعوان اپنی کو ورا خدا سی اگر ہو تم
صادق اور یہہ قول حق تعالی ہے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ
سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی کیا کہتی ہیں وہ کہ پیغمبر خدا نی قرآن کو وضع کیا ہی کہہ
کہ اوی محمد پس لاؤ تم برابر دس سورہ کی کہ مثل اسکی ہو موضوعات اپنی ہی اور طلب کرو تم
اوس شخص کو کہ مطیع تمہارا ہو ورا خدا سی اگر ہو تم راست گو اور یہہ قول حق تعالی ہے
قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ
بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی کہہ تو اوی محمد ہر چند جمع ہووین جن
اور انس اوپر اس بات کی کہ لاوین مثل اس قرآن کی نہ لا سکیں گی ہر چند یاری کریں وی آپس میں
اور اسطرح کی اقوال بہت ہیں بحسب خوف طول ذکر کیا نہیں ملاحظہ کیا چاہیی کہ باوجود
ان آیات کی اہل اوس زمانی کی کہ نہایت فصاحت پر حریص تہی باوجود حمیت جاہلیت
کی اور کمال سعی اطفائی نور نبوت اون حضرت کی معارضہ کلام اللہ سی عاجز ہوئی یہاں تک کہ

يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ
خرچ کرتی ہیں اور وہی لوگ ہیں کہ ایمان لاتی ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی طرف تیری اور جو نازل کی گئی
وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ
اور ساتھ آخرت کی وہ یقین کرنی والی ہیں یہہ لوگ اوپر ہدایت کی ہیں پروردگار اپنی کی
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ
اور یہہ گروہ رستگار ہیں بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار کیا یکسان ہے
عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ
اوپر اونکی ڈرا دی تو انکو یا نہ ڈرا دی تو اونکو نہ ایمان لاوین گی گویا مہر کی
اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
خدا نی اوپر دلون اونکی کی اور اوپر کانون اونکی کی اور اوپر آنکھوں اونکی کی پردہ ہی
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
اور واسطی اونکی عذاب ہی بڑا

ذلک اشارہ ہی طرف اوس کتاب کی کہ قبل اسکی حق تعالی نی وعدہ کیا تہا کہ
إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا اور مثل اسکی بیچ کتب متقدمی کی
وعدہ ہوا تہا مثل توریت انجیل کی الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ معنی اسکی
ہیں وہ کتاب کہ خدا نی وعدہ نازل کرنی اوسکی کا کیا تہا یہہ کتاب ہی اور کتاب مصدر ہے
اور مراد اسی مفعول ہی بنا بر مبالغہ کی جیسے ذلک المکتوب مثل لباس معنی ملبوس ہے
یہہ مکتوب ہی کہ نہیں شک ہی بیچ اسکی اور وجہ شک نہ ہونی کی یہہ ہی ہر گاہ کہ حجت

سیف کشی اور قتل ہونا اختیار کیا اور منشا اسکی وہ چیز ہی کہ اعلام الوری میں حسن
ہی کہ جناب سید المرسلین اکثر اوقات اسنا مرز قریش کی مذمت فرماتی تہی اور حضور
میں قرآن پڑہتی تہے پس بعضی ان میں سی کہتی تہی کہ محمد جو پڑہتی ہیں شعر ہی اور بعضی
کہتی تہی کہانت ہی اور بعضی کہتی تہی خطبہ ہی اور ولید بن مغیرہ کہ وہ ان میں بزرگ
اور شیخ عرب تہا اور نزدیک اوسکی اشعار پڑہتی تہے اور ہر شخص کی شعر کو ترجیح دیتا
تہا اور سبکی نزدیک مقبول القول تہا اور نہایت فصاحت اور بلاغت میں مہارت
رکہتا تہا اور اولاد بہت سی رکہتا تہا کہ کبہی بسبب تجارت وغیرہ باہر نہیں گیا تہا
اور دس غلام رکہتا تہا کہ ہر غلام کو ہزار دینار سرخ دیکر تجارت کو بہیجا تہا اور دولت
مالک قنطار تہا یعنی اسقدر طلائی احمر رکہتا تہا کہ ایک چمڑہ گاو زر کی بہرجاتی اور اکثر
پیغمبر خدا کی استہزا کرتا تہا اور عم ابو جہل تہا ایک روز ابو جہل نزدیک اوسکی آیا اور کہا
ای ابا عبد الشمس سنا ہے کہ محمد پڑہتا ہی سحر ہی یا کہانت ہی یا خطبہ ہی پس ولید نی کہا توقف کر تا
میں سنکر جواب دوں کا بعد اسکی نزدیک رسول خدا کی آیا اور کہا کہ ای محمد اشعار اپنی سی کچہ
حضرت نی فرمایا کہ شعر نہیں ہیں بلکہ کلام خدا ہی کہ بواسطہ انبیا و رسل حق تعالی طرف
خلق بہیجا ہی ولید نی کہا کہ پڑہو پس حضرت سورہ سجدہ پڑہنی لگی ہر گاہ جناب نبوی نی
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا ولید نی سنکر کہا کہ یہ رحمن نام ایکشخص کا ہی کہ
یمامہ میں ہی تم کو طرف اوسکی دعوت کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ اس طرحسی نہیں ہی بلکہ
تمکو دعوت کرتا ہوں طرف ایسی خدا کی کہ رحمن ہی اور رحیم ہی پس ہر گاہ وہ حضرت پہونچی
سامنہ اس قول حق تعالی کی فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقة مثل

صاعقة عاد وثمود بمجرد سننی اس قول کی ولید کی بدن پر لرزہ طاری ہوا
مضطرب ہوکر اپنی گہر کو گیا اور طرف قریش کی نہ گیا قریش
نی [illegible] ولید نی دین محمد کو اختیار کیا اس جہت سی ہماری طرف نہیں آیا پس ابو جہل نزدیک
اوسکی گیا اور کہا [illegible] کیا تو نی اور اوسکو قبول کیا اور طرف دین محمد کی رغبت
تو نی کہا اوسنی کہا اوسی شخص ہیں جس نی کہ ہرگز کلام صاحب شعر نہیں [illegible]
ہو کسی بعد اوسکی ابو جہل نی کہا کہ آیا وہ شعر ہی کہا اوسنی کہ نہیں پہر کہا اوسنی کہ خطبہ
ہی کہا اوسنی کہ نہیں واسطی کہ خطبہ کلام متصل ہوتا ہی اور یہ کلام متفرق ہی کہ اسکی
فصاحت ابو جہل نی کہا پس کہانت ہی ولید نی کہا کہ نہیں بعد اسکی ولید نی کہا کہ
میں اس باب میں فکر کرتا ہوں اور دیکر کہ اوسی پوچہا کہا کہ کہو تم کہ یہ سحر ہی کہ دلوں کو
پہیرتا ہی اور روایت منقول ہی کہ ایکروز ولید بن مغیرہ نزدیک رسول خدا کی آیا اور کہا کہ
قرآن ہی پڑہو پس جناب سید المرسلین نی پڑہا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم
تذکرون پس ولید نی کہا کہ پہر اعادہ کیجیں حضرت نی پہر پڑہا بعد اسکی ولید نی کہا
واللہ ان لہ لحلاوة وان لہ الطلاوة ان اعلاہ لمثمر وان اسفلہ
لمعرق وما یقول ہذا بشر اور سید مرتضی نی کہا ہی کہ [illegible] قرآن کا
صرف کی ہی یعنی حق تعالی نی قدرت معارضہ کی کفار سی سلب کی بعد اسکی اگر
قدرت معارضہ کی تہی اور [illegible] السطر حسی کیا ہی کہ ہرگاہ وہ بلاغت میں تفاوت
بہت سا ہو ہر ایک سبب سلیقہ اپنی کے ممتاز ہوتی ہیں [illegible] اور فصاحت جمع

کی طرف مائل ہوئی کہ اس باب میں شبہ نہیں کہ جیسا شعلا مقرر ہوا کہ ایسی ادبیت شعر میں غرض
کو حاصل ہے اور احتیاج رجوع کی اس امر میں طرف مزاولت کی نہیں ہی اور ہم باوجود
علم فصاحت کی فرق کرتی ہیں ہم درمیان فصاحت شعر امرؤالقیس کے اور بحتری کے
باوجود اس بات کی کہ تفاوت درمیان ان دونوں کی اس مرتبہ پر نہیں ہے کہ شعر امرؤالقیس حد
اعجاز کو پہنچا ہو پس اگر تفاوت درمیان کلام مجید کی اور افصح فصحاء عرب کے بہت ظاہر نہ
تا ہمہ کہ فصاحت کلام مجید حد اعجاز کو پہنچی اور نہیں پس معلوم ہوا کہ حق تعالی نی
وقت طلب معارضہ کی طاقت اونکی سلب کی اور یہہ سلب قدرت جملہ معجزہ سی ہی اس
واسطی کہ معجزہ اوسی کہتی ہیں کہ جو خارق عادت ہوا انتہی کلامہ اور بعد اسکی جناب الہدی علیہ الرحمہ نی
اس طرح سی لکھا ہی نہیں پوشیدہ ہی وہ چیز کہ جو جرح اس کلام کی ہی لیکن ہم والا ہیں اس
خیسی کہ حکایت ولید بن مغیرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ نہایت مرتبہ فصاحت الہی کی قائل تھے
کہ کلام مثل اوسکی سے عاجز ہوئی پس اگر معجزہ سلب قوت کی ہوتا اسطرح کا اقرار اون
سی متصور نہوتا اور لیکن تمام پس اس جہت سی عادت مقتضی اس امر کی ہی کہ جو بعد مدت
وقت اطلاع اسکی ہے کا وہ ذکر کرتی کہ جنسی قبل اسکی مثل اس کلام کی انشا کیا ہی اگر کوئی
سحر کیا ہی اور لیکن کہتا ہے پس اس جہت سی کہ معارضہ مخصوص نہیں تھا کہ کلام منثور تصنیف
کری بلکہ کافی تھا کہ کلام سابق کو معارضہ میں نقل کرتی انتہی کلامہ اعلی اللہ فی فرادیس
الجنان مقامہ اور بعضی علما نی کہا ہی کہ وجہ اعجاز قرآن مشتمل ہونا اوسکا ہی اکثر انشاء
کہ عقل سلیم اور ذہن مستقیم سامعہ اوسکی حاکم ہی اس واسطی کہ جو کچھ حکمائی ہزاروں برس
معارف الہی میں فکر کی اور محنت ... ہیں ہزاروں برس باوجود اس فکر کی نہی بیان

ہو اسی وجہ امر کہ مخالف عقول سلیمہ اور افہام مستقیمہ ہی بیچ کلام الہی کی نہیں ہے
اور بعضوں نے کہا ہی کہ معجزہ اس حیثیت سی ہی کہ فصاحت اور عدم فصاحت کلام الہی میں
... نہیں ہی اور بعض نی کہا ہی کہ واسطی مشتمل ہونی اخبار غیب کی معجزہ ہے
هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یعنی دلالت کرنی والی ہی اور راہ دکھلانی والی ہی واسطی
پرہیزگاروں کی اور ہدی بر وزن فعل مصدر ہی مثل بکا کی اور وہ بمعنی دلالت ہی کہ پہنچا
دینی والی ہی مطلوب تک اور اس موضع میں متقی وہ ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے
مروی ہی کہ متقی وہ ہی کہ اگر جمیع اعمال اوسکی ایک طبق پر رکھیں اور اوسکو تمام جہان کی
گرد کو دیں پر اوس میں ایسی نہو کہ جسکی دیکھنی سے شرم آوی تشتیۃ اصل متقی موتقی
بروزن مفتعل جو مشتق وقایہ سی ہی بعد اسکی واو کو تا سی بدل کیا اور تا کو تا میں ادغام کیا اور
یا کو بسبب ثقیل ہونیکی دور کیا بعد اسکی بجہت التقای ساکنین ایک یا کو حذف کیا تشتیۃ
اور اصل تقوی وقوی ہے واو کو تا سی بدل کیا مثل تراث کہ اصل اوسکی وراث ہی اور
اصطلاح میں اتقا کی مانع ہونا درمیان دو چیز کی ہی جو میں کہا جاتا ہی اتقاہ بالترس یعنی کردانا
سپر کو مانع درمیان اپنی اور دشمن کی کذا فی مجمع البیان اور کہا ہی شیخ ابوعلی نی معنی
تقوی کے تین معنی ہیں ایک یہہ ہی کہ ایک شخص مطیع ہو اور عاصی نہو اور شاکر ہو کافر
نہو اور ذاکر ہو اور ناسی نہو اور یہی معنی ابی عبداللہ علیہ السلام سی منقول ہی ... دوسری
یہہ ہی کہ پرہیز کرنا جمیع معاصی سی اور یہہ قول ابوعلی جبائی کا ہی اور تیسری یہہ ہی کہ مجاہدہ کرنا
راہ خدا میں ہی اور عدم خوف ملامت کنندہ سی یہہ قول مجاہد کا ہی اور وجہ اول احسن
وجوہ ہی کذا فی مجمع البحرین اور ائمہ حق اس مقام میں کلام جناب ائمہ طاہرین کی

موطا سنیہ میں جو مروی ہی تمام الزام و تو تشبیہا تمام بیان کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ اصطلاح
تقوی حفظ اور نگہداری ہی کہا جاتا ہی اتقیت اللہ اتقاء یعنی محافظت کی مین نی اس سے
کی عذاب اوسکی ہی اور تقوی اسم ہی سے محافظت کا اور کو باعرف فقہا میں [illegible]
اور گناہ کہنا عذاب اور مخالفت الہی سی ہی اور قریب اسکی معنی ورع کی ہین سوا اسکی
ورع معنی کف نفس ہے عذاب الہی سی اور معنی عفت ہین جو نا اساع نی لکہا ہی کہ
عفت حالت نفسانی ہی کہ بسبب اوسکی انسان باز رہتا ہی غلبہ شہوات اطلاعی پس اگر کہ
واجبات غلبہ شہوت میں داخل ہے ہیں درمیان تقوی اور ورع اور عفت کی نسبت
مساوات کی ہی الا جو شخص کہ متقی ہو متورع ہو گا عفیف بہی ہو گا اور عکس اسکا بہی
لیکن عدالت پس ہر گاہ کہ بنابر مشہور یہہ اسم نفس الامری ہی کہ جسکی سبب سے انسان اجتناب
کرتا ہی ارتکاب کبائر سی اور پرہیز کرتا ہی اصرار صغائر سی اور خلاف مروت سی پس اسکی وقت
بین ظاہر یہہ ہی کہ عدالت نفس الامری مساوی یعنی تقوی وغیرہ ہو مؤید اسکی وہ معنی ہین
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی جامع التقوی فی قوله تعالی ان اللہ
یامر بالعدل الخ یعنی مجموع تقوی بیچ قول حق تعالی کی ہی پس تحقیق خدا امر کرتا ہی ساتھ
عدل کی اور احسان کی اور دینی ذوی القربی کی اور منع کرتا تھا اور منکر سی انتہی ترجمہ مگر اینکہ کہا جاوے
کہ اعتبار عدم وجوب شرط ہی کہ صغیرہ کا ہی بدون اصرار کی ہی صادر ہو لیکن یہہ بنہایت بعید ہی
کہ تقوی اور ورع اور عفت باین معنی از جملہ خواص معصوم ہو کا تامل بیجی پس تامل کر اس مقام
مین آیہ درمیان عدالت ظاہری اور تقوی نفس الامری کی فرق یہہ ہی پس ممکن ہی
کوئی شخص محکوم بعدالت ہو اور بحسب نفس الامری نہو عادل اور متقی نہو مولانا صالح

شرح کلینی میں بیان کیا ہی کہ ارباب قلوب نی ورع کو پانچ قسم کیا ہی اول ورع عادلان
ہی اور وہ عبارت ہی عدم فسق سی ہی اور قسم دوم ورع صالحین ہے اور وہ عبارت ہی
ترک محتمل التحریم سی ہی یعنی ترک چیزیں کہ احتمال حرمت ہو اوسکو ترک کری ہر چند کہ شرع مین
جواز اوسکا [illegible] ہوتا ہو مثل عطایا عمال جور کی اور قسم سیمی ورع متقین اور وہ
عبارت ہی ترک کرنا اوس چیز سی کہ حلت اوسکی مین شبہہ نہو اور ترک اوسکا اس سبب سے
ہو کہ انجام کار اوسکا طرف ارتکاب حرام ہو اور قسم چہارم ورع صدیقین ہی اور وہ
ترک کرنا امور مباح کا ہی بسبب ایک امر کی کہ اتصال اوس امر کا ناخوش ہو جیسا کہ
منقول ہی کہ ذوالنون مصری درحالیکہ زندان میں تہا ایک روز گرسنہ ہوا اور ایک
صالحہ نی واسطی اوسکی دست زندان بان طعام بہیجا پس ذوالنون نی تناول طعام سے انکار
کیا اور کہا ہرگاہ کہ دست ظالم سے بہیجا تو نی نہین تناول کرتا مین اور اسی طرح سی منقول ہی
بعضی عارفین سی کہ پانی ایک نہر کا کہ اوسکو بعضی ظلمہ نی درست کی تہی نہین پیا [illegible]
آب فی نفسہ مباح تہا قسم پنجم ورع مقربین ہی وہ ترک صرف قلب ہی [illegible]
بعد اسکی مولانا صالح نی لکہا ہی درمیان ورع اور وسوسہ شیطانی کی اشتباہ واقع ہوتا ہی مثلا
ایک شخص ہو کہ وہ پارچہ لباس رکہتا ہو اور ایک زمین سی نجس ہوا اور اوسکو پاک کیا
کیا ہو چند بار پارچہ دیگر مین بار بار ڈالا وہی باین توہم کہ اوس پارچہ مین نجاست [illegible]
بخلاف پارچہ دوم کی کہ کبہی اوس مین نجاست نہین داخل ہوتی ہی پس یہہ [illegible]
شیطانی ہی ہر چند کہ مجتنب اسکا خبر کو ورع اور تقوی سی سمجہا ہی اور اسی طرح [illegible]
اپنی کو بسبب مصالحہ غیری [illegible]

وہ یہ ہیں کہ بوسہ دینا تو فرض ہو خصوصاً استنجا میں عوام کی کہ بیشک معرفت احکام طہارت
اور نجاست کی بہت ہی پس ظاہر یہی ہی کہ مثال یک وسواس شیطانی ہیں نام [illegible]
کلام مولانا صالح کا ہی کہ جناب والد فی المبانی تحقی تر یہ کا تقسیم [illegible]
ورای طور عقل ہی اور یہ طریق صاحبان کشف وشہود کا ہی لیکن یہ [illegible] عقل
سلیم اوسکی حاکم ہی پس یہی ہی کہ حاصل کلمات شیخ الکلام مشہور [illegible]
وحرام ومستحب ومکروہ ومباح ہی اور یہ بھی ہی معلوم ہوا کہ تقوی اور ورع اور [illegible]
مسافات رکھتی ہیں ارتکاب حرام سی بلکہ ترک وہیات سی بہی مسافات ہی [illegible]
من [illegible] عمل کرنا عمل جمیع مستحبات اور ترک جمیع مکروہات کا پس ظاہر یہی ہی کہ یہ
معنی شرط عصمت ہی ہیں چاہیے کہ تقوی میں مستحب ہوا سو علی کہ ترک اولی [illegible]
انبیا میں اتفاق ہی چنانچہ کہا آدم کا آدم سی اور موجود قول حق تعالی ولا تقربا هذه
الشجرة فتكونا من الظالمين میں آیا ہی اور انکی سارے علما کے یہی [illegible]
اور یہ یہی معنی کراہت رکھتی ہی ممکن ہی کہنا ہی کہ فعل مستحب ہوا اور ترک مکروہ
اور یہ استحباب اور کراہت اونکی [illegible] شارع کی ظن وجوب اور حرمت رکھتا ہی
بحسب [illegible] امر کی یہی تھی کی اور مستحب کو کہا اوس سی اجتناب لازم جانتی مثلا سور [illegible]
حائض کا اجتناب نجاست کی ہی [illegible] شارع کی نکرو ہی سو [illegible] کا [illegible]
ہی اور [illegible] کی یہی ہی کہ شارع نی ظن کیا ہی کہ سادات [illegible]
النعل [illegible] تقوی اور ورع مقتضی سیا تکا کی سور حائض کی سی اجتناب ظاہر کیا جاوے
کہ مستحب کراہت حکم شرعی ہی اور دلیل شرعی حکم استحباب وکراہت کی [illegible]

ہی اجتناب اوسکی [illegible] شخص حکم کری کہ اجتناب نجس محض ہی اور محتمل النجاست کا
لازمی [illegible] ہی کہ شت کا [illegible] بنا برنی وغیرہ اجتناب کا
شست [illegible] ہی حکم اجتناب [illegible]
بر [illegible] کہ وجہ کو [illegible] کیا ہوا [illegible]
گوشت کو صاف کیا ہوا اصل شیر ہی دست کفار ہی ہوا اور اہل اسلام اور صدقات
حرام ہی شیر ہی [illegible] اور یہ مقتضای قول تعالی ومن لم يحكم بما
انزل الله فاولئك هم الفاسقون حکم [illegible]
سی حرام ہی اور معنی اس آیت کی یہ ہیں جو شخص حکم خلاف ما انزل الله کرے [illegible]
فاسقوں سی ہی [illegible] کہ وجہ استحباب اجتناب کی ان [illegible]
النجاست سی وہ استحباب ہی کہ جس سی اجتناب سور حائض [illegible] ثابت ہوا
اجتناب سور حائض کو [illegible] ثابت اور یہ قول [illegible] اذا كانت
الحائض مامونة فلا بأس بالوضوء بسؤرها [illegible]
نجاست [illegible] سور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الحلال بين والحرام بين وبينهما امور متشابهات
فمن ترك الشبهات نجى من المحرمات ومن اخذ بالشبهات ارتكب
المحرمات من حيث لا يعلم یعنی حلال [illegible]

مین درمیان اونکی پس جس شخص نی کہ ترک کیا شبہات کو نجات پائی محرمات سی اور
جو لیا شبہات کو مرتکب محرمات ہوا اس حیثیت سی کہ نہین جانتا وہ انتہی ترجمہ حدیث کا
یہہ ہی کہ مراد شبہات سی وہ شبہات ہین کہ دلیل شرعی سی مشتبہ ہونا اوسکا ثابت
ہوا او سوقت مین اجتناب اوس سی واجب ہی لیکن وہ شبہ کہ فقط احتمال عقلی ہو
شمول اس حدیث کا اوس شبہہ کو معلوم نہین ہوتا ہی خصوصا بعد حدیث صحیح کہ مروی ہی
عمار نی نقل کی ہی اور مضمون اوسکا یہہ ہی کہ سوال کیا جناب صادق علیہ السلام سی
کہ ایک قسم لباس ہی کہ اوسکو سابری کہتی ہین اور اوسکو مجوسی بناتی ہین اور وہ
شراب خواری کرتی ہین اور نجس بھی رہتی ہین آیا جایز ہی کہ اوسکی خرید کرون مین اور
بدون دہونی کی اوسکو پہنون مین اور اوسمین نماز ادا کرون حضرت نی فرمایا
جایز ہی راوی کہتا ہی کہ پارچہ سی ایک قمیص و ایک ردا بنایا اون حضرت کی واسطی
کی جمعہ کہ آفتاب بلند ہوا تہا پیش کیا مین اور اون حضرت نی منظور کیا [illegible]
معلوم ہوا کہ حضرت نی پہنا اور وہی لباس نماز جمعہ کی تشریف لیگئی اور نماز جمعہ ادا کی اور مثل
اسکی عادیث کثیرہ وارد ہوئی ہین پس محل گنجایش نہین رکہتا بالکلیہ مستحب ہونا اجتناب کا
واحتمال التحریم سی خالی از اشکال نہین ہی بلکہ [illegible] نہایت یہ ہی کہ فضلا نی تصریح کی ہی استحباب اجتناب کا
ثابت ہو مثل [illegible] وغیرہ کی حکم باستحباب اوسکی کیا جاوی [illegible] قول معصوم
کل شیء مطلق حتی یرد فیہ نہی یعنی ہر شی مطلق ہی تا آنکہ نہی اوسمین وارد ہو [illegible]
اصل اباحت حکم ساتھ مباح ہونی اوسکی [illegible] کیا گیا ہو اور ہر گاہ کہ حال استحباب اجتناب کا
واحتمال التحریم امد نجاست کا بخوبی ذکر ہوا پس بدون ورود تصریح کی [illegible]

سبب ہوا خصوصا مین جبکہ ہی اور کوئی عمل اسکا کوئی علمای شیعہ مین قایل نہین ہوا اور کسطرح
[illegible] امر [illegible] بھی ہو [illegible] ہی کہ وہ جماعت سابقین سی کہ انہون نی [illegible]
[illegible] حکم [illegible] مثل ابن بابویہ اور حسن بن ولید کہ اونہون نی
[illegible] زبان ظاہر سی کی ہی اور دلیل اونکی یہی ہی کہ کل شیء مطلق حتی یرد فیہ
نہی اور اسکا صریح ہی [illegible] کیا ہی ابن بابویہ نی [illegible] اور وضو کرنا گلاب سی [illegible]
کا [illegible] ہونا علی الدوام باوجود اس امر کی احتمال خلاف کا بھی ہی اور بعد اسکی
جناب الد [illegible] نی تحریر کیا ہی کہ استحباب اس عمل کا کہ وہ [illegible] عمل مین لاتا ہی [illegible]
اوسکو عمل مین نہ [illegible] اور زمانہ اسکی خالی از تکلف نہین [illegible] ترجمہ کلام [illegible]
الذین یؤمنون بالغیب مراد غیب سی اشیای غایبہ ہین مثل وجود حق تعالی
اور ملایکہ اور جمیع پیغمبر اور امام اور احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ وغیرہ
کے اور ایمان عبارت ہی اعتقاد اصول خمسہ سی کہ توحید اور عدل اور نبوت اور امامت
اور معاد ہی اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ مراد غیب سی حضرت صاحب الزمان
علیہ السلام ہی اور ہر گاہ کہ نماز افضل عبادات ہی ہی اور زکوۃ افضل اعمال
سی ہی اس جہت سی حق سبحانہ و تعالی نی سایر اعمال سی مخصوص کر کر ذکر کیا اور
متقین کو بارہ [illegible] صفت ستایش کی چنانچہ فرماتا ہی کہ پرہیزگار وہ لوگ ہین کہ
اعتقاد لاتی ہین جمیع ما جاء بہ النبی و یقیمون الصلوۃ و مما رزقناہم
ینفقون اور جناب الد ماجد نی کتاب [illegible] الاسلام مین تحقیق [illegible]
کہا ہی اور تحقیق [illegible] یہہ ہی کہ [illegible] رزق کی تصنیف نہین ہوا ہی

بحق و حرمت اسکو عطا کی کہ مرزوق خلق ہو ونکا نہیں ہے تاکہ متصف ہووی خلق و رزق سے
بلکہ رزق و ترزیق اللہ تعالی ہی کو ہے کہ جیسے خلق اور ایجاد میں متصف ہو کا تنہا اور جس کسی کا
کہ یہ ثابت ہوا ہیں متصف ہونا رزق کا حلال اور حرام سی بسبیل مبالغہ اور مجاز سے
قصہ یہ ہی کہ حق تعالی نے خلق کیا رزق کو اور معین کئے ہیں سبیل تحصیل کے پس
خدا رازق ہی یعنی خالق رزق ہی اور معین کرنی والا سبیل تحصیل کا ہی پس جو شخص کہ تصرف
کری رزق میں غیر سبیل سی پس وہ مرزوق ہی اس معنی سی کہ رزق اوسکا خدا تعالی نے
پہنچایا طرف اوسکی اور وہ منتفع ہوا اوس سی اگرچہ وہ گنہگار ہوا بسبب تصرف کرنے
بتک خدا میں وہ بن اذن اوسکی کی اور جو شخص کہ تصرف کری رزق میں موافق شرع کے
پس وہ مرزوق ہی کہ روزی دی اوسکو خدا نی اور اجازت منتفع ہونیکی دی اور
ہی اوسی اور یہی معنی قول حق تعالی کی ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ انتہی کلامہ
اور رزق لغت میں حظ کو کہتی ہیں اور عرف میں وہ چیزیں کہ جنسی نفع ہاوی حیوان
اور بظاہر معنی انفاق کے اس مقام میں صرف مال ہی سبیل خیر میں واجب و سنت
ہی اور محمد بن مسلم نی امام جعفر صادق سے روایت کی ہی کہ مراد اسی انفاق علم سی
یعنی اوس چیز کی تعلیم کرنی ہیں ہم اونکو [illegible] قولہ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مراد اسی مومنین اہل کتاب ہیں مثل عبد اللہ بن سلام وغیرہ کی اور
یہ معطوف ہی اوپر الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کی اور یہ داخل ہیں بیچ جملہ متقین کے
بطریق اول ہونی خاص کے عام میں برعکس اس صورت میں یہ دو آیتیں تفصیل متقین ہیں
داخل ہوی ہیں اور یہ قول بنا بر اس کا ہی اور یا عطف متقین پر ہی پس بنا بر اسکی معنی

[illegible] ہیں کہ یہ کلام الہی یعنی ہدایت واسطے متقین کے اور اونکی جو ایمان لاتی ہیں ما انزل پر
اور اتمام اس امر کا ہی کہنا ہی کہ مراد اسی متقین مومنین ہیں اور یہ وہ دو وصفت واقع ہوئی
ہوں میں قولہ تعالی وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ معنی انزل کی یہ ہیں
نقل کیے جانی ایک شی سے اعلی سی طرف اسفل کی پس مراد وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
سی کتب پیغمبران سابقہ ہیں اور مراد آخرت سی قیامت ہی کہ واقع ہونی اوسکی میں مطلقا
اور اصلا شک اونکو نہیں اور منفی کیا ہیں صفات آراستہ ہیں اور ہدایت پر جانب [illegible]
اپنی سی پایا ہیں معنی کہ توفیقات ایمان جانب سی ہی خدا ہیں معنی کہ حق تعالی ایمان
اونمیں خلق کیا ہی چنانچہ مذہب اہل سنت کا ہی اور بطلان اس معنی کا صاحبان عقول
پوشیدہ نہیں ہی اسواسطے کہ کافروں میں ایمان کا خلق نکیا اور عذاب کرنا
اس صورت میں کفار پر ظلم صریح ہی معاذ اللہ من ذلک اور مراد مُفْلِحُوْنَ سی متقین
ہیں یعنی رستگاری مخصوص متقین سی ہے امام محمد باقر علیہ السلام سی مروی ہی کہ یا علی
عَلِيًّا وَشِيْعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُوْنَ [illegible] رستگار علی علیہ السلام اور شیعہ اونکی رستگار
ہیں اور مجاہد سی مروی ہی کہ چار آیتیں اول سورہ بقرہ سی مدح مومنین میں نازل ہوئی ہیں
بعد اوسکی دو آیت مذمت کافروں میں اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الی قولہ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ معنی کفر لغت میں پوشیدہ کرنی نعمت کی ہیں اور شرع میں تکذیب
اور انکار اوس چیز کا کہ یقینا معلوم ہو خبر [illegible] اوسکو لائی ہیں اور وہ یہ کفر ہی
یہ ہی اس واسطے کہ یہ دلیل تکذیب جناب [illegible] کی ہی جس [illegible] شعار [illegible]

کہ وہ مستحق نبوت نہی اور تہدید اور تہدید کی ہی معنی رسول کی اور معنی انذار کی تخویف کی ہیں
اور توجیہ ذکر تخویف سی یہہ ہی کہ تخویف کی تاثیر طبع میں زیادہ ہوتی ہی بخلاف تشویق
نفع کی کہ ترک نفع ممکن ہے اور حاصل ان آیات کا یہہ ہی بدرستیکہ وہ لوگ کہ از روی
عناد انکار کیا ماجاء بہ النبی کا اور اصلا التفات نکیا طرف دلائل روشن کی یعنی
ایمان معلوم نہی برابر ہی اوپر اونکی خوف دلاوی تو اونکو یا نہ خوف دلاوی تو اونکو
ایمان نہ لاوینگے بسبب نظر نکرنی اونہوں کی معجزات ظاہرہ جناب نبوی
میں بسبب کفر راسخ ہو رہا کہ گویا مہر کی ہی خدا نی اوپر قلوب اور اوپر کانوں اونکی کی
اور اونکی آنکھوں پر پردہ ہی بعضی مفسرین نی لکھا ہی کہ مراد ختم سی یہ ہے کفر کی یعنی حق تعالی
آخرت میں کور اور کر اور بی عقل حشر کریگا اور یا مراد ختم سی ایک علامت ہی
حق تعالی ان میں عضو کافرون پر رکھی کہ تا ملائکہ دیکھ یہ علامت پہچانیں اور لعنت
کریں پس حاصل ان آیتوں کا یہہ ہی ہر گاہ کہ کفار از روی عناد اور انکار کی اصلا التفات
طرف اسلام کی نکرینگے پس گویا اس مرتبہ کو پہنچی ہیں کہ امید ایمان کی انسی بالکل
نہیں پہنچی اور شہود یات کرنی حق میں بعد کہ اس شخص کے ہیں کہ مہر اون میں اعضا
بیاد اونکی ہو اور اگر انشا کہ محصول معانی لکا ہو کریں ظلم صریح حق تعالی پر لازم آتا
ہی حالانکہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور یہی حق تعالی
نی لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ اور ازین قبیل اور آیات بہت سی ہیں بنا بر طول کے
ذکر نکیا لفظ غشاوہ میں جو اعراب تنوین رفع اور ضمہ نکا بنا بر ابتدا ہی گویا کہ عبارت
اس طرح پر ہی غِشَاوَۃٌ عَلٰی اَبْصَارِہِمْ وَعَذَابٌ لَّہُمْ جملہ دو ہی اور پراکٹھون

اونکی کان اور عذاب عظیم ہی واسطی اونکی نقل ہی کہ عبداللہ بن سلول اور شیبہ بن
بعض اونکی قوم نی تصمیم قرار دیا بر زبان اظہار اسلام کیا چاہتی اور دل میں انکی نفاق پر
چاہتی دوست مسلمانوں سی رہائی پاویں اور مسلمانوں سی تقرب مسلمانوں کی شرف ہوں
... کفار کو ... سی نکالا کریں پس اتفاق کر
حضرت رسالت کی آکر اظہار اسلام کیا بعد حق تعالی نی ... آگاہ کر دیا جناب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ... بالتفصیل دوم در بیان آیات رکوع اول سورہ
ہی اور جزو اول میں شانزدہ رکوع میں بنابر کی پس وہ عبارت ہی کہ قول حق تعالی
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ
لَا رَیْبَ فِیْہِ ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ سی پیدا ہوتی ہیں مذکور ہوتی ہیں تفصیل اسکی
یہہ ہی کہ الم کتاب جنہ حرف ہیں عدد اسکی بحساب زبر ... میں مطابق اسکی
یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی علی ولی اللہ ہو امام الحق اور جو عدد کی ...
بینات ... پس ... خارج ہوتی ہی مطابق اس عدد کی یہہ عبارت
علی ہو امام بالحق و المقتدرات ... میں اور عدد اسکی بحساب بینہ
... میں مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی لموالی الائمۃ وخدم
ولموالی آل النبی والاتباع حاصل اسکا یہہ ہوا ہی کہ یہہ کتاب ...
اسکی ... ہی واسطی موالیان ... اور ... آئمہ کی اور ...
موالیان آل نبی کی اور شیعیان اونکی کی پس عبارت عربی اس ... سی

شامل ہوگی هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یعنی هُدًى لِمَوَالِي الأئمة وحزبهم وهدى
لموالي آل النبي والأشياع اور عدد متقین کے بحساب بینات ... ہوتی
ہیں مطابق اسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہے هؤلاء محبوا علي وأولاد
جناً اور وهم محبوا علي وأولاده اور عدد الغيب کی کہ پانچ حرف ہیں زبر
زبر ایک ہزار ... ہیں مطابق اسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہے احباء الناس
وأنباطهم وفناء المهدي الهادي وأحباء مواليه فكل يوم
الحياة ومما رزقناهم ينفقون ... ہوتی ہیں عدد اسکی بحساب ...
... عبارت پیدا ہوتی ہے ومما علمنا كلا أمنا يقرؤن
اور زیادہ کرتی ہے اسکی وہ روایت کہ ذکر کیا اسکو علی بن ابراہیم نے ...
اور اوسنے محمد بن ابی عمیر سے اور اوسنے ... بن صالح سے اور اوسنے مفضل سے اور ...
جابر سے اور اوسنے ابی جعفر علیہ السلام سے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ الٓمٓ اور جو حروف
کہ قرآن میں ہیں قطع کئی گئی ہیں اسم اعظم اللہ سے اور ترکیب دیتی ہے اوسکی رسول یا
امام علیہ السلام پس اگر کوئی دعا چاہے اوس حرف کرے طلب کرے ...
پاتا ہے ... جابر نے کہا کہ ... حق تعالیٰ کا ... ذلك الكتاب
لا ريب فيه یا معنی میں فرمایا الكتاب امير المؤمنين لا شك فيه انه امام
المتقين یعنی کتاب امیر المومنین ہیں نہیں شک درباب اوسکی ... کہ وہ امام ...
... متقین کی پس یہ دونوں ... هو المتقون ...
... يؤمنون بالغيب میں ...

ہوتی ایمان لاتی ہیں ساتھ غیب کی ... یہ ہیں کہ اعتقاد رکھتے هو النبي ...
ہیں اور ایمان لاتے ہیں ساتھ حشر و نشر کے اور قائم ہونے قائم آل محمد کی اور ...
کی ومما رزقناهم ينفقون قال مما علمنا القرآن يتلون ...
... ومما رزقناهم ينفقون سے یہ کہ ... تعلیم ...
قرآن سے ... زبر المتقين سے لموالي علي وصي الرسول ...
هم موالي علي وأحبائه اور زبر الغيب سے الخلف الصالح هو
المهدي الهادي اور بینات ... یہ عبارت پیدا ہوتی
هو ابن الحسن اور مجموع زبر اور بینات الغيب سے ...
... ہوتی ہیں یہ عبارت پیدا ہوتی ہے حجة الله صاحب العصر والزمان هو
المهدي الهادي اور قول حق تعالیٰ کا ان الذين كفروا سواء عليهم ءانذرتهم
ام لم تنذرهم لا يؤمنون کہ بعد آیات سابقہ مذکور ہے پس تشریح اسکی یہ ہے
ان الذين كفروا بارہ حرف ہیں بحساب زبر ایک ہزار ...
ہوتی ہیں مطابق اسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہے من جحد آيات الله وما آمن به
هؤلاء المؤمنون بان الله احد وباحمد حبيبه وعلي وكل نبيه واله
پس حاصل اس کلام کا یہ ہے ... کافر ...
اوس چیز کی کہ ایمان لاتی ہیں یہ مومنین تحقیق کہ خدا واحد ہے اور احمد حبیب ...
اور علی ... اعتقاد ...
...

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
[illegible]
بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ
[illegible]
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ
[illegible]
اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ
[illegible]
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ
[illegible]
اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا
[illegible]
كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ
[illegible]
هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
[illegible]
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ
[illegible]

مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
[illegible]
يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
[illegible]
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ مَثَلُهُمْ
[illegible]
كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ
[illegible]
اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّ
[illegible]
بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ
[illegible]
ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ
[illegible]
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝
[illegible]
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا
[illegible]

فِیْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللهُ لَذَهَبَ
[illegible] اوسکی اور جب اندھیرا کرتا ہی اوپر اونکی کھڑی ہو رہتی ہین اور اگر چاہتا خدا لیجاتا
بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
شنوائی اونکی کو اور بینائی اونکی کو تحقیق کہ خدا اوپر سب چیز کے قادر ہی
معنی خدعہ کی لغت مین یہہ ہین کہ توہم مین ڈالنا خلاف اوس چیز کی جو پوشیدہ رکہتا
اوسکو اور مخادعت دو شخصون مین ہوتی ہی بطرح سی کہ خادعہ مخادعت کا ہی اور مخادع
کرنا اونکا ساتہہ خدا کی بظاہر ممکن نہین ہی یعنی مکر کرنا ساتہہ خدا کی محال ہی اسواسطی کہ
نہین ہی پوشیدہ ذات پر اوسکی کوئی امر مخفیہ سی اور یہہ واسطی کہ کفار ونکا بہی قصد کرہ
ساتہہ خدا کی نہ تہا بلکہ مراد مخادعت رسول الله ہی بنابر اسکی کہ معاملہ رسول معاملہ خدا ہی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ اور حق تعالی فرماتا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللهَ اور یا یہہ کہ صورت معاملہ کفار
ساتہہ خدا کی اسطرح سی کہ ظاہر مین اقرار ایمان کرتی ہین اور باطن مین کفر رکہتی ہین اور
صورت معاملہ خدا کی ساتہہ کفار کی اسطرح سی کہ اونپر احکام مسلمین اونپر کیا حالانکہ
نزدیک حق تعالی بدتر از کفار ہین پس یہہ دونو صورت معاملہ مخادعین سی ہی مرض
حقیقة وہ چیز ہی کہ جو عارض ہوتی انسان کو اور خارج کردی اعتدال خاص سی اور موجب
خلل افعال ہوا اور مجازا اطلاق نفسانیہ کو بہی کہتی ہین کہ جنسی خلل کمال نفس مین
ہو مثل جہل اور بدعقیدہ ہونا اور حسد اور عداوت اور حب معاصی کے
اسواسطی کہ یہہ چیزین مانع ہین تحصیل فضائل سی اور باعث پہنچانی والی ہین [illegible]

یہہ چیزین طرف زوال حیات حقیقی ابدی کی اور حاصل معنی یہ ہی کہ سبب [illegible]
کرتا او نکو خدا انکی مرض اونکی کو بسبب ترک کرنی اوسکی الطاف اور توفیقات کی
کہ مومنون کو عطا کرتا ہی کہ بسبب اونکی ایمان لاتا ہی اور سبب زیادتی کی طرف [illegible]
اسواسطی ہی کہ حق تعالی اور امور کو بجا لاتا ہی کہ اونکی سبب سی حسد اونکا زیادہ
ہوتا ہی پس درحقیقت یہہ نسبت طرف خدا کی مجازی ہی [illegible] اور کسائی
[illegible] پڑہا ہی اور باقی قراء نی [illegible] پڑہا ہی اور وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ
معطوف ہی اوپر [illegible] کی یا معطوف ہی اوپر یقول کی اور معنی فساد [illegible]
یہہ ہین کہ ایک شی کا [illegible] حد اعتدال ہی اور صلاح ضد اوسکی ہی اور مراد فساد
[illegible] مین کی یہہ ہی کہ [illegible] کا سبب مکر کرنی کی ساتہہ مسلمانونکی اور
[illegible] فِی الْاَرْضِ کی ہی لوگون
اور [illegible] قِیْلَ باشمام ضمہ [illegible]
پڑہا ہی اور قیل سے جو فاعل سمجہا جاتا ہی وہ حق تعالی ہی یا رسول [illegible]
مومنین مین [illegible] قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ [illegible] اِذَا کا [illegible]
کہا او نہون نی کہ نہین ہین ہم مگر صلاح کرنی والی اور بیضاوی نی [illegible]
اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا الخ مین کہا ہی کہ کمال ایمان مجموع دو امر ہی [illegible] ہوتا
ایک اعراض کرنا اوس چیز کی سزاوار نہ ہو کرنا اوسکا چنانچہ مقصود لَا تُفْسِدُوْا کا
اور [illegible] چنانچہ مقصود اٰمِنُوْا کا ہی تنبیه اہتمام [illegible]
ہوتا ہی کہ [illegible] مقدم ہی [illegible] اور حق تعالی [illegible] کو زبان [illegible]

انتہی اور مراد ناس سی وہ لوگ ہین کہ جو کامل انسانیت مین ہوون کہ بمقتضای عقل عمل کرتی
ہوون اور صورتیہ مین الف لام جنس کا مراد ہی اور یا مراد الف لام سی عہد ہی کہ شمار طرف
جناب نبوی صلعم کی ہی کہ وہ شخص کہ جو ساتہہ اونکی ایمان لا چکی تہی کہا اونہون نی کہ ایمان
لائین ہم جیسا کہ انکی ایمان لائین ہین مثل اور جبرہ مین داخل انکا کی ہی اور مراد سفہا سی
اوجہلت عقل اور بدی رائی کی ہی اور علم مقابل انکی ہی منقول ہی کہ عبد اللہ ابی
اور تابعان اوسکی ایک روز ساتہہ جناب امیر المومنین علیہ السلام اور ایک جماعت
مسلمین سے ملاقات کی ہر ایک نی ان مین سی خوشامد کی مدح و ستایش اونکی کی اون
فرمایا کہ ای عبد اللہ خدا سی خوف کر اور نفاق کو ترک کر اور بہ نیت خالص ایمان لا کہا
اوسنی کہ ای ابو الحسن ہمکو نفاق نسبت نکرو سو اسطی کہ ہم مانند تمہاری ایمان لائی ہین اور
ساتہہ رسول کی اعتقاد رکہتی ہین حق تعالی نی بجہت تکذیب اون منافقین کی اور تصدیق
جناب امیر المومنین کی نازل کیا وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا معنی لقا کی مصادفہ کی ہین کہا
جاتا ہی لقیتہ ولاقیتہ اذا صادفتہ یعنی اہل عرب مین کہتی ہین کہ
ملاقات کی مین اوس سی و تسکی ہم صدف ہوا اوس سی اور معنی خلو کی منفرد ہونکی ہین اور مراد
شیاطین سی وہ لوگ ہین کہ جو مماثل شیطان مین تمرد مین اور بعضوں نی کہا ہی کہ نون شیطان مین
دو قول کہتی ہین ایک یہہ کہ نون اصلی ہی بنا بر اشتقاق کی شطن سی اور معنی شطن کا بعید
ہین سو [illegible] شیطان وہ دور ہوا صلاح سی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ نون اوس
بنا بر اشتقاق کی شاط سی اور معنی شاط کی باطل ہونیکی ہین اور مراد معکم سی موتمنین
ہین یعنی ساتہہ تمہاری ہین ہم بیچ دین کی اور اعتقاد کی اور معنی استہزا کی سخریہ

کی ہین اور معنی استخفاف کی اور معنی استہزاہ کی خدا کی ساتہہ اون لوگونکی یہ ہین کہ جزا سخریہ
اونکو دیگا اور عرب مین جزا ورد کہ جنس [illegible] کا گناہ گناہ [illegible] مثل [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت ہی کہ قیامت کی دن منافق بسبب
مومنونکی پل صراط سی گذر جاوین گے جب دروازہ بہشت پر پہنچین گے
بہشتکو بزینت اور بار آستکی تمام دیکہین گی چاہین گی کہ جاوین اور نظارہ کرین
بہشت مین کہیں آتش دوزخ اونہین کہینچ لیجاوی گے عرض کرین گی بارِ خدا
ہر گاہ لائق دوزخ ہی کس واسطی ہمکو منع کیا کہ ساتہہ مومنونکی تہی جو بہشت ہوئی اور
بہشتکو اس زینت سی دکہایا خطاب الہی پہنچے کا کہ یہہ جزا اوس معنی کی ہی کہ
دنیا مین ساتہہ مومنونکی ہنستی تہی اور معنی یَمُدُّهُمْ کی زیادہ کرنی
لغو بت وہمکی ہین اور یہہ مشتق ہی قول عرب سی کہ [illegible] اور یہہ اصل [illegible]
اوس وقت بولتی ہین کہ جس وقت کہ لشکر کو زیادہ کرین تفسیر بیضاوی مین بنا بر سلک
معتزلہ کی اسطرح سی لکہا ہی ہر گاہ کہ مانع ہوا اللہ اونہین منافقین سی الطاف کی
وتوفیقات دینی کا کہ مومنین کو عطا کرتا ہی اور متخذ دل کیا انکو بسبب کفر اور ظلم
کرنی کی اور مسدود کیا دلہای انکی راہ ہائی توفیق کو پس بسبب [illegible]
ہوئی دلہای انکی ظلمت کی پس زیادہ ہوئی انہون نی طغیانی مین جناب [illegible]
استنادی طغیان طرف حق تعالی کی مثل اسناد فعل طرف سبب [illegible]
ہر گاہ کہ حق تعالی بسبب ترک الطاف کا ہوگا وہ سبب بڑا ہی زیادہ ہونی ظلمت
قلوب منافقین کا انتہی اس زیادہ ظلمت کی طرف حق تعالی کے

اہ پس اسناد فعل بطرف مسبب الاسباب سے انہی مقصود پوشیدہ و نہی کے
ذکر کرنا اقوال معتزلہ اس مقام میں بحیثیت کور ہی مشعر ہے بطرف بطلان اور تضعیف
قول معتزلہ کی اور ہرگاہ کہ مسلک معتزلہ اس باب میں موافق مسلک امامیہ بنا بر حجج
ہے لہذا اغماض قلم بطرف بیضاوی کی معطوف کی جاتی ہے بنا بر علیہ مرقوم ہوتا ہے کہ
اگر مستفسر ہونا ظواہر کلام الٰہی کا بنا بر کسی مسلک کی لازم آتا ہو اور یہہ دلیل بطلان
مسلک کی ہو پس چاہیے کہ کوئی مسلک معتبر نہ ہو اس واسطے کہ کوئی مسلک
ایسا نہو گا کہ بعضی آیات کا مخالف اوس مذہب کی نہو پس جیسا کسی کو ظاہر
آیت کا مخالف مسلک معتزلہ ہے اسیطرح سے ظواہر آیات دیگر کا مخالف مسلک اشاعرہ
ہے کہ خالق خیر و شر حق تعالی کو جانتے ہیں اسواسطے کہ اکثر آیات کلام ربانی ایسی ہیں
کہ جنسے حق تعالی کو خالق افعال بندگان جانتے ہیں سو ہے کہ اکثر آیات کلام ربانی
ایسی ہیں کہ جنسے حق تعالی کو خالق افعال بندگان نہیں جانتے ہیں اسواسطے کہ اگر
آیات کلام ربانی ایسی ہیں کہ جنسے نسبت افعال کی طرف بندونکی معلوم ہوتی ہے
مثل اسکی کہ فعل اس آیت کی نسبت استہزا کی بطرف منافقین کی ہے چنانچہ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ سے معلوم ہوتا ہے اور اسیطرح سے
وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ سے اور اسیطرح أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ
سے اور اسیطرح وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ اور اسیطرح وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ
سے اور اسیطرح آیات کثیرہ ہیں کہ تتبع اور متفحص کلام الٰہی پر پوشیدہ
نہیں ہیں اور یہہ کمال بیجا ہے کہ انسان اپنی عیوب خانگی پر نظر

نظر کرے اور عیوب دیگران کا متفحص ہو اور اگر کوئی کہے کہ یہہ اعتراض بنا بر جمیع مسالک
کی لازم آتا ہے پس لازم ہے کہ جواب بھی جانب امامیہ سے بھی نہایت الامر
پس وہی جواب بنا بر مسلک اشاعرہ کی بھی ہوگا جو
جواب از جانب امامیہ مرقوم ہوتا ہے اور ثانیاً عدم اجرائی اس جواب کا
بنا بر مسلک اشاعرہ کی پس معلوم کیا جاتا ہے کہ قاعدہ کلیہ تاویل آیات از جانب
میں یہہ ہے کہ جو امر باوجود قطعیہ عقلیہ اثبات نہیں پس وہ آیت کہ مخالف اوس
امر کے ہو تاویل کیجاتی ہے پس اس بات میں اور اعتقاد
اور جسکا اعتقاد کا باوجود عقلیہ قاطعہ ثابت ہوا آیات مخالفہ اوس مذہب کے
تاویل کیا جاتا ہے چنانچہ عقیدہ امامیہ درباب افعال عباد یہہ ہے کہ افعال
بندگان باختیار اور قدرت انکی صادر ہوتی ہیں اور دلیل انکی
اس عقیدہ پر یہہ ہے کہ درصورتیکہ خالق افعال بندگان حق تعالی ہو ظلم
صریح حقتعالی پر لازم آتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے مثلاً اگر کوئی
شخص غلام اپنی کو باندھ کر دشنام قبیح اپنے پر ڈال دے اور اوسکو
رہنے دے بجہ کہ وہ بول اور براز کرے اور بعد اسکی اوسپر زد و کوب
کرے اس صورت میں یقین کل ہے کہ عقلا اوس آقا کو منسوب بظلم کرتے
اور حق سبحانہ و تعالی کلام مجید میں فرماتا ہے لَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيدِ اور اس سے کیا ظلم زیادہ ہوگا کہ خود حق تعالی افعال محرمہ
کو دست عباد سے صادر کرے اور بعد انکی صدور اوس فعل پر معذب کرے

اور ہرگاہ کہ یہ موقوف اوپر بیان حسن و قبح عقلی کی ہی لہذا امامیہ کو جناب ظلم
بادلہ عقلی اور نقلی بوجہ احسن سے ہوی اور اس صورت مین ادلہ قاطعہ مقصود و اّما
ثابت ہوا لیکن اکثر جس آیت سے کہ ظلم حق تعالی سے ثابت ہوتا ہو تاویل کی جاتی
ہی بخلاف اشاعرہ کی ہرگاہ کہ وہ عقل سے دست بردار ہو گئی ہین لہذا
اون آیات کو کہ جن سے خلق افعال بندگان پر حق تعالی کی ثابت ہوتا ہی ظاہر پر
محمول کرتی ہین حال آنکہ جناب اونکا کالشمس فی رابعة النہار
روشن اور منجلے ہی لیکن چونکہ اشاعرہ اہل سنت خفاش سیرت
ہین وہ دانستہ ہی امر حق سی چشم پوشی کرتی ہین اور علاوہ اس سے
عجب تر یہ ہے کہ ہرگاہ افعال منزلہ ہی مخلوق الٰہی بنا بر مسلک اشاعرہ
ہین پس طعن و تشنیع کمال بیہودہ ہے الحال اول حسن و قبح عقلی بیان
ہوتی ہین اول احتجاج امامیہ یہ ہی کہ اگر جمیع افعال مساوی ہون اور حسن و قبح
ایسا کا دوسری پر نہو پس منع کرنا بعضی سی اور امر کرنا بعض پر ترجیح بلا مرجح
لازم آتی ہے اور ترجیح بلا مرجح باطل ہے دوم یہ ہی کہ اگر حسن و قبح
منحصر بشرع ہو تو چاہی کہ منکرین شرع قائل اسکے نہون چنانچہ براہمہ
اسکے سب منکر جمیع ادیان اور شرائع ہین لیکن قائل حسن و قبح عقلی کی
ہین اور دلیل اسکی بداہت عقلی کو کہتی ہین سوم یہ ہی کہ اگر حسن و قبح
شرعی ہو تو چاہی کہ حق تعالی سے امر بکفر اور تکذیب انبیا اور تعظیم اصنام
اور مداومت زنا اور چوری پر اور منع عبادات سی نیک ہوا سوا طلی کہ

ن امور مین بنا بر اس تقریر کی در حقیقت کوئی قباحت نہین ہی پس دیکھی کہ
کیا حق تعالی نے ساتھ ان امور کی نیک ہونی چاہا ہو جیسا کہ حق تعالی
فرماتا ہی وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا
وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ
عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ
فحشا کا امر و نہی پر اور قول حق تعالی إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
اور یہی ثابت ہوتا ہی کہ عدل اور احسان اور فحشا اور منکر امر و نہی سی
مقدم ہین اور مثل اسکی آیات کثیرہ ہین کہ جن سی معلوم ہوتا ہی کہ افعال اپنی
ذات سے موصوف بحسن و قبح تھی چنانچہ یہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابی بصیر
نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ اون حضرت نے فرمایا جس شخص نے گمان کیا
اس امر کا کہ خدا امر بفحشا کرتا ہی پس تحقیق کہ اوس نے تکذیب کی خدا
اور جس شخص نے زعم کیا کہ خیر و شر اوسی کی طرف سی ہے پس تحقیق کہ
تکذیب کی اوسنی خدا کی اور یہی روایت ہی کہ جس شخص نے اون حضرت سی کہ کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے زعم کیا کہ حق تعالی
امر بدی کا کرتا ہی پس تحقیق کہ اوسنی تکذیب کی خدا کی اور بہ طرح اسکی بہت سی
احادیث ہین کہ ذکر کرنا اونکا باعث طول کا ہوتا ہی اور ہرگاہ کہ اون ادلہ
اور آیتوں سی ثابت ہوا کہ افعال بندگان کا [illegible] تعالی انس و جان بلا [illegible]

نہین ہی پس جو بات کہ خلاف اسکی ہو تا دلیل ... پس اس صورت مین وہ
تفسیر کہ جانب معتزلہ سی مضاف بیضاوی نی ذکر کیا ہی کمال ...
الحال اولہ ... و بیان ہوتی ہین اول دلیل یہہ ہی کہ افعال بندگان
ہین پس اس صورت مین حسن و قبح موصوف نہون گی لیکن دلیل دعوی
دعوی کی یہہ ہی پس جامع اور بداہت عقل سی معلوم ہوتا ہی کہ افعال اضطراری
موصوف بحسن و قبح نہین ہوتی اور لیکن دلیل دعوی اول کی پس یہہ ہی
کہ بندہ ترک فعال ... قادر ہی یا نہین در صورت ثانی مین اضطرار ثابت ہو
اور در صورت اول احتیاج طرف مرجح کی ہی یا نہین در صورت ثانی ترجیح بلا
مرجح لازم آتی ہی اور وہ باطل ہی اور لزوم انسداد باب اثبات صانع
ہوتا ہی اور در صورت اول مرجح سی فعل لازم ہی پس اضطرار لازم ہوگا اور
یا لازم نہوگا تو پس اول الاصدور ... اسکا ممکن نہو تو پہر بعد اسکی احتیاج مرجح
کی ہوگی اور اسطرح سی تسلسل لازم آویگا یا دور اور جواب اسکا نقضا یہہ ہی
کہ اسی دلیل سی اضطرار افعال واجب تعالی بہی ثابت ہوتا ہے پس جو جواب
اسکا اشاعرہ دین گی وہی جواب ہمارا بہی ہی اور ان تمثیل اور دلیلین
مخالفین کی ذیل آیہ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ مین
مذکور ہوئین ہین اس مقام مین مذکور نہوئین اور طغیان ساتہ ضمہ اور
کسرہ کے مثل لُقیان اور لِقیان کی تجاوز کرنا حد سی ہی بیچ
عصیان اور کفر کے اور اصل کی تجاوز الشی عن مکانہ ہی

اور معنی ... البصیرۃ کی تحریر بیچ ایک امر کی ہی اور معنی تجارت کی طلب ربح بیچ
راس المال کی اور ربح زیادتی اور اصل مال کی ہی اور تفسیر مَا كَانُوا مُهْتَدِينَ
کی یہہ ہی کہ نہین ہین وہ کہ ہدایت پانی والی ہون ...
کہ مقصود ہی تجارت سی سلامت راس المال کی ہی ساتہ زیادتی
مال اگرچہ انہون نی ... کہ ضائع کیا دونو مطلوب کو ...
مال اونکا فطرت سلیمہ ہی اور عقل صرف ہی ... اعتقادات ...
ہوئی باطل ہوئی استعداد اونکی اور تعلل پذیر عقل اونکی اور نہ باقی
رہی اونکی راس مال کہ جسکی سبب سی متوصل ہون طرف یعنی حق
اور پہنچنے کمال کے پس باقی رہی وہ خائب ... اور ...
خالی ہی اور اصل مال سی اور ہرگاہ کہ حق سبحانہ تعالی نی حقیقت حال
بیان کی بعد اسکی واسطے زیادتی توضیح کی بضرب المثل ذکر ...
کرتا ہی مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي الخ اور معنی مثل کے
بیچ اصل کے نظیر کی ہین عرب مین بولتی ہین مِثْلٌ و مَثَلٌ و مَثِيلٌ مانند
شِبْهٌ اور شَبَهٌ اور شَبِيهٌ ... نقل کی گئی لفظ مثل کی ...
قول کے کہ جسمین تشبیہ کی گئی ہو ...
مثل کی استعارہ ہوئی ہی واسطی ہر حال کی یا قصہ کی یا صفت کی ...
غرابت ہو مثل قول حق تعالی کی مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ
مثل قول حق تعالی کے وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى اور اصل معنی ...

یہہ ہی کہ حال عجیبہ اونکا مانند حال اوس شخص کی ہی کہ جو جلاوی آگ کو اور
الذی بمعنا الذین کی ہے اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ الذین جمع نہین ہے
بلکہ مثنیا ہے مقابلہ قوامین وسطی زیادتی معنی کی ہی اور سیبویہ الذین پہ لا آیا ہے
بنابر لغت فصیح کی لیے لغت فصیح کہ جسپر قرآن نازل ہوا ہی اور ہر گاہ
کہ جمع ہونا اسکا ثابت ہوا پس واحد اور جمع ضمیرین برابر ہی اور معنی استیقاد
طلب وقود کی ہین اور روہی روشن ہونا آگ کا اور بلند ہونا شعلی کا اور
تمثیل اس مثل کی یہہ ہی یعنی جطرح سی کہ چند اشخاص وسطی ویرانی راہ
اور خوف گم کرنی راہ کی شب تاریک مین آتش روشن کرین اور ہر گاہ
کہ وہ آتش اطراف کو روشن کری اور وے حق سبحانہ تعالی اوس روشنی کو
بجھا دی اور وہ بسبب تاریکی کی بیابان مین حیران اور سرگردان
ہین اسیطرح سی حال منافقونکا ہی کہ شب تیرہ ضلالت مین بسبب اظہار
کلمہ اسلام کی خوف شمشیر مسلمانونسی مین ہوتی ہین اور ساتھہ مسلمین کے
خلطا رہتی ہین اور نفس اور مال انکی سی بی خوف رہتی مین حق تعالی
وقت مرگ کی نور ظاہری اونکا کہ وہ اظہار ایمان ہی ساتھہ زبان کی ہی ایک
کرتا ہی بسبب کفر باطنی اونکی کی اور وہ روشنی ایمان کی تاریکی عقوبت سے
بدل ہوتی ہی اور تاریکی عذاب مین رہتی ہین اور اصلا راہ باہر آنی کی اوس
نہین دیکھتی مین ہر گاہ وہ جماعت کہ حال اونکا ایسا ہی کہ حق تعالی نی اون
میں فرمایا ہی وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ الخ پس توضیح اسکی یہہ ہے

رعد وبرق اوس فرشتہ کی ہی کہ ابر کو اطراف عالم مین لیجاتا ہی اور جناب امیر
المومنین علیہ السلام سی مروی ہی کہ برق روشنی ایک تازیانہ کی ہی کہ
فرشتہ ہے ابر کو مارتی ہین اور بروایت دیگر ایک تازیانہ ہی نور سی کہ فرشتہ اوس سی
طرف ابر کو مار کر لیجاتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ رعد صدا انکی برہم خوردن پارچہ
ابر کی اور برق وہ آتش ہی کہ بسبب اوس برہم خوردن پارہ ہای ابر کی نکلتی
ہی ماحصل اسکا یہہ ہی کہ منافقین کی مثال مانند ان لوگون سی ہی کہ گرفتار باران
ہوئی ہون اور ہر مرتبہ رعد وبرق اونمین ظاہر ہوتی ہو وَاللّٰهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ حق تعالی نی تشبیہ دی ہے
باران کو کہ آسمان سی نازل ہوتا ہی ساتھہ قرآن کی اور ظلمات ورعد
وبرق کو تشبیہ دی ہی اون آیات قرآن سی کہ جنسی خوف عذاب معلوم ہو
اور روشنی اور صاعقہ کو مشابہت دی ہی ساتھہ اون آیات کی کہ جنسی
خوف آخرت معلوم ہوتا ہی اور ابن مسعود سی منقول ہے کہ دو منافق پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی فرار ہوئی اور مدینہ سی باہر گئی اثنای راہ مین باران
شدید با رعد وبرق لاحق ہوا جسوقت کہ بجلی چمکتی چند قدم راہ چلتی تھی اور
وقت تاریکی توقف کرتی تھی اور ہر گاہ کہ آواز رعد پیدا ہوتی تھی انگشت اپنی
کان مین رکھتے تھی تا ہول اوسکی سی ہلاک نہوں اور ہر گاہ کہ آفتاب ہوتی
تھی کہتی تھی کاش کہ روز صبح ہوتی کہ نزدیک پیغمبر خدا کے حاضر ہوتی
طاعت اوسکی کرتے ہر گاہ کہ صبح ہوئی نزدیک پیغمبر خدا کی آئی اور ایمان

اور یہ ابھی نام مومن ہوئی لہذا حق تعالی نی منافقان مدینہ کو بحال ان کی کہ وہ جھوٹی
تشبیہ اور تشبیہ دیا کہ مثل انکی مثل اون لوگوں کی ہے کہ بحجت برش چمک
بجلی کی یا صاعقہ اونکو ہلاک کرے علی کل شیء قدیر منقول ہی
کہ ہر گاہ منافقین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آتی انگشت گوش مین
رکہتی تہے ہو سکی کہ مبادا حکم خدا در باب قتل منافقین نازل ہووے حق تعالی
نی اونکو تشبیہ دی ساتھ اوس جماعت کی کہ انگشتیں کان اپنی کی فرط
میں بی صدای صاعقہ سی کرتی اور ہر گاہ دیدۂ بصیرت دلیل روشن فرا
سنتی ستی قریب ہوتا تہا کہ قلوب انکی بحجت اوس دلیل کی نورانی ہوں
لہذا حق تعالی نی تشبیہ دی اونکو ساتھ برق کی کہ بسبب درخشندگی کی
قریب تہا کہ دیدہ ہای اصحاب باران کو روشنی پہونچی اور رہ کی اختیار
کرین اور ہر گاہ کہ علامت ظفر وفتح مسلمین دیکہتی تہی دین اسلام میل کرتی تہی حجت
کی مجلس مومنین مین آتی تہی متحیر ہوتی تہی لہذا حق تعالی نی ہمات کو تشبیہ دی
ہی اہل باران سے **تکملہ سوم** در بیان آیات رکوع دوم ہی ومن
الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین
سینتالیس حرف مین عدد اوسکی بحساب برابک ہزار آٹھ سی اکاون
مطابق اسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہی اولاء بایعوا علی ابن ابیطالب یوم
الغدیر وجاحدوہ من بعدہ یعنی یہ مردمان کہ بیعت کی اونہوں نے
علی ابن ابی طالب کی روز غدیر مین اور انکار کیا اونہوں نی بعد بیعت کے

نسبت ایمان لانے کی اور یہ بہی عبارت پیدا ہوتی ہی ومن الناس من
یقول آمنا باللہ ما امرک یا حبیب اللہ بنصب علی الہادی اماما
وسائسا وما ہم بمؤمنین فوالله بجاحدوہ اللہ
گیارہ حرف مین عدد اوسکی بحساب زبر آٹھ سی بیاسٹھ مین اور مطابق اسکی یہ
عبارت پیدا ہوتی ہی ابو بکر وعمر وابن عثمان اور عدد اوسکی
بحساب بینات کی چار سی باون سیہ مین مطابق اسکی یہ عبارت ظاہر ہوتی
ابو بکر والعدوی جلا والاموی ہے اور یہی یہ عبارت نکلتی
ابو حفص جلا والاموی بعلہ وقلہ ع والذین آمنوا
گیارہ حرف مین اور عدد اوسکی بحساب زبر بتیس سی چہتر مین موافق
یہ عبارت پیدا ہوتی ہی وامیر المؤمنین سید المعصومین اور
بحساب بینات اوسکی پانچ سی اٹہتر مین مطابق اسکی یہ عبارت نکلتی
ہوتی ہی علی ہو وصی محمد المصطفی فوالله وانا قیل ہو در حق
مین اور عدد اوسکی بحساب زبر کی تیس سو مین اور بیس کی یہ عبارت
پیدا ہوتی ہی ای لیناکثی عہد علی ولی اللہ اور بینات چار سی
تہتر ہوتی ہین اور مجموع اوسکا ایکہزار مین کی چہانوی ہوتی ہین مطابق
اسکی یہ عبارت ہوتی ہی ای ہؤلاء ناکثی بیعة وصیک ہو ولی اللہ
فوالله آمنوا پانچ حرف مین اور بینات اوسکی تین سی تیس ہوتی ہین مطابق
اوسکی یہ عبارت پیدا ہوتی ہی محمد وحجبوا للامام ناشیہ

يا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم
اے لوگو عبادت کرو رب اپنے کی جس نے پیدا کیا تم کو
والذين من قبلكم لعلكم تتقون الذي
اور ان لوگوں کو کہ آگے تھے تمہارے شاید کہ تم پرہیزگار ہو وہ ایسا ہے
جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء
کہ کر دیا واسطے تمہارے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت
وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات
اور نازل کیا آسمان سے پانی کو پس نکالا سبب اس کے انواع میووں سے
رزقا لكم فلا تجعلوا لله اندادا وانتم
روزی واسطے تمہارے پس نہ ٹھہراؤ واسطے خدا کے شریک کو اور حالانکہ
تعلمون وان كنتم في ريب مما نزلنا على
جانتے ہو تم اور اگر ہو تم بیچ شک کے اس چیز سے کہ نازل کی ہے اوپر
عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم
بندہ اپنے محمد کے پس لاؤ تم ایک سورت مثل اس سورت کی اور بلاؤ تم حاضرین اپنی کو
من دون الله ان كنتم صادقين فان لم تفعلوا
سوائے خدا کے اگر ہو تم راست گو لوگوں سے پس اگر نہ بجا لاتے تم
ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس
اور ہرگز نہ بجا لاؤ گے تم پس ڈرو تم آتش دوزخ سے کہ ایندھن اس کا انسان ہیں

والحجارة اعدت للكافرين ۝ وبشر الذين امنوا
اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے اور بشارت دے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے
وعملوا الصالحات ان لهم جنات تجري من
اور کام اچھے کئے کہ تحقیق واسطے ان کے بہشت ہیں کہ جاری ہیں نیچے
تحتها الانهار كلما رزقوا منها من ثمرة رزقا
ان کے نہریں جس وقت روزی دی جائے گی ان کو بہشت کے میووں سے کسی میوہ کی روزی
قالوا هذا الذي رزقنا من قبل واتوا به
کہیں گے یہ وہ ہے جو روزی دی گئی ہم کو پہلے اس سے اور دئیے گئے وہ میوہ
متشابها ولهم فيها ازواج مطهرة وهم فيها
مشابہ اور واسطے ان کے بیچ اس بہشت کے بیبیاں ہیں پاکیزہ اور وہ بیچ اس کے
خالدون ۝ ان الله لا يستحيي ان يضرب
ہمیشہ رہیں گے تحقیق خدا نہیں شرم کرتا یہ کہ بیان کرے
مثلا ما بعوضة فما فوقها فاما الذين امنوا
مثل مچھر کی پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں
فيعلمون انه الحق من ربهم واما الذين كفروا
پس جانتے ہیں کہ تحقیق وہ مثل حق ہے جانب پروردگار اپنے سے اور وہ لوگ کہ کافر ہیں
فيقولون ماذا اراد الله بهذا مثلا يضل به
پس کہتے ہیں کیا ارادہ کیا خدا نے ساتھ اس مثل کے گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے

وقف لازم

كثيرا ويهدي به كثيرا وما يضل به الا

بہتوں کو اور ہدایت کی سبب اوسکی بہتوں کو اور نہیں گمراہ ہوتی ساتھ اوسکی مگر

الفاسقين ○ الذين ينقضون عهد الله من

مردمان فاسق سے وہ لوگ کہ عہد شکنی کرتے ہیں عہد خدا سے

بعد ميثاقه ويقطعون ما امر الله به ان يوصل

پس از عہد کرنے کے اور قطع کرتے ہیں اوس چیز کو کہ حکم کیا ہے خدا تعالی نے ساتھ اوسکی [illegible]

ويفسدون في الارض اولئك هم الخاسرون ○

اور فساد کرتے ہیں بیچ زمین کی یہہ وہ لوگ ہیں کہ زیانکار و ہے ہیں

كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم

کیونکر انکار کرتے ہیں ساتھ خدا کی اور حالانکہ تھی تم مردگان پس زندہ کیا تمکو

ثم يميتكم ثم يحييكم ثم اليه ترجعون ○

بعد اسکی موت دیگی تمکو بعد اسکی پھر زندہ کریگا بعد اسکی طرف اوسکی رجوع کیے جاوگی تم

هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا

وہ ایسا خدا ہے کہ پیدا کیا واسطے تمہارے اوس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے سب

ثم استوى الى السماء فسواهن سبع سموات

بعد اسکی قصد کیا طرف خلق کرنے آسمان کی پس درست کیا سات آسمانوں کو

وهو بكل شيء عليم ○

اور وہ ساتھ سب چیز کی دانا ہے

قوله لعلكم تتقون یعنی شاید کہ تم پرہیز کرو عذاب سے [illegible] اور خلوص
عبادت کی اور پرستش پروردگار اپنے کی رہائی آتش دوزخ سے پاؤ بعضے علمائے
تفسیر سے منقول ہے کہ لعل بیچ اور مثل اوسکی وجوب و لزوم کی ہے [illegible]
سے لائق نہیں ہے کہ انکو طمع میں ڈالی اور اس سے محروم رکھی یعنی خدا تعالی
سبحانہ پر واجب و لازم ہے کہ پرستندگان اپنی کو رہائی عذاب سے دی قوله
والسماء بناء [illegible] ہر گاہ کہ حق تعالی نے چاہا کہ آسمان
زمین کو پیدا کرے پہلی ایک جوہر سبز کو پیدا کیا بعد ازانکہ حضرت رحمان اور رحمت
کی [illegible] بنظر ہیبت اوسمیں نظر کی وہ جوہر آب لرزان ہوا اور وہ کف اور [illegible]
کو موج اوسکی سے پیدا ہوا تہا سات طبق زمین کی اور سات آسمانکی پیدا کئی اور
منقول ہے کہ کنند کی ہر طبقہ زمین اور آسمان کی بقدر پانصد سالہ راہ ہے اور بعد
خلق کرنے آسمان اور زمین کی حاملان عرش کو پیدا کیا اور طبقات کو اوسکی
دوش پر رکہا پس ایک فرشتہ اور پیدا کیا اور اسکو حکم کیا کہ ہاتہوں کو پہیلا
کر مشرق و مغرب تک اور زمین کو اوٹہا اور وسطی [illegible] قدم رکہنی اوس فرشتے کے
ایک گاو پیدا کی کہ اوسکی چالیس ہزار شاخیں اور چالیس ہزار [illegible] و پاؤں
بموجب حکم فرشتے کی کو ان گاو پر قدم رکہا اور شاخیں اوس گاو کی اطراف
زمین سے گذر کر نیچے عرش کے برآمد ہوئیں اور [illegible] اوس گاو کا دریا میں ہے
ایک مرتبہ دم کشی [illegible] سے باعث زیادتی اور کمی دریا میں پیدا ہوتی ہے
اور وسطی [illegible] گاو کی ایک نہر پیدا کیا برابر سات آسمان اور سات زمین کے

جسے اُنکی مچھلی پیدا کی اُس مچھلی کو مچھی پہیری کی نسبت اُدیا اور مچھلی کو پانی پر اور پانی کو
ہوا پر اور ہوا کو ساتھہ قدرت کاملہ اپنی کی قائم رکہا بعد اسکی زمین مانند کشتی کے
پانی میں حرکت کرتی تہی پہاڑونکو پیدا کیا اور انکو میخ زمین مقرر کیا واسطی قرار
زمین کی قولہ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً یعنی سحاب آسمان سے
اوس پانی کو کہ مبارک اور کثیر النفع ہی مراد اس سی آب باران ہی اور
نزدیک بعضی کی مراد ابسار ہی کہ آب دریا کو لیکر متوجہ ہوا کا ہوتا ہی اور
باران برساتا ہی قولہ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ حالانکہ تم جانتی ہو جسکی تم
عبادت کرتی ہو قادر نہیں ہین کہ کسی چیز کو پیدا کرین اور نعمتونکو نہین عطا
کرین پس کسطرح سزاوار پرستش ہون اور ہرگاہ جانا تمنی کہ وہ شئ کا کچھ
نہیں میں پس ظاہر ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی یکتا ہی اور کوئی غیر اسکی سزاوار
پرستش نہیں ہی قولہ وَالْحِجَارَةُ مراد حجارہ سی پتھر گروہ کہ بت انکی
سخت ہی اور بدبو اونکی موذی ہی اور قول صحیح یہہ ہی کہ مراد حجارہ سی وہ
پتھر ہی کہ بت بناکر کفار عبادت کرتی ہین حدیث میں وارد ہی کہ جناب سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ آگ دنیا ایک حصہ ہی ہفتاد حصہ آتش دوزخ
اور پہر اون حضرت سی منقول ہی کہ آتش دوزخ کو ہفتاد مرتبہ دہوکر دنیا
میں بہیجا اور روایت حضرت نبی اثنای خطبہ میں فرمایا کہ اگر اس مسجد میں لاکہ
آدمی ہون اور درمیان اونکی ایک اہل دوزخ سی دم لیوی گرمی دم اوسکی
سی سبکی سب ہلاک ہوویں قولہ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ خبر میں وارد ہی کہ

گریہ بہت کرتی تہی لوگونی کہا کہ ای داؤد گریہ کم کر داؤد نی بمقدار جفا اپنی خشم پر رو
ترکہو کیا او نہون نی کہا ای یاران ترک کرو مجہی تا گریہ کرون میں قبل اسکی کہ گریہ
نہو اور قبل اسکی کہ ہنسون دوزخ میں سوختہ ہون منصور عمار کہتا ہی کہ ایک سال حج
کیا میں اور کوفی میں فروکش ہوا ایک شب کوچہ ہای کوفہ سی گذرا میں ایک
آواز سنی میں نی کہ کوئی کہتا ہی خداوندا قسم عزت وجلال تیری کی گناہ کیا میں نی
اور مخالفت تیری مراد نہ تہی اور عذاب تیری جاہل نتہا میں لیکن خطا گناہ
ہوا اور سابقہ فروگذاشت تیری کی مغرور ہوا میں خداوندا ابہی غضب تیری
کون نجات دیگا اور اگر دست ہمارا ریسمان رحمت تیری سی علحدہ ہوگی ساتہہ کس
کی کرون میں منصور کہتا ہی کہ میں نی وسطی سخن اس کی درمیان اپنی مناجات دریں حالکہ
اوس آیت کی تلاوت کی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا
وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ مجرد سننی اس آیت کی نعرہ مارا اور ایک ساعت مضطرب
ہوا بعد اسکی ساکت ہوا میں اوس مرد کو نشان دیکر ہوا جب بار دیگر وہان گذرا ایک جنازہ
کو دیکہا کہ در سرا پر رکہا ہوا ہی ایک پیرزن اوس سرا سی آتی ہی اور زبانی سی کہتا
میں نی کہ ای پیرزن یہہ مرد کون ہی کہ مرگ کی اجابت لبیک کی ہی کہا اوسنی
جوان خدا ترس فرزندان رسول خدا سی ہی دیر بدیر مناجات میں تہا کہ ایک
مرد کا گذر ہوا اور ایک آیہ قرآن سی تلاوت کی مجرد سننی کی مضطرب ہو
گرا اور بجوار رحمت ایزدی پیوستہ ہوا میں نی اوسی وقت کہا کہ اوپیا
اسکا کہ ہون میں اور رہا چاہتی کہ فائدہ اوس سال پیر کا … کا نور تیکا

اور عاصیونکا ہی عذاب آخرت سی تا کفر اور عصیان سی باز رہین اور بشارت دینا
مومنونکا اور متقیونکا ہی ساتھہ ثواب ابدی کی تا ایمان اور طاعت مین ثابت قدم رہین
اسی بیچ جو سبحانہ وتعالی نی وعدہ ثواب کو تقارین بوعید کیا اور ترسانیا
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہرگاہ بدلیل روشن حجت کو کافرون پر لازم کی تو نی اور
اونکو خوف دلایا تو نی پس رغبت دلا انکو اور خوش خبری دی او مومنونکو چنانچہ
ہشیار وطرف اینکی ہی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا الی قوله الْأَنْهَارُ مراد انہار سی
نہرین پانی کی اور شیر کی اور شراب اور عسل مصفا کی ہین مسروق سی منقول ہی
کہ نہرین بہشت کی بظاہر زمین پر روان ہین اور گندیدہ نہین ہین اور بقدرت خدا
اور شیر اور خمر وعسل پہلو سی پہلو کر جاری ہین اور باہم دیگر آمیختہ نہین ہین منقول ہی
کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کہ اس معنی کو بیان فرماتی تہی اور ایک شخص
سی حاضر تہا او نی کہا عقل اس مطلب کو قبول نہین کرتی ہی کہ چارون نہرین پہلو
بپہلو یکدیگر سی متصل ہون اور فرق یکدیگر شدہ درمیان اونکی نہوا ور باوجود یکی
حاصل نہوا انحضرت نی فرمایا کہ ای بیخبر نہین دیکہتا کہ جل شانہ نی ایک پوست
تخم مرغ مین دو چیزین جمع کیا ہین کہ رنگ اور ذائقہ مین مختلف ہین اور باوجود
یکدیگر مخلوط نہین ہوتی ہین ہرگاہ او شخص نی اس کلام حکمت نظام کو امام علیہ
السلام سی سنا ملزم اور قائل ہوا انس سی روایت ہی کہ نہرین بہشت کی
روی زمین پر جاری ہین یکجانب کو مروارید ہی اور جانب دیگر یاقوت
مشک ہی مجاہد نی روایت کی ہی کہ زمین بہشت نقرہ کی ہی اور خاک اوسکی

مشک کی اور صحن درختان مروارید سفید سی ہی اور زبرجد اور یاقوت سی ہی
اور اہل بہشت اگر کہڑی ہین ہاتہہ اونکی ثمرات کو پہنچتی ہین اور اگر نشستہ یا خفتہ ہین
شاخ درخت متصل ہوتی ہی تا میوہ کو لیوین اور غرفہ ہای بہشت سی نظارہ درختونکا
اور آبہای روان کا کرتی ہین اور میوہ ہای پاکیزہ بہشت سی تناول کرتی ہین
قالوا هذا الذي رزقنا من قبل یعنی اس قسم کی ثمرات قبل اسکی دنیا مین ہین صورت ویکجنسی سی
لیکن لذت اور ذائقہ اونکا مرتب زیادہ ہی اور حکمت اس مین یہ ہی کہ طبیعت
اہل بہشت کی اول مرتبہ مین خوراک طرف اونکی کریگی اور بہ رغبت تمام اونکو
لینگی پس اگر مشابہت میوہ دنیا سی میوہ بہشت کو نہوتی رغبت اونکی طرف
نہوتی بعضی مفسرون نی لکہا ہی کہ مراد من قبل سی یہہ ہی کہ ہرگاہ مرتبہ دیگر
اہل بہشت ثمرات کو دیکہین گی کہ یہہ مزہ ذائقہ اور رنگ اور بو مین خوش مین
مثل اوس ثمر کی ہی کہ قبل اسکی اسی بہشت مین دیکہا تہا منجملہ حسن سی مروی ہی
کہ لطافت طعام کو نزدیک ایک اہل بہشت کی حاضر کرین گی اور وہ شخص اوسکو تناول
کریگا بعد اسکی کہ لطافت دیگر مثل اوسی لاوینگی کہی گا وہ شخص کہ یہہ وہ چیز ہی کہ
اوس سی پہلی ہمکو دی تہی مثل اسکی او سوقت وہ فرشتہ کہ طعام کو حاضر کیا ہی کہیگا
کہ کہاوا اسکو بیچارہ رنگ مثل سابق کی ہی اور ذائقہ اسکا مختلف ہی بعضی مراد
کہی گا دہندہ مومن بہشت مین میوہ تناول کریگا نی الحال حق تعالی مثل اسکی بجای
اوس میوہ کی قائم مقام کریگا اوسوقت مومن کہیگا هذا الذي رزقنا
من قبل مسروق سی روایت ہی کہ درختان بہشت مانند خوشہ خرما کی

ثمرات اونکی بالکل یکسہ دیدہ مین ہرگاہ کہ ایک میوہ واوس سی ہین گی حق سبحانہ وتعالے
شکل اوسکی حسب دیگر اوسی جگہہ ایک میوہ اور پیدا کریگا اسلئے اونکی مثل تاکید اس
کلام کی تکرار فرمائی ہی وَاُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا یعنی دیا جائیگا اونکو
میوہ ہائی بہشت سی کہ مشابہ ہوگا رنگ اون ثمرات سی کہ قبل اسکی ان مومنونکو
دیا تہا لیکن ذائقہ مین تفاوت ہوگا اور منقول ہے کہ فی الواقع سب میوہ ہائی دنیا کا
میوہ بہشت مین ہوگا اور نزدیک بعضی مفسرین کی یہہ معنی ہین کہ سب نعمتہائی
بہشت لطافت اور خوبی مین مانند یکدیگر ہونگی مثلا طعام مطابق لیاقت مسکن اور
مسکن مانند لیاقت فرش اور تمام طعام موافق نوع دیگر اور باقی بھی پر
قیاس کر چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہشت مین چند طائر ہین کہ ایک
کی وہان ستر ہزار پر ہین ہرگاہ کہ خوان کو آگی بندہ مومن کی رکہتی ہین وہ پرندہ
آتا ہی اور پرونکو تکان دیتا ہی ہر پر اوسکی سی طعام باہر آتا ہی کہ برف سی
سفید زیادہ ہی اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر زیادہ ہی اور سب طعام
اور لذت اور بوئی خوش مشابہ یکدیگر ہوتی ہی اور نوعہائی عالم مین کہ غذا
فارغ البال ان تمام میوہ ہا مین مشغول ہین اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ یعنی واسطی
زنان سی حور وغیرہ اور پاکیزہ عیب ہائی دنیا سی مثل بول اور غائط اور منی
حیض کی اور استحاضہ اور نفاس کی اور کثافات دیگر سی سعید بن عامرہ
مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر کوئی زن زنان بہشت سی
دنیا کی طرف دیکہی تمام روئی زمین بوئی مشک سی پر ہو اور آفتاب و ماہ سی

نکل ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ اگر حور العین آب دہن تلخ دریا مین ڈالی مثل شہد کی شیرین
ہو جاتی اور حدیث مین وارد ہی کہ اگر بندہ مومن عجوزہ رکہتا ہوگا بانواع عیوب
مبتلا ہوا اور نہایت بدہیئت حق تعالی اوسی جمیع عیوب سی پاکیزہ کرتا ہی اور
جو جمال اور حسن کہ حور العین کو ہوا وہی اوس زن کو عطا فرماتا ہی اور یہ
ثابت ہوا ہی کہ مباشرت اور مجامعت بہشت مین ہوگی چنانچہ حدیث صحیح مین آیا
کہ حق تعالی ہر بندہ مومن کو قوت سو مرد کی عطا کریگا خواہ قوت
زنان ہو قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ ابن عباس اور ابن مسعود سی روایت
ہرگاہ کہ حق تعالی نی منافقونکو ساتہہ دو چیز کی تشبیہ دی ایک ساتہہ روشن
آتش کی اور دوسری ساتہہ آب باران کی عیب گذرا منافقون نی بالکیہ کہا کہ
ذات حق تعالی کی بزرگ ہی اس طرح کی مثل دینی سی تب اونکی حق مین فرماتا ہی اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ الخ قولہ تعالی مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً بعضون نی کہا ہی کہ ما زائد
اور معنی اوسکی یہ ہین کہ حق تعالی نہین شرم کرتا ہی مثل دینی پشہ سی اور بعضون
نی کہا ہی کہ ما نکرہ موصوفہ ہی پس تقدیر اوسکی یہہ ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ
اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا شَيْئًا مِّنَ الْاَشْيَآءِ اور بعوضۃ بدل اشیا کی ہی
قولہ تعالی وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ الخ بعضی کہتی ہین کہ حق تعالی گمراہ کرتا ہی حال انکہ یہہ معنی
درست ہوتی تو کہیلی شیطان کی حق مین فرمانا وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ
جِبِلًّا كَثِيْرًا یعنی تحقیق کہ گمراہ کیا ابلیس نی تمہی خلق کثیر کو اور تمام

واضل فرعون قومہ یعنی تحقیق کہ گمراہ کیا فرعون نی قوم اپنی کو اور مقام
دیگر مین فرمایا ہی واضلہم السامری یعنی گمراہ کیا سامری نی
اور مراد اوس سی یہہ ہی کہ اہل کفر بسبب فرط عناد اور انکار کی آنحضرت کی
بہن ان شکو نہین تا بحکمت اور مصلحت اوسکی آگاہ ہو کر عارف ساتھ حقیقت دین
اسلام کی ہوں اور مراد گمراہ کرنی سی تخلیہ ہی یعنی حق تعالی کفار کو حال کفر پر
چھوڑ دیتا ہی اور توفیق اونکو دین اسلام کی نہین دیتا سو یہی کہ از اول امر کفار معجزہ
ظاہرہ مین التفات نہین کرتی ہین اور کفر و انکار مین نہایت قدم راسخ رکھتی ہین
حاصل کلام یہہ ہی کہ گویا حق تعالی نی سبب ذکر اس مثل کی گمراہ کیا جانتا ہی کہ
قولہ ویہدی بہ کثیرا الخ یعنی ہدایت کرتا ہی حق تعالی
بسبب تفکر کی اس مثل مین بہت سی مومنونکو اور توضیح اسکی بتقریب ما سبق
قولہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل الخ یعنی قطع کرتی
ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا اللہ نی ساتھ وصل کرنی کی اور مراد اوس سی کل
اشیا ہی کہ حق تعالی ساتھ قطع اسکی کی راضی نہین ہی مثل تفرقہ درمیان پیغمبران
اور کتب الہی کی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ بعضی کتب سماوی کا قائل ہونا اور بعضی کا
نہونا چنانچہ یہود اور نصاری توریت و انجیل کا اقرار رکھتی ہین اور قرآن کا
انکار یا دوستان رسالتمآب سی دشمنی کرین اور دشمنان انکی سی دوستی
کرین یا قطع رحم کرین یا غیر اسکی قولہ اولئک ہم الخاسرون الخ
سعد بن قاص سی روایت ہی کہ مراد انسی فاسقین اور خوارج ہین کہ پہلے

ایمان

ایمان لائی اور بعد اسکی عہد شکنی کی اور وہ وقت اول اور وہ کلمات کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ نی حق شاہ ولایت یعنی علی ابن ابی طالب مین فرمائی تھی
معلوم کیا اور اون سی تمام کارزار مین آئی قولہ فاحیاکم الخ کہ
ہو کر زندہ کیا تمہین قبر مین واسطی سوال و جواب منکر و نکیر کی باتفاق کتب
فریقین مین ثابت ہو ہی حدیث مین ہی کہ میت آواز نعلین لوگونکی کہ وقت
پہرنی مین سنتا ہی اور بصحت پہونچا ہی کہ ہر گاہ کہ فاطمہ بنت اسد کی وفات
جناب رسول خدا آپ غسل میں مشغول تجہیز و تکفین ہوتی اور ردائی مبارک
اپنی میں اونکو کفن کیا اور قبل اسکی کہ قبر مین رکہین آپ اونکی قبر مین لیٹتی اور
بعد اسکی باہر تشریف لائی اور اونکو دفن کیا اور بانداز زمان سر قبر بیٹھی اور
کان دہر کر سنتی تہی اور بعد اسکی فرمایا ابنک ابنک یعنی بیٹا تیرا
بیٹا تیرا ہرگاہ رسول خدا وہان سی مرجعت فرمائی اصحابون نی عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کسی کی ساتھ بقدر ترحم اور مہربانی نہین کی جو
آنحضرت نی فرمایا کہ حق تربیت اور ماں میری اوپر نگاہ بہت ہی اور یہ کلمہ
کہتا ہی سر قبر ابنک ابنک ابنک اس جہت سی تہا کہ ہر گاہ کہ نکیرین آئی
اونہون نی سوال کیا کہ خدا تیرا کون ہی جواب مین کہا کہ رب میرا اللہ ہی بعد
سوال کیا کہ پیغمبر تیرا کون ہی جواب مین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہی بعد اسکی
سوال کیا کہ امام تیرا کون ہی جواب مین اونکی چپ ہو رہین اوس وقت مینی
تلقین کیا یعنی ابنک امام تیرا علی ہی بعد اسکی منکر و نکیر نی وہانسی مرجعت کی

ہی وہ بھی سنت ہی متقین مین تین مرتبہ کہنا علی امامی کا اور بیعت ...
بندہ کو قبر مین رکھتی ہین اوسدم حق تعالی روح کو بدن مین اوسکی داخل کرتا ہے
اور وہ سینہ تک زندہ ہوتا ہی اور حوس اوسکی درست ہوتی ہین اور داخل
اوسکی خدا اور رسول وآئمہ ہدی سی سوال کرتی ہین اگر وہ جید جواب سوال
بامراد آتا ہی کہتی ہین کہ سو رہ مثل خوب عروس کی اوسدم ایک دریچہ اور
... قبر سے بار تا ہی قبر اوسکی فراخ ہو رہی اور ایک در بہشت کا اوسکی کھول
دیتا ہی کہ وہ سیر کرتا ہی اور اگر جوابدہی سی عاجز ہوا گرز آتش اوسپر ...
قبر اوسکی از آتش ہوتی ہی اور ایک در دوزخ کا اوس مین کھول دیتی مین
اوس مین سی سانپ اور بچھو جہنم کی داخل ہوتی ہین اسیواسطی پیغمبر خدا نے فرمایا ہے

اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ

یعنی قبر روضہ ہی روضہ ہای بہشت سی یا غار ہی غار ہای جہنم سی اور حضرت
صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ شیعیان ہمارے نہین ہین جو منکر تین
چیز کا ہو ایک معراج اور دوسری سوال قبر اور تیسری شفاعت ہماری ہی
اور منقول بعضی علمائی امامیہ کا بنابر اکثر احادیث کی یہہ ہی کہ سوال ...
ہوتا ہی بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر محض کی اور مردمان دیگر ...
کرتا مین مثل مستضعفین اور اطفال وغیرہ اور مجنون کی کہ تغافل انسی کرتی ہین قولہ

يَا اَيُّهَا النَّاسُ الخ تحقیق ای یہہ ہی یا در اصل ...
بعید کی ہی اور ای واسطی وصل کی ہی درمیان اوس چیز کی معرف ...

ولام ہوا یعنی جس اسم پر کہ الف ولام لاحق ہوا اور اوسکو بیا ارادہ ندا کرنا مقصود ہو
لازم ہی کہ درمیان اوسکی ای کو داخل کرین بدلیل اسکی کہ اگر وصل کرین اس
صورت مین اجتماع دو حرف تعریف کا ایک محل مین لازم آتا ہی اور یہہ متعذر ہے
بابرا اسکی ای اسم مبہم یعنی غیر معین ہی کہ اجناس کثیرہ پر واقع ہو اور اسی واسطے
ضروری ہی کہ بعد ای کی اسم جنس کا ذکر ہو اور وہ اسم جنس صفت اوسکا ہے
تا اجناس کثیرہ سی وہ جنس ممتاز ہو اور ای منادی ہی کہ بعد یا کی ندا کی واقع
اور مفرد ہی اور معرفہ ہی اور مبنی بر ضمہ ہی اور لفظ ہا واسطی تنبیہ کی ہی اور لفظ
ناس کو بضمہ پڑھا چاہئی اسواسطی کہ وہ صفت ای کی واقع ہی جس طرح
کہ موصوف کو ہوتی ہین اعراب صفت کو بھی ہوتی ہی یعنی جو اعراب کہ ای کی ہے
اعراب ناس کی ہی اور یعنی خلق کی بجا لانا کام اوسکا تقدیر و تخمین ہی یعنی پیدا کیا ہی
افلاک کو ایسی تقدیر و اندازہ سی کہ حکمت مقتضی اوس انداز کی تھی اور خلق بمعنی ...
گاہی مستعمل ہوتا ہی اسواسطی تعلقت طبیعت کو کہتی ہین اور خلاق بمعنی ...

تکملہ چہارم دربیان آیات رکوع سوم ہی **عَلٰى عَبْدِنَا** تا آخر ہوتی ہین ...
بینات اوسکی تین سی ساٹھ ہوتی ہین اور عدد بینات سی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی

اَيْ فِي ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ عَلِيِّ الْهَادِ الْاَسْمَاءُ كُلُّهَا

گیارہ حرف مین اور بینات اسکی سات سی چودہ ہوتی ہین اور عدد
بینات سی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی **اَيْ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَاُمِّ اَبِيْهَا**
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَدًّا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی

اور جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے میں پیدا کرنے والا ہوں بیچ

الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا

زمین کے ایک خلیفہ کہا فرشتوں نے کیا پیدا کرتا ہے تو بیچ زمین کے اوس کو کہ فساد کرے بیچ اوسکے

وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

اور خون بہاوے گا اور ہم تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد تیری کے اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری

قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

کہا تحقیق میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے ہو اور تعلیم کیا آدم کو نام سب مخلوقات کے

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ

سب پھر سامنے کیا انکو فرشتوں کے پس کہا اللہ نے آگاہ کرو مجھکو

بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

ساتھ ناموں ان چیزوں کے اگر ہو تم سچے کہا فرشتوں نے پاکی ہے تجھکو

لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝

نہیں علم ہمکو مگر جو کچھ سکھایا تو نے ہمکو تحقیق تو ہی ہے جاننے والا حکمت والا

قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ

کہا اللہ نے اے آدم آگاہ کر انکو ساتھ ناموں ان چیزوں کے پس جب خبر دی آدم نے فرشتوں کو ساتھ ناموں انکے

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہا خدا نے کیا نہیں کہا تھا میں واسطے تمہارے تحقیق میں جانتا ہوں چھپی چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی

وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا

اور جانتا ہوں جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جب کہا ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ

واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو واسطے آدم کے پس سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے

اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ وَقُلْنَا

انکار کیا اور تکبر کیا اور تھا وہ کافروں سے اور کہا ہم نے

یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

اے آدم رہو تم اور جورو تمہاری بہشت میں اور کھاؤ تم دونو

مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

بہشت سے بفراغت جس جگہ سے چاہو تم اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ

ظالموں سے پس پھسلایا انکو شیطان نے

عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا

اوس بہشت سے پس نکالا انکو اوس جگہ سے کہ تھے بیچ اوسکے اور کہا ہم نے اترو تم

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

بعض تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے قرار ہے

وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

اور فائدہ ہے ایک وقت تک پس سیکھے آدم نے پروردگار اپنے سے کلمات

فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا
پس قبول کیا توبہ خدا نی اوپر آدم کی تحقیق کہ وہ بہت قبول کرنی والا ہی مہربان ہی کہا ہمنی
مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ
کہ جاؤ تم بہشت سی سب پس اگر کبھی آوی تمہاری پاس میری طرف سی ہدایت پس جو شخص کہ پیروی کریگا ہدایت میری
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
پس نہین خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہوینگے اور وہ لوگ کہ انکار کیا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع
اور تکذیب کی ساتھ آیات ہماری کی وہ گروہ ملازمان دوزخ ہین کہ وہ بیچ اسکی ہمیشہ رہین گے

قولہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ الی قولہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ یعنی فرشتوں نے کہا رب تیری نی بدرستیکہ اس آفرینش آدم مین حکم
اور مصالح ہین کہ تم نہین جانتے ہو از آنجملہ ایک یہہ ہی کہ اظہار تکبر و غرور
اور نافرمانی ابلیس کے ہی کہ خاطر مین تہی اور از انجملہ خلق انبیا اور اولیا
اور اولاد صلبی غیرہ سی ہے لہذا ملائکہ نی درخواست کی کہ خلیفہ زمین ہم جنس ہمارے
ہو اور کہا ملائکہ نی حالانکہ ہم تسبیح اور اطاعت تیری کرتی ہین اور نافرمانی
نہین کرتی ہین اور وہ خلیفہ کہ غیر ہمارا ہوگا فرمان بردار تیرا نہوگا اوسوقت حق تعالی
نے جواب مین کہا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پس ملائکہ سمجھی ہم غلطی پر ہین اور سوال
اپنی سے نادم ہوئی اور پناہ بعزت الہی لائی اور مشغول استغفار ہوئی

برگاہ

برگاہ کہ آدم نی کہ تم عدم سی صحرای وجود مین قدم رکہا اور بہشت سی زمین
پر آئی خطاب پہونچا کہ ای آدم زمین مین ایک خانہ بنانا عاصی اور گنہگار اولاد
تیری سی طرف اوسکی پناہ لاوین اور بصیقل استغفار زنگ عصیان کو دور
کرین جسطرحسی کہ فرشتگان مشرب پناہ بعزت الہی لائی اور استغفار مین
مشغول ہوئی اور ہرگاہ آدم نی اوس گہر کو بنایا مردمان عاصی سر و پا برہنہ
ژولیدہ مو غبار آلودہ متوجہ طرف اوسکی ہوئی اور مشغول تضرع و زاری
ہوئی اور بسبب اس عمل کی مغفرت اونکو حاصل ہوئی حق تعالی نے
فرشتونسی خطاب کیا کہ از جملہ اون حکم اور مصالحونکی ایک یہہ بہی ہے
سبب اسکی معاصی اونکی دور ہوتی ہین اور تم ان مصالح کو نہ جانتی تہے
القصہ حق سبحانہ و تعالی بعد فرمانی اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
کی قدری خاک اجزای مختلفہ زمین سے لی اور اوسکو پانی سی مخلوط کیا
اسطرحسی کہ فرشتہ ابر کو حکم کیا تا چالیس روز بار بار ابر کو مقابل اوسکی
رکہی اور چالیس روز اوس پر پانی برساوی اور ہیچ وجہ سایہ ابر اوس سے
دور رہوا تا اینکہ مخمر ہوا اور جب یان ہوئی باین جہہ کہ قابلیت بنانی صورت
کی بہم پہونچی بعد اسکی بصورت انسان مصور کیا اور روح کو اوسمین داخل
کیا اور وجہ نام رکہنی آدم کی یہ ہے کہ آدم یہ ہی گندم گون کو کہتی ہین لہذا
بآدم مسمی کیا اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
یعنی آگاہ کرو تم مجہی نام ہای ان اشیا کو اگر ہو تم صادقونسی یعنی اگر تم اس

امر مین صادق ہو کہ خلیفہ تم جس بار ابہتر ہو خلیفہ بنی آدم سے کہ جس چاہئے انکو
کہ آگاہ کرو تم بھی نامہائے ان اشیا سے الا خلیفہ بنی آدم سے استفسار انکا
کرو تا فضیلت خلیفہ بنی آدم خلیفہ ملائکہ سے ثابت ہو اخبار مین وارد ہے کہ
ہر گاہ حق تعالی نے ارادہ کیا کہ فضیلت آدم فرشتگان پر ظاہر ہو حکم کیا کہ
ایک منبر آسمان ہفتم پر رکھو اور بالا اوسکے کرسی نور رکھی اور فرشتونکو
حاضر کیا اور آدم نے بامر الہی بالائے منبر قدم رکھا اور نام ہر ایک ان اشیا
کے ملائکہ سے اوٹھا سکے جس وقت کہ ملائکہ نے دعوا اپنی عجز کا اور عدم علم کا کیا کہ
لا علم لنا الا ما علمتنا الخ قولہ تکتمون ہر گاہ کہ فرشتونکو
حضرت آدم نے اسما اور تمام چیزونسے آگاہ کیا ملائکہ نے اپنی عاجز ہونیکا اور فضیلت
آدم کا اقرار کیا اوسدم حق تعالی نے بجہت اعزاز اور اکرام حضرت آدم
کے حکم کیا کہ تمام منبر حضرت آدم کو اوٹھا کر ساتون آسمانمین پہرایا عرصہ سو برس
تک عجائب آسمانکو دیکھتے رہے بعد اسکے ایک اسپ سنگ سے خلق کیا
اور دو پر موتی اور مرجان سے اوسکو عطا کئے اور حضرت آدم کو حکم کیا کہ اسپر سوار
ہو کر سیر کرو وہ آسمانونکی سیر کرتے تھے اور حضرت آدم تمام فرشتونکو سلام کرتے
تھے اس کیفیت سے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
جواب مین اونکے فرشتے کہتے تھے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ای خلیفہ اللہ کی اکرم و رحق تعالی نے ازروی تعظیم خطاب کیا
ای آدم سلام اور تحیت ہماری تجہ پر ہو اور فرزندان صالح پر تیری ہو تا بروز

ثابت ہو قولہ واذ قلنا الخ پوشیدہ نرہے اگر کوئی کہے کہ بنا بر اصل کے یا
ابلیس با وجود محسوب ہونے اوسکے فرشتونسے کافر ہوا حال آنکہ مذہب امامیہ
مین ملائکہ کو معصوم جانتے ہین جواب اس اعتراض مین کافی ہے وہ حدیث کہ ایک
شخص نے عرض کیا حضرت امام حسن عسکری سے کہ بنا بر فرمانے آپکے کہ ملائکہ
معصوم ہین پس چاہئے ابلیس فرشتونسے ہو حضرت نے فرمایا ہے وہ فرشتونسے
نہین ہے بلکہ قوم جن سے ہے آیا نہین سنا تونے قول حق تعالی کا واذ
قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس و
کان من الجن اور موضع دیگر مین فرمایا ہے والجان خلقناہ من
قبل من نار السموم یعنی جن کو پیدا کیا ہمنے آتش تیز سے اور باقرار ابلیس کہ
کہا تہا اوسنے خلقتنی من نار وخلقتہ من طین یعنی مین بہتر ہون
آدم سے کہ پیدا کیا تونے مجہکو آگ سے اور پیدا کیا اوسکو خاک سے اور قول حق تعالی
کا ہے وکان من الجن اور یہ منع کرنا حضرت آدم کا کہانے گندم سے واسطے
حرام ہونے کے نہین ہے بلکہ واسطے کراہت کے ہے اور اگر کوئی کہے کہ خطا حضرت
آدم اور ابلیس دونون سے ہوئی حضرت آدم کی خطا معاف ہوئی اور ابلیس کے
معاف نہوئی تا اینکہ بحد کفر پہونچا جواب اسکا یہہ ہے کہ ابلیس نے نافرمانی حق
تعالی کی کی اور انکار کیا چنانچہ دلیل تمام ہے قول حق تعالی کا ابی واستکبر
الخ اور آدم نے توبہ کی فتاب علیہ پس قبول توبہ کی اونسے دریافت
ثابت ہوا کہ حضرت آدم جنت سے دو ہونے سے ملائکہ افضل تہے اور جناب

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ افضل حضرت آدم اور انبیاء دیگر سے ہین اور
جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کہ جنکو حق تعالی نے بنفس پیغمبر یاد کیا
ہی یہ مباہلہ مین اور ایضاً جناب رسول خدا نی فرمایا ہی یا علی اَنْتَ مِنِّی
وَاَنَا مِنْکَ یعنی اے علی تو مجھسی ہے اور مین تجھسی ہون سزاوار ہے
کہ جو فضیلت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ کو ہو وہی فضیلت واسطی جناب امیر
علیہ السلام کے ہو بنا بر اسکی علی علیہ السلام افضل ملائکہ اور انبیا اور حضرت آدم
سے ہوئے ایضاً اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ یعنی تکبر اور گردن کشی کے
اور دراصل کافروں سی تہا یعنی علم الہی مین تہا کہ ابلیس منافقون اور کافرون سی
تہا اسواسطی کہ روبروی ملائکہ اظہار اطاعت اور انقیاد کا کرتا تہا اور باطن
مین کفر اور انکار کو پوشیدہ کرتا تہا ہرگاہ حق تعالی نے اوسکو مامور بسجدہ
آدم کیا غش اوسکا عیب اوسکا محک امتحان سی ظاہر ہوا پیغمبر خدا سی مروی ہے
کہ جو شخص سورہائی سجدہ کو پڑہی اور سجدہ کری ابلیس اوس سے بہاگتا ہی اور آغاز
گریہ کرتا ہی اور کہتا ہی واے ہو بر سری کہ فرزند آدم نی سورہ عزیمہ تلاوت کی
اور سجدہ کیا اور بسبب اسکی مستحق بہشت ہوا اور ابلیس نے ترک سجدہ کیا اور
مستحق دوزخ ہوا اور روایت دیگر مین آیا ہی کہ ہرگاہ نوح علیہ السلام کشتی مین
سوار ہوی ابلیس آیا اور دنبالہ کشتی پر بیٹہا حضرت نوح نی کہا ای ابلیس از جہت
تکبر [illegible] تو اور لوگونکو ہلاک کیا اوسوقت ابلیس نی کہا کہ اب کیا تدبیر
ہی کہا نوح نی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر قبر آدم کو سجدہ کری تو بس توبہ قبول کیا ہے

جواب دیا کہ ہرگاہ مینی زندگی آدم مین سجدہ نکیا اب مردہ ہونی پر کیونکر کرون
القصہ ہرگاہ ابلیس سجدہ آدم سی باز رہا حق تعالی نے اوس پر لعنت کی اور صف
فرشتگان سی دور کیا اور سب ملائکہ نی بہی لعنت کی اوسوقت آدم کو حق تعالی نی
حکم کیا کہ بہشت مین داخل ہو چنانچہ اسی طرف اشارہ ہی قول حقتعالی کا وَقُلْنَا
یَا آدَمُ اسْکُنْ الخ اور معنی سجود کی لغت مین خضوع اور تذلل کے ہین اور
شرع مین ایک عمل مخصوص ہے نماز مین شامل رکوع و قنوت وغیرہ کی یعنی رکہنا
پیشانی کو زمین پر بطرحیکہ کتب فقہیہ مین مذکور ہوا ہی اور اختلاف واقع ہے سجدہ
ملائکہ مین واسطی آدم کی ائمہ علیہم السلام سی اسطرحسی وارد ہوا ہی کہ سجدہ آدم واسطی تعظیم
حضرت آدم کی تہا یعنی منظور یہہ تہا کہ عظمت شان آدم سب ملائکہ پر ظاہر ہو اور یہ
سجدہ کرنا در حقیقت واسطی خدا کی تہا ہر چند کہ بظاہر طرف آدم کی ہی چنانچہ سجدہ
طرف بیت اللہ کی اسی کیفیت سی ہی ابن ابی الحدید نے اعتراض اسپر کیا ہی کہ
بنا بر اسکی لازم آتا ہی کہ حضرت یوسف افضل ہون یعقوب سی از جہت سجدہ کرنی یعقوب
کی یوسف کو جواب اسکا یہہ ہی کہ سجدہ ہونی فضیلت مسجود لہ کی مقصود نہین ہوتا
پس اگر باور قطعی ثابت ہو کہ سجدہ یعقوب واسطی یوسف کی اسی حیثیت سی تہا
البتہ فضیلت یوسف کے یعقوب سی ثابت ہوتی ہی جس طرح کہ جناب سید المرسلین
افضل ہین جمیع انبیا سی از انجملہ حضرت ابرہیم و اسمعیل اور آدم اور اجداد
آنحضرت کی ہین پس بنا بر اسکی افضل ہونا یوسف کا یعقوب سی کچہ قباحت
نہین رکہتا والا جواب اس اعتراض مین کہا جائیگا کہ اس موضع مخصوص

تعظیمی واقع نہین ہوا بخلاف سجدہ ملائکہ واسطی آدم کی یقینا واسطی تعظیم کی تہا او
موید اسکی وہ روایت کہ عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضا علیہ السلام سے
منقول ہے بواسطہ آبای کرام کی سیے علی ابن ابیطالب کی اور انہون نی جناب
سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ سی نقل فرمایا کہ حق تعالی نی کسی خلق کو افضل و
گرامی تر مجہسی نہین پیدا کیا عرض کیا علی ابن ابیطالب نے کہ یا رسول اللہ پس
جبریل سی آپ افضل ہو پس حضرت نی فرمایا کہ ای علی اللہ تعالی نی فضیلت دی ہے
انبیاء مرسلین کو ملائکہ مقربین پر اور فضیلت دی ہمکو انبیاء مرسلین سی اور بعد
میری فضیلت تجہی ہے ای علی اور وہ ائمہ کہ بعد میری ہونگی اور بدرستیکہ
ملائکہ خادم ہماری اور دوستان ہمارے کی ہین ای علی وہ ملائکہ کہ حامل عرش الہی ہین اور
گرد اسکی ہین تسبیح اور استغفار کرتی ہین واسطی اشخاص کے کہ تصدیق ہماری ولایت
کا کرتی ہین ای علی اگر نہوتی ہم ہرگز حق تعالی پیدا نکرتا آدم و حوا و بہشت و دوزخ
و آسمان و زمین کو پس کسطرح نہووے ہم افضل ملائکہ سی نہوی باوجود آنکہ سبقت
کی ہمنی ملائکہ سی معرفت پروردگار مین اور تسبیح و تقدیس و تہلیل مین اسواسطی کہ اول
حق تعالی نے ارواح ہماری کو پیدا کیا تہا پس حق تعالی نے اوس روح کو گویا
کیا تہا بتوحید و تمجید اپنی کے بعد اسکی ملائکہ کو پیدا کیا پس ہر گاہ کہ اونہونی نور
ہماری کو دیکہا بزرگ معلوم کیا شان ہماری کو پس اوسوقت سبحان اللہ کہا ہمنی
تا ملائکہ جانین کہ ہم مخلوق خدا ہین اور حق تعالی پاک و منزہ ہی صفات ہمارے
سی پس اوسوقت ملائکہ سبب تسبیح ہمارے کی تسبیح کہنی لگی اور حق تعالی کو منزہ

جانا صفات ہماری سی پس ہر گاہ بزرگی عزت ہماری کی ملائکہ نی دیکہی اوسوقت ہمنی
لا الہ الا اللہ کہا تا ملائکہ الوہیت ہماری کی انکار کرین اور عبودیت ہماری کا اقرار پس
ہر گاہ جلالت مکان ہمارے کو مشاہدہ کیا اللہ اکبر کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ خدا اسی سی
بزرگ تر نہین ہے پس ہر گاہ ملائکہ نی عزت و قوت ہماری مشاہدہ کی اوسوقت
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ جو قوت ہی جانب خدا کی ہی جب
اکی ملائکہ نی دیکہا اون نعمتونکو کہ حق تعالی نے ہمین عطا کی تہین اور وجوب
اطاعت کو اوسوقت الحمد للہ کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ عوض نعمت حمد الہی بجا لانا ہی
پس ملائکہ نی ہمسی حمد الہی کو سیکہا پس سبب ہماری توحید حق تعالی و تسبیح
و تہلیل و تحمید و تمجید کو دریافت کیا اور بعد اسکی حق تعالی نی حضرت آدم کو
پیدا کیا اور ہمکو امانت صلب اوسکی مین کہا اور ملائکہ کو ازجہت تعظیم ہمارے
سجدہ آدم حکم کیا اور سجدہ ملائکہ واسطی حق تعالی کے ازجہت عبودیت کی
اور واسطی آدم کی ازجہت عظمت ہمارے کی تہا پس کسطرح افضل ملائکہ سی نہوینگے ہم
بدرستیکہ ہر گاہ مجہی آسمان پر لیگئی حضرت جبریل نے اذان و اقامت دو دو
کہی بعد اسکی کہا کہ ای محمد آگی بڑہو ہمنی کہا کہ ای جبریل آیا آگی بڑہون تیری
ہون مین جبریل نے کہا ہاں ای حق تعالی نی فضیلت دی ہی انبیا کو سب ملائکہ
پر علی الخصوص تمہین بعد اسکی آگی کہڑا ہوا مین اور ہمراہ ملائکہ کی نماز بجا لایا
اور یہ اظہار ازجہت فخر نہین ہے بلکہ اظہار حقیقت حال ہی بعد اسکی ہر گاہ حجاب
پردہ ہای نور کی پہونچا جبریل نے کہا ای محمد بشتر جاؤ اور مین ہمراہ نہین جاؤ

او سوقت مین پیغمبر نے فرمایا کہ ای جبرئیل اسوقت مین مجھی تنہا کر جبرئیل نے عرض کی
کہ ای محمد انتہای درجہ میری کی یہی ہی اگر اس جگہ سی تجاوز کرون مین حق تعالی
پرونکو میری جلا دیگا پس میری تئین طرف بالا پردہای نور کی لیگئی تا اینکہ ہو گئی
مین سامنہ اس موضع کی کہ حق تعالی کو منظور تہا بعد اسکی ندا آئی کہ ای محمد او سوقت
عرض کی کہ خدمت مین تیری حاضر ہون اور تو سب سی برتر ہی بعد ندا آئی کہ ای
محمد اَنْتَ عَبْدِی وَاَنَا رَبُّکَ فَاِیَّایَ فَاعْبُدْ یعنی ای محمد تو بندہ میرا ہی
اور مین پروردگار تیرا ہون پس مخصوص میری ہی بندگی کر بدرستیکہ تو ادا
کریگا رسالت میریکو اور تو رسول اور حجت میری جانب سی خلق پر ہی بہشت
کو واسطی تابعین تیری کے پیدا کیا ہی اور جہنم کو واسطی مخالفین تیری کی اور واسطے
اوصیا تیری کی کرامت عطا کے مینی اور واسطی شیعیان کی ثواب کو
پس کہا مینی کہ ای پروردگار کون ہین اوصیا میری پس آواز آئی کہ ساق پای
عرش پر اسامی اون اوصیا کی دیکہلی دیکہا مینی بطرف ساق عرش پارہ نور کو
نور مین سطر سبز ایک اسم اوصیای سی مرقوم تہا کہ اول اونکی علی ابن ابیطالب علیہ
السلام اور آخر اونکا مہدی امت ہی پس پیغمبر نے عرض کی کہ ای پروردگار یہی
ہین اوصیا میری پس آواز آئی کہ ای محمد یہہ ہین اولیا ہماری اور برگزیدہ ہماری
و حجت ہماری اوپر خلق بعد تیری اور اوصیا تیرے اور خلفا تیری ہین اور بہترین
خلق ہین بعد از تیری قسم بعزت و جلال خود کہ ہر آئینہ سبب اونکی دین کو ظاہر کرین
گی ہم اور زمین پاک کرینگی دشمنونسی سبب اونکی اور مالک کرینگے تمام

مشرقہا اور مغرب کا اور مسخر کرین بادہا کو اور مرتبہ اونکا بلند کرینگی از جہت
اسباب ظاہر کی اور لشکر خاص اپنے سی یاری کرین گی اوسکی تا دعوت
ایمان ظاہر بظاہر دین حق کو آشکارا کرین اور جمع کرین مخلوقات کو سامنہ کلمہ توحید
کی بعد اسکی سلطنت اوسکی ہمیشہ رہی گی اور سلطنت مینین کو دست بدست محبان
ہی کو پہیرین گی انتہی بعد اسکی والد ماجد مصنف باب فی مواعظہ حسنیہ مین اسطرحسی
لکہا ہی کہ اس حدیث سی جسطرح کہ فضیلت جناب سید المرسلین بلکہ سارے انبیا کی
ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی اسطرحسی تفضیلت ائمہ معصومین ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی اور
ہی موید اسکی وہ حدیث ہی کہ جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جمع
ہوئی فرزند آدم ایک گہر مین بعد اسکی نزاع واقع ہوئی بعضون نی کہا کہ بہتر
خلق ملائکہ مقربین ہین اور بعضون نے کہا کہ بہترین خلق خدا حاملان عرش الہی ہین
فی الحال ہبت اللہ پسر آدم داخل ہوئی بعضون نے کہا کہ آئی یہ شخص کہ حل اس مشکل کا کریگی
ہر گاہ ہبت اللہ نی السلام علیک کہی استفسار کیا کہ کس سخن مین مشغول تہی جواب مین اونہون
نی کہا کہ افضلیت خلق خدا کا مذکور تہا کہ کونسا انمین افضل ہی ہبت اللہ نی کہا کہ
تم صبر کرو تا اینکہ مین تحقیق کر کی تمہاری پاس آؤن بعد اسکی نزدیک پدر آدم
کی آئی اور اس حالکو عرض کیا آدم نی کہا کہ ای فرزند مین نزدیک خدا کی کہڑا تہا
دیکہا مینی کہ روبروی عرش پر ایک سطر مرقوم بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و
ال محمد خیر من برا اللہ یعنی محمد و ال محمد بہترین خلق خدا ہین خلق
سی اور از این قبیل احادیث دیگر ہین کہ فضیلت چہار دہ معصوم کی سارے

مخلوقات پر رکہتی ہے بنا بر طول مذکور نہوا قولہ فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا
كَانَا فِيهِ پس نکالا اون دونوکو بہشت سی شیطان نی پوشیدہ نرہی کہ
اخراج آدم و حوا از بہشت بر سبیل عقوبت نتہا بلکہ واسطی حکمت و مصلحت
کی تہا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ حکمت حق تعالی مقتضی تہی بہشت
سی دار تکلیف کہ دار دنیا ہی نقل کرین اور شفقت امتحان اوٹہا کر مستحق
زیادتی مرتبہ کی ہون جسطرحسی کہ کاہی غنی کو مصلحت فقیر کرتا ہی اور صحیح کو بیمار
اور نکالنا خلعہای بہشت کا از روی تفضل تہا نہ از روی استحقاق اور یہی
جانا چاہیی کہ باہر لانا آدم کا بہشت سی ضرور تہا اگرچہ درخت گندم نہ کہاتی
اسواسطی کہ وہ واسطی تمام عجائب اہل زمین سے مخلوق ہوئی تہی چنانچہ قول حق تعالی
إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً دلیل اس مضمون پر ہی لیکن خروج
بہشت سی اگر بدون کہانی گندم کی ہوتا آسان تر ہوتا اور ہر گاہ کہ بعد کہانی گندم
کی واقع ہوا نہایت شاق ہوا چنانچہ مرقوم ہی کہ ہر گاہ آدم و حوا نی گندم تناول
کیا لشکر بلا متوجہ ہوا فی الحال تاج شرف سر اونکی سی دور ہوا اور خلعہای بہشت
بدن سی اونکے گر پڑی اور غلمان اور حورین کہ ملازمت اونکی مین تہین فرار ہی ہوئین
اور بحالت برہنگی کی پس درخت بہشت پنہان ہوی آخر الامر برگ انجیر کے
پہونچی کے بعد اسکی حکم ہوا کہ باہر جاو آدم علیہ السلام نی دست حوا کا لیا کہ
بہشت سی باہر آوین اوسوقت کلمہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اونکی زبان پر
جاری ہوا جبرئیل نی کہا کہ ای آدم کلمہ بزرگ کہا تمنی پس توقف کرو کہ شاید

حق تعالی اسکی برکت سی اس خطا تمہاری سی درگذر کری خطاب آیا کہ ای جبرئیل بزرگ کہ
کہ سبب اسکی جانی آدم کی فردای قیامت مین ہزارون ہزار گنہگار اونکو ہمراہ
اپنی بہشت مین لیجاوین تا وسعت رحمت میری آشکارا ہو قولہ تعالی وَزَوْجُكَ
الْجَنَّةَ ابن عباس سے مروی ہی ہر گاہ کہ آدم بہشت مین داخل ہوی بسبب تنہائی
کی وحشت عارض ہوئی حق تعالی نی خواب کو اوپر غالب کیا اور بعد اسکی ایک
استخوان پہلوی چپ اونکی سی جدا کیا اور حوا کو اوس سے پیدا کیا ساتہ صورت
حسین کے اور حلہای بہشت پہنائی اور بانواع زینت آراستہ کیا ہر گاہ آدم نے
حسن و جمال اونکا دیکہہ کر انس اور محبت تمام پیدا کی اور نزدیک بعضون کے
ہی کہ حوا کو بقیہ گل آدم سی پیدا کیا اور یہہ قول صحیح تر ہی قولہ تعالی مِنَ
الظَّالِمِينَ الخ اور ہر گاہ ثابت ہوا کہ انبیا اول عمر سی تا آخر عمر معصوم ہوتے
ہین پس یہہ منع کرنا از روی کراہت کی ہی منع تحریمی نہین ہے منقول ہی چنانچہ
عیون الرضا سے ہر گاہ کہ حق تعالی نی حضرت آدم اور حوا کو سریر کرامت بٹہلایا
اور تاج عزت سر پر رکہا اور جامہ سبز گوارے پہنایا اور غلمان واسطی خدمت
کی مقرر ہوی اور حورین باہی ملازمت مین مقرر ہوئین ابلیس علیہ اللعنہ نی بسبب تکبر
اندیشہ کیا کہ کسی طرح سے آدم کو اس منصب عالی سی معزول کیا چاہی اور ہر گاہ کہ
حق تعالی نے آدم کو درخت گندم سی منع کیا تہا ابلیس نی فرصت دیکہہ کر
وہن جانب مین گیا اور اسی خواہش کی کہ مجہی نزدیک آدم کی بہشت میں
طاوس پہونچا اوسنی بہشت مین پہونچایا اور برابر آدم اور حوا آیا اور

اونکی حال پر رویا اور آدم اور حوا نی اوسکو پہنچایا اوسنی کہا کہ تو کسواسطی
یہان روتا ہی کہا اوسنی کہ واسطی ہوت تم لوگونکی اور زائل ہونی اس نعمت
عظیم کی اوسنی کہا آدم اور حوا نی کہ علاج اسکا کیا ہی کہا اوسنی کہ کہانا درخت
گندم کا ہی یہ باعث ہمیشگی اور جاویدانی تمہاری کا ہی اور بجانب درخت
گندم اشارہ کیا آدم اور حوا نی کہا کہ ہمکو حق تعالی نی کہانی اسکی سی منع کیا
ہی ہم کسطرح سی کہاوین کہا اوسنی کہ یہ وہ درخت نہین ہی کہ جس سی تمکو منع
کیا ہی اور قسم خدا کی دی کہ مین اس امر مین خیرخواہ تمہارا ہون اور مین محض خیرخواہی
سی عرض کرتا ہون ہر گاہ کہ آدم اور حوا علیہما السلام کمان نہ رکہتی تہی کہ کوئی قسم
جہوٹی بنام ایزد پاک کہاتا ہوگا بنا برآں اسکی فریب و مکر مین آئی اور کہانی
درخت گندم مین مشغول ہوئے وکان ذلك من آدم قبل النبوة
ولم یکن ذلك کبیرا یستحق بذنبه دخول النار
وانما کان من الصغائر الموهوبة التی تجوز علی الانبیاء
قبل نزول الوحی علیهم فلما اجتباه الله تعالی وجعله
نبیا کان معصوما لا یذنب صغیرة ولا کبیرة قال
الله عز وجل وعصی آدم ربه فغوی ثم اجتباه ربه فتاب
علیه وهدی وقال الله عز وجل ان الله اصطفی آدم
ونوحا وآل ابراهیم وآل عمران علی العالمین انتهی
وضع الحاجة اور کہانا گندم کا آدم سی قبل نبوت کی تہا اور نہ تہا یہ گناہ

کبیرہ کہ بسبب اسکی مستحق دخول نار ہوتی اور تہا یہ صغائر سی ایسی صغائر کہ قبل نزول
وحی انبیا سی جائز ہی ارتکاب اونکا پس ہر گاہ کہ خدا نی برگزیدہ کیا اونکو اور گردانا
اونکو نبی ہوئے اوسوقت مین معصوم کہ نہ صغیرہ اور کبیرہ کی مرتکب ہوتی ہی کہا
اللہ تعالی نی عصی آدم ربه فغوی ثم اجتباه ربه فتاب
علیه وهدی یعنی نافرمانی کی آدم نی رب اپنی کی پس گمراہ ہوئی بعد
اسکی برگزیدہ اونکو کیا رب اونکی نی پس قبول توبہ کیا اوسنی اور ہدایت کی اور حق تعالی
نی فرمایا ہی ان الله اصطفی آدم الخ یعنی حق تعالی نی برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح
اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سب عالم پر انتہی ترجمتها روی علی بن جهم قال حضرت
مجلس المامون وعنده الرضا علیه السلام فقال له المامون یا ابن
رسول الله الیس من قولك ان الانبیاء معصومون قال بلی قال فما معنی
قول الله عز وجل وعصی آدم ربه فغوی فقال علیه السلام ان الله تبارك
وتعالی قال لآدم اسکن انت وزوجك الجنة وکلا منها رغدا حیث شئتما
ولا تقربا هذه الشجرة واشار الی الحنطة فتکونا من الظالمین ولم یقل لهما لا تاکلا
من هذه الشجرة ولا مما کان من جنسها فلم یقربا تلك الشجرة وانما اکلا
من غیرها لما ان وسوس الشیطان لهما وقال ما نهاکما ربکما عن هذه
الشجرة وانما نهاکما ان تقربا غیرها ولم ینهکما عن الاکل منها الا ان تکونا ملکین
او تکونا من الخالدین وقاسمهما انی لکما لمن الناصحین ولم یکن آدم
وحوا شاهدا قبل ذلك من یحلف بالله کاذبا فدلاهما بغرور

وَمِنْهَا قِصَّةُ عِصْمَتِهِ علی بن جہم سی روایت ہی کہ حاضر تہا مین مجلس مامون رشید مین اور حالیکہ جناب
امام رضا علیہ السلام اوس مجلس مین تشریف رکہتی تہی کہا مامون رشید نی یا ابن رسول اللہ آیا نہین ہی
قول تمہارا یہ کہ پیغمبر سب کی سب معصوم ہین حضرت نی فرمایا ہان ہی کہا مامون نی پس کیا
معنی ہین قول حقتعالی کی وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ یعنی گناہ کیا آدم نی رب
اپنی کا پس گمراہ ہوی بعد اسکی حضرت نی فرمایا تحقیق اللہ تبارک و تعالی نی فرمایا
واسطی آدم کی اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ یعنی رہو تم اور زوجہ تمہاری جنت مین
پس کہاؤ تم دونو جنت کی از روی رغبت کی جس جگہہ سی چاہو تم اور نہ قریب جاؤ تم اس درخت
گندم سی پس ہو تم ظلم کنندگان سی اور نہین فرمایا اونہین دونو کو لَا تَأْكُلَا مِنْ هَٰذِهِ
الشَّجَرَةِ وَلَا مِمَّا كَانَ مِنْ جِنْسِهَا یعنی نہ کہاؤ تم اس درخت سی اور نہ اوس درخت سی کہ ہووی جنس سی اوسکی
قریب گئی آدم اور حوا اوس درخت سی اور نہین کہایا تہا اونہون نی مگر غیر اوس درخت سی یعنی
شی فیکہ وسوسہ لایا تہا شیطان نی اون دونو کو اور کہا شیطان نی نہین منع کیا تمکو رب تمہاری نی اس
درخت سی اونہین منع کیا تمکو قریب ہونی اس درخت سی اور نہین منع کیا تہا تمکو کہانی او
درخت سی مگر اسلیی کہ ہو تم فرشتہ یا ہو تم ہمیشہ رہنی والون مین سی قسم دی اون دونو کو
بدرستیکہ مین واسطی تمہاری البتہ نصیحت کنندگان سی ہون اور نہ تہی آدم اور حوا
شاہدہ کرنی والی قبل اسکی اوس شخص کو کہ قسم اللہ کی از روی کذب کی کہاوی پس
اون دونو کو شیطان نی فریب بازی کیا یا یعنی دونون نی گندم کو از جہت اعتماد
قسم اوسکی کی قولہ الی آخرہ پس کہا آدم و حوا کو حکم ہوا کہ جدائی اختیار کرو پس آدم
تنہا اوتر سر اندیب پر گری اور حوا کنارہ دریای سندہ پر گری اور اوس موضع کو جدہ کہتی ہین

اور دونو بہی مین ایک پہاڑ سراندیب پر روتی رہی ہر گاہ کہ آدم خطا اپنی کو یاد کرتی
تہی بیہوش ہو جاتی تہی اس سی ہین اسقدر روئی کہ رخسار مبارک مین نالی پیدا ہوئی ایک
شب آدم علیہ السلام بسبب زاری بیہوش تہی ہوش مین آئی تہی کہ جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئی اور سر آدم کا اپنی زانو پر رکہا اور سو گئی آدم نی خواب مین دیکہا کہ حوا ایک
کنارہ دریا کی بیٹہی روتی ہین اور کہتی ہین ہای آدم کس طرح سی ہوا اپنی
ہوا برہنہ ہوا آیا بیداری مین ہو یا خواب مین ہوا آدم نی جانا کہ خواب دیکہتی ہین ناگاہ
ہوش مین آکر بیدار ہو گئی اور بہر اس شتابی اور دردسی رونی لگی کہ جبرئیل بہی رونی لگی
اور دعا کی کہ الہی ان دونو کو ملا اور رحم فرما خطاب آیا کہ آدم کو بشارت دیکہ
نزدیک ہی کہ شب فراق آخر ہو اور ماہ مراد مشرق امید سی طلوع کری اون اسما کو
زبان پر لا کہ یاد کیا تہا تو نی ای آدم مگر بہول گیا تو اور اکثر کتب معتبرہ مین لکہا ہی
ہر گاہ حقتعالی نی آدم کو بعد خلق کرنی کی آسمان پر لی گیا ساق عرش پر چند اسم لکہی
نور سی مشابہ صورت اپنی کی اور نام ہر ایک کا بالای نام اونکی لکہا تہا آدم نی
عرض کی کہ خداوندا مثل میری مشابہ صورت کی کوئی خلق پیدا کی ہی فرمایا کہ نہین
پہر عرض کی کہ یہ کون ہین فرمایا کہ یہ فرزندان تیری ہین اگر غرض میری خلق
کرنا انکا نہ ہوتا تو تجکو ہرگز پیدا نہ کرتا اور نہ پیدا کرتا زمین اور آسمان کو ای آدم
ان ناموں کو یاد کر کہ وقت درماندگی تیری یہ فریاد رس ہونگی چنانچہ اسکی طرف
اشارہ ہی قول حقتعالی کا فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ
یعنی نام اہل عبا کو کہ یاد کیا تہا جب وقت قبول توبہ کا ہوا تو جبرئیل نی کہا کہ

اوس گروہ نام کو ساق عرش پر دیکہی نہی لکہی ہوی فراموش کی تہی جبکہ یہہ بات آدم
نی سنی او سدم ہاتہہ اوٹہایا اور عرض کیا یا قاضی الحاجات بحق محمد مصطفی و
بحق علی مرتضی و بحق فاطمہ زہرا و بحق حسن مجتبی و بحق حسین شہید کربلا صلوات اللہ
علیہم کی توبہ میری قبول فرما پس قبول ہوی ۔ تکملہ پنجم دربیان آیات ۔ کہ موضع حیات
ہی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سترہ حرف ہین اور عدد اوسکی بحساب ابجد
دو ہزار و تین سی ہین اور بینات اوسکی جیسی الف با لام الدین مجموع اوسکی تین ہزار تیس ہوتی
ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلتی ہی هِيَ شَجَرَةُ عِلْمِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الَّا ذِكْرًا مِنْ سَاوَى
مِنْهَا أُلْهِمَ الْعُلُوْمَ كُلَّهَا مِنْ دُوْنِ تَعَلُّمٍ كلمات پانچ حرف ہین عدد اوسکی
بحساب ابجد پارسی کافوری ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی مُحَمَّدٌ
وَعَلِيٌّ هُوَ وَأُمُّ اَبِيْهَا وَالْحَسَنَانِ اور بینات اوسکی دو سی تراسی ہوتی ہین مطابق اوسکی
یہہ عبارت نکلتی ہی اُولَاءِ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ
ای بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری کو [illegible] اور وفا کرو تم ساتہہ عہد میری کی
اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا
[illegible] اور ایمان لاؤ ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی مین [illegible]
لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا
[illegible]
وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ
اور نہ ملاؤ تم حق کو ساتہہ باطل کی اور نہ چہپاؤ تم حق کو

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ
حالانکہ تم جانتی ہو اور برپا رکہو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور رکوع کرو تم ساتہہ
الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ
رکوع کرنی والون کی کیا حکم کرتی ہو تم لوگون کو ساتہہ نیکی کی اور بہلاتی ہو نفسون اپنی کو اور حالانکہ تم
تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
تلاوت کرتی ہو کتاب توریت کو کیا پس نہین سمجہتی ہو اور مدد چاہو تم ساتہہ صبر کے
وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اور نماز کی اور بہ رستیکہ وہ نماز البتہ بزرگ ہی [illegible] مگر اوپر ڈرنیوالون کی جو گمان کرتی ہین
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ ع ٥
تحقیق کہ تم ملاقات کرنیکی رب اپنی سی اور بہ رستیکہ تم طرف اوسکی رجوع کرنی والی ہین فوائد
نِعْمَتِيَ الَّتِيْ یعنی وہ نعمت صحت بدن ہی اور بسیاری مال و فرزندان اور
اور جمعیت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد نعمت سی یہہ ہی کہ خدا نی آبا و اجداد
اونکی کو فرعون سی اور غرق ہونی سی نجات دی تہی اور عبادت گوسالہ کی بعد
قبول توبہ کی اور یا مراد نعمت سی حصول ہانا خاتم انبیا کا ہی یعنی تم شکر جمیع نعمتون
کا کرو اور ساتہہ نعمت پیدا ہونی حضرت محمد اور اہلبیت علیہ السلام کی عَهْدِيْ
یعنی وہ عہد و پیمان کہ حق آخر الزمان مین لیا ہی بیچ کتاب توریت کی حاصل کلام
یہہ ہی کہ وفا کرو ساتہہ ایمان لانیکی اور وحدانیت میری کی اور تصدیق کرو ساتہہ
محمد و آل اوسکی کے بِعَهْدِكُمْ تا وفا کرون مین ساتہہ عہد تمہاری کی انکی
کرو تا ثواب عطا کرون مین قَلِيْلًا مراد علمای یہود مین [illegible] ابن اشرف

وغیرہ کی ہدایا اور تحفہ یہودی لیتی تھے اور آیات توریت تبدیل کرتی تھی اور شفقت
کی تغیر کرتی تھی مع الراکعین تخصیص رکوع مگر اسواسطی ہی کہ نماز یہود مین
رکوع نہین ہے لہذا بر سبیل توبیخ اور سرزنش کے فرمایا ہی اور یہانسی تاکید نماز
جماعت کی نکلتی ہے چنانچہ درمیان مفسرین مشہور ہی کہ مراد اس سے نماز جماعت ہے
جو کہ امر ہے اور امر قرآن واسطی وجوب کی ہوتی ہین اور اکثر احادیث بھی وجوب نماز
جماعت پر دلالت کرتی ہین لہذا جناب ملا محمد باقر علیہ الرحمہ نی حکم بلا غدغہ
وجوب نماز جماعت کیا ہی ہر چند کہ علمای سابق قائل اسکی نہین ہوئے ذکر اسکا شیخ
مین مرقوم ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جو شخص چہل
صباح نماز جماعت بجالاوی باین ترکیب کہ اول تکبیر احرام شریک ہووی حق تعالی
اوسکو آتش جہنم سی نجات دیتا ہی اور نفاق سی بیزار کرتا ہی اور حضرت امام رضا
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فضیلت نماز جماعت نماز تنہا سے یہہ ہی کہ بعوض
ہر رکعت ہزار رکعت مرقوم ہوتی ہی اور جناب سید المرسلین سے مروی ہی کہ
ہرگاہ بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حق تعالی کو شرم آتی ہی کہ دعا اوسکی رد کری
اور فضائل ابن بابویہ مین جناب سید المرسلین سے منقول ہی کہ صفوف جماعت
فرشتگان ہی بالای آسمان اور ایک رکعت جماعت کی برابر ہی ثواب چوبیس رکعت کے
یسی رکعت کہ ہر رکعت اوسکی دوستر نزدیک حق تعالی از عبادت چہل سالہ کے
اور مولانا مجلسی نے بحار الانوار مین تنبیہ الخاطر سی نقل کی ہی کہ جناب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہی کہ جسوقت بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حق تعالی

کو شرم آتی ہی کہ دعا اوسکی رد کری اور کتاب فقیہ مین آنحضرت سی منقول ہی کہ نماز
بجماعت ادا کیا جاتی ہر چند کہ بقدر سر آہن یا مین نیزہ وغیرہ ہو اور ایضا
آنحضرت سی منقول ہی کہ جو شخص نماز جماعت کو حاضر نہو گواہی اوسکی عدالت کے
نہو اور ایضا آنحضرت نی فرمایا ہی کہ نماز پشت سر عالم برابر ہی ہزار رکعت
سی اور پشت سر قریش برابر ہی صد نماز اور پشت سر عرب برابر ہی پچاس نماز کی
اور پشت سر غلام برابر ہی پچیس نماز سی اور شہید ثانی نی شرح ارشاد مین بعض
کتب معتبرہ سی نقل کیا ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہے
کہ ایک روز حضرت جبرئیل ہمراہ ہفتاد ہزار ملک نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ آئی اور کہا یا رسول اللہ حق تعالی نے تمکو سلام کہا ہی اور دو چیزین
واسطی تمہاری بھیجی ہین ایک نماز وتر کی تین رکعت ہین بعد نماز شب کے
اور نماز پنجگانہ بجماعت ہی پیغمبر نی استفسار کیا کہ ای جبرئیل ثواب اسکا کیا ہی
جبرئیل نی عرض کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہرگاہ امت تیری سی دو شخص نماز جماعت
ادا کرتی ہین بعوض ہر رکعت کی ثواب ایکسو پچاس نماز کا ہی اور اگر تین شخص
ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب چھسو نماز کا ہی اور اگر چار شخص ہون بعوض ہر رکعت
کی ثواب ایکہزار دوسو نماز کا ہی اور اگر پانچ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب
دو ہزار چار سو نماز کا ہی اور اگر چھ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب چار ہزار
سات سے نماز کا ہی اور اگر سات شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب ... ہزار چھسو
نماز کا ہی اور اگر آٹھ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب ... ہزار اور دو سے

نماز کا ہی اور اگر تو شخص نی بعوض ہر رکعت کی اوسی تین ہزار چارسی نماز کا ثواب ہی اور اگر
دس شخص نی بعوض ہر رکعت کی ثواب ستر ہزار نماز کا ہی اور جس وقت کہ دس شخص سی
زیادہ ہوں پس اگر دریا ہای ہوں و آسمان سیاہی اور درختان جہان قلم ہوں اور تمام جن
و انس نویسندہ ہوں ثواب ایک رکعت کا نہیں لکہ سکتی ہی رسول خدا اگر مومن ایک تکبیر
ہمراہ امام پاوی بہتر ہی سات ہزار حج و عمرہ سی اور ایک حج بہتر ہی دنیا اور دنیا ہای بقدر ہفتاد ہزار مرتبہ
کی اور اگر ایک رکعت ہمراہ امام کی پاوی بہتر ہی کہ ہزار اشرفی دی راہ خدا میں تصدق کری اور اگر ایک سجدہ ہمراہ امام
پاوی بہتر ہی آزاد کرنی سو غلام سی افلا تعقلون لکہا ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا
کہ شب معراج میں ایک جماعت کو دیکہا میں کہ اونکی لب اونکی مقراض سی کاٹی جاتی تہی جبرئیل سی پوچہا میں کہ یہ کون
لوگ ہیں کہا کہ واعظ ہیں کہ یہ لوگوں کو حکم نیکی کا کرتی تہی اور آپ عمل میں نہ لاتی تہی بالصبر مراد صبر
سی صبر کرنا ہی مشقت و طاعت پر اور بعضوں نی لکہا ہی کہ مراد صبر سی روزہ ہی صبر کرنا ہوا ہی پس
یعنی مدد چاہو تم اوپر مطلب حاصل دنیا اور آخرت کی بسبب روزہ رکہنی اور نماز کی تکملہ ششم بیان
بات کو جمع یا امنوا یہ حرف ہیں بینات اوسکی تین ہیں جس میں پس نکلا اوسی ایہا
الیہود یا من جاہد وال العبا بما انزلت اٹہ حرف ہیں مراد اوسکی پانچ سی لکہیں اور بینات
اوسکی تین ہی سر اور مجموع اوسکا نو سی ایک ہی نکالا اوسی علی احمد المصطفی بانہ نبی
وعلی بن ابی طالب امام و اولادہ الحق چار حرف ہیں اور زبر اوسکی ایمان یا
ہیں و زبانات اوسکی دوسی نو مجموع اوسکا ہی سی بیشتر ہوا ہی یہ عبارت اوسی پیدا ہوئے
ہی حب احمد انہ نبی و حبنا علی ولی الراکعین اٹہ حرف ہیں زبر اوسکی
ہیں سی ہای ہیں اور یہ عبارت اوسی نکالی علی النبی و علی اہو آیتہ و اولادہا

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
اے فرزندان یعقوب یاد کرو نعمت میری کو وہ کہ انعام کی میں نی اوپر تمہارے
وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي
اور تحقیق میں نی فضیلت دی تمکو اوپر تمام عالم کی اور ڈرو تم اوس دن سی کہ نہیں کام آویگا
نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ
کوئی نفس نفس کی کچہہ بہی کسی چیز کو اور نہ قبول کی جاویگی اوس نفس سی کوئی شفاعت اور نہیں لیا جاویگا
مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ
اوس نفس سی بدلہ واسطی رہائی عذاب کی اور نہ وہ یاری کی جاوینگی اور یاد کرو جبکہ نجات دی ہمنی تمکو
مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ
آل فرعون سی کہ ستم پہنچاتی ہیں تمکو برا عذاب
يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي
ذبح کرتی تہی فرزند بیٹوں کو اور زندہ رکہتی تہی دختروں تمہاری کو اور بیچ
ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ
اس بات کی آزمایش تہی جانب پروردگار تمہاری سی بزرگ اور یاد کرو جبکہ جدا کیا ہمنی واسطی تمہاری
الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝
دریا کو پس نجات دی ہمنی تمکو اور غرق کیا ہمنی آل فرعون کو اور تم دیکہتی تہی
وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
اور جبکہ وعدہ کیا ہمنی موسی کو چالیس شبوں کا بعد اوسکی پکڑا تمنی گوسالہ کو

مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

شاید کہ تم شکر کرو — اور یاد کرو جبکہ دی ہم نے موسی کو توریت

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ

عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً

فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ

مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَظَلَّلْنَا

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ كُلُوا مِنْ

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا

أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ

فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ

سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ

الْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي

قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ

ع بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝

سبب اس چیز کے کہ تھے — نافرمانی کرتے

فضیلت دی اور بعض کو (فع) علی العالمین بسبب علم و ایمان و عمل صالح

پیغمبر اور بادشاہ عادل کیا اور اولاد کی ... باپ دادا کی نیکی

اور ساتھ کفر اور معصیت کی مشغول تھی قولہ آلِ فِرْعَوْنَ اصل آل کے
اہل ہی اس جہت سے کہ تصغیر اوسکی اہیل آتی ہی بعد اوسکی کو الف سے بدل کیا
اور استعمال اسکا مخصوص اسکی جہاں عظمت کی ہی مانند سلاطین وغیرہ کی اور باعث
سی ... اجاتا ہی آل الحجام قولہ نِسَاۗءَكُمْ اور سبب قتل کرنی فرزندوں کا
یہہ تہا کہ فرعون نے خواب میں دیکھا تہا کہ ایک آگ جانب بیت المقدس کے نکلی
ہی اور تمام خانہای مصر کو جلا دیا اور خانہای بنی اسرائیل کو ضرر نہ پہونچایا فرعون
اس خواب کو دیکھ کر ہراسان ہوا اور کاہنوں کو بلا کر اس خواب کو بیان کیا
کاہنوں نے جواب میں کہا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک طفل پیدا ہوگا کہ ہلاکت
تیری اوسکی ہاتھ سے ہوگی فرعون نے قابلہ عورتوں کو زنان حاملہ پر معین کیا جو طفل
پیدا ہو قتل کرو منقول ہی کہ فرعون عمران کو گہر نہ جانی دیتا تہا بہت [illegible]
اہلیہ اپنی سے خلوت کرین اور کوئی طفل پیدا ہو ایک شب فرعون نے [illegible]
اور عمران بہی دیکھی اوسکی سوتی تہی ہر گاہ کہ عمران خواب سے بیدار ہوئی دیکھا کہ اہلیہ
اونکی حاضر ہیں دیکھکر متعجب ہوا اور کہا کہ تم کس طرح یہاں آئیں باوجودیکہ سب دروازے
بند ہیں اور نگہبان دروازوں پر بیٹھے ہیں اہلیہ اونکی جواب میں کہا خود متعجب ہون
کہ یہاں کیونکر آئی عمران نے جانا کہ بحکم خدا یہہ امر ہی بعد اسکی بالین فرعون کے
خلوت کی اور اہلیہ حاملہ موسی ہوئیں اور جو فرشتہ کہ اونکو لایا تہا پہر اونکو
لے گیا اور حق تعالی نے حمل اونکی کو نظر [illegible] سے پوشیدہ رکہا تا اینکہ موسی
ہوئے اور لوگ واسطے اخبار کے آئے مادر موسی کی خوف سے موسی کو تنور میں پوشیدہ کیا

تنور اندر او تہی کہ خالہ موسی نہیں تہی خبر جا کر خانہ تنور میں آگ رکہی واسطی روٹی پکانے
کی دفعتاً شعلہ بلند ہوا اور لوگ اوسدم واسطی جستجو کے ہوچکی اور خوب جستجو کرکی گئی
اور طفل کا نہ پایا بعد اسکی سر تنور پر گئی آتش عظیم دیکھکر فرعون سی عرض کے
کہ انکو کسی غلط خبر دی فرعون کو اوسدم اطمینان ہوا اور خوش ہوا [illegible]
موسی سر تنور پر گئیں شعلہ کو دیکھکر مضطرب ہوئیں اور رونے لگیں [illegible]
کہین دیکھا کہ موسی آگ سی بازی کر رہی ہیں خوشحال ہوئیں اور کہا [illegible]
سی ہی اور بسبب کی [illegible] پوشیدگی میں پرورش کیا اور یہہ قصہ آئندہ مذکور ہوگا
قولہ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ منقول ہی ہر گاہ کہ بنی اسرائیل نی بعد [illegible]
کی وحدانیت حق کا اقرار کیا حق تعالی نے موسی کو خطاب کیا کہ بار دیگر
جماعت بنی اسرائیل سے کے ہماری مناجات کو آؤ اور عذر پرستش گوسالہ کی
اور شرف سماع کلام ہماری سی مشرف ہو موسی نی ستر شخص بنی اسرائیل کے
انتخاب کرکی ہمراہ اپنی کوہ طور پر لیگئی جسجا ارادہ مناجات کا کیا [illegible]
موسی اور اون ستر آدمی کی واقع ہوا خدا نی موسی سی تکلم [illegible]
اور مواعظ اور نصائح کی کیا اور وہ سب لوگ سنتی تہی بعد اونکی حق تعالی نے
خطاب اونسی کیا کہ میں وحدہ لا شریک ہوں سوا میری کوئی خدا نہیں [illegible]
اور میں خالق و [illegible] ہوں اور تمکو زمین مصر [illegible]
کرو اور عبادت غیر کی ترک کرو اوسدم حضرت موسی [illegible]
سنتی تہی نہیں جانتی کہ یہہ آواز خدا کی ہی یا شیاطین کی [illegible]

نہ دیکھین گی باور نکرین گی اوس دم ایک آگ آسمانسی نازل ہوئی اور سبکو جلادیا
اور موسی ایک شبانہ روز بیہوش رہی جبکہ ہوش مین آئی اور اسحال کو ملاحظہ
کیا روئی اور عرض کی خداسی کہ مین جا کر بنی اسرائیل سی کیا کہونگا جبکہ اونہون
مجہسی پوچہین گے کیا جواب دونگا حق تعالی نی پہر اونکو زندہ کیا وظللنا
والسلوی مختلف الخ ہرگاہ کہ موسی نی بنی اسرائیل سی کہا کہ بیت المقدس
مین جاؤ اور جابرین اور کردن کشونکو قتل کرو اور جنگ کرو اون لوگون نے
نافرمانی کی اور جنگ سی باز رہی حق تعالی اون پر غضبناک ہوا اور مدت چالیس سال
تک دس پانچ فرسخ مین اونکو سرگردان کیا کہ مسافت اوسکی پانچ فرسخ تک تہی کہ
اس مدت مین گرمی بیابان اور تابش آفتاب سی ایذا پاتی تہی اور ہرگاہ جبکہ صبح
کوچ کرتی شبکو پہر اوسی موضع مین اپنی تئین دیکہتی ہرگاہ کہ سوزش آفتاب سے بیتاب ہوی
بتضرع وزاری موسی سی عرض کی کہ تو درگاہ الہی مین عرض کر کہ حق تعالی
ہمکو سایہ عطا کری پس موسی نی دعا کی حق تعالی نی ایک ابر سفید کو بہیجا اور ہوا
سی ابہوای سرد آتی تہی ہرگاہ کہ سایہ اوسکی سی راحت پائی کہا کہ ای موسی مین آفتاب
سی تمنے امن پائی لیکن طعام نہین ہی کہ ہم اپنی گرسنگی دفع کرین حقتعالی نی حکم
کیا کہ بجای باران ترنجبین مانند برف کی طلوع صبح سی تا طلوع آفتاب برستی اور
ہوای جنوب ہوا کہ پرندہ آسمانی بریان کرتی اور گراوتی اور بعضی تفسیر مین یون
آیا ہی کہ وہ پرندہ جہان پر بیٹہی رہتی تہی اوسی جا آواز کرتی تہی ناگاہ
ایک ہوا چلتی تہی کہ بریان ہو کر گرتی تہی استخوان اوسکی باقی نہ رہتی تہی اور بعضی

ہی ہوئی کہ سماتی تہی قولوا حطۃ کہو استغفار ہی یعنی کہو ہم بخشش ہے ہمکو
اور ہماری گناہوں سی درگذر کر قتل المقسوم یعنی کہا یا واسطی اونکی کہ کہو لفظ حطۃ کو
اونہون نی اوسکی عوض مین حنطۃ کو اور حنطۃ گندم کو کہتی ہین فانزلنا رجزا من السماء
مراد رجز سی طاعون ہی جو ان پر آیا تہی کہ ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی
مرین ہی کہ ستر ہزار آدمی ہی مرگئی اور فرزند اونکی باقی رہی نکتہ
رکوع ششم الباب پانچ حرف مین بینات اوسکی دو ہی ہر شش...
عبارت لکہی ہے لحمد وعلی الناب الکتاب ظلموا
...اوسکی ایک ہزار بینات سی ... اور بینات اوسکی ...
...اوسکی دو ہزار ... سولہ ہین ...
ظلموا ال محمد الا رکباء العاد دین رحیم

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ ذُ قُلْتُمْ

يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کرسکیں گے اوپر کھانے ایک کی پس التجا کرو واسطے ہمارے

رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا

پروردگار اپنے سے کہ موجود کرے واسطے ہمارے اوس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین ترکاری سے

وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ

اور ککڑی اوسکی اور گیہوں سے اور مسور سے اور پیاز سے کہا موسیٰ نے

أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ

کیا بدل کرتے ہو تم اوس چیز کو کہ وہ ذلیل ہے بعوض اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہے

اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ

جاؤ شہر مصر کو یا اور شہر کو پس بہ تحقیق واسطے تمہارے وہ چیز ہے کہ سوال کیا تھا اور لازم کی گئی

عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ

اوپر اونکی خواری جزیہ کی اور درویشی کے اور پھرے اور ہوئے ساتھ غضب کے خدا کے

اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

یہ لزوم ذلت بسبب اس بات کی ہے بہ تحقیق وہ انکار کرتے تھے ساتھ آیات خدا کے اور

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا

قتل کرتے تھے پیغمبروں کو بدون حق کے یہ لزوم ذلت بسبب [illegible]

وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝

اور تھے حد سے گذرنے تھے

ع

قوله فقلنا اضرب بعصاك الحجر اور وہ پتھر مربع تھا بقدر سر آدمی کی کہ [illegible]

بہشت سے واسطے موسیٰ کے پہنچا تھا کہ وہ طور سینا پر تھا اور شعیب [illegible]

بہشت سے لائی تھی اور میراث شعیب سی پایا تھا اور شعیب نے [illegible]

موسیٰ کو دیا تھا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام میں مذکور ہے کہ موسیٰ نے

پانی کی اور ہاتھہ واسطے دعا کی اوٹھایا اور عرض کی الٰہی بحق محمد المصطفیٰ

وعلی سید الاوصیاء وبحق سیدۃ النساء والحسن المجتبیٰ وبحق الحسین افضل الشہداء

وبحق عترتہم وخلفائہم سادات الازکیاء ان تسقی کو آب عطا فرما وحدہ

نے فرمایا اے موسیٰ عصا کو پتھر پر مار قوله مشربهم روایت ہے کہ بارہ چشمی

آب شیرین سی وان ہوئی اور ہر گروہ سب سیراب ہے کی مرتبہ وگر عصا کو پتھر پر مارا

کہ وہ چشمی بند ہوگئی اور ہر روز جمع لاکہہ آدمی ونکو سیراب کرتے تھے قوله

ولا تعثوا عرب میں بولتی ہیں کہ عاث فلان یفلان ہر گاہ کہ سر اور وجود کی [illegible]

قتل کیا جاوی بعوض دوسری کی بنا بر مساوی ہونی دونوں کی قوله یعتدون

نے حدیث کی وارد ہے کر اگر وہ صبح کی وقت ستر پیغمبروں کو قتل کیا [illegible]

دوسری نماز کی وقت ایسا افلاس او پر واقع ہوا کہ ساگ بیچتی تھی [illegible]

کی ہی کہ یہود بعد موسیٰ علیہ السلام کی بانسی برس اختلاف [illegible]

طریق اختیار کیا اور بعد عیسیٰ علیہ السلام کی [illegible]

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ

[illegible]

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

[illegible]

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

[illegible]

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

[illegible]

الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ

[illegible]

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا

[illegible]

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ

[illegible]

الْخٰسِرِيْنَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي

[illegible]

السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○

[illegible]

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

[illegible]

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ

[illegible]

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ

[illegible]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ قَالُوا ادْعُ

[illegible]

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

[illegible]

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا

[illegible]

مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا

[illegible]

مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا

[illegible]

تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ

[illegible]

اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○

[illegible]

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا
کہا موسیٰ نے جو کہ خدا فرماتا ہی وہ ایک گائی ہی نہیں کام کی کہ نہیں تابع ہی کہ جوتی زمین کو اور نہ
تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ
پانی دیوی کھیتی کو سلامت رہی ہی نہیں ہی کوئی رنگ سوای زرد کی کہا اونہون نے اب لایا تو
بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝
ساتھ حق کے پس ذبح کیا اوسی کو اور نہ تھا کہ بجا لاتی اوسکو سبب

قوله نصارى جمع ہی نصران کی مانند ندمان اور ندامی کی کہا جاتا ہی رجل
نصران وامرأة نصرانية اور یا لفظ نصرانی مین واسطی مبالغہ کی ہی
مانند احمری کی اور نصاری کو اسواسطی نام نصاری رکھا ہی کہ نصرت کی اونہون نے
عیسی کے قوله صابئين یعنی وہ لوگ کہ دین کفر سی اور ادیان کفار کے
طرف گئی ہین وہ لوگ ہین کہ ہر مذہب سی بعضی امور اختیار کرتی ہین کہ ملائکہ کی
پرستش کرتی اور زبور کو پڑھتی ہین اور نماز طرف کعبہ کی ادا کرتی ہین یہہ
وہ لوگ ہین کہ ستارہ پرست ہین صابئين مشتق ہی صبا سی ساتھ ہمزہ کی
عرب مین بولتی ہین جسکہ کوئی خارج ہوا دین سی صبا فلان یعنی خارج ہوا
وہ شخص دین اپنی سی اور مراد صابئين سی ایک قوم ہی مشابہ نصاری کے قوله فوقكم الطور
اور سبب اسکا یہہ تھا کہ بنی اسرائیل نے نزول توریت سی سرکشی کی اور احکام
اوسکی قبول نہ کی حقتعالی نے جبرئیل کو حکم کیا کہ ایک پہاڑ کو کوہ فلسطین سے
اکھاڑ کر اوسکو طور کہتی ہین ... اور عرض مین ایک فرسخ تھا بقدر لشکر کہ اونکا تھا

کی اونہیں تھا اور تھا سلطنت آدمیکی سر رون اونکی سی دور رکھا اور راگی اونکی
ایک شخص روشن کی اور بھیجا اونکی دریای عظیم پیدا کیا ہر گاہ کہ اونہون نے
جای فرار نپائی تضرع وزاری سجدہ مین کئی اور گوشہ چشم طرف پہاڑ کی دیکھتی
تہی کہ مبادا پہاڑ سر پر گری قوله فِي السَّبْتِ یہ داب مین آیا ہی کہ
کو منع کیا تھا صید ماہی سے اور مامور ہوی تھی کہ صبح سی تا شام عبادت کرین
و لیکن اون لوگون نے حیلہ نکالا ہی کیا تفصیل اسکے یہہ ہی کہ ماہیان
دریا روز شنبہ بسبب امنیت کی اوس موضع مین جمع ہوتی تہین اور پانی
سی باہر لاتی تہین اور پھر کاکہ روز شنبہ تمام ہوتا تھا اوس موضع سے
چلی جاتی تہین اس حالکو دیکہکر نہایت وہ لوگ آزردہ ہوی اور ایک حیلہ پیدا کیا
اسطرحسی کہ قریب اوس دریا کی حوض صغیر صغیر درست کئی اور روز جمعہ مین
آب دریا کو اون حوضون مین لاتی تہی کہ اون حوضون مین مچھلیان جمع ہوتی
تہین آخر روز شنبہ کو راہ دریا کی بند کرتی تہی اسواسطی کہ مچھلیان دریا مین
پھر نہ جائین اور روز یکشنبہ کو نکالا ہی کی ... کہ ہم مخالف امر خدا نہین
کرتی اور یہہ لوگ ستر ہزار تہی ہر گاہ کہ مدت مدید اسپر گذری دلیر ہوکر روز
شنبہ کو بھی صید ماہی مشغول ہوی ہر چند صالحون نے منع کیا نہ مانا آخر الامر
داود علیہ السلام نے دعا کی بد اونکی حق مین کے تا انکہ حقتعالی نے اونکو صورت
بندر مسخ کیا قوله وَإِذْ قَالَ اور یہہ معرکہ اوسوقت مین ہوا تھا کہ قوم
موسی نے اپنے درمیان مین ایک مقتول پایا تھا عامیل اوسکا نام تھا یا تھی

تہی کہ قاتل اوسکا معلوم کرین قولہ هُزُوًا یعنی وہ کہتی تہی کہ ہمارے
ساتہہ تم ہنسی کرتے ہو ہم استفسار کرتے ہین کہ عامیل کو کسنی قتل کیا اور تم کہتی
ہو کہ گاو کو ذبح کرو قولہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ حضرت رسالت مآب نبی منقول
ہی کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ ان شاء اللہ کو نکہتی تو ہرگز اوس گاو کو نہ پاتی قولہ
جِئْتَ بِالْحَقِّ اور اوسکو نزدیک ایک جوان کی پایا کہ وہ نہایت متقی اور
صالح تہا اور ہمیشہ خدمتگاری مین ماں کی مشغول رہتا تہا اور نام اوس گاو
کا مذہبہ کہا تہا اور قیمت بازاری اوسکی تین درہم سے زیادہ نہتی ہرچند کہ بنی اسرائیل
قیمت اوسکی زیادہ کرتی تہی وہ جوان بہی اوسکی سی انکار کرتا تہا بسبب اسکی
کہ مرضی والدہ نہ پاتا تہا تا بجہہ کہ نوبت بیان تک پہنچی کہ بنی اسرائیل نے کہا
جس قدر کہ طلا اسکی جلد مین آئی کا ہم تجکو وہ قیمت اوسکی مین دین گی اوس جوان
صالح نے اپنی مادر مہربان سی سب حقیقت حال عرض کے تب والدہ نے اوسکو
اجازت بیچنی کی دی اور رسول سی منقول ہی کہ وزن طلا کا مطابق اوزان
دس گاؤنکی تہا بسبب بہترکاری اور اطاعت مادر اپنی کی قیمت اوس گاو
کی اس حد کو پہنچی تہی اور زیادہ قیمت اوس گاو کی دینی کی وجہ یہہ تہی کہ تا
سرزنش کو سزا ہو انکو اس جہت سی ہرگاہ کہ ایسی گاو خوبصورت
اور خوش [illegible] کہ نہایت جمال مین تہی قابل ذبح کی ہوئی بس گاؤ ہا [illegible]
[illegible] بطریق اولی سزاوار ذبح کی ہووین
کے نہ کہ قابل عبادت کے

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ
یاد کرو جب کہ قتل کیا تم نی نفس عامیل کو پس اختلاف کیا تم نی بیچ [illegible] مقتول کی اور اللہ ظاہر کرنیوالا ہی جس چیز کو
تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ
کہ چہپاتی ہو تم ۔ پس کہا ہم نی مارو اوس مقتول کو ساتہ بعضی اوس گاو کی اسطرح سی
يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
جلاویگا اللہ اموات کو قیامت مین اور دکہلاتا ہی تمکو دلائل اپنی کو شاید کہ تم
تَعْقِلُونَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذٰلِكَ
سمجہو ۔ بعد اسکی سخت ہوئی قلوب تمہاری بعد زندہ ہونی اوس مقتول کے
فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ
پس وی قلوب مانند سنگ کی ہین یا شدید تر ہین از روی سختی کی اور بدرستیکہ بعضی
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا
پتہروں سی البتہ وہ ہین کہ روان ہوتی ہین [illegible] اور بدرستیکہ بعضی [illegible]
يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ
شکستہ ہوتی ہین پس جاری ہوتا ہی [illegible] اور بدرستیکہ [illegible]
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
خوف خدا سی اور نہین اللہ غافل اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہو تم
أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
آیا پس طمع رکہتی ہو تم [illegible] ایمان لاوین [illegible] تمہاری [illegible]

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ
ایک گروہ اونمین سی کہ سنتی تہی کلام خدا کو پہر بدل ڈالتی تہی اوسکو
مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا
بعد اسکی کہ دریافت کرتی تہی اوسکو حالانکہ جانتی تہی وہ کہ یہہ تحریف ہے اور جسوقت ملاقات کرتی تہی
الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ
اون لوگونسی کہ ایمان لائی کہتی تہی کہ ایمان لائی ہم اور جسوقت خلوت کرتی تہی بعضی اونکی طرف
بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
بعضی کی کہتی تہی کیا خبر دیتی ہو تم ساتہہ اوس چیز کی کہ ہویدا کیا اللہ نی اوپر تمہاری
لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝
تاکہ حجت لاوین اوپر تمہاری ساتہہ اوسکی نزدیک رب تمہاری کی کیا پس نہین سمجہتی تم
أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا
کیا نہین جانتی وہ بدرستیکہ خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ چہپاتی ہین وہ اور اوس چیز کو
يُعْلِنُونَ ۝ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ
کہ ظاہر کرتی ہین وہ اور بعضی اونمین سے جاہل ہین نہین جانتی ہین توریت کو
إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ
مگر آرزوہا کہ ہی نہین وہ مگر گمان کرنی والی پس عذاب ہی واسطی اون لوگونکی
يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ
کہ لکہتی ہین کتاب ساتہہ دست اپنی کی پہر کہتی ہین وہ کو

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ
یہہ نزدیک خدا کی ہی تا مول لین عوض اسکی قیمت کمتر کو پس عذاب ہی واسطی اونکی
مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝
اوس چیز سی کہ لکہتی ہین دستہای اونکی اور عذاب ہی واسطی اونکی اوس چیز سی کہ کسب کرتی ہین
وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً قُلْ
اور کہتی ہین وہ نہ مس کریگی آتش ہمکو مگر روزہا کہ چند کہہ تو
أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهُ
کیا لیا ہی تمنی نزدیک خدا کی عہد کو پس نہین خلاف کرتا خدا عہد اپنی سے
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ
یا کہتی ہو تم اوپر خدا کی وہ چیز کہ نہین جانتی ہو تم آری جو شخص کہ کری
سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ
بدی کو اور گہیر لی اوسکو گناہ اوسکا پس وہ گروہ اہل
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
دوزخ ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگی اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل
الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ
نیک کئی یہہ گروہ اہل بہشت ہین وہ
فِيهَا خَالِدُونَ ۝
اوس مین ہمیشہ رہینگی

قوله فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا یعنی بعد اسکی کہا ہمنی مارو تم اس
مقتول کو ساتھ بعضی اوسی گاو کی مراد اوس بعضی گاو سی اصل دم یا زبان یا
کوئی نہیں ہے اور ہر کاہ مارا اوس مقتول کو پس زندہ ہوا اور خون گردن
اوسکی سی جاری تھا اور نام قاتلین اپنی کا ذکر کرتا تھا اور وہ دو بھائی تھے
کہ بوسطی مال صحرا مین لیکئی اور قتل کیا اور بعضی نے کہا پسر عم مقتول کی تھے
اور ہر کاہ کہ نام اون کشندگان کا اظہار کیا مجرد اس کہنی کی مر گیا
قوله لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنی جو شخص کہ قدرت زندہ کرنی نفس کی رکہتا
ہو ہر آئینہ ہر ذی حیات کو زندہ کر سکتا ہی اور ذکر اس قصہ کا صدق نبوت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر دلالت رکہتا ہی اسواسطی کہ وہ حضرت امی تھی اور
بنی اسرائیل کو اس قصہ سی آگاہ کیا اور بنی اسرائیل جانتی تھی کہ علم اس
قصہ کا اوسی شخص کو ہوگا کہ کتب سابقین کو دیکھا ہوا اور یہہ بطریق وحی اسکو
پہونچا اور اونہون نے بسبب عناد کی صداقت اونکی نہ کی چنانچہ حق تعالی
بعد اسکی بیان طغیان اونکے مین فرماتا ہی قوله ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ الخ
قوله مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ یعنی بعد اسکی جانا
اونہون نے حقیقت کو ہر گاہ درمیان قوم اپنی کی آئے کہا کہ سخن حق درباب امر و
نہی سنا ہمنی لیکن آخر الامر کہا اونہی پیغمبری اگر چاہو کرو چاہو نکرو حال آنکہ جانتی تھے
وہ کہ یہہ محض دروغ ہی اور حضرت علیہ السلام سی منقول ہی کہ مراد اس سی یہودان زمان
حضرت رسالت پناہی ہین کہ توریت کو سنتی تھے اور تبدیل کرتی تھی مانند اسکی

کہ مدح پیغمبر کو نکال ڈالتے تھی یا حسب خواہش اپنی تفسیر کرتی تھی خبر مین وارد ہی کہ
اکثر روز حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ یہودی بعد اسکی مدینہ مین آویگا
اسواسطی کہ آنی اونکی سی فساد ہوتا ہی چنانچہ بعضی منافقین یہودی اول روز پیغمبر
مین آتی تھی اور اظہار کرتی تھے کہ ہم مسلمان ہین اور آخر روز ہر کاہ اپنی جماعت
مین تھی کہتی تھی کہ ہم ایمان نہین لائی ہین اور بنا برین حق تعالی خبر دیتا ہے
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا الخ قوله أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیا کس واسطی
نہین عقل مین لاتی کہ اسرار اور امور مخفیہ دشمنونسی اظہار نکرو اور ایک قول مین
آیا ہی بعضی یہودان مدینہ سی قبل از بعثت رسول اصحاب کو اوصاف حضرت
سی کہ توریت مین تھے آگاہ کرتی تھی ہر گاہ کہ کعب وغیرہ لوگ اس سی آگاہ ہوئی منع
کیا کہ تم اصحاب کو صفات محمد سی خبردار نکرو تا حجت اونکی اوپر ثابت ہو قوله
إِلَّا أَمَانِيَّ یعنی جو کچھ کہ توریت مین موافق آرزو ہای اونکی ہی اور لفظ امانی
انکا یہہ ہی کہ جو رطب و یابس علما اپنی سی سنتی ہین صحیح اور درست جانتی
ہین چنانچہ مطابق قول اونکی بہشت کو مخصوص اپنی جانتی ہین او آبا واجداد
شفیع اونکی ہونگی قوله ثَمَنًا قَلِيلًا یعنی علمای یہود بواسطی رشوت لینی کی
تبدیل صفات حضرت رسالت پناہ کرتی تھی مثلا صفت اونحضرت کی توریت مین
باین تفصیل ہے کہ مرد ہی نیکو رو و مجعد مو و گندم گون سیاہ چشم میانہ قامت
دراز مو یک چشم حال آنکہ یہہ صفات دجال کی ہین اور ساتھ جاہلان قوم اپنی کے
کہتی تھی کہ یہہ صفات پیغمبر خاتم الانبیا کی ہین قوله إِلَّا أَمَانِيَّ

معدودۃ مراد اسی سات دن ہین یا چہل روز بعدد ایام گوسالہ پرستی کی

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا
یاد کرو جس گاہ کہ لیا ہمنی پیمان کو فرزندان یعقوب سی کہ عبادت کرو تم مگر
اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
اللہ کی اور ساتھ والدین کے نیکی کی اور صاحبان قرابت کی اور یتیمون کے
وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا
اور مسکینون کے اور گفتگو کرو آدمیون سے نیک اور برپا کرو
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا
نماز کو اور دو تم زکوٰت کو بعد اسکی برگشتہ ہوئی تم عہد سی مگر تھوڑے
مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا
تم سی حال انکہ تم روگردانی کرنیوالے ہو اور بھی یاد کرو جبکہ لیا ہمنی پیمان کو تم سی کہ نہ
تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ
گراؤ تم خون اپنونکا اور نہ نکالو تم قوم اپنی کو
مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ
گھرون اپنے سی پس اقرار کیا تم نے اس حال کہ تم سب گواہی دیتے ہو اور پھر بس
اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
تم ایسی گروہ ہو کہ قتل کرتے ہو تم قوم اپنی کو اور نکالتے ہو تم گروہ ایک کو

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
اپنونسی گھرون انکی سے باہمدگر یاری کرتی ہو تم اوپر انکی ساتھ گناہ اور سرکشی کے
وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
اور اگر آتے ہین نزدیک تمہاری اسیران ہوکے اسیر فدیہ دیتے ہو تم انکو حال انکہ وہ حرام کیا گیا
عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ
اوپر تمہاری اور نکالنا انکا آیا ایمان لاتی ہو تم ساتھ بعض کتاب کے اور
تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
انکار کرتی ہو ساتھ بعض کتاب کی پس کیا ہی جزا و بدلا اسکی جو کری ایسا تم میں سے
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ
مگر خواری و رسوائی بیچ زندگانی دنیا کی اور روز قیامت کی اور پھیری جاوینگے
اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
طرف سخت تر عذاب کی اور نہین ہے خدا غافل اس چیز سی جو کرتی ہو تم
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ
یہ وہ لوگ ہین کہ مول لیا حیات دنیا کو بعوض آخرت کی
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ ع
پس نہین تخفیف کیا جائیگا ان سے عذاب اور نہین وہ یاری کئی جاوینگے
قولہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ یعنی
یاد کرو جس گاہ کہ لیا ہمنی توریت میں [illegible] پیمان بنی اسرائیل سی یعنی فرزندان یعقوب

سی اور مراد انسی یہود ہین اور کہا معنی اونکو کہ پرستش کرو مگر اوس خدا کی کہ مراد
پرستش ہے قولہ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ اونہی یعنی نیکی کرو
پدر اور مادر سی بروش نیک اور حسن کی مثل شفقت اور رحمت کرنیکی حال اونکی
پر بالفعل وبیچ اونکی بین یاد عای خیر کرنیمین وسعی اونکی اور نیکی کرو خویشان اور اقربا
سی اور فرزندان پدری اور درویشون سی قولہ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ
یتامی جمع یتیم ہی مثل ندیم اور ندامی کے اور یتیم وہ ہی کہ جوان نہوا اور مر گیا
ہو باپ اوسکا اور جو کہ مر گئی ہو مادر اوسکی یتیم اوسکو نہین کہتے ہین اور برعکس
اسکی حیوانات دیگر مین ہے یعنی اگر مادر اوس حیوان کی مر گئی ہو اوسکو یتیم کہتے ہین
اور یتیم جواہر مین وہ ہی کہ مثل اوسکی نہو اور فرق مسکین اور فقیر مین اسوجہ سی کہ کتب
مین مسطور ہی کہ فقیر وہ شخص ہی کہ جسکی واسطی کچھ بالفعل ہو اگرچہ قوت سالیانہ نرکھتا ہو
بہ روایت ابن نجیب سی ہی اور مسکین وہ شخص ہے کہ اصلا مال نرکھتا ہو اس سی
معلوم ہوتا ہی کہ مسکین بدتر از فقیر ہی اصمعی نے کہا ہی کہ مسکین حسن فقیر سی ہے
اور یونس نی کہا ہی فقیر احسن ہی مسکین سے اور بعضی محققین نے کہا ہی فقیر
اور مسکین ہیچ نرکھتی قوت سالیانہ کی شخص مین اور خلاف اس امر مین ہی کہ بدتر ان دونو
مین کون ہی چنانچہ فراء اور ثعلب اور ابن سکیت نی کہا ہی کہ مسکین بدتر فقیر سی
ہی اور ابوحنیفہ بھی اسی کا قائل ہی اور علمای شیعہ سی مانند ابن جنید اور سلار
اور شیخ طوسی جیسے کتاب نہایہ مین مسکین کو بدتر از فقیر مظنون کیا ہی اور
دلیل اونکی قول حق تعالی ہی أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ اور معنی اوسکی

مین کہ مسکین وہ شخص ہے کہ شدت احتیاج سی خاک پر افتادہ ہی اور کہا ہی شافعی نے
مثل قول اصمعی کے اور شافعی قائل ہوئی ہین اسی ابن ادریس اور شیخ ابو جعفر
طوسی کتاب مبسوط اور خلاف مین اور دلیل اونکی یہ ہی کہ حق تعالی نی آیہ کو مین
فقیر کو پہلی ذکر کیا ہی اور مسکین کو بعد اسکی اسواسطی کہ اہتمام فقیر کا مسکین سی زیادہ ہی
اور یہ حجت بنا رکھتی ہے کی فقیر سی اور طلب کی ہی مسکینت چنانچہ قول آنحضرت
کا ہی اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي مَعَ الْمَسَاكِينِ یعنی خداوندا
زندہ رکھ مجھکو در حالیکہ مسکین ہون مین اور وفات دی مجھکو در حالیکہ مسکین ہون مین
اور حشر کر میرا ہمراہ مساکین کی اور حق یہ ہی کہ مسکین بدتر ہی حال مین فقیر سی چنانچہ
وارد ہوا ہی روایت صحیح مین عبد اللہ بن مسکان سی اور اسی طرحسی روایت کی ہی
ابی بصیر سی کہ کہا نبی نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ قول حق تعالی کا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ قولہ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ یعنی برپا رکھو نماز کو اوس طریق سی
کہ شرع مین مبین ہوا اور دو تم زکوۃ کو اوس وجہ سی کہ حکم کیا گیا ہی پس گشتہ ہوئی
تم عہد سی مگر چند مرد ہان تم سی کہ ایمان لائی تہی حالانکہ تم روگردانی کرنی والی ہو حکم
توریت سی اور باب اطاعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی یعنی عادت تمہاری ہی ہموارہ روگردانی
ہی ایفاء عہد و قول اطاعت سی قولہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ
دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ
تَشْهَدُونَ ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا

مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن

یعنی یاد کرو وقتیکہ لیا ہمنی پیمان جبکہ اور تمہارے سی کہ خونریزی نہ کرو اور اخراج نہ کرو
کو خانمان اونکی سے بعد اسکی اقرار کیا تمنی حالانکہ تم گواہی دیتی ہو بعد اسکی تم
ایسی گروہ ہو کہ پیمان کو توڑا تمنی ہاں وجہ کہ قتل کرتی ہو آپ کو اور نکالتی ہو ایک
فریق کو تم قوم سے اپنی گھر سے درحالیکہ تم پشت ہوتی ہو اوپر اوس قوم مرک
بایکدیگر یاری کرتی ہو بسبب گناہ اور تعدی کی مروی ہی کہ مدینہ میں دو قبیلہ تھی
یہود سی ایک کو قریظہ اور دوسری کو نظیر کہتی تھی کہ بایکدیگر مقاتلہ کرتی تھی
اور قبل از ہجرت دو قبیلہ مشرکین سی تھی ایک اوس دوسری خزرج بنی قریظہ ہمراہ
اوس کے متفق ہوئی اور بنی نظیر خزرج کی اور ہر فرقہ یہود معاونت ہم عہد اپنے
کی دوسری فرقہ سی کارزار کرتی تھی بعد غلبہ کی منازل انکی میں شعلہ زن
تھی تاانکہ قوم مغلوب مضطر ہوکر جلای وطن کرتی تھی اور جب کوئی اسیر ہوتا تھا
باتفاق اوسکو مول لیتی تھی جسطرحسی کہ حق تعالی فرماتا ہی قولہ وَإِن يَأْتُوكُمْ

أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ
بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ
مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ
الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

یعنی اگر آویں نزدیک تمہارے اسیران بنی اسرائیل سے دشمن میں گرفتار ہوئی ل

ہی ہو حالانکہ نکالنا انکا حرام کیا گیا ہی اوپر تمہارے اخراج اونکا پس ایمان لاتی ہو تم
ساتھ بعض کتاب توریت کی اور وہ فدیہ اسیران ہی اور انکار کرتی ہو تم ساتھ بعض
اوسی کتاب کی کہ وہ قتل کرنا اور بدل کرنا اونکا ہی دیار سی پس نہیں جزا ہی اوس
شخص کے جو بجالاوی اوسکو مگر خواری اور رسوائی زندگی دنیا میں اور روز قیامت
میں وکی جاینگی وہ سخت تر عذاب کہ وہ آتش دوزخ ہی اور نہیں خدا غافل
اوس چیز سی کہ بجالاتی ہو تم اے یہود مثل توڑنی عہد وغیرہ کی اور وہ توڑنی
والی عہد کی یہ لوگ ہیں کہ مول لیتی ہیں دنیا کو بعوض آخرت کی پس نہ سبک کیا جایگا
اونسی عذاب اور نہ وہ یاری کیے جاینگے ۞

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ
اور بالتحقیق دی ہمنی موسی کو کتاب توریت اور لائی ہم پس اوسکی
بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ
رسولوں کو اور دیا ہمنی عیسی پسر مریم کو معجزات ظاہر اور قوی کی ہمنی
بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ
جبرئیل کی آیا پس ہر وقت کہ آیا تمہاری رسول کی ساتھ اوس چیز کہ دوست نہیں رکھتی
أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ
نفوس تمہاری طلب بزرگی کی تمنی پس ایک گروہ کی تکذیب کی تمنی اور ایک گروہ کو قتل کرتی
وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ
یا یہود کہتی ہی دل ہمارے غلاف میں ہیں بلکہ لعنت کی اونکو خدا نی سبب کفر انکی کی

فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ

پس تھوڑے ہی وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اور جس وقت کہ آئی انکو کتاب نزدیک

عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ

خدا کے تصدیق کرنے والی ہے واسطے اوس چیز کے ساتھ انکے ہے اور تھے آگے اس سے فتح مانگتے

عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا

اوپر اون لوگوں کی کہ کافر ہوئے پس جس وقت کہ آیا انکو جو کچھ پہچانا تھا کافر ہوئے

بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ

ساتھ اوسکی پس لعنت ہے خدا کی اوپر کافروں کے بری ہے وہ چیز کہ بیچا اونہوں نے ساتھ اوسکے جانوں اپنی کو

أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ

یہ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کیا خدا نے ضد سے کہ اتارتا ہے خدا فضل

فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ

اپنے سے اوپر جسکو چاہتا ہے بندوں اپنے میں سے پس پھرے ساتھ غضب کے اوپر غضب کے

وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا

اور واسطے کافروں کے ہے عذاب خوار کرنے والا اور جس وقت کہا جاتا ہے واسطے انکے ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے

أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا

کہ نازل کیا اللہ نے کہا انہوں نے ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی اوپر ہمارے اور انکار کرتے ہیں ساتھ اوسکے

وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ

کہ سوائے اوسکے ہے اور وہی حق ہے درحالیکہ تصدیق کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ ساتھ انکے ہے کہہ پس کیوں قتل کرتے

أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ

پیغمبروں خدا کو آگے اس سے اگر ہو تم ایمان والے اور البتہ

جَاءَكُمْ مُوسَى بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ

آیا تمہارے پاس موسی ساتھ نشانیوں کے پھر پکڑا تم نے بچھڑے کو پیچھے اوسکے

وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا

اور تم ظلم کرنے والے ہو اور یاد کر جس وقت کہ لیا ہم نے عہد تمہارا اور بلند کیا ہم نے

فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا

اوپر تمہارے طور کو پکڑو جو کچھ دیا ہم نے تمکو ساتھ قوت کے اور سنو

قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ

کہا انہوں نے سنا ہم نے اور نافرمانی کی ہم نے اور پلایا گیا بیچ دلوں انکے بچھڑا

بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

بسبب کفر انکے کے کہہ بری ہے وہ چیز کہ حکم کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے ایمان تمہارا اگر ہو تم

مُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ

ایمان لانے والے کہہ اگر ہے واسطے تمہارے گھر آخرت نزدیک

اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ

خدا کے درحالیکہ مخصوص تمہارے واسطے ہے سوائے لوگوں کے پس آرزو کرو موت کی اگر

كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ

ہو تم سچے اور ہرگز نہ آرزو کرینگے اوسکی کبھی بسبب اوس چیز کے کہ آگے بھیجا ہاتھوں انکے نے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى

اور اللہ عالم ظالمون کا اور البتہ پاوی تو اونکو حریص ترین مردمان اوپر

حَيٰوةٍ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

زندگی دنیا اور بیچ اون لوگون کی کہ شرک لائی ہین دوست رکہتا ہی ایک اونکا عمر دیجائی ہزار

سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَاللّٰهُ

سال اور نہین کوئی دور کرنی والا اوسکو عذاب سی ہرچند عمر دراز دی جائی اور اللہ ۝

بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ع

دیکہنی والا ہی جس کی کہ عمل مین لاتی ہین وہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا

تَقْتُلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا

يُؤْمِنُوْنَ یعنی ہر آئینہ دی ہمنی موسی علی نبینا وعلیہ السلام کو کتاب

توریت کہ درمیان احکام یہود کی ہی اور بہیجا ہمنی بعد موسی کی رسولونکو مانند

یوشع اور اشمویل و شمعون و داود و سلیمان و شعیب و ارمیا و عزیر و حزقیل و الیاس

و یونس و زکریا و یحیی علی نبینا و علیہم السلام کی اور دیا ہمنی عیسی علیہ السلام

کو کہ پسر مریم تہا نشانہای روشن اور معجزات ہویدا اور مدد کی ہمنی اوسکی بروح

پاکیزہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین کہ رفیق ہمنشین عیسی علیہ السلام تہی و یا

عیسی علیہ السلام ساتہ روح پاکیزہ کی آراستہ کیا ساتہ اسم اعظم کی کہ ہر گاہ پڑہتی

اوسکی مردیکو زندہ کرتی تہی یا انجیل کہ تازگی اور زندگی جان کی ہی ساتہ اوسکی

پس جسوقت کہ آیا تمکو رسول ساتہ اوس چیز کی کہ دوست نہین رکہتی ہین اوسکو

نفوس تمہاری یا حکم اوسکا موافق مدعای نفس اور خواہش تمہاری کی نہین

تہا سرکشی کی تمنی ساتہ اوسکی یعنی تہا وکہمند کرا امر اور فرمان اوسکا بجا

نلائی پس ایک گروہ کو اونکی تکذیب کی تمنی مثل مصطفی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی اور ایک گروہ کو اونسی قتل کیا تمنی مانند زکریا و یحیی علیہ السلام

کی کہا یہودیون نی دل ہماری غلافین مین یعنی خدا نی اونکو بیچ پردہ

بند کیا ہی بحث سکی کہ جو کچہ اوپر ہماری تو پڑہتا ہی تو یا ساتہ ہماری لاتا ہی تو

نہین پہونچتا [illegible] سمجہتی ہین ہم اوسکو پس حق تعالی نی قول اون

[illegible] بلکہ لعنت کیا اللہ نی اونکو رحمت اور لطف اپنی سی سبب

اونکی کی اور اوس سی معلوم ہوا کہ کفر فعل بندہ کا ہی کس واسطی کہ اگر فعل خدا

ہوتا تو سزاوار لعن کی نہوتی پس کم وہ چیز ہی کہ جسکا ایمان لاتی ہین کم وہ

لوگ کہ ایمان لاتی ہین مانند عبداللہ بن سلام اور تابعین اوسکی

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ

قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ

اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا

اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

ہر گاہ کہ آئی اونکو کتاب تصدیق کرنی والی جو نزدیک اونکی ہی مثل خبریں بابت بعثت محمد اور حشر
اور روز قیامت وغیرہ کی حال اوسکی قبل ورود قرآن در وقت درپیش
طلب نصرت اور فتح کرتی تہی ساتہہ اوسکی اوپر اون لوگون کی کہ کافر ہوئی مراد
مشرکین عرب ہین اور معنی یستفتحون کی چار وجہ سی ہین ایک یہہ ہی کہ معنی
نصرت ہی یعنی طلب نصرت کرتی تہی باین کیفیت کہ کہتی تہی وہ در وقت محاربہ
اللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِحَقِّ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ اللّٰهُمَّ انْصُرْنَا
بِحَقِّ النَّبِيِّ الْمَبْعُوثِ إِلَيْنَا یعنی ای خدا کہول اوپر ہمارے اور فتح
دی ہمکو اور یاری اور تائید کر ہماری بحق نبی امّی کی ای بار الٰہ نصرت دی ہمکو
بحق نبی کی مرسل ہی طرف ہماری اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ کہتی تہی وہ
اون لوگونسی کہ مناظرہ کرتی سات اونکی کہ یہہ محمد جب کہ [illegible]
وہ نصرت ہماری کریگا اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ معنی یستفتحون کی یہہ ہین کہ
سب کہتی تہی علما اپنی سی صفات نبی کو کہ عرب مین مبعوث ہوگا اور یہی ہی
عالم الصفات نبی پس ہر گاہ مبعوث ہوئی انکار کیا اونہون نی اوسی نبی کا
اور وجہ چہارم یہہ ہی کہ طلب احکام قرآن کرتی تہی رب اپنی سی واسطی
نلنی کی کفار عرب سی پس جسوقت کہ آئی اوپر اونکی وہ چیز کہ پہچانا تہا اونہون نی
بیچ توریت کی کہ وہ محمد اور قرآن ہی کافر ہوئی ساتہہ اوسکی وجہ شبہہ اونکی
کی یہہ تہی کہ پیغمبر آخر الزمان نسل اونکی سی ہوا اور ہر گاہ کہ اسمٰعیل سی ہوئی حسد
عناد کیا اور اوسکا کافر ہوئی اور بسبب قوت ریاست کی اونسی ایمان نہ لائی

پس لعنت اور دوری رحمت خدا سی کفار پر کہ بعلم خود کافر ہوتی تہی عناد کا اور فخر
انکار رکہتی تہی بعد اسکی درمیان مشابہت کی کہ اختیار کرتی وہ دنیا کو
دین پر برا ما ہی بدی وہ چیز کہ بدل کیا اوسکو بیچا نفس خود یعنی حشمت
کہ منکر اور کافر ہوئی اوس چیز سی کہ نازل کیا تہا خدا نی امور ہدایت سی کہ
قرآن ہی حاصل یہہ ہی کہ کفر کو ہلاکت نفس پر اختیار کرتی تہی واسطی
اس امر کی کہ خدا نی چاہا بہیجنا قرآن کو نازل کرنا پس سزاوار غضب خدا کی
ہوئی اوپر غضب دیگر کی اس جہت سی اول بسبب انکار عیسی اور
انجیل کی مستحق غضب ہوئی اور ثانیا بسبب انکار محمد اور قرآن کی اور
ممکن ہی کہ تکرار غضب بجہت ذلت و خواری اونکی کی ہو اور ایسا غضب
کہ خوار کرنی والا اور رسوا کرنی والا ہی قوله وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا
أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ
مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ یعنی جب
کہا گیا یہودیون کو کہ ایمان لاؤ تم ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی
انجیل اور قرآن سی اور سب کتابہای آسمانی سی کہا اونہون نی ایمان
لاتی ہین ہم ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی اوپر ہمارے یعنی توریت
درحالیکہ کافر ہوتی ہین اوس چیز سی کہ غیر کتاب توریت کی ہی اور وہی حق

یعنی قرآن کہ نازل ہوا ہی نزدیک خدا سی درحالیکہ تصدیق کنندہ ہی
اور موافق ہی اوس کتاب کے کہ نزدیک انکی ہی یعنی توریت سی بعد اسکی
اعتراض فرماتا ہی قولہ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ الخ یعنی کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پس کسواسطی قتل کرتی تہی پیغمبرون کو قبل اسکی اگر تم ایمان لانی
والی توریت سی اور بدرستیکہ آیا طرف تمہاری موسی ساتہہ معجزہ ہای روشن
کی اور مراد اس معجزات سی وہ معجزات ہین کہ اشارہ اونکا اس آیت مین
ہوا ہی قولہ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ یعنی نو معجزے
موسی کو خدا نی دی تہی ید بیضا جاری ہونا آب کا سنگ سی پہاڑ کا دریا
عصا کا مار ہو جانا طوفان پانی کا جراد یعنی ٹڈی قمل یعنی چچڑی ضفادع یعنی مینڈک
دم یعنی لہو قمل یعنی بعضی کہتی ہین وہ کرم کہ گندم سی نکلتا ہی کہ
کہتی ہین بعد اسکی پیا تمنی گوسالہ کو بخدائی پس از جانی موسی کی طرف
طور کی اور تم بیداد کرنی والی تہی اور نفس اپنی کی بسبب گوسالہ پرستی
پایا اور نہ کہتی تہی معجزات کی قولہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا
قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ
بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ قُلْ إِن كَانَتْ
لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِندَ اللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن
كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی یاد کرو ہم کا وہ کہ لیا ہمنی عہد و پیمان سی اور اوٹہایا او

سر تمہاری کی کوہ کو کہ موسوم تہا طور کر کی اونکو جہاں کی فلسطین سی کہ وہ ایک
شہر ہی شہرہای شام سی اور کہا ہمنی ساتہہ تمہاری کہ لو تم جو کچھ
دیا ہمنی تمکو ساتہہ قصد درست و کوشش تمام کی اور سنو تم احکام کو کہا
انہون نی سنا ہمنی گفتار تیری کو اور نافرمانی کی ہمنی امر تیری کی اور داخل
کی گئی حلاوت اوسکی بیچ محبت گوسالہ کی بسبب گمراہ کرنی سامری کی بسبب کفر
اونکی کہ وہ خدا کو جسم جانتی ہین اور کوئی جسم بہتر گوسالہ سی نہ پایا تہا بعد
حق تعالی فرماتا ہی کہہ اے محمد برا وہ چیز ہی کہ حکم کرتی ہی ساتہہ اوسکی ایمان
تمہارا کہ وہ انکار نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور قرآن کا اگر ہو تم
ایمان لانی والی بتوریت بعد اثبات عدم ایمان اونکا ہی ساتہہ توریت کے
یعنی اگر ایمان لاتی ہوتی ساتہہ توریت کی امر نکرتی ساتہہ اس قبائح کی
اور ہر گاہ کہ تمسی اعمال قبائح صادر ہوئی پس البتہ توریت سی نہین ایمان
لاتی اور باوجود اس اعمال قبیحہ کی دعوا کرتی ہو کہ بہشت سواے تمہاری
کوئی نہ پایگا لہذا حق تعالی فرماتا ہی کہ کہہ تو اے محمد جواب دعوی
مین کہ آرزوی مرگ کرو تم اگر ہو تم راست گو یعنی اسواسطی کہ اہل
اللہ مشتاق جنت ہین کہ وہ موضع رفاہت ہی اور آرزوی مرگ
کرتی ہین اور انواع لذت پاتی ہین اوس مین قولہ وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ
النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ

أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

ہٹانے والا اور ... کرنیکی وہ مرگ کی جہت سبب اسکی کہ اگلی عمل مین لاتی ہین وہ سب
اونکی اعمال موجب دوزخ سی مانند قتل انبیا و تحریف بعثت رسالت پناہ اور
انکار اوسکی حضرت کا باوجود علم اونکی حقیقت آن امور کو اور خدا دانا ہی
باحوال ستمکاران اور دروغ گویان یہہ قید ہی کہ دروغ گو مین اپنی
دعوی مین اور ہر آئینہ پاتا ہی تو یہودان کو حریص ترین مردمان زندگانی
اداون لوگون سی کہ شرک کرتی ہین اور ذکر مشرکونکا باوجود داخل ہونی
زمرۂ ناس مین اس جہت سی ہی کہ حرص انکو بہت ہی اسواسطی کہ
سوای اس حیات کی حیات دوسری نہین جانتی یعنی حرص اہل
کتاب کی بیشتر ہی اہل شرک سی اس وجہہ سی کہ [illegible]
اونکا کاش عمر دی جای ہزار سال نہین ہی کوئی دور کرنی والا عذاب
آتش دوزخ سی اگرچہ عمر دراز کی جائی دفع عذاب اونسی ہیود کا خدا دانا ہی
اوس چیزی کہ عمل مین لاتی ہو وغیر اونکی مروی ہی کہ بعضی یہود کہتی تہی کہ جبریل
صاحب محمد ہی وہی اوپر لاتا ہی اور ہمیشہ رحمت اور عذاب بہت پہونچی
واکثر بلا و مکروہ ہمکو ... کیا اگر جای اوسکی میکائیل ہوتا ہم ساتہہ محمد کی ایمان
لاتی تحملہ ہشتدر بیان آیاتہ کو ع یازدھم سوال چار حرف مین بنات
اوسکی ایک سی نود ہوتی ہین نکلی موافق اوسکی یہہ عبارت هُوَ مُحَمَّدٌ
جَاءَكُمْ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمْ پندرہ حرف مین بنات اوسکی جو ستی

ہین نکلی اوسی یہہ عبارت بِمُوَالَاتِ عَلِيٍّ وَكَيْلِهِ هُوَ جِبْرِيلُ فَقَرِيبٌ بِآيَاتٍ
مین بنات اوسکی ایک سی چہانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہی
أَيْ بِنَبَأِ أَحْمَدَ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ خمس حرف مین بنات
نوسی ... ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی ای یکفروا
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي عَلِيٍّ الْهَادِي وَلِيِّ اللَّهِ

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ
کہدی اسی محمد جو ہو دشمن واسطی جبریل کی پس تحقیق اسنی اتاری کتاب اوپر دل تیری
بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَ
ساتہہ حکم خدا کی درحالیکہ تصدیق کرنیوالی ہی واسطی اوس چیز کی جو اوسکی اگلی ہی اور ہدایت اور
بُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ
بشارت دینی والی واسطی مومنین کی جو شخص ہو دشمن واسطی خدا کی اور ملائکہ اوسکی
وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ
اور انبیا اوسکی کی اور جبرئیل اور میکائیل کی پس تحقیق اللہ دشمن ہی واسطی کافرون کی
وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا
اور ہر آئینہ نازل کیا ہمنی طرف تیری آیتیں روشن کو اور نہین کافر ہوتی ساتہہ اوسکی
إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ
مگر فسق کرنے والی آیا نہین ہی جب کہ عہد کیا اونہون نی عہد کو پہینکا اوسکو

فريق منهم بل اكثرهم لا يؤمنون ۝ ولما جاءهم

ایک گروہ انمیں سے بلکہ اکثر انکے ایمان نہیں لاتے ہیں اور جب کہ آیا انکو

رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فريق من

رسول نزدیک خدا سے تصدیق کنندہ واسطے اوسکے کہ ساتھ انکے ہی پھینکا ایک گروہ نے

الذين اوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم

اونمیں سے کہ دی گئی تھی انکو کتاب کتاب خدا کو پس پشت اپنی گویا کہ وہ

كانهم لا يعلمون ۝ واتبعوا ما تتلوا الشياطين

نہیں جانتے ہیں اور پیروی کی انہوں نے اوس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیاطین

على ملك سليمان وما كفر سليمان ولكن الشياطين

اوپر ملک سلیمان کے اور نہیں کافر ہوے سلیمان و لیکن شیاطین

كفروا يعلمون الناس السحر وما انزل على الملكين

کافر ہوے سکھلاتے تھے آدمیوں کو سحر کو اور جو نازل کی گئی تھی اوپر دو فرشتوں کے

ببابل هاروت وماروت وما يعلمان من احد

شہر بابل میں کہ ہاروت اور ماروت اور نہیں تعلیم کرتے تھے وہ دو کسیکو

حتى يقولا انما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون

تا وقتیکہ کہتے تھے وہ نہیں ہم مگر آزمایش پس نہ کافر ہو تو پس دریافت کیا

منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه وما هم

اون دونوں فرشتوں میں سے اوس چیز کو کہ جدائی ڈالتے تھے بسبب اوسکے درمیان مرد اور زوجہ اوسکی کے اور نہیں ہیں

بضارين به من احد الا باذن الله ويتعلمون ما

ضرر پہنچانے والے بسبب اوسکے کسیکو مگر بحکم خدا اور دریافت کرتے ہیں

يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه

کہ ضرر پہنچاتی ہی انکو اور نہیں نفع دیتا انکو اور البتہ جانتے تھے کہ جس شخص نے مول لیا اوسکو

ما له في الاخرة من خلاق ولبئس ما شروا به

اور نہیں واسطے اوسکے بیچ عقبیٰ کے کچھ حصہ اور البتہ بری وہ چیز کہ بیچ کیا ساتھ اوسکے

انفسهم لو كانوا يعلمون ۝ ولو انهم

نفسہای اپنی کو اگر تھے وہ جاننے والے اور اگر بدرستیکہ

امنوا واتقوا لمثوبة من عند الله خير لو

ایمان لاتی اور پرہیزگاری کرتی البتہ ثواب ہی نزدیک خدا کے بہتر اگر

ع كانوا يعلمون ۝

تھی وہ جانتی

فوائد قل من كان عدوا لجبريل فانه نزله على قلبك باذن الله مصدقا

لما بين يديه وهدى وبشرى للمؤمنين من كان عدوا لله وملائكته

ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين ۝

یعنی ای محمد اونکی جواب میں کہہ کہ جبرئیل نے لا کے اتاری آنکھی ہی پس جو کوئی دشمن ہووے

بلا شک وہ دشمن خدا ہی پس تحقیق کر وہ لایا ہی قرآن نزدیک تیری بفرمان حق

درحالیکہ قرآن تصدیق کنندہ ہی اوس چیز کو یعنی اوس کتاب کو کہ آگے تھی

نازل ہوئی مانند توریت وانجیل کی اور راہ دکہلانی والی ہی اور مژدہ دینی والی بہشت
واسطی مومنین کی نجات سی دوزخ اور بلند درجات کی اور جو شخص کہ ہی دشمن خدا اور ملائکہ
اور رسول اور جبرئیل اور میکائیل کا پس بدرستیکہ خدا ہی تعالی دشمن ہی واسطی
کافروں کی کہ دشمن ملائکہ اور پیغمبران ہین پس لامحالہ یہود ان اہل جہنم سی ہوئی
روایت ہی کہ ابن صوریا اعلم علمای یہود تہا کہا اوسنی ای محمد جو کچہہ واسطی ہمارے
لایا تو اوسکو جانتی ہین ہم اور پہچانتی ہین اور جو کچہہ ہو ہماری نازل نہین اتباع حق مین تم
حق تعالی رد قول اونکی مین فرماتا ہی قوله تع وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا
نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ
اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی ہر آینہ نازل کیا ہمنی طرف تیری آیتہا
روشن کو یعنی قرآن اور نہین کافر ہوتی ہین ساتھ اوسکی مگر گروہ کہ ایمان سی نکل گئی ہین یعنی نافرمان
سرکشان اہل کفر مین یعنی ابن صوریا اور سنا تابعین اوسکی یہ مروی ہی کہ مالک بن
صیف یہودی نی کہا تہا کہ حق تعالی نی زبان موسی کی نہین عہد کیا ہی کہ سرکار دو
پیغمبر آخر الزمان صلعم ہو اوسکا ایمان لاؤ اور تصدیق کرو اور کبہی نہی درمیان خدا اور ہمارے
کوئی عہد تہا کہ جسکا مذکور توریت مین ہوا ہی لہذا حق تعالی نی یہ آیہ بہیجا
قوله تع أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا الخ یا نہین ہی کہ عہد کیا اونہون نی اور بعد اوسکی عہد
نقض کیا اوسکا ایک گروہ نی اونسی بلکہ بہت اونسی ایمان نہین لاتی ہین

توریت سی اور اوسوقت کہ آیا واسطی اونکی رسول نزدیک خدا سی مانند محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کی کہ تصدیق کرنی والا ہی واسطی اوس چیز کی کہ ساتہ اونکی ہی مراد اوس سی
کتاب توریت ہی ترک کیا ایک فریق نی اون لوگونسی کہ دی گئی تہی اونکو کتاب
پس پشت اپنی اور وجہ عدم ایمان اونکی ایسی پیغمبر کی کہ تصدیق کنندہ ہو توریت کا
یہ ہی کہ درحقیقت ایمان بتوریت نہین رکہتی ہین اس واسطی کہ توریت مین اخبار حقہ
اون پیغمبر کی ہین کہ معجزات ظاہرہ رکہتی تہی اور اوس مین مرقوم ہی کہ یہود نقض عہد
کرینگی اور ازین قبیل اور احکام بہت ہوتی ہین کہ جنسی تصدیق اخبار ہمیں معلوم ہوتی ہی
منقول ہی کہ عہد سلیمان مین شیاطین اور دیو وغیرہ شعبدہ کو ہمراہ کہانت
علم لاتی تہی اور اوسکو میان جہلا شایع کرتی تہی سلیمان علیہ السلام مطلع
ہوئی اون نوشتونکو طلب کیا اور ایک صندوق مین مقفل کرکی زیر تخت
مخفی اور پوشیدہ رکہا بعد وفات حضرت سلیمان شیاطین وغیرہ نی اوسکو
نکالا اور عوام الناس کو آگاہ کیا کہ سلیمان بہی سحر و شعبدہ بادشاہی کرتی
اور اسی واسطی یہود سلیمان کو بسحر وجادو منسوب کرتی تہی بنا بر اسکی رد قول
اونکی مین فرماتا ہی قوله تع وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ
سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ
مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ

وما هم بضارين به من احد الا باذن الله
یعنی پیروی کی یہودیون نی اوس چیز کی کہ تلاوت کرتی تہی شیاطین زمان
بادشاہی سلیمان کی اور نہین کافر ہوی سلیمان بسبب جادو کی آور وجہ تسمیہ جادو
بکفر یہہ ہی کہ سحر پر وجہ حلال جانتی تہی جادو کی کفر ہی اور انبیا معصوم از خطا
ہوتی ہین لہذا نفی اوسکی حق تعالی کرتا ہی لیکن شیاطین بسبب سامری کی
کافر ہوتی تہی درحالیکہ تعلیم جادو بمردمان کرتی تہی اور پیروی کرتی تہی اوس
چیز کی کہ نازل کی گئی تہی دو فرشتون پر شہر بابل مین از شہرہای کوفہ کہ نام
اون دونو کا ہاروت وماروت ہی سبب وہ یہہ تہا کہ در زمان ادریس
اور جادو درمیان مردمان فاش اور ظاہر ہوتا تہا اور انواع فسق وفجور
بسبب اوسکی ظہور مین آتی تہی اور اسیطرح سی فسق وفجور مشتہر رہا تا زمانہ
نوح مردمان بساحری مشغول رہی اور ترک دین اسلام کرتی تہی حق تعالی نی
ان دونو فرشتونکو دنیا مین نازل کیا اور مثل بصورت انسان ہوئی تا اونکو
اس جادو سی منع کرین اور عقوبت جزا اوسکی خوف دلاوین اور حقیقت سحر سی
اونکو آگاہ کیا تا ابطلان اوسکا معلوم کرکی اجتناب کرین اور مثل اسکی کرکو
زہر ہلاہل کی حقیقت سی آگاہ کری تا اوس سی مجتنب ہو کہاوی اور وہ دونو
فرشتی تعلیم نکرتی تہی کسیکو جادو کو تا اینکہ بطریق نصیحت اور موعظہ قبل تعلیم
اوس سی کہتی تہی کہ یہہ آزمایش کی واسطی آئی ہین اور ہم فتنہ ہین کہ تم اسکو
اختیار کرو اور مجتنب ہو اس سی اور ثابت قدم رہو اپنی ایمان پر اور کافر نہو کہا

سکی کرنی جادو مین کچہ گناہ نہین ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک جماعت
زمان نبی سی بسبب اخذ علم سحر بغایت شوق کا وہ کو سحر معارضہ کرتی تہی تا خوبی اوسکی ثابت
ہو کہ وہ جان جینگا وہ سحر کو معجزہ اونکی حقیقت مین سحر معجز نہین ہی اور معجزہ کو سحر باطل نہین
کرسکتا ہی مین بند کرتی تہی لوگ اون دونو سی اوس جادو کو کہ جدائی واقع ہو
بسبب اوسکی درمیان شوہر اور زوجہ اور وہ فرشتی منع کرتی تہی کہ تم عمل
مین نہ لاؤ اور نہین ہین جادوگران ضرر پہنچانی والی اوس سحر سی کسیکو مگر
باذن خدا اور معنی اون کی علم کی انہی مین ہر چند معانی دیگر بہی اسکی ہین لیکن
مناسب شان حق یہی معنی علم ہین اسواسطی کہ اگر معنی اسکی بحکم خدا ہون پس لازم
ہی کہ زنا اور قتل پیغمبران اور دزدی اور غصب حقوق مردمان درست ہو
ہرگاہ کہ یہہ قول باطل ہی پس مقدم یہی ہی مثل اسکی بخلاف اہل سنت اور جماعت کی
کہ وہ قائل ہین کہ خالق افعال بندگان حق تعالی ہی اور یہہ ظلم صریح ہی کہ تا
بندی سی جادو کراوی اور وہی بعد اس کی عذاب کری قولہ تعالی و
يتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتريه ما له في
الآخرة من خلاق ولبئس ما شروا به انفسهم لو كانوا يعلمون ولو انهم
امنوا واتقوا لمثوبة من عند الله خير لو كانوا يعلمون
یعنی اخذ کرتی تہی اوس چیز کو کہ ضرر پہنچاتی ہی اونکو اور نہین نفع دیتی ہی اونکو
اور ہر آئینہ خوب جانتی ہین یہودی اوس شخص کو کہ خرید کرتا ہی جادو کو یعنی
بدلتا ہی دین حق کو جادو کو نہین ہی واسطی اوسکی آخرت مین حصہ یعنی

یعنی یہ مراد خلاق سی خلاصی ہی یعنی دار آخرت میں خلاصی نہیں اسلئی کہ
اور بہر آئینہ بُرا ہی وہ چیز کہ خرید کیا ہی اوسکو نفسہای اونکی نی اگر ہی کہ ظاہر کریں
اوسمین اور معلوم کریں ہدی اونکی یعنی ہر گاہ کہ عمل میں نہ لائی مطابق علم کی
پس گویا کہ علم اوسکا نہ رکھتا تھا اگر یہود ی ایمان لاتی محمد اور قرآن کا
پرہیز کرتی جادو و اور مذہب اپنی سی اور معاصی سی ہر آئینہ ثواب اوسکا
نزدیک خدا بہتر ہی اگر جانتی اوسکو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا
اَی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو تم نہ کہو تم لفظ راعنا کی اور کہو تم انظرنا لفظ کو یعنی ملاحظہ کر ہمارا اور سنو
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
اور واسطی کافروں کی عذاب دردناک ہی نہیں دوست رکھتی وہ لوگ جو کہ کافر ہوئی ہیں صاحب کتاب
وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ
اور مشرکین نہیں دوست رکھتی اس امر کو کہ نازل کیا جاوی اوپر تمہاری نیکی سی جانب پروردگار تمہاری کی اور خدا
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا
مخصوص کرتا ہی رحمت اپنی سی جسکو چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل کی اور بزرگی کا ہی نہیں
نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ
باطل کرتی ہم کسی آیت کو یا بھلا دیتی ہم اوسکو مگر کہ لاتی ہیں ہم بہتر اوسکی یا مانند اوسکی کیا نہیں جانتا
أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ
یہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہی کیا نہیں جانتا تو کہ بیشک خدا کی واسطی ہی بادشاہی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ
آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہی واسطی تمہاری سوای خدا کی کوئی دوست
وَلَا نَصِيرٍ ۝ أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ
اور نہ یاری کرنی والا کیا ارادہ کرتی ہو تم یہ کہ سوال کرو تم رسول اپنی سی جیسا کہ سوال کیا گیا
مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ
موسی پہلی اسکی اور جو کہ بدل کرتا ہی کفر کو ساتھ ایمان کی
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ
پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدہی سی اور دوست رکھتی ہیں بہت صاحب
الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا
کتاب سی یہ کہ پھیریں تمکو بعد ایمان تمہاری کی کافر کرکی
حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
حسد کی قریب نفسہای اونکی سی بعد اوس چیز کی ظاہر ہوا واسطی اونکی حق
فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
پس عفو کرو اور درگذر کرو تاکہ آوی خدا ساتھ حکم اوسکا بیشک خدا اوپر
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا — ثلث
ہر چیز کی قادر ہی اور برپا کرو نماز کو اور دو زکوۃ کو جو کچھ
تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ
کہ بھیجو گی تم واسطی ذات اپنی کی نیکی سی پاؤ گی تم اوسکو نزدیک خدا کی

إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا

بیشک الله ساتهه اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم دیکهنی والا ہی اور کہا اہل کتاب نی کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر

مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا

وہ شخص یہودی یا نصرانی یہ ہی آرزوئین اونکی کہہ لاو تم

بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ

حجت اپنی اگر ہو تم راست گویون سی ہان جو شخص کہ اسلام لایا

وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا

واسطی رضای خدا کی اور وہ نیکی کرنی والا ہی پس واسطی اوسکی ہی ثواب اوسکا نزدیک رب اوسکی کی اور نہ

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ع

خوف ہی اوپر اونکی اور نہین محزون ہون گی

قوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا

وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مَّا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا

الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ

مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ یعنی وہ لوگ کہ ایمان

لای ہو نہ کہو تم لفظ راعنا کو وقت سخن کرنیکی محمد مصطفی صلی الله علیہ وآلہ سی کہ

اگر تم اسطرح سی کروگی تو یہودی کہنا تمہارا دستاویز کر کی پیغمبر خدا کو

[illegible] کی نسبت دینگی اور قصد دشنام اور فحش کرینگی اور کہنا مومنین کا

اوس کلمہ کو اون جہت سی تہا کہ لحاظ اور رعایت احوال ہماری کی کر اور بتامل [illegible]

آیات قرآنی کو تلاوت کر تاکہ اسکو بخوبی اپنی فہم مین لاوین اور یہودی بقول بعضی [illegible]

معنی بد و زشت لفظ راعنا سی کرتی تہی اور ارادہ دشنام کرتی تہی لہذا حق تعالی

نی مومنین کو کہنی اس کلمہ سی منع کیا اور فرمایا کہ کہو تم بجای راعنا کی لفظ انظرنا کو

معنی اسکی یہ ہی کہ نظر کر ہماری حال کو یا مہلت دی ہمکو کہ بخوبی و تامل تیری سخن کو

اپنی فہم مین لاوین اور بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی کہ سنو تم سخن خدا کو بسمع قبول تاکہ

احتیاج کہنی لفظ راعنا کی نہو اور واسطی کافرون کی یعنی یہودون کی کہ از روی [illegible]

دشنام کہتی ہین لفظ راعنا کو عذاب ہی دردناک کہ ہرگز کم نہو گا نقل کی ہی کہ ایک جماعت

مسلمانون نی کہا کہ ای یہود اور مشرکین آؤ ساتہہ محمد کی ایمان لاؤ یہود و مشرکین کہا کرتی

لاتی ہین محمد کی ساتہہ کچہہ نہین ہی اگر کچہہ ہوتا تو ہم بہی ایمان لاتی اور تمکو بہی پسند کرتی

خدای تعالی نی قول و تکرار کی فرمایا نہین دوست رکہتی وہ لوگ کہ کافر ہوئی اہل

کتاب سی اور نہ مشرک لاتی والی یعنی پرستندگان صنم سی اس امر کو کہ نازل کی جاتی

اوپر تمہاری نیکی سی از جانب پروردگار تمہاری سی مراد یہ ہی کہ یہودی کافر تہی کہ نبوت [illegible]

پر منتقل ہوا اور مشرکین خواہش رکہتی تہی کہ نبوت منتقل ولید بن مغیرہ ہووی اور نعیم ثقفی [illegible]

اسواسطی حق تعالی رد قول اونکی مین فرماتا ہی وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ یعنی اللّٰہ مخصوص کرتا ہی

رحمت اپنی سی جس شخص کو کہ چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل بزرگ کا ہی یعنی

جس شخص کو کہ خدا چاہتا ہی نبوت عطا کرتا ہی منقول ہی کہ کفار طعن کرتی تہی کہ محمد

رای نیک اور تدبیر صائب نہین رکہتا اسواسطی کہ بعضی ہنگام حکم کرتا ہی [illegible]

پشیمان ہوتا ہی یا مرتبۂ اول حکم کرتا ہی اور بار دیگر خلاف اسکی لہذا حق تعالی اونکی ذہن مین جتنی
کہ یہ کام تعلق مجہسی رکہتا ہی نہ محمد سی جسطرحسی کہ نبوت تابع مصلحت ہی اوسیطرحسی
احکام شریعت بہی تابع مصلحت ہین مثلاً مصلحت ایکوقت مین مقتضی تہی کہ موسی
یہود پر مبعوث بہ پیغمبری ہوا اور توریت کتاب اونکی آوری اور وقت دیگر مناسب ہی کہ عیسی
پیغمبر اونکا ہوا اور انجیل کتاب اونکی اسیطرح اب مصلحت یہہ ہی کہ محمد پیغمبر ہوون اور
قرآن کتاب ہوا اور احکام شریعت بہی اسیطرح سی یعنی بعضی اوقات مین مناسب
ایک حکم ہی اور دوسری وقت برعکس اوسکی بنابر مصلحت خلق کی تکلیف عباد
مین کہ علم اوسکا نہین رکہتی ہین آدرا سی واسطی ایک وقت ایک حکم ایک آیت مین
مذکور ہوتا ہی اور دوسری آیت اوسکی ناسخ ہی چنانچہ ما ننسخ الخ اشارہ اسیطرف
ہی یعنی جس آیت کو آیات قرآن سی منسوخ کرتی ہین ہم موافق مصلحت خلق دوسری
وقت یا فراموش کرتی ہین ہم اوسکو قلوب سی لاتی ہین ہم بہتر اوسی منسوخ سی
انتفاع خلائق مین مثلاً جہاد کافرین اول حق تعالی نی حکم کیا تہا کہ ایک شخص دس
کافرسی فرار نکری بعد اسکی اس حکم سی منع فرمایا اور کہا کہ ایک شخص دو کافر
سی عاری نہو یا زیادتی ثواب ناسخ کی منسوخ سی لاتی ہین ہم منفعت اور رفاہ
مین باوجود رعایت مصلحت کی جسطرح کہ گردانا قبلہ کا بیت المقدس سے
طرف کعبہ کی روایت کی ہی کہ ایک شخص مجلس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
مین کہڑا تہا اور کہا یا رسول اللہ چند آیات قرآن یاد تہین مجہکو نماز تہجد مین
پڑہا کرتا تہا کل کی رات فراموش کیا مینی ہر چند چاہا لیکن یاد نہ آئین دوسری

شخص نی عرض کی کہ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اسی صورت سی چند
آیات مجہسی بہی فوت ہوئین تیسرا آدمی بہی کہڑا ہوا اور یونہین عرض کی آنحضرت
نی فرمایا کہ حق تعالی نی اوسکو نسخ کیا اور جس آیت کو باطل اور نسخ
کرتا ہی فراموش کرتا ہی اور دلونسی ہولا دیتا ہی روایت ہی کہ یہود
کہتی تہی کہ نسخ کرنا آیت کا خدا کو روا نہین کسواسطی کہ یہ پشیمانی ہی خدا
اوس سی پاک و منزہ ہی اور مصلحت خدا مین نسخ سی غافل تہی بنابر اسکی خدا
نی ازروی انکار اور ملامت کی فرمایا کہ آیا نہین جانتا تو بدرستیکہ حق تعالی
سب چیز پر مثل نسخ اور اثبات بلکہ کل مقدورات پر قادر ہی اور موافق
مصلحت کی نسخ حکم کرتا ہی قولہ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ
تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ یعنی آیا نہین جانتا ہی تو تحقیق کی واسطی اللہ کی ہی پادشاہی
آسمانکی اور زمین کی اور جس امر کو چاہی کرسکتا ہی اور نہین تمکو سوای خدا کی
کوئی دوست کہ اوس سی فائدہ ہو تمکو اور نہین ہی کوئی مددگار کہ دفع ضرر کا کرے
اور اوس سی بی خبر نہاری نسخ و اثبات امر کا کرتا ہی بنابر مصلحت کی روایت
کی ہی کہ جب یہود پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سی ازروی تحکم کی جہگڑا کرتی
تہی ازانجملہ کہتی تہی کہ ہم ایمان نہین لاتی تاکہ ظاہر نہ کرین کہ خدا تعالی کتاب کو
آسمان سی نازل کری حق تعالی نی فرمایا کہ آیا چاہتی ہو تم کہ سوال کرو حضرت

پہلی سی جیسا موسی سی کہ سوال کی گئی موسی قبل اسکی یعنی محمد سی طلب کرتی ہو تم
چنانچہ موسی سی پہلوان تمہاری طلب کرتی تہی اور جو کوئی بدل کرتا ہی کفر کو
ایمان سی ہر آینہ گمراہ ہوا اوس راست سی یعنی ہر گز معجزات پیغمبر پر نقض نہین آتی
تہی ایک معجزہ دیکہتی تہی از روی عداوت دوسرا معجزہ طلب کرتی تہی پس راہ
راست کو گم کرکی میدان ضلالت مین پڑتی تہی ذکر کیا ہی فنحاص بن عا
اور زید بن قیس نی روز جنگ احد کی عمار یاسر اور حذیفہ بن الیمان سی
کہتی تہی کہ اگر پیغمبر تمہارا حق پر ہوتا تو شکست اور ہزیمت نہوتی پیغمبر سی تم
جدا ہو اور ترک اسلام کرو اور ہمارے خانون مین در آو تمہاری واسطی بہتر ہی کا
عمار نی کہا کہ ہم ہرگز اسلام سی نہ پہرین گی اور زایع تمہاری ہو گی بعد اسکی
دو نون خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی اور پیغمبر خدا کو اوسی آگاہ کیا
اوس جناب نی عمار کی حق مین دعای خیر کی حق تعالی نی یہ آیتہ نازل کی
قولہ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا
مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى
يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یعنی تمنا کرتی ہین اکثر مردمان
اہل کتاب سی مثل حی بن خطب اور کعب بن الاشرف فنحاص بن عازورا کہ
پہیر دین اوسکی اور مثل اوسکی تاکہ پہیر دین ای مومنون تمکو بعد ایمان تمہاری کی

یعنی چاہتی ہین تمکو کافر کرین از روی حسد کی کہ نبوت محمد کو نہ مانی اور یہ بات
یہود و نصاری برطرف ہوئی اور یہہ حسد اونسی ظاہر ہوا بعد ظاہر ہونی حق کی
کہ راہ راست ہی کہ وہ رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور حقیت قرآن
اور صحت دین اسلام بسبب معجزات اور مدایح کی کہ توریت مین مذکور ہی
پس ای مومنین دست بردار ہو اونکی عذاب سی اور جنگ سی اون
باز آو ضرر پہنچانی سی تا وقتیکہ نازل کری خدا حکم اپنی کو درباب قتل یا اخذ جزیہ
مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ آیہ قتال منسوخ ہوئی کہ سورہ براءت
مین ہی فَاقْتُلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
اور ربیع ابن انس نی کہا کہ ناسخ اس آیت کی یہ ہی اقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ
حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ بدرستیکہ خدا قادر ہی اوپر ہر شی کی جس وقت کہ حکم کی
خدا نی مسلمانون کو ترک کرو جنگ وغیرہ کو کافرون سی اسی شامع ہوا مسلمانکو
بسبب شدت عداوت یہود وغیرہ کی لہذا مامور ہوی مسلمان برادران کو
اور قیام نماز قولہ وَمَا تُقَدِّمُوا الخ یعنی جس چیز کو پیش کرو گی تم واسطی اپنی
نفس اپنی کی اطاعت اور احسان اور عمل نیک سی پاو گی تم ثواب اوسکا
نزدیک خدا سی کہ آمادہ ہی واسطی تمہاری اور بعضون نی کہا ہی معنی تجدوہ
کی حفاظت مین نزدیک خدا کی بدرستیکہ خدا اعمال تمہاری سی آگاہ ہی اور منا
ہی چنانچہ مروی ہی کہ جو کوئی ایک لقمہ یا ایک خرما صدقہ دیتا ہی خدا تعالی
اوسکو پرورش کرتا ہی کہ مثل کوہ عظیم ہوتا ہی روایت ہی کہ جب سنو لفظ

مبعوث ہوئی شریعت ترسا اور یہود کو نسخ کیا بنا بر آن انہون نی کمر عداوت
اوس جناب پر باندہی اور دفع آنحضرت مین کوشش کرتی تہی اور
کہتی کہ بہشت مخصوص واسطی ہم لوگوں کی ہی اور جو ہمارے دین مین نہین ہی بہشت
مین نہ جائیگا خدای تعالی فرماتا ہی قولہ وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن
كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ

یعنی کہا یہود اور نصاری نے کہ ہرگز کوئی داخل بہشت نہو گا مگر جو کوئی ہو یہود اور
نصاری یہہ تمنا اور آرزو ہی باطل یہود اور ترسا کی کہہ ای محمد جواب مین
اونکی کہ لاؤ تم دلیل اور حجت اپنی اس دعوی پر اگر ہو تم راست گو یعنی ہرگز بہشت
ایسی نہین ہی جو وہ کہتی ہین قولہ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
یعنی آری بہشت مین جائیگا وہ شخص کہ اسلام لایا واسطی رضای الہی کی اور رکہ
کیا دل اپنی کو واسطی بندگی خدا کی اور عبادت مین اوسکی کسیکو شریک نکیا
اور وہ نیکو کار ہو افعال اور اقوال مین اور بموجب حکم کی بجا لایا پس واسطے
اوسکی ہی اجر و ثواب نزدیک خدا کی اور نہ کچہ خوف ہی نہ غمگین ہونگی آخرت مین نقل ہی
کہ ایک جماعت ترسایان نجران مدینہ مین آئی اور علمای یہود اور ترسا کے
بحث اور مناظرہ ہوا مرطہ کہ دانشمند یہود ونکا تہا ترسا کو کہا تم کچہ نہین ہو اور
انکار نبوت عیسی کیا بعد اسکی ایک ترسائی یہود کو کہا کہ تم کسی دین مین نہین ہو

حق نیک نہین کرتی ہو اور انکار نبوت موسی کا کیا حق تعالی نی بیان آیت کیے

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ
اور کہتی ہین یہود نہیں ہین نصاری اوپر کچہ چیز کی یعنی کسی دین پر اور کہتی
النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ
نصاری نہین ہین یہود اوپر کسی چیز کی یعنی کسی دین پر اور حالانکہ وے پڑہتی ہین کتاب
كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ يَحْكُمُ
اسیطرح کہا اون لوگون نی کہ نہیں علم رکہتی ہین مانند قول اونکی پس خدا حکم کریگا
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَمَنْ
درمیان اونکی روز قیامت کے بیچ اوس امر کی کہ تہے بیچ اوسکی اختلاف کرتی اور کون شخص
أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ
ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کیا مسجدون کو یہہ کہ یاد کیا جاوی اونمین نام خدا کا
وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا
اور کوشش کی منہدم کرنے مین مسجد کی وہ گروہ نہیں ہی واسطی اونکی یہہ کہ در آوین مسجد مین
إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ
مگر ڈرنی والی واسطی اونکی ہی دنیا مین رسوائی اور واسطی اونکی عقبی مین عذاب
عَظِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ
بزرگ ہی اور واسطی خدا کی ہی مشرق اور مغرب پس جس طرف کہ متوجہ ہو تم پس وہان ذات

اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ

اللہ کی بدرستیکہ خدا فراخ کرنی والا ہی دانا ہی اور کہا انہون نی کر لیا ہی خدا نی فرزند پاک ہی خدا

بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ۝ بَدِيعُ

بلکہ واسطی اوسکی ہی جو کچھ بیچ آسمانوں کی ہی اور زمین کی ہی سب واسطی اوسی کی اطاعت کرنی والی ہین پیدا کرنی والا

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ

آسمانوں کا اور زمین کا ہی اور جس وقت کہ چاہتا ہی کسی امر کو پس اوسکی نہین تو کہتا ہی اوسکو

كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا

ہو پس ہو جاتی ہی اور کہا اون لوگون نی کہ نہین جانتی ہین کیون نہین کلام کرتا ہم سی

اللّٰهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ

خدا یا آتی ہی کوئی حجت ہمارے پاس اسیطرح کہا اون لوگون نی کہ تھی سابق اونسی مانند

قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

کہنی اونکی کی مشابہت رکھتی ہین دل اونکے بدرستیکہ ظاہر کیا ہمنی توحید کو واسطی اون لوگون کی کہ یقین لاتی ہین

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ

تحقیق بھیجا ہمنی تجھکو ساتھ حق کی بشارت دینی والا اور ڈرانی والا اور پوچھا نجاویگا اہل

الْجَحِيمِ ۝ وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ

دوزخ سی اور ہرگز نہین راضی ہونگی تجھسی یہود اور نصاری تاوقتیکہ تابعداری کری

مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ

مذہب کی اونکی کہ بدرستیکہ راہ کہا ہی خدا کی وہی راہ راست ہی اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون اونکی کو

بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ

بعد اوس کی جو آیا ہی تجھکو علم سی نہین واسطی تیری خدا سی کوئی دوست

وَلَا نَصِيرٍ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ

اور نہین مدد کرنی والا وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب پڑھتی ہین اوسکو جو حق ہی پڑھنی اوسکی کا

ع أُولٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

یہی لوگ ایمان لاتی ہین ساتھ اوسکی اور جو کوئی کفر کریگا ساتھ اوسکی پس یہی لوگ ہین زیان کار

قوله وقالت اليهود ليست النصارى على شيء وقالت النصارى ليست اليهود على شيء وهم يتلون الكتاب كذلك قال الذين لا يعلمون مثل قولهم فالله يحكم بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون یعنی کہا یہودیون نی کہ نہین ہین گروہ ترسا کسی مذہب کی مستحق ثواب ہون اور کہا نصاری نی کہ نہین ہین یہود کسی مذہب پر کہ رستگاری آخرت ہو درحالیکہ تلاوت کرتی ہین اور یہودی جانتی ہین نصاری بجہت قرار دینی زن و فرزند کی واسطی خدا کی باطل پر ہین اور نصاری بسبب انکار عیسی کی یہودیون کو کافر جانتی ہین اور کہا اسیطرح مجوس اور مشرکین نی ایسی باتین جیسے یہود اور نصاری کی پس خدا حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت کو اوس چیز مین کہ جسمین اختلاف کرتی ہین حق و باطل سی اور ہر ایک جزائی اعمال اپنی پاویگا نقل ہی کہ جب بخت النصر بنی اسرائیل پر غالب ہوا نصرانیون کو جمع کیا اور بستیان اونکی تاخت و تاراج

عمل مین لایا مردونکو اونکی قتل کیا اور عورتون لڑکون کو اونکی غارت کیا اور
بیت المقدس کو ویران کیا قوله ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان
یذکر فیها اسمه وسعی فی خرابها اولئك ما كان لهم ان یدخلوها الا خائفين لهم فی الدنیا
خزی ولهم فی الآخرة عذاب عظیم ولله المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم
وجه الله ان الله واسع علیم یعنی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کری مساجد
خدا کو یہہ کہ ذکر کیا جاوی اوسمین نام خدا کا اور کوشش کری خرابی اور ویرانی مین اونکی
مین مراد بیت المقدس ہی کہ ہر مقام اوسکا مسجد ہی اور بعضی نی کہا ہی کہ مراد
اوس شخص سی طیطوس بن اسیانوس رومی تہا کہ بیت المقدس کو خراب کیا اور
علمای بنی اسرائیل کو قتل کیا اور حضرت ابی عبد الله سی روایت ہی کہ مراد اوس سی
سی قریش ہین کہ جناب رسولخدا کو منع کیا صلح حدیبیہ مین داخل ہونی مکہ معظمہ اور
مسجد الحرام سی اور مراد خرابی سی منع کرنا نماز کا اور خارج کرنا مومنونکا اوس مقام
بہر تقدیر وہ گروہ مانع ہوتی تہی ذکر خدا سی اور کوشش کرتی تہی انہدام مساجد مین
اور نہین لائق اونکو کہ در آوین مسجد مین مگر در حال خوف کی دست مسلمین سی سامنی
کہ ترسا اور سب کفار طاقت داخل ہونی بیت المقدس کی نہین رکہتی تہی اور یہود
اور سب کفار کو جانی قدرت مسجد حرام کی نہ تہی لیکن اسیکو برات داخل ہونی
مسجد الحرام مین خوف اہل اسلام سی نہ تہی واسطی اہل کتاب کی دنیا اور
مین رسوائی اور خواری ہی اور غارت اور جزیہ دینا ہی بابن حیثیت کہ لینا جزیہ
کا اونکی ہاتہہ سی ہو نہ دست وکیل سی تا کہ موجب زیادتی خواری کا ہو اور

کہ نہایت رسوائی اونکی زمان خروج صاحب الزمان مین ہی کہ قسطنطنیہ کو فتح
اور راونکو قتل کرینگی ابن عباس رضی الله عنه سی منقول ہی کہ جب آیہ تحویل قبلہ کی
نازل ہوئی مسلمانون نی مونہہ طرف قبلہ کیا یہودی اوپر طعن کرتی تہی اور
عیب جانتی تہی اور نہایت انکار کرتی تہی اوس وقت مین خدا نی یہہ آیہ نازل کی
قوله ولله المشرق یعنی واسطی خدا کی ہی مشرق اور مغرب اور رجوع بلاد کی اوسمین
مثل خانہ کعبہ اور مکہ اور بیت المقدس کی اور جس جگہہ ہو تم متوجہ ہو تم طرف
قبلہ کی کہ وہی جہت تم مامور ہنا ہی اور تفاسیر دیگر مین ہی کہ مشرکین مومنون کو
مسجد مین جانی سی ممانعت کرتی تہی حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا ولله المشرق
اور بنابر اسیکی مراد مشرق اور مغرب سی تمام زمین ہی یعنی تمام جگہہ مخصوص خدا کی
ہی پس اگر منع کئی جاو مسجد الحرام سی پس خدا نی سب زمین کو مسجد مقرر کی ہی
کہ ہر مکان مین کہ بطرف قبلہ متوجہ ہو وہ جہت جگہہ سجدہ کی ہی اور بعضی
مفسرون نی یہہ کہا ہی کہ ابتدای اسلام مین مسلمین مختار تہی کعبہ کی طرف یا
پڑہین یا بیت المقدس کی جانب بعد اوسکی یہہ حکم منسوخ ہوا آیہ فول وجهك
شطر المسجد الحرام سی اور بعضی کہتی ہین کہ نزول اس آیہ کا مخصوص بواسطہ دعا
اور ذکر ہی واسطی نماز کی جابر انصاری سی روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ
صلی الله علیه وآله نی ایک جماعت فوج کو کسی جنگ مین بہیجا تہا کہ شب کو
بسبب تاریکی اور ابر کی سمت قبلہ مین باہم اونکی اختلاف واقع ہوا ہر ایک
مطابق عقل متوجہ ایک طرف ہوئی جب صبح ہوئی اونکی اوپر ظاہر ہوا کہ قبلہ

صرف ہوتی تہی بعد اسکی جب مدینہ مین آئی بنا بر اعادۂ نماز رسول اللہ اسی
ہوی آیۃ نازل ہوا اور ہرگاہ کہ حتی الامکان سمت قبلہ کی کوشش کی نہی [illegible]
نماز ضرور نہین ہی تمام سمت اور ہر ایک جہت خدا تعالی کی ہی [illegible]
حق تعالی مغفرت گناہ والا رحمت بخشنی والا ہی اور رحمت کرنی والا ہی [illegible]
تکلیف وبار انماز پڑہنی کی نہین دیتا ہی اور دانا ہی ساتہ مصلحت احوال [illegible]
اور تفسیر صافی مین چند حدیث وارد ہوئی ہین کہ مراد فثم وجہ اللہ سی یہ معنی
کہ رسول خدا نی وراہی سمت قبلہ پڑہی بعد اسکی حق تعالی مشرکین کی حق مین فرماتا ہے
قولہ تعالی وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ
لَّهُ قَانِتُونَ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن
فَيَكُونُ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذَٰلِكَ قَالَ
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ
یعنی کہا مشرکون اور ترسایون نی کہ خدا اولاد رکہتا ہی یعنی عزیر اور عیسی و ملائکہ
اوسکی فرشتہ زم مین بنا بر اسکی خدا فرماتا ہی کہ حق تعالی منزہ اور پاک ہی نسبت فرزندی
یعنی صاحب اولاد ہونی سی بلکہ واسطی اوسکی ہی جو آسمانون اور زمین مین ہی اور
ہرگاہ کہ اہل آسمان اور زمین مخلوق اور مملوک اوسکی مین ازانجملہ عزیر اور عیسی اور
ملائکہ مین پس یہ چیزین فرزند نہین ہو سکتی ہین اسواسطی کہ فرزند جنس پدر سی ہوتا اور
خدا کسی جنس سی نہین ہی اور جمیع مخلوقات اوسکی فرمان مین ہی اور اطاعت
کرنی مین پیدا کرنی والا آسمانون کا اور زمین کا ہی اور جسوقت کہ چاہتا ہی

موجود کری ایک چیز کو پس جز این نیست کہ حکم کرتا ہی اوسکو کہ ہو پس ہوجاتی ہی
اور ہرگاہ کہ ثابت ہوا کہ وہ سبحانہ تعالی پیدا کرنی والا ہر چیز کا ہی [illegible]
مادہ اور مدت [illegible] پس تحقیق معلوم ہوا کہ جسم اور جوہر نہین رکہتا ہی اور فرزند کا
ہونا لوازم جسمیت سی ہی کہ حصول اور مدت اور مادہ چاہتا ہی وہ ان [illegible]
منزہ اور بری پر واہی آور ہرگاہ کہ حق تعالی بیان حال اونکی سی اور انکار [illegible]
سی اور فرزندی سی فارغ ہوا بالفعل عقب اسکی مخالفت اونکی در باب [illegible]
بر سبیل عناد فرماتا ہی کہ کہا اون لوگون نی جو جاہل تہی اہل کتاب سی کیون
نہین گفتگو کرتا ہی خدا ہمسی جسطرحسی کہ فرشتون سی بات کرتا ہی یا جسطرح گفتگو
ہماری باپ دادی سی کرتا تہا اور کسواسطی وحی نہین بہیجتا تیری باب مین
پس کہ تو پیغمبر اوسکا ہی نہین لاتا ہی کوئی دلیل تصدیق تیری نبوت پر لیکن
کلام اونکا از روی عداوت کی تہا ورنہ معجزات اوس جناب کی دلالت
صریح رکہتی تہی تصدیق نبوت پر اور وہ مردمان ہرگاہ کہ نہایت انکار [illegible]
معجزات دیگر ورای معجزات ظاہرہ کی طلب کرتی تہی کہا اسی طرحسی ان لوگون
نی جو پہلی ان کافرونکی تہی باوجود مشاہدہ کرنی معجزات صریح کی اپنی پیغمبری
معجزہ دیگر طلب کرتی تہی ازانجملہ موسی سی یہودی کہتی تہی کہ اپنی خدا کو ہمکو
دکہلا اور نصاری کہتی تہی حضرت عیسی سی کہ دعا کر کہ خدا مائدہ [illegible] ہماری
[illegible] کہ ہم لوگ [illegible] اور [illegible] راہ نہین [illegible] مشابہت کہتی [illegible]
[illegible] کافرونکی اون کفار [illegible] کی تہی درباب [illegible] کی اور [illegible] اور [illegible]

کی جو درستیکہ روشن کیا ہمنی نشانہای توحید کو واسطی اونکی جو ارباب یقین ہین
شہوہ لوگ کہ تابع عناد ہین وہ ہرگز قبول نکرینگی فرماتا ہی قولہ تعالی إِنَّا
أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ
وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ
هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ
حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ
یعنی درستیکہ بھیجا ہمنی تجکو ای محمد بحق اور براستی درحالیکہ بشارت دینی والا
مومنونکو ثواب عظیم سی اور خوف دہندہ ہی عذاب دردناک سی اور تجسی پوچھا جاویگا
نہیں ہی اگر اہل عناد کفر اور سرکشی کرین سوال نکیا جائیگا تو قیامت مین اونکی
کہ جو اہل دوزخ سی ہین یعنی تجسی سوال نکرین گی کہ کسواسطی ایمان نلائی حق تعالی
سی روایت ہی کہ ایکروز زبان جناب رسول خدا پر یہہ امر جاری ہوا کہ اگر
خدا تعالی واسطی یہود کی ایک دروازہ عذاب کا مفتوح کرتا اور اپنا غضب
اونکو دکہلاتا خوف عذاب سی راہ مستقیم کو اختیار کرتی اور کفر سی باز آتی
لیکن چونکہ درصورت امتحان مطیع اور عاصی معلوم نہوتا بنابر اسکی حق تعالی نی
فرمایا کہ درباب اہل دوزخ تجسی سوال نکرونگا مین کہ کیون ایمان لائی نہین
تجکو رسالت کافی ہی کہ اونکو دین کی دعوت کر اور تجکو لازم ہی کہ انکو عقاب
پر عذاب کردن بر رسولان بلاغ باشد وبس بعد اسکی نا امید ہونا رسول خدا کا

قبول کرتی اسلام یہود اور نصاری کی فرماتا ہی کہ ہرگز راضی تجسی نہونگی یہود
ترسا تا وقتیکہ تو مذہب اونکا اختیار نکری اور تجکو قبول کرنا اونکی مذہب کا
جائز نہین ہی کہہ ای محمد اونسی درستیکہ ہدایت خدا اور نیک دکہائی کو دین اسلام
اور وہی راہ راست ہی نہین وہ دین جو تری کہ یہود اور نصاری تجکو دعوت
کرتی ہین اگر پیروی کری تو ای محمد اونکی شہوات کی بعد راہ شیطان ہی بعد
دین علم کی کہ اسلام باطل کرنی والا اونکی مذہب کا ہی نہوگا تجکو خدا سی کوئی
دوست رہا کرنی والا اور یہہ کلام نسبت پیغمبر خدا سی تعرض محال ہی اسلئے
کہ وہ جناب ایسی امور سی پاک اور بری ہین بعد اسکی ذکر احوال کفار مومنونکا
بیان فرماتا ہی یعنی وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب توریت اور تلاوت کرتی ہین اسکو
جو حق تلاوت ہی بی تغیر اور تبدیل کی مراد عبد اللہ بن سلام ہی اور جو انکی
گروہ ایمان لائی ہین کتاب سی اور جو کافر ہوی اوس کتاب سی پس وہ گروہ
زیانکار دنیا مین قتل اور غارت اور جزیہ سی اور قیامت مین گرفتاری عذاب دوزخ کی

تکملہ نہم در بیان آیات رکوع چہاردہم

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ اٹھارہ حرف ہین مینات اوسکی نوسی بارہ ہین
کل اوسی یہہ عبارت ہُمْ اَہْلُ الْبَیِّنَتِ وَالْقُرْآنِ

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ
ای فرزندان یعقوب کی یاد کرو تم نعمتین میری کو وہ کہ انعام کین مینی اور اوپر تمہاری اور

أَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي

بدرستیکہ میں نے بزرگی دی تمکو اوپر تمام عالم کی اور ڈرو تم اوس دن سے کہ نہ عوض ہو گا

نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا

کسی کا کسی سے کسی چیز کی ساتھ اور نہ قبول کیا جاویگا اوس سے کوئی عوض اور نہ نفع دیگی

شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ

کوئی شفاعت اور نہ وہ یاری کئے جاوینگے اور یاد کرای محمد جبکہ آزمایش کی ابراہیم کو

رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

خدا اوسکی نے ساتھ چند کلمات کی پس تمام کیا ابراہیم نے اونکو کہا خدا نے بدرستیکہ میں کرنیوالا ہوں تجکو آدمیونکا

إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝

پیشوا کہا ابراہیم نے اور بعضی میری فرزندان کو کہا خدا نے نہیں پہونچتا عہد امامت ہمارا ستمگاروں کو

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا

اور یاد کرای محمد جبکہ کردانا ہم نے خانہ کعبہ کو جائے ثواب واسطے لوگوں کی اور جائے امن کی اور لو تم

مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ

موضع ابراہیم جائے نماز کے اور عہد کیا ہم نے طرف ابراہیم اور اسماعیل کے

أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَ

یہ کہ پاک رکھو گھر ہمارے کو واسطے طواف کرنیوالونکے اور اعتکاف کرنیوالونکے اور واسطے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے

إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ

یاد کرای محمد جبکہ کہا ابراہیم نے ای پروردگار کر اس جگہ کو شہر امن کا اور روزی دے

أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

اہل اوس شہر کو میوون سے اوس شخص کو کہ ایمان لاوے اونمیں سے ساتھ خدا کی اور روز قیامت کے

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ

کہا خدا نے اور جو شخص کافر ہوا پس فائدہ دونگا اوسکو تھوڑا پھر مضطر کرینگے ہم اوسکو طرف عذاب

النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ

دوزخ کی اور بہت بری بازگشت اوسکی اور یاد کرای محمد جبکہ اوٹھاتا تھا ابراہیم بنیاد دیوارین

مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ

خانہ کعبہ کی اور اسمعیل نے بھی اور کہا دونوں نے ای پروردگار ہمارے قبول کر ہمسے بدرستیکہ تو

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ

شنوا اور دانا ہی ای پروردگار ہمارے کر ان ہم دونوکو مسلمین تیری اطاعت کرنیوالے اور

مِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ

بعضی فرزندان ہمارے سے ایک گروہ خالص تیرے واسطے اور دکھلا ہمکو جائے حج ہمارے کو اور

تُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا

قبول کر توبہ اوپر ہمارے تحقیق کہ تو بہت قبول کرنیوالا توبہ کا مہربان رحم کرنیوالا ای پروردگار ہمارے

وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

اور کر دان بیچ اونہیں کی ایک رسول اونمیں سے کہ تلاوت کرے اوپر اونکی آیات تیری کو

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ

اور سکھلاوے اونکو قرآن کو اور دانائی کو اور پاک کرے اونکو

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ع تحقیق کہ تو غالب ہی ایسا کہ دانا ہے

ربع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَ
لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ
رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ یعنی ای فرزندان یعقوب یاد کرو نعمت
میری کو کہ انعام کیا میں نے اوپر تمہاری اور بیشک بزرگی دی میں نے پدران تمہاری کو اوپر تمام
عالم کی پس شکر نعمت کرو اور کفران نکرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ رسول ہی میرا
ایمان لاؤ اور ڈرو تم عذاب اوس دن سی کہ معصیت اوسکی سی کفایت نکریگا کوئی
کسی کی کچھ عذاب سی اور قبول نکیا جاوے گا کسی سی عدل یعنی وہ چیز کہ بعوض اوسکی
عذاب نکرین یا وہ چیز کہ اپنی کو اوس عذاب سی بچاوے اور نفع نکریگا کسی نفس کو
شفاعت کرنیوالی کا اور نہ وے سب یعنی کافر یاری کئے جاوینگی بیچ دفع عذاب کی
اونکو فائدہ نکریگی یاری یار کی اور ہر گاہ کہ یہ آیہ اول قصہ یہود اور نصاری میں
مذکور ہوا اور آخر میں بھی مکرر ہوا بجہت مبالغہ شکر گذاری نعمت میں اور خوف دلانا
کفران نعمت سی مکرر ہوا اور بعد ذکر موسی اور امت اوسکی کی بیان قصہ
ابراہیم کا کرتا ہی کہ جد حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ اور تمام جی ہر اہل ملل میں یاد کر
ای محمد اوس وقت کو کہ آزمایش کی [illegible] تکلیف کی ابراہیم کو پروردگار اوسکی نی

بچند کلمات یعنی با وامر و نواہی کی پس ابراہیم بجا لائی اون سبکو جسطرح کی حکم کیا تھا
اور مراد کلمات سی افعال حج ہین اور علی بن ابراہیم نی تفسیر اپنی مین تحریر کیا ہی کہ
مراد کلمات سی سنن الحکام ہین پانچ علاوہ سر سی رکہتی ہین ایک یہ ہی کہ فرق کرنا
ہوی سر کو دوسری مسح کی اور شارب لینا اور مضمضہ کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور
مسواک کرنا اور پانچ علاوہ جسم سی رکہتی ہین ختنہ کرنا اور زہار لینا اور موی
بغل لینا اور ازالہ کرنا ناخن کا اور بہتر یہہ ہی کہ مراد کلمات سی تمام طاعتین عقلی
اور شرعیہ ہون بہر تقدیر ہر گاہ ابراہیم نی اون کلمات کو باتمام پہونچایا یا کیا فقط
نی متابعت فرمان بجا لایا تو تحقیق کرنی والا ہون مین تجکو واسطی آدمیون کی پیشوا کہ
سب سلف بیچ [illegible] اقتدا کرین اور یہہ کہ حق تعالی نی ہماری پیغمبر کو فرمایا اتبع
ملة ابراہیم اور ائمہ مرحوم مامور ہوئی کہ ملت ابراہیم [illegible] واسطی فاکرنیکی ساتھ
اوس صن کی ہی جسوقت ابراہیم کو شرف امامت ممتاز کیا گیا ابراہیم علیہ السلام
نی ساتھ حق تعالی کی کہ بعضی فرزندان میری کو بھی امام کر کہا حق تعالی نی بیچ جواب کی
نہین پہونچتا ہی کہ عہد امامت ستمگارین یعنی عاصیان اور گنہکار و نکو ذریت میری کی
امامت عطا کرونگا بلکہ صالحون اور متقیون کو عنایت کرونگا اور یہہ آیہ دلیل ہی
عصمت انبیا اور ائمہ کو اور ہر گاہ کہ والد ماجد علامہ اللہ فی [illegible] ایمان تقاضا
ئی کتاب عماد الاسلام مین کلمات چند کہ متعلق [illegible] آیہ کی ہیں اور ذکر
اس مقام مین مناسب ہی لہذا وہ کلمات مذکور ہوتی مین بزبان ہندی اور وہ
کلمات یہہ ہین کہ روایت کی ہی [illegible] محمد بن موسی نی اسناد خود عبداللہ بن

مسعود سی کہا او نسی فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کہ منتہی ہوئی دعا ابراہیم کی
طرف میری اور علی کی اور کسی نی ہم دونو سی سجدہ نہین کیا کسی بت کو پس نبی کیا
مین نی پس مجھکو نبی اور علی کو وصی اور یہ حدیث ابن مغازلی نی بھی روایت کی
ہی بنا برین اسکی دلالت کرنا اس آیہ کا امامت علی ابن ابیطالب پر واضح ہی بوجوہ
مذکورہ کی اور زمخشری دلالت ہی بر حسب کہ فضیلت علی ابن ابیطالب علیہ السلام
پر بھی آیہ دلالت کرتا ہی لیکن اول اوضح ہی اسواسطی کہ مراد قول نبوی صلی اللہ
علیہ و آلہ سی کہ بنایا علی کو وصی یہہ ہی کہ علی کو منصب امامت عطا کیا ازین جہت کہ
ابراہیم نی سوال کیا و منِ ذریتی بعد فرمانی خالق کی انی جاعلک للناس اماما
ہی مقابلہ نبوت اور وصایت مین معلوم ہوتا ہی بسبب اسکی جناب نبوی نی
فرمایا کہ بنایا مجھکو نبی اور علی کو وصی پس اگر وصی معنی امامت نہو مقابلہ نبوت کا
اور وصایت بخوبی جلوہ نہین ہوتا انتہائی کلام او ریہی روایت سابقہ سی معلوم ہو
کہ جسنی سجدہ صنم کو کیا ہو وہ قابل خلافت اور امامت نہین ہوتا اور اسی ثابت ہوتا ہے
کہ خلافت خلفا کی باطل ہی کہ سجدہ کرنا اونکا قبل اسلام ثابت ہی اور بعض نے
بنا بر اس خلفا کی معنی ظالمونکی کافرونکی کہی مین ہر چند یہہ مفہوم نکیا کہ یہہ احتمال بعید
بار روایت سابقہ نہین کہتا ہی بلکہ تجاہل اس روایت سی کیا ہی اور بنا بر اسکی کہ
درو غ کو را حافظہ نباشد حجہ اللہ فی تفسیر آیہ فقد صغو من هرینی بخوم محمد ذکی تحریر کیا ہے
کہ جلد وس مسائل سی کہ علی ابن ابیطالب نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی استفسار
کیا تھا ایک یہہ ہی کہ حق کیا ہی جناب نبوی نی فرمایا کہ [illegible] وہ قرآن ہی اور

ولایت ہی جسکا انتہی اونکی طرف تیری ہو پس معلوم ہوا کہ ولایت خلفا باطل تھی
اور جبکہ ولایت علی ابن ابیطالب کی طرف منتہی ہوئی حق تھی قولہ واذ
جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی
وعھدنا الی ابراھیم واسمعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین
والرکع السجود و اذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا بلدا امنا وارزق
اھلہ من الثمرات من امن منھم باللہ والیوم الاخر قال ومن کفر
فامتعہ قلیلا ثم اضطرہ الی عذاب النار وبئس المصیر
یعنی اور بھی یاد کرائی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ اوس وقت لوگو کہ بنایا ہمنی خانہ کعبہ کو بازگشت کی جگہ واسطے
مردمانکی یا موضع ثواب اونکی ہی کہ مراد حاجیان مین کہ ہر سال سا تہہ اوسکی رجوع
کرین اور ثواب بحساب پاوین اور جای پناہی قتل سی اور عذاب سی کسواسطی کہ
حج اور عمرہ موجب مغفرت گناہ ہی اور لوائی مومنون لعد بجالانی شرف طواف کی
مقام ابراہیم کو کہ منسوب ہی ساتہہ ابراہیم کی جگہہ نماز کی جابر نی روایت کی ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ طواف حج سی فارغ ہوئی متوجہ مقام ابراہیم کی ہوئی اور
دو رکعت نماز اوس موضع مین ادا کی اور یہہ آیہ کو پڑھا و اتخذوا من مقام ابراہیم مصلی
اور یہہ آیت دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ نماز فریضہ ہی مقام ابراہیم مین اور وہ مقام
ابراہیم موضع ہی کہ بیچ اوسکی ایک سنگ جلا ہی کہ نشان قدمہای آنحضرت کا ہے
اور عہد کیا ہمنی طرف ابراہیم اور اسمعیل کی کہ پاک کرو گہر میرا بتون سی اور انواع
نجاسات سی اور معاصی سی اور اوس چیز سی کہ لائق نہو واسطی طواف کرنی والو

اور وسطے رہنے الوکی اور وسطے چین کرنے والوکی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نے
مین ایک سو اوربیس جزو رحمت کی کعبہ مین نازل کرتا ہی ساٹھہ وسطے طواف کرنے والو
اور چالیس وسطے نماز پڑہنے والوکی اور بیس واسطے نظر کرنے والوکی ہرگاہ کہ خانہ کعبہ تہا
اوس مقام مین واقع ہوا کہ آب وگیاہ سی بعید ہی اہذا موجب اضطرار علیہان تہا
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نی وسعت رزق چاہی چنانچہ حق تعالی نے خبر
کربا دکرای محمد وقتیکہ کہا ابراہیم نی یعنی دعا کی کہ ای پروردگار میری اس
مکانکو وسطے تیری گہر بنایا ہی منی شہر امن قحط سی ورسخ وغیر آن بلی ورانواع
عذاب سی وروزی دی اہل اس شہر کو انواع ثمرات سی بنابر اسکی حق تعالے
نی دعا اونکی قبول کی اور حکم کیا جبرئیل کو کہ ایک دیہہ کو وہان فلسطین سی کہ وہان
سبزا ور مزروع تہا اوکہاڑ کی مکہ مین لاوی اور باغات مرتبہ خانہ کعبہ کی طرف دیا
سر راہ مرحلہ نصب کیا اور اسی واسطے دیہہ کو طائف کہتی مین اور ثمرات وہانکی
اہل مکہ کی تصرف مین آتے ہین بعد اسکی حضرت ابراہیم نے روزی کی ساتہہ مومنین کے
تخصیص فرمایا کہ کہا کہ روزی دی اوسکو جو ایمان لایا ہو ساتہہ اونکی کہ ساکن
اس شہر کا ساتہہ خدا کی اور ساتہہ روز پہین کی کہ قیامت ہی کہا حق تعالی نی
بیچ جواب اونکی کہ روزی دیتا ہین کو دنیا ہوں مین اور جو کوئی کہ کافر ہو پس روزی
کیا مین کافر کو تہوڑا سی تہو پہر مضطر کیا مینی اوسکو اور ساتہہ عجز وبیچارگی
کی کہینچا مینی اوسکو طرف عذاب دوزخ کی اور بد بازگشت ہی دوزخ کے

قولہ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا
اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اور بہی یاد کرای محمد اوس وقت کو کہ اوٹہاتا ابراہیم نی بنا اور آثار خانہ کعبہ کی
اور اسمعیل بہی بشارکت پدر اپنی کی خانہ خدا کو تعمیر کرتی تہی چنانچہ منقول ہی کہ
حضرت اسمعیل سنگ جمع کرتی تہی اور حضرت ابراہیم کی ہاتہہ مین دیتی تہی اور
بنا کی کعبہ طیار ہوی اسواسطے کہ اسمعیل علیہ السلام کو عمارت کارنا مین تہی اسی سبب سے
بنا کی منسوب ونسی ہوئی اور ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین سی مروی ہی کہ آدم
علیہ السلام نی بنا کعبہ کی ہرگاہ کہ زمانہ بہت گذرا ویران ہوا حق تعالی نی ساتہہ
ابراہیم کی امر کیا تا موافقت اسمعیل کی تجدید کرنگی کی جب اسکو تمام پہنچایا کہا انہون نے
کہ ای پروردگار میری قبول کر ہمسی خیر کو بدرستیکہ تو شنوا ہی دعا کا اور دانا ہی
ساتہہ نیتونکی ای پروردگار ہماری کر ہمکو سلام لانی والونسی اور کر بعضی فرزندان ہماری سے
گروہ ایک کو گردن نہندہ او فرمان لیجانی والا تیرا اور حضرت صادق علیہ السلام سے
مروی ہی کہ مراد ذریت ہاشم بن عبد مناف ہی اور دکہلا ہمکو اون جگہونکو کہ بجا لاوین
افعال حج کو جیسا کہ میقات احرام ہی اور عرفات وسطے وقوف کی اور منی واسطے
قربانی کے اور قبول کر توبہ ہماری معلوم ہو کہ توبہ پیغمبران از راہ خضوع اور خشوع
کی ہی اور بہی نفی کرنا سوائی خدا کی جو ہی اور بالکل توجہ کرنا ساتہہ خدا کی بدرستیکہ
تو ہی بہت قبول کرنی والا توبہ کا گنہگارونکی اور بخشنی والا مہربانی کرنی والا

قولہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ یعنی ای پروردگار ہمارے مبعوث کر درمیان
اونکے ایک رسول کو اونہیں میں سے تا موجب بزرگی ہو اونکا سو حق تعالی نے دعا
حضرت ابراہیم کی قبول کی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبری کی بہیجا
اور سوای آنحضرت کی کوئی ذریت ابراہیم اور اسمعیل سے پیغمبر نہیں ہوا تہا سوا
اونکے اور انبیا سب بنی اسرائیل کہ حق تعالی نے بہیجی تہی نسل اسحاق سے تہی اور قول آنحضرت کا
ہی انا دعوۃ ابی ابراهیم اشارہ طرف اسکی ہی یعنی اثر دعا ہی پدر اپنی ابراہیم
کی ہوں کہ خدا سے درخواست کی تہی یتلوا علیہم صفت رسول ہی کہ پڑہی او پر آیات
کتاب تیری کو ساتہہ نشانی وحدانیت کی اور سکہلاوی اونکو قرآن اور دانائی کہ تا ہو
اونکی نفوس کامل پاتی ہیں معرفت احکام شریعت سے اور پاکیزہ کری اونکو شرک اور
عصیان سے سبب شرائع احکام کی ہر آیینہ تو ہی ہی غالب کہ ہرگز مغلوب نہیں ہوتا
اوس سے کہ ارادہ کرے تو اور روا ہی اور استوار کاری تو یعنی جو کچہہ تو کرتا ہی موجب
حکمت کی ہی روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن سلام نے دو برادر زادے
اپنی کی طرف دین اسلام کی دعوت کی اور کہا کہ جانتی ہو صفت محمد کی کہ توریت میں
تحریر ہی کہ پس سلام لایا اور دوسرے نے انکار کیا سو آیہ یعنی جو کہ بعد اسکی ذکر ہوگی نازل ہوئی

تکملہ دہم بیچ بیان آیات رکوع یازدہم کی

بکلمات یعنی حرف ہیں ہر او کی جا رسی تیرا ہوتی ہیں مطابق اسکی یہ عبارت
بدا ہوتی سے الکتب وصیۃ وابیها
والحسنتین

وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ
اور نہیں کوئی منہ پہیرتا ہی دین ابراہیم سے مگر وہ شخص کہ جاہل ہو نفس اپنی کا
وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ
اور البتہ تحقیق کہ مقبول کیا ہمنی ابراہیم کو بیچ دنیا کی اور تحقیق وہ بیچ آخرت کی البتہ
الصَّالِحِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ
نیکوں سے ہے یاد کر ای محمد جس وقت کہ ابراہیم کو پروردگار اوسکی نے کہا کہ اسلام لا کہا تابعدار ہوا میں واسطے پروردگار
الْعَالَمِينَ ۝ وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ
عالموں کے اور وصیت کی ساتہہ اوسی ملت کی ابراہیم نے فرزندوں اپنی کو اور یعقوب نے
يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
کہ ای فرزندان میری ہر آیینہ اللہ تعالی نے چہانٹ لیا واسطے تمہارے دین کو پس مرو تم مگر در حالیکہ تم
مُسْلِمُونَ ۝ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ
مسلمان ہو آیا تہی تم حاضر جسوقت کہ آئی یعقوب کو
الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا
موت جسوقت کہا یعقوب نے فرزندوں اپنی کو کس چیز کی عبادت کروگی بعد میری کہا انہوں نے
نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
عبادت کرینگی ہم خدا تیری کی اور خدا پدران بزرگ تیری کی وہ ابراہیم ہی اور اسمعیل
وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ تِلْكَ أُمَّةٌ
اور اسحاق اور وہ خدای یگانہ ہی اور ہم واسطی اوسکی فرمانبردار ہیں یہ جماعت گروہ تہی

قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون

تحقیق گذر چکی ہیں واسطے انکے ہے جو کچھ کہ کسب کیا انہوں نے اور واسطے تمہارے ہے جو کچھ کسب کیا تم نے اور نہ سوال کئے جاؤ گے

عما كانوا يعملون ۝ وقالوا كونوا هودا او نصارى

اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے وہ ۔ اور کہا اہل کتاب نے ہو جاؤ تم یہودی یا نصاری

تهتدوا قل بل ملة ابراهيم حنيفا وما كان من

تا ہدایت پاؤ تم کہہ تو اے محمد بلکہ پیروی کرو دین ابراہیم کی کہ تھا راہ راست پر اور نہ تھے ابراہیم

المشركين ۝ قولوا امنا بالله وما انزل الينا

مشرکوں سے ۔ کہو تم اے مسلمین کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی طرف ہماری

وما انزل الى ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب

اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق اور یعقوب

والاسباط وما اوتي موسى وعيسى وما اوتي النبيون

اور سبطوں کے اور ساتھ اس چیز کے کہ دی گئی موسی اور عیسی اور اس چیز کے کہ دی گئی انبیا

من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له مسلمون ۝

جانب سے رب انکے سے نہیں جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے اور ہم واسطے اسی کے فرمانبردار ہیں

فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا وان تولوا

پس اگر ایمان لاویں اہل کتاب ساتھ اس چیز کی کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اسکے پس تحقیق راہ پائی انہوں نے اور اگر پھر جاویں

فانما هم في شقاق فسيكفيكهم الله وهو السميع

سوائے اسکے نہیں ہیں وہ بیچ ضد کے پس قریب ہے کہ کفایت کرے گا تجھ کو انکے اللہ اور وہ ہے سننے والا

العليم ۝ صبغة الله ومن احسن من الله صبغة

دانا ہے رنگ دین خدا اور کون ہے نیکو تر خدا سے از روئے دین کے

ونحن له عابدون ۝ قل اتحاجوننا في الله وهو ربنا

اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں کہہ تو اے محمد کیا جھگڑتے ہو ساتھ ہمارے بیچ دین اللہ کے اور وہ رب ہمارا

وربكم ولنا اعمالنا ولكم اعمالكم ونحن له مخلصون ۝

اور رب تمہارا ہے اور واسطے ہمارے عمل ہمارے اور واسطے تمہارے عمل تمہارے اور ہم واسطے اسی کے خالص کرنے والے

ام تقولون ان ابراهيم واسمعيل واسحق و

آیا کہتے ہو تم بدرستیکہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور

يعقوب والاسباط كانوا هودا او نصارى

یعقوب اور سبط زادان انکے تھے یہودی یا نصارے

قل ءانتم اعلم ام الله ومن اظلم ممن كتم شهادة

کہہ اے محمد آیا تم دانا تر ہو یا اللہ اور کون ظالم تر ہے اس شخص سے کہ چھپاوے گواہی کو

عنده من الله وما الله بغافل عما تعملون ۝

کہ نزدیک ہے اسکے اللہ کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ غافل اس چیز سے کہ عمل میں کرتے ہو تم

تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما

یہ جماعت قوم ہیں کہ تحقیق گذر چکی واسطے انکے ہے جو چیز کہ کسب کیا انہوں نے اور واسطے تمہارے ہے جو چیز

ع ۱۶ كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون ۝

کسب کیا تم نے اور سوال نہ کئے جاؤ گے تم اس چیز سے کہ وہ عمل کرتے تھے

قولہ ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ ولقد
اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصٰلحین اذ قال لہ ربہ
اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین ووصّٰی بہا ابراھیم بنیہ
ویعقوب یٰبنیّ ان اللہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتنّ الا و
انتم مسلمون ۝ یعنی اور کون ہی کہ مونہہ پہیرتا ہی اپنی کو ملت اور گردان نہین ہوتا ہی
دین ابراہیم علیہ السلام سی مگر وہ کہ سبک اور خوار کری اپنی نفس کو یعنی نادان
ہو اپنی ذات سی کہ فکر نہ کی اپنی دل مین پس قائم مقام جہل کی سفہ کو بیان کیا
گویا التقدیر یہی ہی کہ سفہ فی نفسہ تہا فی کو حذف کیا اور ہم نی برگزین کیا ہی
ابراہیم کو اس سرائی فانی مین بخشش یا جوانمردی کی یا بشرف پیغمبری یا بزیادتی
بندگی یا بطاعت یا بصفت خلت اور دوستی کی یا بنائی خانہ کعبہ کی اور عقبی مین وہ
نیکو کارون سی ہی اور بصفت صلاحیت آراستہ ہی اور جو شخص ایسا ہوا وسکی مذہب
سی جو کوئی پہر جاوی تحقیق وہ نادان ہوا اور اپ کو ذلیل اور خوار کیا اور پہر ابراہیم
علی نبینا وعلیہ السلام کی تعریف مین خدا فرماتا ہی اور یاد کر ای محمد جس وقت کہا
ابراہیم سی اوسکی پروردگار نی کہ تسلیم کر جو کچہہ کہ واقع ہو قضا اور قدر سی کہا
ابراہیم نی قبول کیا مین واسطی پروردگار کی تا اینکہ جو کچہہ چاہی فرماوی اور میری
حق مین حکم جاری کری اور وصیت کی ابراہیم نی وقت وفات اپنی بیٹون کو کہ پیروی
کرو مذہب اسلام کی اور التزام کرو اوسکا اور یعقوب علیہ السلام نی بہی یہی وصیت کی
اپنی فرزند دوازدہ گانہ کو بدرستیکہ برگزیدہ کیا واسطی تمہاری دین اسلام کو حق تعالی نی

پس چاہیی کہ نمرو تم مگر در حالیکہ ہو مسلمان یعنی اوپر دین اسلام کی اور مت مرو اور جو تم
کو موت آوی اور عطف یعقوب کا لفظ ابراہیم پر ہی یعنی وصیت کی ساتہ اس
الطاعت کی یعقوب نی بہی اس وجہ کہ یا بنی اور ضمیر بہا کی کہ وصی بہا مین ہی راجع ہی
ملت کی یا طرف کلمہ اسلام کی کہ قال اسلمت سی ہی معلوم ہوتا قولہ ام کنتم
شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی
قالوا نعبد الٰہک والٰہ ابآئک ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق
الٰہا واحدا ونحن لہ مسلمون ۝ تلک امۃ قد خلت لہا ما
کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا
یعملون ۝ وقالوا کونوا ھودا او نصٰرٰی تہتدوا قل
بل ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین ۝
بعد ازان حق تعالی برسبیل انکار خطاب اہل کتاب سی کرتا ہی یعنی آیا تہی تم قریب
وفات یعقوب کی حاضر کہ وصیت کی اپنی بیٹون کو اور یہہ لفظ ام کی استفہام انکاری
یعنی تہی تم موجود وقت وصیت کی پس کس جہت سی تم ادعا کرتی ہو کہ وصیت کی
دین یہود کی تہی پس بحث زیادتی ترجیح حق تعالی فرماتا ہی کہ تعین یہ کہ تم حاضر تہی
وقتیکہ کہا یعقوب علیہ السلام نی بیٹون کو کہ کسکی پرستش کروگی بعد میری غرض یعقوب کی یہہ تہی کہ
اپنی عہد و پیمان لین دین اسلام کی فرزندون نی جواب مین کہا عبادت کرینگی ہم
خدا کی اور خدای آبائے تیری کی کہ وہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق مین اور وہ خدا ایک ہی
اور الٰہا واحدا اول سی الٰہک تک سی یا منسوب ہی بتقدیر یرید کہ ای ارید کہ

واعتقاد یعنی ارادہ کرتی ہین ہم ساتہہ پدران تیری کی کہ وہ خداپرست تہی اور ایک ہی قوم
سپاہی خدا کی واسطی کرون جہوکانی والی اور فرمان برداری کرنی والی مین مخفی نہی کہ
ابراہیم کہ باوجود اسکی کہ وہ جد یعقوب تہی ذریت یعقوب نی اونکو زمرۂ آبا مین
داخل کیا ازین جہت جد کا حکم پدر کا ہی اور اسیطرح چچا اسمعیل کو کہ یعقوب کی چچا
اسواسطی کہ عرب مین عم کو پدر کہتی ہین اس کلمہ سی معلوم ہوا کہ آزر جس شخص کو حق تعالی نی
پدر ابراہیم کہا حالانکہ آزر شخص چچا ابراہیم علیہ السلام کا تہا یہہ جماعت یعنی ابراہیم
اور یعقوب اور اولاد اونکی یکسر تہی کہ گذر گئی واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ کیا اونہون نی
اور واسطی تمہاری ہی وہ چیز کہ کرتی ہو تم ہی اور ہر ایک اونسی اور تمسی اوپر کردار
عمل کی جزا پاویگا اور نہ سوال کئی جاؤگی تم اوس چیز سی کہ تہی وہ عمل کرتی کہ اون
اونکی برائیون کی سبب پہر عذاب ہوگا اسیطرح سی اونکی نیکیون کی باعث سی ثواب تمکو
نہ ملیگا اور یہودیونکا عقیدہ یہہ تہا کہ اولاد کو بسبب عبادت بزرگون کی ثواب ملیگا
اور بکفر سی بزرگونکی عقاب ہوگا حق تعالی اونکی رد قول کا اس آیت سی فرمایا
کہ ابن صوریا نی باجماعتی از یہودان پیغمبر خدا اور صحابونسی کہا کہ راہ راست
یہودیونکی ہی سزاوار ہی کہ مذہب یہودیونکا اختیار کرو اور نصاری کہتی تہی کہ
مذہب نصاری اختیار کرو تا راہ ہدایت پاؤ خدا فرماتا ہی کہ کہہ ای محمد جواب مین
کہ ایسا نہین ہی بلکہ عبادت کرینگی ہم مذہب اسلام کی کہ وہ مذہب ابراہیم علیہ السلام
درحالیکہ راہ راست سی ہی پاوین کسواسطی کہ دین اونکا خالص ہی دنیا سی باطل سی اور تہی
وہ شریک کرنی والی ذات خدا مین یہہ کنایہ ہی اہل کتاب سی کہ یہود عزیر کو کہتی

ہین کہ وہ فرزند خدا کا ہی اور نصاری عیسی کو خدا قرار دیتی ہین باوجود یکہ
دعوی کرتی ہین کہ ہم تابع دین ابراہیم ہین قوله قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا
أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ
النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ
مُسْلِمُونَ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ
تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ یعنی کہو ای صاحبان ایمان جواب مین یہود
اور نصاری کی کہ تمکو اپنی مذہب کی دعوت کرتی ہین کہ ایمان لائی ہین ہم ساتہ
خدا کی اور اوس چیز سی کہ بہیجی گئی طرف ہماری کتب الہیات سی اور وہ چیز کہ
نازل کی گئی ہی طرف ابراہیم کی کہ وہ بیس صحیفی تہی اور اسمعیل اور اسحق ساتہہ
کہ فرزندان اونکی سی ہین اور ساتہہ یعقوب کی اور ساتہہ اسباط کی کہ فرزند
یعقوب مین اگرچہ یہہ صحیفی ابراہیم پر نازل ہوئی تہی اونکی اولاد پر نہین آئی تہی
لیکن چونکہ وہ سب عمل کرتی تہی اوسپر گویا کہ اونپر نازل ہوا اور اسیطرح گویا اون
ہی کو یا اونپر نازل ہوا اور ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گئی تہی موسی اور عیسی کو
یعنی توریت و انجیل اور ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گئی تہی اور پیغمبرونکو کتب اور معجزات
سی اونکی پروردگار کی طرف سی نہین فرق کرتی ہین ہم کسی مین اونہون مین سی
مثل یہود کی کہ تفاوت کرتی ہین کہ بعضی کا ایمان لاوین اور بعضی کا نہ لاوین اور
نعوذ باللہ کی یعنی جماعت ہی اسواسطی درست ہوا لانا لفظ بین کا اوپر احد کی کہ ہم

خدا کی اطاعت کرنی والی ہیں پس اگر ایمان لاویں یہود اور نصاری جس طرح سی کہ تم
اور انصار ایمان لائی ہیں یعنی ساری کتابوں اور پیغمبروں کا برحق ہیں اور خدا کی
طرف سی ہیں تحقیق ہدایت پائی انہوں نی اور اگر روگردان ہوئی ایمان سی پس تحقیق
اور نزاع میں ہیں خدا کی ساتھ بعد اسکی واسطی تشفی مومنوں کی خوشخبری دی
حضرت کو کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ دشمنوں کی نزاع اور خصومت سی اندیشہ نکر

قوله فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یعنی قریب ہی کہ حق تعالی باز رکھی اور حفاظت کری تیری شر اور فساد یہود
اور نصاری سی اور سبہوں کو ذلیل اور خوار کری اور خدا سننی والا ہی گفتگو ہی
صاحب ایمان اور کفار کو اور اسرار اور انکار اونکی سی اور واقف ہی عقیدہ
دونوں گروہ سی ولایت کی ہی یہود سی بالکل متابعت رسول خدا سی پہر گئی تہی
اور نصارے بہی برخلاف کرکی مسلمانوں سی اپنی ضد کی کرنی لگی حتی
جسمیں ہی منقول ہی کہ نصاری مولود اپنی کو آب زرد میں غوطہ دیتی تہی اور اب

اب کو معمودیہ نام رکہا تہا اور جتاتی اور کہتی تہی کہ یہہ آب پاک کنندہ ہو تو دین نصرانی کی
اور اسکو قائم مقام ختنہ کا جانتی تہی اور یہود سی خلاف رنگ نصرانی مولود پر
غوطہ دیتی تہی حق تعالی نی واسطی رد اونکی کہا صبغة اللہ الخ یعنی ای مسلمانو حق نی
رنگ کیا ہی ہمکو خدا نی ایسی رنگ سی کہ جو نزدیک اوسکی ہی اور یہہ رنگ فطرت
خدا کی ہی کہ اوپر اوسکی لوگونکو پیدا کیا ہی اسواسطی کہ پیدا ہونا اوپر اسلام کی زیور
انکا ہی جس طرح سی کہ رنگ زیب جامہ ہی اور یا مراد صبغہ سی ہدایت ہی یعنی ہدایت
کی ہمکو خدا نی ساتھ حجت اپنی کی یا مراد تطہیر قلوب ہی یعنی پاکیزہ کیا ہی ہمکو ساتھ
اوس پاکیزگی کی کہ جانب خدا سی ہی یا معنی دین کی آتی ہیں دین اللہ اور کون
نیکوتر خدا سی از روی شعار ملت وعلامات دین و پاک کرنا نجاسات شرک سی مراد
یہہ کہ کوئی دین بہتر دین اوسکی سی نہیں ہی اور اس جگہہ صبغہ مصدر موکد ہی کہ سبب
آمنا باللہ سی ہی اور ہم اوسی خدا کی پرستش کرنی والی ہیں یہہ کنایہ ہی مشرکوں سی کہ ہم
شریک خدا کی ذات میں نہیں لاتی ہیں جیسا کہ تم شرک لاتی ہو منقول ہی کہ یہود اور
نصاری اس بات سننی سی بہت پیچ و تاب میں آئی اور کہنی لگی کہ ہمکو بزرگی خدا
فرزند ہونی کی ثابت ہی ہم بہتر ہیں مسلمانوں سی لہذا حق تعالی نی پیغمبر کو فرمایا کہ
ای محمد اونکی جواب میں کہ اتحاجوننا الخ یعنی آیا خصومت اور جدال کرتی ہو
دین خدا میں یا دعوی بہتری اور فضیلت کا کرتی ہو ساتھ حق میں طرف ہماری اگر
وہ پروردگار ہمارا اور تمہارا ہی اور عداوت نہیں ہی اوسکو کسی قوم سی پس حق
تعالی اور وہ کار تمام عالم کا ہی پس عبادت اونکی واجب ہی اور معبود ہونا انکا

ہی ویسی کیا اور وہ ہو وسطی ہماری ہی جزا اعمال کی اپنی کی اور وہ وسطی تمہاری ہی جو اعمال
تمہاری کی ہی اور ہم خالص ہیں اعتقاد اور ایمان اور بندگی میں اور تم لوگ نہیں ہو
اَمْ تَقُوْلُوْنَ ابی بکر نی ساتھ یا تحتانی کی پڑھا ہی اور ابوحفص نی ساتھ فوقانی
سی پڑھا ہی اور لفظ ام کی اس مقام میں بمعنی ہمزہ کے تھا جو ناکی ہی یعنی ایا کہتی ہو تم بیچ
یہودان و ترسایان کہ تحقیق ابراہیم اور اسمعیل اور یعقوب اور فرزندان یعقوب کی
پیغمبر اور پیغمبرزادی میں یہودی یا نصرانی تھی اونکی رد کرنی کو خدا فرماتا ہی کہ ای محمد
اسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور ملامت کی کہ آیا تم واقف زیادہ ہو دین پیغمبروں سے
یا خداوند تعالی کہ جسنی کہ انکو پیغمبری بھیجا تہا اور خدا تعالی نفی اور انکار انکی یہودیت کا
جائی دیگر میں کرتا ہی مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا پس تم
کیونکر یہودی اور نصرانی ہونیکا اونکی حکم کرتی ہو اور کون بڑا ستمگر ہی والا ہی اوپر
نفس اپنی کی اوس شخص سی کہ پوشیدہ کری گواہی کو کہ کتاب خدا سی ثابت ہوتی
ہو مطابق کتاب سی یہود اور نصاری ہی اور حق تعالی غافل نہیں ہی وہ سے
کہ تم اوسکو کرتی ہو مثل پوشیدہ کرنی گواہی کی تصدیق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
سی اور پوشیدہ کرنی گواہی کی سبب سی خدا انکو اوسکی مکافات دیگا اور وہ جماعت
مذکور اس جہان سی کوچ کر گئی ہیں جو اعمال وہ جماعت نی کیا اونکی وسطی
اور جو افعال تمنی کی جزا اوسکی ہو اور اونکی افعال سی پوچھی جاوینگے
اور یہہ تکرار وسطی مبالغہ کی ہی تکملہ یازدہم بیچ بیان
ابیات کلوع شانزدہم ... مُسْلِمُوْن

ستمہ وہ حرف ہیں بینات اوسکی ساتھ سی ایجاس میں نکلی اوس سی یہہ عبارت
بولایۃ علی وصی الاحمد قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
چہتیس حرف ہیں بینات اوسکی ایکہزار چارسو ... جو اوس سی مطابق اوسکی یہہ عبارت ہووے
ما علی بہ ذلک الا علیا ولی اللہ وابنیہا الحسنین فَاِنْ اٰمَنُوْا
اٹہہ حرف ہیں بینات اوسکی پانسی میں سی نکلی اوسی یہہ عبارت
یعنی هٰٓؤُلَاۗءِ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
تیرہ حرف ہیں بینات اوسکی پانسی پانس میں مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی
عنی علیا وام ابیہا والحسنین ایضا عنی علیا وام ابیہا بنیہما الطاہر
وان تولوا اٹہہ حرف ہیں بینات اوسکی تین سو ... میں نکلی موافق اسکی
یہہ عبارت یعنی الاناس کلہا صبغۃ اللہ آٹہہ حرف ہیں براو
ایکہزار پانسی اٹہاون میں مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہیں ولایۃ
محمد نبی اللہ وعلی الہادی وعترتہما ایضا صبغۃ اللہ
اٹہہ حرف ہیں براوسکی ایکہزار پانسی اٹہاون میں نکلی اوسی یہہ عبارت
ھی العلامۃ مما یعرف المؤمنون من دونہم الی الایمان بینات اوسکی
سی ساتہ ہوتی ہیں نکالا اوسی یہہ عبارت ولاء النبی وآل محمد
مجموع اوسکی بینات کا ایکہزار اٹہ سی اٹہاون ہوتی خارج ہوتی اوسی یہہ عبارت
وہی ولایۃ محمد وعلی وعترتہما روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ مکہ معظمہ میں وقت نماز ... کعبہ ... بعد ہجرت مدینہ طیبہ ...

ہو بیچا کہ متوجہ ہوا طرف بیت المقدس کی ہوئی نماز پڑہو ہو واسی بات سی خوش نہ
اور باہم کہتی تہی اگرچہ محمد ہماری دین پر نہیں ہی لیکن سمت قبلہ ہماری کی نماز پڑہتی ہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ یہود کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
قبلہ کو نہ جانتی تہی تا آنکہ ہماری نماز دیکہی اور قبلہ کو پہچانا خاطر پیغمبر خدا اس طرح سی
کلام سی آزردہ ہوئی حکم خدا ہوا نماز میں بیت المقدس سی رو گردان ہوا اور کعبہ
کیطرف بہت سرور متوجہ ہوئی وہان اور منافقین بعد مقرر ہونی قبلہ کی زبان طعن
سی کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مشتاق اپنی مکہ کا اور مولد کا ہوا ہی اسواسطی
نماز اوس طرف پڑہتا ہی حق تعالی نی قبل اسکی کہ اونکی زبان پر جاری ہو خبر دی

الجزء الثاني

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
قریب ہی کہ کہینگی بیعقل لوگوں سی کہ کس چیز نی پہیر دیا اونکو قبلہ اونکی سی کہ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي
وہ کہ ثابت تہی اوپر اوسی قبلہ کی کہہ تو ای محمد صلی اللہ کی مشرق و مغرب ہی راہ دکہاتا ہی
مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
جس شخص کو چاہتا ہی طرف راہ درست کی اور مثل اسی کی کردیا ہمنی تمکو
أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
امت معتدل تا ہو تم گواہی دینی والی اوپر مردمان کی اور ہو

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ
رسول اوپر تمہاری گواہ اور نہیں کیا ہمنی قبلہ کو وہ جو تہا تو
عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى
اوپر اوسی جہت کی مگر تا کہ جانیں ہم کون شخص پیروی کرتا ہی رسول اللہ کی اوس سی جو پہر جاتا ہی اوپر
عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ
پاشنہ پائی اپنی کی اور اگرچہ ہی یہ تحویل قبلہ گران بزرگ اوپر لوگوں کی مگر اوپر ان شخصوں کی کہ
هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
ہدایت کی ہی اللہ نی اور نہیں ہی اللہ کہ ضایع کری ایمان تمہارا تحقیق اللہ ساتہہ لوگوں کی
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
مہربان ہی بخشنی والا ہی تحقیق کہ دیکہتی ہین ہم پہرنا منہ تیری کو جہت آسمان میں
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
پس البتہ پہیر دینگی ہم تجکو ساتہہ قبلہ کی کہ راضی ہی تو اوسکا پس پہیر تو منہ اپنی کو جانب
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
مسجد حرام کی اور جس جگہ کہ ہو تم پس پہیرو تم روہا اپنی کو جانب اوسکی
وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی ہین توریت البتہ جانتی ہین کہ وہی تحویل حق ہی بیچ
رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَئِنْ أَتَيْتَ
رب اپنی کی اور نہیں ہی اللہ بیخبر اوس چیز سی کہ کرتی ہین عمل وہ اور اگر لاوی تو

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ

جن لوگون کو دی گئی کتاب ہر ایک معجزہ اور نہ پیروی کرینگے قبلہ تیری کی

وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ

اور نہ تو پیروی کرنے والا ہی قبلہ انکی کا اور نہ بعضی انکی پیروی کرنے والی قبلہ

بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ

بعضی کی اور اگر پیروی کری تو آرزوؤن انکی کو بعد اسکے کہ آیا ہی تجھکو جانتی سی

الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وقف لازم

علم قطعی سے بیشک تو اسوقت ہو گا ستمگارون سے وہ لوگ کہ دی ہمنی انکو کتاب

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ

پہچانتی ہین اسکو جیسی پہچانتی ہین بیٹون اپنی کو اور بیشک ایک گروہ ان مین سے البتہ چھپاتے ہین

الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ع

حق کو حالانکہ وہ جانتی ہین حق ہے پروردگار تیری سی پس نہو تو شک کرنیوالون مین سے

قولہ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا

قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ

أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا

الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ

اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ تحقیق قریب ہی کہ کہینگے نادان آدمی لوگون سی

اور منافقین اور مشرکین سی کہ کس چیز نی پھیرا مسلمانونکو قبلہ سی کہ وہ بیت المقدس تہا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جواب اونکی مین کہ واسطی خدا کی ہی سمت مشرق کی کہ جدہر
اوس سمت کو ہی اور مغرب بھی کہ بیت المقدس اوس جانب کو ہی یعنی مالک جہت
مشرق اور مغرب اور تمام جہانکا ہی پس جسطرف کہ مصلحت دیکہتا ہی اوسیطرفکو
قبلہ مقرر کرتا ہی اور نماز کا اوسیطرفکو حکم دیتا ہی اور ہدایت کرتا ہی لطف و کرم سی
جسکو چاہتا ہی بلطف راہ راست اور دین کی کہ از انجملہ ایک یہہ کہ متوجہ ہونا نماز مین
بیت المقدس کیطرف اور دوسری بار طرف کعبہ معظمہ کی موافق مصلحت و حکمت
کی پس بنا بر ذکر کی فضیلت امت مرحومہ جناب نبوی کا بیان ہوتا ہی وکذلک
یعنی کردانا تمکو راہ یافتہ اور کیا تمکو گروہ ایک برگزیدہ و با جمیع عدالت العلم و عمل تاکہ تم
گواہ اوپر انبیا کی واسطی اون آدمیون کی کہ منکر نبوت مین انبیا رسول کہ وہ محمد ہی
اوپر تمہاری گواہی دینی والا تا معلوم کرو تم سب ساتھہ فکر تیز کی کہ جو کچھ کسی سنت
دی تہی اور نازل ہو مین اوپر تمہاری عجب نہ وابجی کہین کتاب جناب حق تعالی کی
اور کسی کا حق نہین کیا اور کسی پر ظلم نہین کیا بلکہ ظاہر کی خدا کی راہ راست کو اور سچا
پیغمبرنکو اور اون پیغمبرون نی حکم رسالت کا اونکو پہنچایا اور نصیحت کی لیکن جو
کافر مرتبہ باطل رکہتی مین انکار کیا تبلیغ رسالت سی پس گواہی دینگی دیکہ امت
اوپر صاحبان زمان اپنی کی اور اوپر اونکی جو تہی پہلی تمہاری اور جو پیدا ہو
تمہاری اور رسول ساتھہ ہستی اونکی کی گواہی دینگا مقبول ہی کہ روز قیامت
گروہ امم انبیاء سابق انکار رسالت رسولون اپنی کا کرینگی ہر گاہ کہ حق تعالی انبیا

اور تبلیغ احکام کی شہادت طلب کریگا پس امت محمد کو عرصات مین لاوینگی اور وہ
گواہی دینگی انبیا امم سابق کی کہ جمیع احکام تیری اپنی امت کو پہنچائے مین امم سابق
اونسی انکار کرینگی کہ تمکو کسنی خبر دی معلوم ہوا کہ انہون نی احکام پہنچائے مین
جواب مین کہینگی کہ حق تعالی نی قرآن مین کہ پیغمبر ہمارے پر نازل کیا ہی خبر دی تھی
بعد اسکی حضرت رسالت کو حاضر کرینگی اور حال امت سے استفسار کیا جاویگا حضرت
انکی عدالت کی گواہی دینگی چنانچہ ابو القاسم حسکانی نی کتاب شواہد التنزیل
مین سلیم بن قیس ہلالی سی روایت کی ہی کہ امیر المومنین نی فرمایا کہ حق تعالی
نی آیہ کریمہ لتکونوا شہدآء علی الناس سی ہمکو ارادہ کیا ہی اور رسول خدا کی
کوئی شریک نہین ہی پس رسول خدا گواہ مین اوپر ہمارے اور ہم اوپر خلق کی اور حجت
اوسکی زمین مین ہم مین بعد ذکر فضیلت امت مرحومہ کی کہ امر کیا گئی ہین ساتھ
قبلہ کی بیان حکمت تحویل قبلہ کی فرماتا ہی یعنی نہین کیا ہمنی قبلہ تیرا مگر واسطے تعیین کیا
تو کی اسکی منقول ہی کہ پیغمبر خدا مکہ مین نماز بجانب قبلہ ادا کرتی تھی ہر گاہ مدینہ مین
ہجرت کی حکم ہوا کہ نماز کو بجانب بیت المقدس پڑہو واسطے الفت و دلجوئی یہود کی
تا بالکلیہ پہر نجاوین اور بعد اسکی مامور ہوئی ساتھ توجہ خانہ کعبہ کی جسطرح سی
قبل از ہجرت کی مامور تھی پس حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنی نہین کیا تھا قبلہ اوسی جہت کو کہ
قبل اسکی مقرر تھی مگر تاکہ جانین ہم یعنی امتحان کرین ہم اون لوگون کو یعنی یہودون کا
کہ پیروی کرتی مین رسول کی بعد پہر نیکی کعبہ سی اوس شخص سی کہ پہرے اوپر ایڑیون
اپنی کی یعنی مرتد ہوئی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی بجہت الفت قبلہ یہودان کی

یہ واسطی اس بات کی کہ تمیز دین اونکی کون ثابت دین اسلام پر ہی اور کون نہین
اور بتحقیق کہ ہی قبلہ یعنی تحویل اسکی بزرگ اور گران آوے مگر وہ شخص کہ جنکو ہدایت
کی خدا نی موافق حکمت اور مصلحت کی احکام اپنا کو مانند حضرت امیر المومنین
کی بیان نماز ظہر کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مامور ہوئی کہ طرف کعبہ کی منہ پہیرین
جناب امیر المومنین علیہ السلام ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی کعبہ کی جانب پھرے
ابن عباس سی منقول ہی کہ نماز پڑہتی تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ طرف بیت المقدس
کی بعد ہجرت کرنیکی سترہ مہینی تک حکم نماز طرف کعبہ کی ہوا اور علی
بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی نقل کیا ہی کہ خلاصہ یہ ہی کہ تیرہ
برس پیغمبر خدا نی نماز مکہ مین طرف بیت المقدس کی پڑہی بعد ہجرت فرمانی
مدینہ مین سات مہینی کی بعد اوسکی طرف کعبہ مامور ہوئی کہ نماز پڑہین اور بعضی
شخص کی سست ایمان تھی پہر گئی اپنی طور پر بحال رہی منقول ہی کہ بعد از تحویل
قبلہ کی یہودی طعن کرتی تھی اور شبہ کرتی تھی از انجملہ ایک یہ ہی کہ اگر قبلہ حق جہت
کعبہ ہی پس واصحاب محمد کی طرف بیت المقدس کی نماز پڑہتی تھی اور قبل از
ورود آیہ تحویل کی وفات پائی جاتی ہی گمراہی پر مری چون مانند اسعد بن زرارہ
وغیرہ کی خدا نی رد اونکا فرمایا وما کان اللہ نہین ہی خدا اسطرح کا اور
اوسکی لائق نہین ہی کہ تمہاری ایمان کو ضایع کری اور نماز تمہارے کو رائگان
نہین کرتا ہی کہ باعتقاد تمام منہ طرف بیت المقدس کی کرتی ہو تحقیق کہ خدا
مہربان ہی اور مزدوری عمل کی ضائع نہین کرتا ہی اور بخشش الاہی اور رحمت

فروکہ انہیں کتابی روایت ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ اول جانب
طرف بیت المقدس کی نماز ادا کرتی تھی یہود ہی کہتی تھی کہ محمد ہماری قبلہ کی طرف
نماز پڑھتی ہین حضرت اس امر سی ملول ہوئی تا اینکہ جبرئیل سی ازروی تحویل
قبلہ کی اظہار کیا جبرئیل ہو بہ مقام اپنی کہ اوسی سید کائنات ہر ساعت بعد
جانی اونکی کی آسمان کیطرف دیکھتی تھی اور منتظر وحی کی تھی تا اینکہ جبرئیل آئی
اور اس آیہ کو لائی قد نری تقلب وجهك فی السماء فلنولینك قبلة ترضها فول وجهك
شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره وان الذین اوتوا الکتاب
لیعلمون انه الحق من ربهم وما الله بغافل عما یعملون ولئن اتیت
الذین اوتوا الکتاب بکل آیة ما تبعوا قبلتك وما انت
بتابع قبلتهم وما بعضهم بتابع قبلة بعض ولئن اتبعت اهواءهم
من بعد ما جاءك من العلم انك اذا لمن
الظالمین یعنی بتحقیق دیکھتی ہین ہم ہونا ہی تیرا کو طرف آسمانی
انتظار وحی کی پس مقرر کیا ہمنی اوس قبلہ کو کہ جسکا چاہتا تہا پس آنہ بہیر تو منہ
اپنی کو طرف مسجد حرام کی کہ کہیری ہی خانہ کعبہ کو وجہ سی اس تکیہ تمام بدن او
منقول ہی کہ وہ حضرت روز دوشنبہ نیمہ ماہ رجب کو سال دوم ہجرت قبل از
واقع جنگ بدر کی مسجد بنی سلمہ مین دو رکعت نماز ظہر کی ادا کی تھی کہ یہ حکم نازل ہوا
فول وجهك الخ پس پہرا منہ بیت المقدس سی اور متوجہ محراب ہوا کہ سامنی
خانہ کعبہ ہی اور اوس مسجد کو مسجد ذو القبلتین مشہور کیا اللہ وہ وسطی الصحیح کی سات

است بخشیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی فرماتا ہی کہ جس جگہہ ہو تم بیچ جنگل اور
دریا اور مشرق اور مغرب کی اور جہا ہو تم نماز پڑہو پہیرو منہ کو اپنی طرف بیت
الحرام کے بعد از ان بیان عداوت یہود کا کرتا ہی کہ بدرستیکہ وہ لوگ کہ
دی گئی ہی کتاب توریت یعنی علمائی یہود کہ ہر آینہ جانتی ہین کہ پہرنا بیت المقدس
سی درست اور بہت ہی اور حکم اوسکا صادر ہوا پروردگار اونکی سی کیواسطی
کہ توریت مین یہہ ذکر مندرج تہا یعنی علمائی یہود جانتی تھی کہ وہی تحویل قبلہ حق
اس جہت سی کہ توریت مین دیکھا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان دو قبلہ کیطرف نماز
پڑہیگا اور وہ قبلہ کہ پہیر اور ہیگا کعبہ ہی باوجود اوسکی انکار کرتی ہین اور چہپا
رکہتی ہین اور نہیں ہی خدا تعالی غافل اوس چیزسی کہ عمل کرتی ہو تم یعنی یہودان
باوجود علم ساتھ حقیقت قبلہ کی منقول ہی کہ یہود کہتی تھی اگر محمد معجزہ دکہلاوی
اوپر صدق دعوی اپنی کی درباب توجہ کعبہ ہم ساتھ اوسکی ایمان لاوینگی
حق تعالی نی وحی کی تکذیب اونکی کی یہہ آیہ نازل کی اگر لاوی تو ای محمد ساتھ
اون لوگوں کی کہ دی گئی ہی جنکو کتاب توریت اور انجیل کہ وہ یہود اور ترسا
ہین ہر معجزہ کہ تجہسی چاہتی بیچ متوجہ ہونی کعبہ کی پیروی نہین کرینگی قبلہ تیری کی واسطی
کہ اہل کتاب کہتی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اگر ہماری قبلہ کیطرف نماز پڑہی ہم او
ایمان لاتی ہین حق سبحانہ وتعالی نی وحی قطع طمع اونکی فرمایا تو نہین پیروی
کرنی والا اونکی قبلہ کی اور نہین پیروی کرنی والا بعض قبلہ بعضی دیگر کی قبلہ
نصاری کا مشرق ہی اور قبلہ یہود کا مغرب ہی پس یہہ مناسبت الکہ وجز

نکرینگی جسطرح سی کہ تیری پیروی نہین کرتی اگر پیروی کری تو بسبب غرض ورنفع
خواہشین انکی کو بعد اوسکی کہ بعد اوس چیز کی کہ آئی ہی تجھکو ازراہ دانستگی کہ قبلہ ابراہیم
کا حق ہی تحقیق ہوگا تو اوسوقت کہ متابعت کری تو انکی منجملہ ستمگارون سی اوپر
نفس اپنی کی اور یہہ مبالغہ ہی اور قطع ہونی طمع انکی کی متابعت کرنی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ سی قبلہ انکی سی اور پہر بیچ بیان عداوت اہل کتاب کی وہ سبحانہ
وتعالی نے فرمایا ہی الذین اتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون
ابناءهم وان فریقا منهم لیکتمون الحق وهم یعلمون الحق من ربک
فلا تکونن من الممترین یعنی وہ لوگ کہ دی تہی انکو کتاب توریت پہچانتی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ کو کہ جسطرح سی پہچانتی ہین بیٹون اپنی کو یعنی اوصاف پیغمبر کی کہ توریت
مین لکہی تہی اور بہت معجزات سی پہچانتی تہی صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
جیسی کہ اپنی اولاد کو پہچانتی ہین کہ کچہہ شبہہ نہو ولیکن بسبب عداوت اور انکار کی
تصدیق نہین کرتی تہی اور تحقیق ایک فرقہ اونمین سی مانند ابوین اخطب وکعب بن
اشرف اور مثل اوسکی ہر آئینہ چہپاتی تہی حق کو یعنی صفت حضرت محمد صلی اللہ کو قوم
اپنی سی حالانکہ وہ جانتی ہین کہ چہپاتی ہین پس خطاب بحضرت نبی کر کی فرماتا ہی
کتابی کہ جو کچہہ درست اور ربک سے پروردگار تیری مراد حق سی وہی کہ چہپاتی ہین
وہ نبوت اوس حضرت کو یا مراد قبلہ سی ہی کہ توریت مین احوال مقرر ہونی قبلہ کا
طرف کعبہ کی لکہا تہا پس مت ہو شک لانی والون سی خطاب طرف اوس جناب
کی ہی اور مراد تمام اوسکی امت ہی پس مت ہو شک لانی والون مین سی بیچ انکی

کہ وہ خدا کی طرف سی ہی باوجود چہپانی انکی کی جو موجود ہین چہپاتی ہین یعنی انکار
کرتی ہین جملہ کو [illegible] اور [illegible] حرف مین ثابت
اور اکثر مین سی [illegible] عبارت علی ابن ابیطالب ولی اللہ [illegible]
[illegible] پانچ حرف مین [illegible] گیارہ ہوتی ہین خارج
ہوتی اوسکی یہہ عبارت لا فتی الا علی ابن ابیطالب و [illegible]
ولکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات
اور واسطی ہر ایک کی [illegible]
این ما تکونوا یأت بکم الله جمیعا ان الله علی کل شیء قدیر
پس جسجگہ کہ ہوتم [illegible]
ومن حیث خرجت فول وجهک شطر المسجد الحرام و
اور جسمکان سی نکلو [illegible] طرف مسجد [illegible]
انه للحق من ربک وما الله بغافل عما تعملون
[illegible] کرتے ہوتم
ومن حیث خرجت فول وجهک شطر المسجد الحرام و
اور جسمکان سی باہر ہوتم [illegible] طرف مسجد [illegible]
حیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره لئلا یکون
جہان کہین ہوتم [illegible] طرف اوس مسجد کی تاکہ نہووے
للناس علیکم حجة الا الذین ظلموا منهم فلا
[illegible]

تخشوهم واخشوني ولأتم نعمتي عليكم ولعلكم
سو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تاکہ تمام کروں میں نعمت اپنی اوپر تمہارے اور تاکہ تم
تهتدون ۝ كما أرسلنا فيكم رسولا منكم يتلوا
ہدایت پاؤ جیسا کہ بھیجا ہم نے درمیان تمہارے ایک رسول کو تم میں سے کہ پڑھتا ہے
عليكم آياتنا ويزكيكم ويعلمكم الكتاب
اوپر تمہارے آیتیں ہماری کو اور پاک کرتا ہے تمکو شرک سے اور تعلیم کرتا ہے تمکو قرآن
والحكمة ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون ۝
اور احکام شریعت کی اور تعلیم کرتا ہے تمکو وہ چیز کہ نہ تھے تم جانتے ۝
فاذكروني أذكركم واشكروا لي ولا تكفرون
بس یاد کرو تم مجھکو بطاعت تاکہ یاد کروں میں تمکو بثواب اور شکر کرو تم میرا اور نہ کرو ناشکری ع

قوله ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات أين ما تكونوا يأت بكم الله
إن الله على كل شيء قدير اور تخصیص ہر ایک امت کی واسطی قبلہ ایک ہی کہ توجہ میں
یا ہر صاحب شریعت کی واسطی قبلہ ایک ہی کہ توجہ کرنی والی میں اپنی مونہہ کو
باعث اپنے دین والا اپنی مونہہ کا ہی اوسطرف کو ہر گاہ ہر صاحب شریعت کا
قبلہ ایک ہی پس کو اسطی تمکو عیب کرتی ہیں پس پیش دستی کرو اے مسلمانوں اور دوڑو
امور خیر میں از قبیل امر قبلہ اور غیر اوسکی کی تا بسبب اوسکی سعادت دارین کو
پہنچو جس جگہ کہ ہو تم اور ساتھ جس قبلہ کی مونہہ لاؤ تم اے اہل کتاب لاویگا اللہ
تمکو اور جمع کریگا روز قیامت کو واسطی امتیاز کرنی حق و باطل کی مرسنکو سمجھا

وتعالی قادر ہی اوپر ہر شی کی یعنی اوپر تمام چیزوں کی قادر ہی مثل حضار محشر کی اور
میسر و یعنی نیک و بدکی اور ... اور موت و یعنی اور جمع کرنی ہی تمہاری اور
غیر تمہاری کی قوله ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وانه للحق من ربك
وما الله بغافل عما تعملون ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام
وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره لئلا يكون للناس عليكم حجة إلا
الذين ظلموا منهم فلا تخشوهم واخشوني ولأتم نعمتي عليكم ولعلكم
تهتدون یعنی اور جس مکان سی باہر آوے تو پس متوجہ کر اپنی منہ وقت نماز
کی طرف مسجد الحرام کی اور جس مقام پر ہوا ہی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس
پھیرو تم مونہہ اپنی کو یعنی تمام بدن کو طرف اوس مسجد کی تاکہ ... و دون
کو اوپر تمہاری حجت باب توجہ مسجد اقصی کی کہ جہت ایک کہ یا جن سبب اوسکی اور
تمہاری غالب ہوں یعنی یا یہود کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منکر ہیں ہماری کا ہی
وباوجود اس اعتقاد کی ہماری قبلہ کیطرف رو کرتا ہی اور متوجہ اوسکی طرف ہے
مگر وہ لوگ کہ ستم کیا اپنی ذات پر ساتھہ عداوت اور تکبر کی مراد ستم سی یہود
کی اور بت پرستان مکہ کی ہیں اسواسطی کہ یہود کہتی تھی کہ بسبب ... قبلہ
مونہہ مکہ کی طرف کرتی ہیں اور بت پرستان مکہ کی طعن کرتی تھی کہ محمد ...
کہ ہم بر حق ہیں اس جہت سی بار دیگر مونہہ ہماری قبلہ کیطرف لائی پس ... تم
... مخالفت ... اور تمام کروں میں نعمت اپنی کو یعنی جسطرح سی کہ ارسال کیا
... تم میں سی نبی کو اسیطرح سی تمام کرینگی ہم نعمت اپنی کو آخرت میں یعنی تمام

واب کوئی شخص ہوئی تم اوسکی بہت اختصاص کہ کی تہا یکہ تم راہ پاؤ ہدایت
اور احکام دین کی فرمایا کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم
آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا
تعلمون یعنی جسطرحسی بہیجا ہمنی رسول درمیان تمہارے سے یعنی عرب کے
وہ جناب صلعم ہی پڑہتا ہی اوپر تمہارے آیتین ہماریکو قرآن ہی اور پاک کرتا ہی
تمکو حرکات ناشایستہ شرک سی درباب شریعت کی اور سکہلاتا ہی تمکو قرآن اور
علم اور احکام حلال وحرام سی اور سکہلاتا ہی تمکو وہ چیز کہ جو تم نہین جانتی ہو
تاکہ معلوم کرو تم فکر اور نظر سی اور دریافت کرو تم کہ کوئی طور نہین ہی ان
احکام کی معلوم کرنیکا سوائی وحی کی فرمایا فاذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت ہی کہ حق تعالی نی
فرمایا کوئی بہت مشغول ہوئی ذکر میری مین بیان حاجت اپنی سی غافل ہو بہتر
حاجت اوسکی عطا کرتا ہون مین اور پدر بزرگوار میری ہموارہ ذکر خدا مین مشغول
رہتی تہی اسطرحسی کہ راہ چلنی مین اور کہانی مین اور تناول کرنی مین طعام اور تکلم
ہونی مین اور اشتغال دیگر مین اور زبان بکلمہ لا الہ الا اللہ متحرک رہتی تہی
اور قبل از صبح ہمکو جمع کرتی تہی تا طلوع آفتاب اور فرماتی تہی ذکر خدا مین مشغول ہو
کہ جس گہر مین ذکر خدا اور تلاوت قرآن کثرت سی ہو حق تعالی اوس گہر مین برکت زیادہ
کرتا ہی اور ملایک اوس گہر مین حاضر ہوتی مین اور شیاطین وہانسی بہاگتی ہین اور
روشنی دیتا ہی اہل آسمان کو جسطرحسی کہ ستارے وہانکی آسمانی روشنی دیتی ہین

دیتی اور جس گہر مین کہ ذکر خدا اور تلاوت نہو گی اوس گہر سی دور ہوتی ہین اور شیاطین
اوس گہر مین سکونت کرتی ہین آنحضرت سی روایت ہی کہ لشکر سلیمان بن داود
سو فرسخ تہا پچیس فرسخ واسطی جن کی اور پچیس فرسخ واسطی پرندگی اور پچیس واسطی
جانوران وحشی کی اور پچیس واسطی انسانکی اور ہزار گہر تہی شیشہ کی اور ان
گہرون مین سو منکوحہ تہین اور سات سو حرم اور واسطی اوسکی ہی جانب ایک تخت
طلا اور ابریشم کا بنایا تہا کہ وہ فرسخ کی عرض مین تہا منبر حضرت سلیمان کا بیچ مین
اور حضرت سلیمان اوسپر جلوس کرتی تہی اور تین لاکہہ کرسی طلا اور نقرہ کی طرف
منبر کی رکہتی تہی انبیا بالائی کرسی ہائی طلا کی بیٹہتی تہی اور علما بالائی کرسی ہائی
نقرہ کی اور اطراف مین اوسکی بنی آدم اور جنی جان ہوتی تہی اور مرغان پرواز
کنندہ بالایکدیگر پرہای اپنی کو منضم کرتی تہی کہ تا شعاع آفتاب سی اونکو محفوظ
رکہین اور ہوا فرش اوسکی کو اوٹہاکی لیجاتا اور جگہ زمین طی کرتی تہی اور حق تعالی
نی ہوا کو حکم کیا تہا کہ گفتگو ہر شخص کی سمع شریف حضرت سلیمان مین پہنچا تو ایکروز
با این حشمت وجاہ ہوا مین چلی جاتی کہ گذر ایک دہقان پر ہوا وہ سنکی کہا سبحان
حق تعالی نی بادشاہی عظیم پسر داود کو دی ہی اس سخن کو ہوا نی گوش سلیمان تک پہنچایا
حضرت سلیمان نیچی اوتری نزدیک دہقان کی آئی اور کہا لتسبیحۃ واحدۃ یقبلہا
اللہ خیر مما اوتی آل داود یعنی ایک تسبیح کہ حق تعالی قبول کری بہتر ہی اوس
چیز سی کہ دیا ہی آل داود کو حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ فرماتی تہی کہ تسبیح نصف میزان کی ہی اور حمد کرنا بہر دیتا ہی میزان کو

اور الله اکبر بہر دیتا ہی بہشتان او ر زمین کو اور بطہ اون کا رسی کہ ثواب بہیا
رکہتا ہی بہت بہتر کہ اشہد ان لا الہ الا الله وحده لا شریک له الها واحدا احدا
صمدا لم یتخذ صاحبة ولا ولدا حضرت رسالت صلی الله علیه وآله
سی منقول ہی کہ جو شخص اسکو پینتالیس مرتبہ پڑہی حق تعالی اوسکی بہلی پینتالیس
ہزار نیکیاں لکہتا ہی اور پینتالیس ہزار گناہ محو کرتا ہی اور پینتالیس ہزار درجہ
اوسکی بلند کرتا ہی اور ثواب بارہ ختم قرآن عطا کرتا ہی اور روح بہلی اوسکی ایک گہر
جنت میں بناتا ہی اور آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ایسی پانچ کلمہ تعلیم کرتا ہوں کہ
کہنی میں زبان پر سبک ہین اور میزان میں بہاری ہین اور خدا کو خوشنود کرتی
ہین اور شیاطین کو دور اور کہجاتی جنت سی ہین اور صالحات باقیہ سی حق
تعالی اسنہ ناتا ہی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا
یعنی باقیات صالحات بہتر ہین نزدیک رب تیری کی از روی ثواب کی اور
از روی آرزو کی صحابہ نی عرض کی کہ حضرت ارشاد کرین پس حضرت نی شرح ما
سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا
قوة الا بالله العلی العظیم کسقدر یہ کلمات بہتر اور خوش آیند ہین اور
کسقدر بہاری کرتی ہین ترازوی عمل کو ثواب سی اور حضرت ابی جعفر سی روایت
ہی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربع کہی
حق تعالی بعوض ہر تسبیح کی دو درخت بہشت میں لگاتا ہی کہ جمیع انواع کی
میوی لگتی ہین اور باقیات صالحات سی ہین کہ بیخ اوسکی زمین میں اور

شاخیں اوسکی بہان مین ذکرین اپنی کو ہر چیز سی نجات دیتی ہین پیغمبر صلی الله علیه
وآله سی روایت ہی کہ شب معراج کو دیکہا مینی فرشتونکو بہشت مین عمارت
بناتی ہین کہ ایک خشت طلا کی اور ایک خشت نقرہ کی ہی اور بعض بیکار ہین
توقف بنائی اوسکی مین کرتی ہین مینی اونسی باعث اسکا پوچہا کہا اونہوں
ہر گاہ جو تسبیح ہمکو ملتا ہی بنائی میں اوسکی مشغول ہوتی ہین مینی استفسار کیا کہ تسبیح
کیا ہی عرض کی اونہوں نی پڑہنا تسبیحات اربع کا ہی جسوقت بندہ خدا
پڑہتی ہین اسکی مشغول ہوتا ہی ہم عمارت بنائی مین مشغول ہوتی ہین ورنہ ترک
کرتی ہین حضرت رسالت پناہ فرماتی ہین کہ چار چیزین خصلت مومن کی ہی
ایک خاموشی کہ تارک فائدہ سی آور دوسری انکسار قربة الی الله تیسری
ذکر حق تعالی کا سب حال مین چوتہی کمی مال کی آور پہر آنحضرت سی منقول
ہی کہ حق تعالی نی خطاب کیا ساتہہ موسی کہ اگر بندہ میرا ذکر میری مین مشغول
ہوا اور نفس اوسکا ارادہ گناہ کا رکہتا ہو مین ترک نہین کرتا ہون اوسکو
گناہ اوس سی سرزد ہوا اور اگر لوگ اوس شہر کی لائق نزول بلا ہوں بحرمت
اس ذکر کی بلا کو اونسی دفع کرتا ہون آور اون حضرت سی منقول ہی کہ
جس مجلس مین ذکر خدا ہوتا ہو حق تعالی اہل مجلس کو ندا کرتا ہی کہ برخاست
ہو کہ گناہ تمہاری بہ نیکی بدل گئی ہین اور فرشتونکو حکم ہوتا ہی کہ تم بہی اوس
مجلس میں ہوا اور ثواب ذکر اپنی کو اہل مجلس کو عطا کرو اور ائمہ سی روایت
کہ بہشت مین ایک صحرا ہی نہایت وسیع ہر گاہ بندہ مشغول ذکر خدا مین ہوتا ہی

[illegible] درخت لگاتی ہیں اور جب [illegible]

[illegible] درخت سی باز رہتی ہیں ۞

ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ

[illegible] ایمان لائی ہو [illegible] ساتھ صبر کی اور ساتھ نماز کی [illegible]

اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ

[illegible]

اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

[illegible] اور لیکن تم نہیں جانتی ہو [illegible]

بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ

[illegible] نقصان مال سی اور نقصان [illegible]

وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ

اور نقصان [illegible] صابرین کو [illegible]

قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ

[illegible]

صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

[illegible]

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

[illegible]

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ

[illegible]

خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا

[illegible]

مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي

[illegible]

الْكِتَابِ أُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝

[illegible]

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰئِكَ أَتُوبُ

[illegible]

عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا

[illegible]

وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

[illegible]

أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

[illegible]

ع يُنْظَرُونَ ۝ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ

[illegible]

قولہ مع الصابرین یعنی ساتھ صابروں کی ہی بسبب حفاظت اور رعایت کی
بعض احوال میں اور نزدیک بعضو کی مراد صبر سی روزہ ہی کہ اوپر بھوک کی
پیاس کی صبر کرنا ہوتا ہی اور نزدیک جماعت بزرگی مراد جہاد ہی کفار سی اور ہر کام
حق تعالی نی امر کیا ساتھ طلب کرنی مدد کی نماز سی اور صبر سی اوپر عبادت
کی اور غلبہ تر ہی جہاد تو لگا جہاد ہی اسی واسطی بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی قولہ
لمن یقتل روایت ہی کہ صحابہ بعد از جنگ بدر کی ذکر شہیدوں کا کرتی تھی
اور جو وہ شخص شہید ہوئی تھی ہمہ مہاجرین سی اور آٹھ انصار سی اور بر سبیل حسرت
کی کہتی تہی کہ بیچارہ فلانی فلانی شخص نی جنگ بدر میں جان شیرین دی اور لذت
دنیا سی محروم ہوئی حق تعالی نی فرمایا کہ انکو مردہ مکہو بلکہ زندہ ہین اور ابن
عباس سی منقول ہی کہ شہید زندہ ہین نزدیک خدا کی ساتھ تنعم ارواح اور
اجسام کی صبح اور شام کو روزی پہنچتی ہی اور یہہ خرم و شادمان ہین بسبب اس
چیز کی کہ خدا نی عطا کی ہی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ حق تعالی نی شہید کو چھہ خصلتین عطا
کی ہین ایک یہہ ہی کہ اول قطرہ خون کا کہ بدن سی زمین پر گرتا ہی جملہ گناہ اوسکی عفو
ہوتی ہین دوسری یہہ ہی کہ بہشت میں منزل عالی نام زد اوسکی ہوتی ہی تیسری
ستر حورین واسطی خدمت کی معین ہوتی ہین چوتھی فزع اکبر سی اور عذاب قبر
پناہ میں ہوتا ہی پانچوین تاج شرف اور بزرگواری کا یاقوت سرخ سی کہ تمام دنیا
اور مافیہا سی بہتر ہی اوسکی سر پر رکھتی ہین چھٹی شفاعت اوسکی حق مین ستر شخص اقربا
اوسکی سی قبول کرتا ہی اور بعد از امر کرنی بندون کی ساتھ صبر کرنی اور عبادت شاقہ

بیان

بیان اون امروکا کرتا ہی کہ بسبب اوسکی انکو آزمایش کری انواع مصیبتون سی
فرماتا ہی قولہ ولنبلونکم یعنی تمہاری ساتھ مثل معاملہ آزمانی والونکا کرتا ہون
اگرچہ حال تمہارا پوشیدہ نہین ہی لیکن چاہتا ہون کہ بسبب امتحان کی خلق پر ظاہر ہو
کہ کون تم مین سی صابر ہی اوپر بلاؤن کی اور سر تسلیم جاری رضا پر جھکاتی ہی
اور کون شخص بسبب بی صبری کی ہماری قضا پر راضی نہین قولہ من الخوف
یعنی ساتھ خوف قلیل کی کہ دشمن سی جنگ مین ہوتا ہی اور قلت خوف سی
مراد یہہ ہی کہ زمانہ خوف کا قلیل ہی یا یہہ مراد ہی کہ بہ نسبت اون ثوابونکی کہ بابت
اوسکی جہاد مین مقرر ہین یہہ خوف قلیل ہی یا مراد ہی کہ بہ نسبت خوفہای آخرت
کی یہہ خوف دنیا قلیل ہی اور یہہ وجہ آخری اقرب بصواب ہی خصوصا جبکہ ملاحظہ
اسکی کرلفظ سی کی تنبیہ ہی قولہ والجوع یعنی کہ اسکی قحط کی یا صوم کی قولہ
ونقص من الاموال یعنی نقصان بعضی اموال کا بسبب صرف ہونی مصرف جہاد
یا زکوۃ اور خمس دینی مین یا ہلاک ہونا مواشی کا قولہ والانفس یعنی نقصان
نفسونکا بسبب قتل یا زخمونکی یا بسبب مرگ اور بیماری کی قولہ والثمرات یعنی نقصان
میوونکا بسبب آفات سماوی اور ارضی کی یا مراد مرگ فرزندون ہی کہ ثمرۃ الفواد
یعنی میوہ ہای قلوب مین مروی ہی کہ مرگا وہ فرزند بندہ مومن فوت ہوتا ہی حق تعالی
ملائک سی فرماتا ہی کہ مرگا وہ کہ تمنی قبض روح فرزند بندہ مومن میری کی کہ میوہ
دل اوسکی کا تہا کیا اوسنی فرشتگان عرض کرتی ہین کہ حمد تیری بجالایا انا للہ وانا
الیہ راجعون بہ زبان لایا بعد اسکی حق تعالی خطاب کریگا کہ ایک گھر واسطی اسکی جنت مین بنا کر

اور نام اوس کہر کا بیت الحمد رکہتی ہین قولہ انا للہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ فرماتی تہی کہ جو شخص ساتہ چار
چیزون کی عمل کری اللہ اوسکو اہل بہشت سی ہی ایک یہ کہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہی دوسری
وقت نعمت کی الحمد للہ کہنا تیسری وقت گناہ استغفر اللہ چوتہی وقت مصیبت انا للہ
وانا الیہ راجعون کہنا انس بن مالک سی روایت ہی کہ ایک مرد اصحاب رسول سی
کہ ہمیشہ ملازمت مین رہتا تہا ایک فرزند اوسکا فوت ہوا اور بہت سا گریہ و بکا
کرتا تہا حضرت رسالتماب نی اوسکو طلب کیا اور فرمایا کہ بہشت کی آٹہ دروازی
ہین اور دوزخ کی سات راضی نہین ہی تو کہ جس دروازہ بہشت سی کہ داخل ہو
دیکہی تو کہ فرزند تیرا کہڑا ہی اور کہتا ہی کہ ای پدر بدون تیری جنت مین داخل
ہونگا وہ شخص اس کو سنکر خوش ہوا اصحاب نی عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہ
کرامت سب کی واسطی ہی یا مخصوص اوسیکی حضرت نی فرمایا نہین بلکہ جس
شخص مومن نی کہ کبہی مصیبت مین کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہو یہ کرامت واسطی
اوسکی ہی حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ تفسیر الصابرین حق میں الذین
مین ہی چنانچہ در وقت خبر شہادت برادر اپنی جعفر طیار کی زبان مبارک کی
سی کلمہ انا للہ وانا الیہ جاری ہوا اور قبل اسکی یہ کلمہ کسی کی زبان سی جاری نہوا
تہا حق تعالی نی فرمایا کہ ہمنی اسکو سنت مقرر کیا کہ جو مصیبت زدہ پیروی اوسکی
کری کہنی اس کلمہ مین صلوات اور رحمت اپنی اوسکو کرامت کرتا ہون مصنف
دارک نی ذیل تفسیر آیہ بشر الصابرین مین ایک نقل کی ہی کہ گل ہوا چراغ رسول کا

فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون استفسار کیا گیا کہ آیا یہ مصیبت ہی ارشاد کیا کہ ہان
جو چیز کہ ایذا دی مومن کو پس وہ مصیبت ہی واسطی اوسکی کاش کوئی اس کی
مستفسر ہوتا کہ بنا بر کس خلیفہ ثانی کہ مانع دوات و کاغذ کی ہوئی تہی ورثہ
پیغمبر کا ارشاد کیا تہا کہ مقصد معلوم ہوا ہو کا خصوصا بنظر اس کلمہ کی کہ جناب
نی کہ سکی حق مین حق تعالی فرماتا ہی انک لعلی خلق عظیم اور جنکام مین بیان فرمایا
اپنی ہی ارشاد کیا کہ اونہہ جاتا ہی انسی اس صورت مین مقتضای قولہ ان الذین
یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا
ملعونیت خلیفہ ثانی کی ثابت ہوتی اور اہل سنت وجماعت بسبب عجب ہی کہ تفتیش
خلیفہ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ درست آور اس آیہ کتاب اللہ سی کہ کی مین کرتی
خلیفہ ثانی مین مشغول ہون کہ پیروی خدا کی اور ہم پیروی خلیفہ ثانی کا حاصل کی
ہی اور معنی آیہ مذکورہ کی یہہ ہین ہرستیکہ وہ لوگ کہ ایذا دیتی ہین خدا کو اور رسول
اوسکی کو لعنت کرتا ہی اونکو خدا دنیا مین اور آخرت مین اور مہیا کیا ہی اونکی
واسطی عذاب ذلیل کنندہ قولہ ان الصفا والمروۃ بتحقیق صفا اور مروہ دو کوہ ہین
مکہ مین کہ نشانہائی خدا سی ہین بیچ حج خانہ کعبہ کی یعنی نشانہای افعال حج
ہین کہ خدا نی معین کئی ہین قولہ فلا جناح علیہ عبد اللہ بن عباس سی مروی
ہی کہ سبب نزول آیہ یہہ ہی کہ در حال جاہلیت اور کفر کی دو بت تہی سنگ
ایک کا نام اساف رکہا تہا اور دوسری کا نائلہ اساف کو کوہ صفا پر رکہتا تہا
اور نائلہ کو کوہ مروہ پر ہر گاہ زور اسلام ہوا اور خانہ کعبہ اصنام سی پاک

اور اون دو لوگو کو نزد مسلمانان مکروہ جانتی تہی سعی کرنی کو درمیان اون دو
کوہ کی حق تعالیٰ واسطی تسلی خاطر اونکی کی فرماتا ہی کہ نہ گناہ ہی قولہ ان الذین یکتمون
اخبار یہود کی یعنی علما اونکی مثل کعب بن اشرف و عبداللہ صوریہ کہ علامات
اور صفات حضرت رسالت کی کہ توریت میں بیان ہوئی تہی پوشیدہ کر
رہی تہی قولہ یلعنہم اللاعنون ظاہر یلعنہم اللاعنون کا دلالت کرتا ہی اوپر بہتر ہونی لعنت
کرنی والوں کی بیچ خلاف ہی اکثر اہل سنت جماعت کا کہ وہ قائل ہیں کہ کسی
لعنت نہ کیا چاہیئی قولہ والٰہکم الٰہ واحد فرد ہی الیبت میں
نہیں ہی شریک بیچ الوہیت اوسکی کی اور نہیں درست ہی کہنا الٰہ کا غیر اوسکی کو

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانوں کی اور زمین کی اور مختلف ہونی رات
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ
اور دن کی اور بیچ کشتیوں کی کہ رواں ہوتی ہیں بیچ دریا کی ساتھ اوس چیز کی کہ نفع دیتی ہی لوگوں کو
وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ
اور بیچ اوس چیز کی کہ اوتارا خدا نی آسمان سی پانی سی پس زندہ کیا ساتھ اوسکی زمین کو
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ
بعد مرنی اوسکی کی اور پراگندہ کیا ہی بیچ اوس میں کی ہر جنبش کرنی والی سی اور بیچ پھیرنی
الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
ہواؤں کی اور بیچ ابر کی کہ فرمان بردار کیا گیا ہی درمیان آسمان اور زمین کے البتہ نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن
واسطی گروہ کی کہ عقل رکھتی ہیں اور بعضی لوگوں سی وہ شخص ہی کہ پکڑتا ہی
دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ
سوائی خدا کی شریک دوست رکھتی ہیں اونکو مثل دوستی خدا کی اور وہ شخص
آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ
کہ ایمان لائی ہیں بہت زیادہ ہیں ازروی دوستی کی واسطی خدا کی اور اگر دیکہیں وہ لوگ کہ ظلم کیا انہوں نی جس وقت دیکہینگی
الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ
عذاب کو تحقیق کہ قدرت واسطی خدا کی ہی سب کی اور تحقیق کہ خدا سخت ہی عذاب کا
إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ
جس وقت بیزار ہونگی وہ لوگ کہ پیروی کیے گئی تہی اون لوگوں سی کہ پیروی کی تہی اونکی اور دیکہینگی عذاب
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ
اور قطع ہوگئی اونسی اسباب دوستی اور کہینگی وہ لوگ کہ پیروی کی انہوں نی
أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ
اگر تحقیق واسطی ہمارے پہر جانا ہو دنیا میں پس بیزار ہوویں ہم اونسی جیسے بیزار ہوئی ہیں ہم سی اسی طرح
يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ
دکہلاویگا اونکو خدا اعمال اونکی کو حسرتیں اوپر اونکی اور نہیں ہونگی وی نکلنی والی بیچ آگ سی

قولہ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ یہ اشارہ ہی طرف اوسکی کہ آدمی کی طرف توحید کی
لیجاتی ہی چنانچہ ایک شخص نی ایک اعرابی سی سوال کیا کہ کس دلیل سی پہچانا رب اپنی کو

بیجا نا توں جواب میں اوسنی کہا البعرۃ تدل علی البعیر و آثار الاقدام علی
المسیر افسماء ذات ابراج و فجاج تدل علی الصنع الخبیر یعنی شکل دلالت
کرتی ہی اونٹ پر اور نقش قدم چلنی پر آیا پس یہ آسمان کہ اوسمین ستارے ہیں اور یہ زمین کہ جسمین
راہیں دلالت نہیں کرتی ہیں اوپر خالق اپنی کی ایسا خالق کہ صانع ہی اور خبیر ہی
پس اسطرح سی پیدا کرنی آسمان اور زمین میں اور اختلاف لیل و نہار میں اور امور
دیگر میں کہ جو اس آیہ میں مذکور ہوی ہیں براہین و دلائل روشن ہیں اوپر ہونی
خالق کی واسطی اون قوم کی کہ صاحبان عقل ہیں یہ ایک دلیل ہی ولا وجود
واجب الوجود سی اور ہرگاہ کہ تکمیل اصول دین واجبات سی ہی لہذا متکلمین
اور ذکر کی جاتی ہیں چنانچہ التزام کیا گیا ہی کہ جو آیت کہ متعلق اصول دین کی
اوسکو موافق اپنی کی بخوبی بیان کیا چاہیی ایک دلیل ہونی واجب الوجود
یہہ ہی کہ اس عالم میں مثل انسان اور دیگر ذی حیات کی بچشم سر دیکھتی ہیں کہ
ہم خلعت حیات پہنتی ہیں اور بعد چندی بیک اجل کو لبیک اجابت کہی کی
شربت ممات چکھتی ہیں اور جس شخص سی کہ اندک شعور رکھتا ہی پرسش کیا جاوی
کہ آیا ذات انکی چاہنی والی ہستی اپنی کو کہ ہمیشہ ہستی اوسکی لازم رہی یا نفی
کی لازم ہونی کو چاہتی جواب میں کہا جاویگا کہ صورت اول میں اجابت بیک
اجل کی معنی نہ رہیں گی اور صورت ثانی میں پہننا خلعت حیات کا بی
معنی ہو گا پس اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ وجود اور عدم ان چیزوں کا ذات
انکی سی نہیں ہی اور ایسی موجود کو ممکن الوجود کہتی ہیں پس

وجود انسان کا غیر اپنی سی ہوگا اور وہ غیر دو حال سی خالی نہیں ہی یا ممکن ہی
یا واجب الوجود ہی صورت اول میں اوسکی واسطی بھی ایک موجد ہی اور سلسلہ حسی
غیر النہایۃ ہر خالق مفروض کو ایک خالق چاہیی اور تسلسل لازم آئیگا اور
اور بطلان اسکا مقام اپنی میں ثابت ہوا ہی اور در صورت دوم مطلب ثابت
ہوا اور ایک دلیل یہہ ہی کہ ہر شخص وقت واقع ہونی صدموں کی اور عارض ہونی
بیماریوں کی ہر طرف سی مایوس اور ناامید ہو کر رجوع طرف خالق اپنی کی کرتا ہی
تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک شخص نے
اونسے سوال کیا وجود حق تعالی سی حضرت نے فرمایا کہ آیا کبھی کشتی پر سوار ہوا ہی کہا ہاں حضرت نے فرمایا
ایسا بھی ہوا ہی کہ کشتی تیری شکست ہو گئی ہی اور اور کشتی نہو اور نہ تیرنا جانتا
ہو تو اوسوقت امید نجات کی رکھتا تو کسی سی کہا اوسنی کہ ہاں حضرت
نی فرمایا کہ پس اوسوقت میں خیال تیری حاکم تہی کہ کوئی شخص قادر ہی کہ تجھی
اوس سی نجات دیوی کہا اوسنی کہ درست ہی حضرت نے فرمایا کہ پس خدا وہ
کہ قادر ہی نجات دینی پر اوسوقت کہ جای نجات اور جای فرار نہ رکھتا ہو اور
قادر ہی مدد کرنی پر جس وقت کہ کوئی قادر نہو اور ایک دلیل یہہ ہی کہ انسان
قصد ایک کام کا کرتا ہی اور موافق مطلب اوسکی کی سرانجام اوس کام کا
نہیں ہوتا اور یہہ اتفاقات اکثر یہ سی ہی اوسوقت واضح ہوتا ہی کہ کوئی
مدبر ہی کہ مطابق قصد اوسکی کی نہیں ہونی دیتا چنانچہ منقول ہی کہ ایک
شخص نی بچہ کا کوہی کو گرفتار کیا اور وہ کا کوہی بسبب الفت کی بچی

اوس شخص کی بچہ چہی جاتی تہی اور صدا کرتی تہی ہر گاہ دیکہا اوسنی یہہ کسی طور سی
رہا نہین کرتا ہی رجوع بطرف خالق کی اور تین بار سر طرف آسمان کی بلند کیا گویا
تضرع بجناب کبریائی کرتی ہی ناگاہ قدم اوس شخص کا ایک گڑہی مین پڑا اور
بچہ اوسکا چہوٹ گیا اور اپنی ماسی ملحق ہو کر صحرا کو گیا پوشیدہ نرہی کہ وہ شخص
نی عزم کیا تہا کہ اون بچہ کو گہر لیجائی لیکن قضای الٰہی نی نچاہا بسبب زاری کی
ہاتہہ اوسکی سی چہوٹ گیا اور واضح ہو کہ حیوانات بی زبان پر بہی وجود صانع
پوشیدہ نہین ہی چہ جائی اینکہ انسان کہ اشرف مخلوقات سی ہی اور یہہ بہی مشہور
ہو منقول ہی کہ ایک شخص نی خدمت امیر المؤمنین علیہ السلام کی ایستادہ ہو کر
عرض کی کہ ای امیر المؤمنین علیہ السلام بسبب کس علامت کی حاصل ہوئی معرفت
رب اپنی کی کی حضرت نی فرمایا بسبب فسخ ہونی قصد کی اور فسخ ہونی ارادی
اور ارادہ ایک امر کا کرتی مین ہم چیز دیگر درمیان ہماری اور ارادی کی حائل ہو
ہی اور قصد جس چیز کا کہ کرتی ہین قضا مخالفت کرتی ہی پس بسبب اسکی جانا
ہمنی کہ مالک اور مدبر اور ہی بعد اسکی اوسنی پہر عرض کی کہ کس واسطی شکر کی
نعمتو نکا کرتی ہو فرمایا کہ ہمنی دیکہا کہ بلا کو ہمسی دور کیا اور اور کو مبتلا کیا
پس ہمنی تحقیق جانا ہمنی کہ حق تعالیٰ نی ہمپر فضل کیا اس سبب سی شکر اوسکا کرتی
ہین قولہ تعالیٰ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ الخ یعنی مختلف ہونا شب و روز کا نور اور ظلمت
مین اور طول اور قصر مین اور پی در پی ہونا آنی جانی مین قولہ تعالیٰ فَأَحْيَا بِهِ
یہہ کنایہ ہی خشک ہوئی زراعتون سی اور زندہ کرنا کنایہ سر سبز کرنی مین

قولہ تعالیٰ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ یعنی یہہ امور مذکورہ نشانیان ہین اور حکمت اور ہدایت
جنس کی اور دلیل ہین اوپر معرفت کی اون لوگون کی کہ عقل رکہتی ہین اور فکر
اس مین کرتی ہین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ وای اوس
شخص پر کہ آیہ پڑہی اور فکر اوس مین نکری شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار قولہ تعالیٰ أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ یعنی محبت مومنین کی ساتہ
خدا کی شدید اور قوی تر ہی نسبت محبت کفار کی ساتہ اصنام کی اسواسطی کہ
کفار خدا اون اپنی سی وقت بلا اور مصیبت کی عدول کرکی رجوع بخالق حقیقی کی
مین اور بعضی ہنگام مین ایک بت سی طرف دوسری بت کی میل کرتی مین
قولہ تعالیٰ شَدِيدُ الْعِقَابِ عطائی کہتا ہی کہ معنی یہہ مین ہر گاہ ظالمین در قیامت مین
دیکہین گی کہ دوزخ پانصد سالہ راہ سی استقبال اونکی کو آتی ہی اور جسطرح سی
مرغ دانا چنتا ہی اونکو انتخاب کریگی اوس وقت علم قدرت کا ہوگا اور شدت عذاب
خدا کو معلوم کرینگی قولہ تعالیٰ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ حسرات بمعنی ندامت کی ہی اور یہہ تمیز
مفعول ہی لفظ یریہم کا حاصل یہہ ہی کہ وہ اعمال کہ جنسی طمع ثواب رکہتی تہی
وہ کہ مردود درگاہ الٰہی ہونگی نہایت ندامت اونکو حاصل ہوگی یا مکافات عقاب
اعمال بد دیکہین گی اور اوس وقت مین حسرت ہوگی کہ یہہ اعمال کیون کیی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا
ای لوگو کہاؤ تم ...
تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ

يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

حکم کرتا ہی تمکو ساتھ برائی کی اور کام بیحیائی کے اور یہ کہ کہو اوپر خدا کے وہ جو نہ

تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ

جانتے ہو تم اور جب کہا جاتا ہے انکو پیروی کرو اسکی جو اتارا اللہ نے کہتے ہیں بلکہ

نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

[illegible]

يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سمجھتے ہوں کچھ چیز کو اور نہ راہ پاتے ہوں اور مثال ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے

كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّۢ

[illegible]

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

[illegible]

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

[illegible]

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ

[illegible]

لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

[illegible]

رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ

[illegible]

يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ

[illegible]

اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ

[illegible]

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

[illegible]

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى

[illegible]

النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَ

[illegible]

اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝

[illegible]

فوائد خطوات در اصل اپنے قدم میں [illegible] کو کہتی ہیں اور عرب میں
ہیں اتبع خطواتہ یعنی پیروی کی خطوات اوسکی کو جو وقت کہ کوئی پیروی کرے
اوسکی اور راہ اسکی طریقہ پر چلے قوله ینعق بما لا یسمع یعنی جس طرح کہ حیوان نہیں
سمجھتا ہی مگر آواز صدا کنندہ اپنے کی اور معنی اسکی نہیں جانتا ہی اسی طرح
کافران آواز دہندہ کو سنتے ہیں اور مطابق حق کے اور تامل نہیں کرتے

قوله إياه تعبدون حدیث قدسی مین وارد ہی کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ
مجھکو ساتہ آدمیان اور پریان کی عجب کار عظیم درپیش ہی مین اونکو خلق کرتا ہون
وہ اور کی عبادت کرتی ہین مین اونکو روزی دیتا ہون وہ اور کا شکر کرتی ہین
مین حضرت رسالت پناہ سی مروی ہی کہ جو کوئی چاہی کہ دعا اوسکی قبول ہووی
چاہیی کسب حلال اور طعام پاکیزہ حاصل کری ایک شخص نی عرض کیا کہ
چاہتا ہون کہ جو دعا کرون مستجاب ہو فرمایا کہ طعام حلال پیدا کر اور حرام کو
شکم اپنی مین جانی دی حدیث قدسی مین وارد ہی کہ ای بندہ دعا تجہسی کرتا
اور مین قبول کرتا اوس کسیکی دعا نہین کرتا ہون مگر کہانی والی طعام حرام
کی اور مستند عالم سی روایت ہی کہ ترک ایک لقمہ حرام کا دوست تر ہی
رکعت سنتی سی اور رد کرنا ایک دانہ حرام کا برابر ہی ستر حج کی قوله
إنما حرم یعنی سوای اوسی خوک کر بار ماندہ ہو بعد ذبح کی گوشت مین ہار کی
وما أهل به لغير الله اہلال بیچ ذبیحہ کی بلند کرنا آواز کا ہی ساتہ بسم اللہ کی
اور مشرک بوقت ذبح نام بتونکا لیتی تہی او مسلمان نام خدا کا فمن اضطر غير باغ
معنی باغی کی طلب کی ہین اور یہہ معلوم ہوتا ہی قول عرب سی یعنی رجل حاجت
اور اس آیت مین معنی یہہ ہین کہ غیر خواہش کنندہ ہو قوله إن الذين
اختلفوا یعنی وہ لوگ کہ اختلاف کیا کتاب توریت
مین بسبب تاویل باطل کی یا وضع کرنی کلمات باطل کی یا تغیر
دینی اوصاف محمد کی صلعم

لیس البر أن تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب و
نہین ہی نیکی یہ کہ پہیرو منہ اپنی کو طرف مشرق کی اور مغرب کی
لكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب
ولیکن نیکی اوسکی ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتون پر اور کتاب پر
والنبيين وآتى المال على حبه ذوي القربى واليتمى
اور پیغمبرون پر اور دیا مال اوسکی محبت پر صاحبان قرابت کو اور یتیمون کو
والمساكين وابن السبيل والسائلين وفي الرقاب وأقام
اور مسکینون کو اور مسافرون کو اور سوال کرنیوالون کو اور بیچ چہڑانی گردنون کی اور قائم کی
الصلوة وآتى الزكوة والموفون بعهدهم إذا عاهدوا و
نماز کو اور دی زکوة کو اور وفا کرنیوالی ساتہ عہد اپنی کی جب عہد کرین اور
الصابرين في البأساء والضراء وحين البأس أولئك
صبر کرنیوالی بیچ فقر اور فاقہ کی اور بیچ بیماری کی اور وقت جنگ کی یہہ وہ لوگ
الذين صدقوا وأولئك هم المتقون ۞ يا أيها الذين
ہین کہ راست گوئی کی اور یہہ وہ لوگ ہین پرہیزگاران ای وی لوگو جو
آمنوا كتب عليكم القصاص في القتلى الحر بالحر والعبد
ایمان لائی ہو فرض کیا گیا اوپر تمہاری قصاص بیچ مقتولون کی آزاد بعوض آزاد کی اور غلام
بالعبد والأنثى بالأنثى فمن عفي له من أخيه شيء
بعوض غلام کی اور عورت بعوض عورت کی پس جس شخص کو معاف کیا جاوی [illegible]

وَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن

[illegible]

رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

[illegible] پس جو شخص کہ [illegible] اس کے واسطے عذاب دردناک ہے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اور واسطے تمہارے بیچ قصاص کے زندگی ہے اے صاحبان عقول کے شاید کہ تم خوف کرو

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ

فرض کیا گیا ہے اوپر تمہارے جس وقت کہ حاضر ہو ایک تمہارا کو موت اگر چھوڑ جاوے

خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى

مال کو وصیت کرنا [illegible] والدین کے اور اقربا کے [illegible] حق ہے اوپر

الْمُتَّقِينَ فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ

[illegible]

يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا

[illegible]

أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

[illegible]

قولہ لَيْسَ الْبِرَّ خبر میں وارد ہے کہ یہودی اور نصاری کہتے تھے کہ قبلہ
ہمارا بہتر ہے اور طاعت منحصر ہمارے قبلہ میں ہے سو واسطے خدا نے ارد کی

ہین خوبیان ہی کہ لیس البر الخ قولہ والکتاب یعنی جنس کتاب جو دلیل
یا مراد قرآن ہے قولہ علی حبہ یعنی ساتھ خواہش مال کی یا دوستی
خدا کی یا دوستی عطا کرنے راہ خدا میں قولہ ذوی القربی تفسیر [illegible]
میں لکھا ہے کہ مقدم کیا ذوی القربی کو اوپر مساکین وغیرہ کی اس واسطے کہ فرمایا
نبی علیہ السلام نے کہ صدقہ دینا اوپر مساکین کی فقط صدقہ ہے اور اوپر
ذوی رحم کی صدقہ ہے اور صلہ رحمی ہے افسوس صد افسوس کہ مخالفون
نے باوجود ارشاد کرنے اس کلام کی اور نازل ہونے اس آیہ کی کیونکر
جناب فاطمہ کو محروم کیا ہوا اور کچھ نہ عطا کیا ہو واسطے اوس مذہب پر [illegible]
اوسکی ہیچ خدا از جملہ اولئک الذین صدقوا اور اولئک ہم المتقون سے خارج
ہوں باوجود اسکی کہ سردار صدیقوں اور متقیون کی ہین اور [illegible]
کی کہتے ہین کہ یہہ آیہ وآت ذا القربی حقہ بعد عطا کرنے فدک کی جناب فاطمہ
کو نازل ہوا وآت ذا القربی حقہ قولہ والیتامی یعنی وہ اطفال کہ بے پدر ہوں اور محتاج
نہ ہوں [illegible] اور فقیر احتیاج رکھتے ہون اور مراد مسکین سے وہ محتاج
کہ سوال کرتے ہون اور قوت سالیانہ سے عاجز ہوا اور ابن سبیل سے وہ مسافر
مراد ہے کہ اپنی وطن سے جدا ہو کر مفلس ہو گئی ہون اور طاقت [illegible]
بسبب محتاجی کی رکھتے ہون اور مراد سائلین سے وہ درویش ہیں کہ
نی انکو سوال مضطر کیا ہوا وفی الرقاب وہ مراد ہے کہ غلامون کو خرید کر
سی غلامی دیگر آزاد کرین قولہ اولئک ہم المتقون تفسیر مجمع البیان

مین لکہا ہی کہ اصحاب ہماری نی استدلال کیا ہی کہ مراد اوس سی علی بن ابی طالب
ہین اسواسطی کہ امت محمد سی کسینی اختلاف نہین کیا اسبات مین کہ وہ حضرت
تمام ان خصلتون سی موصوف تہی انتہی اول خصلت ایمان کی ہی اور اول
ایمان انحضرت کی بتواتر فریقین مین ثابت اور آیہ ویطعمون الطعام علی
حبہ مسکینا ویتیما واسیرا دلالت کرتی ہی تین خصلتون پر حضرت پر کہ وہ کہلانا
فقیر اور یتیم اور اسیر کا ہی اسواسطی کہ اتفاق کیا ہی مفسرون نی اور
راویون نی اہل سنت اور جماعت سی اور امامیہ سی کہ یہ آیہ بلکہ تمام سورہ
ہل اتی شان مین علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام مین نازل ہوا ہی
صاحب مدارک نی تفسیر آیہ وجزاہم بما صبروا کی تحریر کیا ہی کہ یہ آیۃ نازل
ہوئی ہی بیچ حق علی اور فاطمہ اور فضہ کی کہ جاریہ ان دونون کی تہی و جبکہ
حسنین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئی نذر کی اون تینون نی کہ روزہ رکہین گی
ہم تین دن پس قرض لیا علی نی ایک یہودی سی تین صاع جو کی پس پکائی
مین جناب فاطمہ نی ایک ایک صاع ایک ایک دن کی واسطی پیسا اور چند
روٹیان پکائین پس اونہی اوپر تین دن بوقت شام مسکین اور یتیم اور اسیر کو
اختیار کیا اور بغیر پانی کی بوقت افطار کی کچہہ نہ چکہا انتہی اور واحدی اور
مفسرون نی بہی لکہا ہی اور مقام تعجب یہہ ہی کہ یہہ حکایت سزاوار اسکی
تہی کہ مصنف مدارک تفسیر آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا
ذکر کرتا لیکن بنابر تعصب کی اوس مقام مین ذکر نہین کیا اور بہر حق تعالی

فرمایا ہی الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرا وعلانیۃ فلہم اجرہم
عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی وہ لوگ کہ صرف کرتی مین مالہای
اپنی کو شب مین اور روز مین پنہان اور آشکارا پس واسطی اونکی ہی اجر نزدیک
رب اونکی کی اور نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ محزون ہونگی جناب
مولانا محمد باقر علیہ الرحمۃ نی کتاب حق الیقین مین تحریر کیا ہی کہ ثعلبی مفسر نی
کہ اہل سنت وجماعت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ روایت کی ہی مجاہد نی
ابن عباس سی کہ پاس حضرت امیر المومنین کی چار درہم تہی اور سوا اسکی کچہہ
نہ تہا پس ایکدرہم کو مخفی اور پنہان اور ایکدرہم ظاہر اور آشکارا اور ایکدرہم
روز کو اور ایکدرہم شب کو تصدق کیا اوس وقت مین یہہ آیۃ نازل ہوئی
الذین ینفقون اموالہم الخ انتہی تمام ہوا کلام ثعلبی کا اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ
نی فرمایا ہی کہ بہت سی روایتون مین وارد ہوا ہی کہ یہہ آیہ شان امیر المومنین مین
نازل ہوا ہی اور خلاف نہین کیا ہی کسینی کہ انحضرت نی ساتہہ کوشش تمام
اپنی کی جماعت کثیر غلامون کی خرید کر کی آزاد کئی مین کہ شمار اوسکا نہین ہی اور ہمیشہ
رکہنا نماز اور دینا زکوۃ کا حق تعالی نی اس آیۃ مین ذکر کیا ہی انما ولیکم اللہ
ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وہم راکعون
اور حال وفائی عہد کا یہہ تہا کہ کوئی شخص موالف اور مخالف کا نہین سکتا ہی کہ
جناب امیر نی جو وعدہ اور عہد کہ ساتہہ پیغمبر خدا کی نصرت کرنی مین یا جانفشانی
کرنی مین کیا ہی کبہی خلاف اوسکی عمل مین نہین آیا اور حال صبر کا بلاؤن مین اور

سنہ ائمہ اثنا عشر یون مین معلوم ہی کہ سوائی اون حضرت کی کسی سی نہ ہو سکا اور جب
دشمن متفق مین کہ کسی جنگ مین پشت اونکی دشمن نی نہین دیکہی اور تعبیہ اوسکی بلفظ جمع
واسطی تعظیم اور بزرگی اونکی کی ہی اور یا سایر ائمہ معصومین مراد مین اسواسطی کہ
باقی ائمہ ہی شریک انحضرت کی ان صفات مین تہی تمام ہوا کلام شیخ علیہ الرحمۃ
کا با وا تغیر اور تبدیل کی قولہ ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ اہل توریت پر
قصاص لازم تہا اور عفو اور دیت حرام اور اہل انجیل پر عفو لازم تہا اور دیت
اور قصاص حرام حق تعالی نی اس امت مرحومہ کو فضل اپنی سی قصاص مین
اور دیت لینی مین بعد عفو کی اختیار دیا ہی قولہ فمن اعتدی بعد ذلک
اسی بعد اسکی عفو کیا ہوا اور دیت لی ہو قاتل کو وہ شخص قتل کری یا قاتل حد سے
تجاوز کری اس معنی سی کہ ایک کو قتل کری اور دیت دیکر دوسریکو قتل کری
واسطی اوسکی ہی عذاب درد ناک قولہ ولکم فی القصاص یعنی ہر گاہ کوئی شخص
قصد قتل کرنی کسیکا کری اور از جہت خوف قصاص کی قتل اوسکی سی باز رہے
وہ شخص مقتول ہونی سی اور یہ قصاص سی سلامت رہا پس اس صورت مین
ہوتا قصاص کا حافظ دونونکا اور باعث حیات کا ہی قولہ کتب علیکم اذا
حضر احدکم الموت ایام جاہلیت مین کفار والدین اور اقربا کو ترکہ سی محروم
کرتی تہی لہذا حق تعالی نی اونپر وصیت واجب کی بعد چندی یہہ حکم سابقہ آیہ
میراث کی منسوخ ہوا اور اب وصیت کرنا سنت موکدہ ہی قولہ فمن خاف من
موص جنفا یعنی جو کوئی خوف کری اور جانی کہ تجاوز کریگا خواہ وارث ہو خواہ

ہو یا امام یا قاضی ہو قول وصیت کرنی والی سی اصلاح کری درمیان اہل
اور وارث کی کچہہ گناہ نہین اصلاح کرنی والی پر کہ تبدیل باطل کو کری حق سے
خدا تعالی آمرزگار اور مہربان ہی تبدیل کرنی والی پر

تکملہ سوم در بیان آیات رکوع ششم سیپارہ دوم

وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ نازل ہوئی حق مین امیر اور وسی و تالیس
ہوتی ہین کلی اوسی مین عبارت واللہ فہو الذی قال سبحانہ فیہ وفی زوجتہ
وبنیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری روزہ جیسا کہ فرض کیا گیا تہا اوپر
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ
اون لوگوں کی کہ آگی تم سی تہی شاید کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ روزہ ہائی چند گنتی کی یعنی ماہ رمضان کا
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى
پس جو شخص کہ ہو تم سی بیمار یا اوپر سفر کی پس شمار کرنا اونکا ایام دیگر سی اور اوپر
الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
اون لوگوں کی کہ طاقت رکہتی ہین روزہ کی افطار کرنا اونکا کہانا دینا ہی مسکین کا پس جو شخص کہ زیادتی کری نیکی سی
فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
پس وہ بہتر ہی واسطی اوسکی اور روزہ رکہنا تمہارا بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم کہ جانتی فضیلت روزہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ
ماہ رمضان وہ ہے جس میں کہ نازل کیا گیا بیچ اوسکے قرآن ہدایت واسطے لوگوں کے اور نشانیاں
وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
اور روشن دلیلیں ہدایت کی اور جدا کرنے والی حق و باطل میں پس جو شخص حاضر ہو تم میں سے مہینے کو
فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ
پس چاہیے کہ روزہ رکھے اوسکا اور جو کوئی ہو بیمار یا اوپر سفر کے پس گنتی ہے دنوں
أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
اور سے چاہتا ہے اللہ ساتھ تمہارے آسانی کو اور نہیں چاہتا ہے ساتھ تمہارے دشواری کو اور تاکہ تمام کرو تم گنتی کو
وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَ
اور تاکہ بزرگی یاد کرو خدا کو اوپر اسکے کہ ہدایت کی تمکو اور شاید کہ تم شکر کرو اور
إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
جب کہ سوال کریں تجھ سے بندے میرے مجھ سے پس تحقیق میں نزدیک ہوں قبول کرتا ہوں دعا دعا کرنے والے کی
إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝
جب کہ مجھکو طلب کرے پس چاہیے کہ اطاعت کریں واسطے میرے اور چاہیے کہ ایمان لاویں ساتھ میرے شاید کہ وہ راہ پاویں
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ
حلال کیا گیا واسطے تمہارے بیچ رات روزہ کی جماع کرنا ساتھ عورتوں اپنی کے وہ پوشش ہیں واسطے تمہارے
وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ
اور تم پوشش ہو واسطے انکے جانا ہی خدا نے اسکو کہ ہو تم کہ ظلم کرتی ہو تم

أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ
اپنی جانوں پر پس رجوع کیا اوپر تمہارے اور معاف کیا تم سے پس اب جماع کرو انسے
وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ
اور ڈھونڈو اوسکو جو لکھا ہے خدا نے واسطے تمہارے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا
واسطے تمہارے رشتہ سفید رشتہ سیاہی سے وقت صبح کے پھر پورا کرو
الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي
روزہ کو طرف رات کی اور نہ جماع کرو انسے حال یہ کہ اعتکاف کرنے والے ہو بیچ
الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ
مسجدوں کی یہ حدیں خدا کی ہیں پس نزدیک نہ جاؤ انکے اسی طرح بیان کرتا ہے
اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
خدا آیات اپنی کو واسطے لوگوں کی شاید کہ وہ خوف کریں اور نہ کھاؤ مالوں اپنے کو
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا
درمیان اپنے ساتھ باطل کے اور نہ پہنچاؤ انکو طرف حاکموں کی تاکہ کھاؤ تم بعضی
مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
اموال لوگوں سے ساتھ گناہ کے حال یہ کہ تم جانتے ہو

قوله یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام روایت کی ہی سلیمان ابن داود منقری نے حفص نخعی سے کہا اوسنے کہ سنا میں نے امام جعفر صادق سے

ارا وآنحضرت نی فرمایا کہ حق تعالی نی روزہ ماہ رمضان کو کسی امت پر قبل ازین
واجب نہین کیا اس مرض کی یہی کہ قول حق تعالی کا یا ایہا الذین آمنوا کتب
علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم کیا معنی رکہتا ہی حضرت نی فرمایا
کہ روزہ ماہ رمضان واجب تہا مگر انبیا پر نہ امم سابقہ پر پس حق تعالی نی
اس امت کو سایر امم سی فضیلت دی اور روزہ ماہ رمضان کو رسول خدا اور امت
اوسکی پر واجب کیا اور جناب امام حسن علیہ السلام سی مروی ہی کہ ایک
جماعت یہودونکی نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی اور عالم
اونکی نی چند مسئلی پوچہی اور جملہ اون مسائل مین سی ایک یہہ ہی کہ کس جہت سی
حق سبحانہ وتعالی نی تیس روزی تیری امت پر واجب کئی اور امم سابقہ پر
زیادہ دا وآنحضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ حضرت آدم نی گندم تناول کیا تیس روز
شکم آنحضرت مین رہا اسیواسطی حق سبحانہ وتعالی نی ذریت آنحضرت پر تیس
روزی واجب کئی اور کہانا کہانا شبکو تفضل الہی سی ہی اور حضرت آدم
پر بہی تیس روزی واجب تہی پس حق تعالی نی میری امت پر بہی وہی تیس روز
واجب کئی پس حضرت نی آیہ کتب علیکم الصیام الخ پڑہا یہودی نی کہا درست
فرمایا آپ نی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکی کہا اوسنی کیا ثواب ہی اس
اوس شخص کی جو اسمعنی مین روزہ رکہی حضرت نی فرمایا کہ جو مومن کہ ماہ رمضان
مین روزہ رکہی واسطی رضا الہی کی حق سبحانہ واسطی اوسکی سات خصلتین
دیتا ہی ایک یہہ ہی کہ حرام اوسکی بدن مین تحلیل جاتا ہی اور دوسری نزدیک

ہوتی ہی ساتہہ رحمت حق سبحانہ وتعالی کی تیسری کفارہ خطا پدر اوسکی آدم کا ہی
اور چوتہی سکرات مرگ آسان کرتا ہی اور پانچوین امان مین جوع وعطش قیامت سی
اور چہٹی عطا کرتا ہی حق تعالی اوسکو بیزاری آتش جہنم سی اور ساتوین میوہ ہای
بہشت سی روزی کرتا ہی کہا یہودی نی کہ درست فرمایا تمنی ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ قولہ ع او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یعنی اوسپر لازم ہی بقدر شمار اون روزونکی
کہ افطار کیا ہی بیماری یا سفر مین قضا کری قولہ ع وان تصوموا خیر لکم الخ مفسرین
لکہا ہی کہ یہہ حکم نزدیک بعضونکی ابتدای اسلام مین تہا اور بعد اسکی ساتہہ آیہ فمن
شہد منکم الشہر فلیصمہ منسوخ ہوا اسواسطی کہ اول مین روزہ رکہنا دشوار بہت تہا
بسبب عادت نہونی کی اور ہرگاہ بعد چندی کی یہہ حکم یعنی اختیار کا باطل ہوا اور وجوب
روزہ رکہنا ہوا اور نزدیک بعضونکی منسوخ نہین ہی بلکہ مراد اس سی وہ ہین
کہ ایام وضع حمل کی قریب ہون یا وہ زن کہ شیر کم ہوا ہو نگا یا وہ مرد کہ نہایت
پیر ہون یا وہ شخص کہ مرض تشنگی رکہتا ہو اور یہہ قول اخیر کا جناب صادق
علیہ السلام سی مروی ہی اور معمول بہا ہی امامیہ کا ہی قولہ ع شہر رمضان
شہر واحد ہی جمع قلت اسکی اشہر ہی اور جمع کثرت شہور ہی اصل اسکی اس
قول سی ہی کہ اشتہار و بالہلال یعنی مشہور ہوا ماہ کا ہلال نوسی ہی کہا
جاتا ہی عرب مین شہرت الحدیث ای اظہرتہ یعنی ظاہر کیا مینی اوسکو واشہر
ان قصبتہ یعنی نکالا مینی سیف کو اپنی واصل رمضان رمض ہی اور رمضاء بمعنی شدت
سی پڑنا شعاع آفتاب کا ہی ریت پر یا غیر اسکی پر اور وجہہ نام رکہنی اس مہینی کا

ساتھہ رمضا کی یہہ ہی کہ جس ماہ مین جو چیز واقع ہوا اوسکی مناسبت سی نام رکھتی ہین
پس اس ماہ مین ہرکاہ بسبب صیام کی اور تشنگی کی گرمی زیادہ ہوتی ہی اس لئی
سی نام اسکا رمضان رکھا ہی اور بعضون نی کہا ہی اسمای الٰہی سی ہی مجاہد سے
روایت ہی کہ فقط رمضان نہ کہو چاہئی کہ ماہ رمضان کہو یہہ دلیل اسی پر ہے
کہ اسمای الٰہی سی ہی اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ وجہ نام رکھنی اس ماہ کی ساتھہ
رمضا کی یہہ ہی کہ یرمض اللّٰہ الذنوب یعنی جلا دیتا ہی گناہونکو اور شہر رمضان کے
اس مقام مین تین ترکیبین ہین ایک یہہ ہی کہ خبر مبتدا محذوف کی ہی کہ دلالت
کرتا ہی اوسپر قول حق تعالی کا ایاما معدودات شہر رمضان یعنی وہی ایام
شہر رمضان ہی اور دوسری ترکیب یہہ ہی بدل ہی لفظ صیام سی پس گویا تقدیر
یہہ ہی کتب علیکم شہر رمضان یعنی واجب کیا اوپر تمہاری روزہ رکھنا شہر
رمضان کا اور تیسری ترکیب یہہ ہی کہ مرفوع ہی بنابر ابتدا کی اور خبر اسکی الذی
انزل فیہ القرآن ہی کعب الاحبار نی روایت کی ہی کہ حق تعالی نی وحی کی موسی
کو ای موسی مین نی روزہ ماہ رمضان کا بندون پر واجب کیا ہی جو کوئی کہ رکھے
آدمی اور روزہ ماہ رمضان کے کی نامۂ اعمال اوسکی مین لکھی ہون جملہ محسنون سی ہوگا
اور اگر صحیفہ مین اوسکے بیس ہین تو مین جملہ ابرار سی ہوگا اور اگر تیس ہین تو
ہون میری نزدیک مرتبہ اوسکا شہیدون سی بلند تر ہی ای موسی جب کہ ماہ رمضان
داخل ہوتا ہی حاملین عرش کو فرماتا ہون مین کہ عبادت اپنی سی باز رہو اور کو
بدعا می روزہ داران رکھو بحرمت اسکی کہ جس وقت دعا مانگین تم آمین کہو اور

قسم کہائی ہی کہ دعا اونکی رد نہ کرونگا موسی نی عرض کی کہ وہ بہت کہ ماہ رمضان
مین عبادت بڑی کرتی مین اور تو گناہان گذشتہ اونکی عفو کرتا ہی بہت بہتری
کروان حق تعالی نی فرمایا کہ یہہ زیادتی ثواب کی سوائی امت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ کی اور کسیکو عطا نہ کرونگا سعید بن جبیر سی منقول ہی کہ سوال کیا مین نی ابن
عباس رضی اللہ عنہ سی واسطی ایک شخص کی کہ روزہ رکہی شہر رمضان کا اور بچانے
حق اوسکی کو کیا ہی کہا ابن عباس نی کہ ای پسر جبیر مہیا ہو کہ خبردار کرون مین تجھکو
اوس چیز سی کہ کبہی تیری گوش تک نہ پہنچی ہو اور نہ خطور کیا ہو دل تیری مین اور
فارغ کر نفس اپنی کو واسطی اوس چیز کی کہ سوال کیا ہی تو نی اس سی تحقیق کہ وہی علم
اولین و آخرین ہی کہا سعید بن جبیر نی کہ باہر آیا مین نزدیک اونکی سی پس مہیا
کیا مین صبح روز دیگر کا بعد اسکی بوقت صبح حاضر ہوا مین بخدمت ابن عباس
کی پس کہا ابن عباس نی کہ سن تو سمجھ اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین کہ سنا ہے
مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ فرماتی تہی کہ اگر جانو تم اوس چیز کو کہ ہی
واسطی تمہاری بیچ ماہ رمضان کی ہر آئینہ زیادہ کرو تم شکر حق تعالی کو ہر گاہ کہ اول
شب ماہ رمضان ہوتی ہی حق تعالی تمام گناہ امت میری کو بخش دیتا ہی اور بلند
کرتا ہی واسطی تمہاری ہزار ہزار درجہ اور بنا کرتا ہی واسطی تمہاری بیچ بہشت شہر اور
لکھتا ہی بیچ روز دوم کی عوض ہر قدم کی عبادت ایک برس کی اور ثواب
ایک نبی کا اور ثواب روزہای ایکسال اور روز سوم بعوض ہر بال کی کہ جسم
بدن پر ہی ایک قبہ فردوس مین ہوتی ہی کہ اوپر اوسکی مین بارہ ہزار

اور بھی اوسکی ہی بارہ ہزار گہر مین ہزار تخت مین کہ ہر روز داخل ہوتی مین اوسمین
ہزار فرشتی ہدیہ لیکر اور روز چہارم عطا کرتا ہی جنت خلد مین ستر ہزار محل ہر
محل مین ستر ہزار گہر مین اور ہر گہر مین پچاس ہزار تخت مین اوپر ہر تخت کی حور
ہی کہ آگی ہر ایک حور کی ہزار جاریہ مین کہ ایک اونمین سی بہتر ہی دنیا اور
مافیہا سی اور روز پنجم مین عطا کرتا ہی حق تعالی جنت ماوی مین ہزار ہزار
پیچ ہر شہر کی ستر ہزار گہر مین کہ بیچ ہر گہر کی ستر ہزار دستر خوان بچھی مین کہ اوپر
ہر دستر خوانکی ستر ہزار خوان کہ بیچ ہر خوانکی ستر ہزار رنگ کا کہانا ہی کہ ایک
دوسری سی مشابہ نہین ہی اور روز ششم حق تعالی عطا کرتا ہی جنت دار السلام
مین لاکہ شہر ہر شہر مین لاکہ محل مین ہر محل مین لاکہ گہر مین اور ہر گہر مین لاکہ
تخت مین طلائی کہ طول اوسکا ہزار ہاتہہ کا ہی ہر تخت پر اگر دچہ حور سی بیٹہی
کہ جسکی تیس ہزار چوٹیان مین کہ بیچ مین موتی اور یاقوت سی کہ ہر چوٹی کو سو جاریہ
اوٹہائی ہوئی ہی اور روز ہفتم مین حق تعالی عطا کرتا ہی بیچ جنت نعیم کی ثواب
چالیس ہزار شہید کا اور چالیس ہزار صدیق کا اور ہشتم مین حق تعالی عطا کرتا ہے
ثواب ساٹہہ ہزار عابد کا اور ساٹہہ ہزار زاہد کا اور روز نہم حق تعالی عطا کرتا ہے
وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہی ہزار عالم کو اور ہزار اعتکاف کرنی والونکو اور ہزار ان
مومنونکا کہ جو سرحد کفار پر واسطی محافظت کی بیٹہی مین اور روز دہم مین حق تعالی
عطا کرتا ہی یعنی بر لاتا ہی ستر ہزار حاجتین اور طلب مغفرت کرتی مین واسطی
تمہاری شمس اور قمر اور ستاری اور پرندی اور درندی اور دم اور دو...

اور چرند وخشک اور ماہیان دریا اور برگہای درختان اور روز یازدہم حق تعالی
اوسکی واسطی لکہتا ہی چار حج اور چار عمرہ کہ کل حج ہمراہ نبی کی کیا ہو یعنی موسی اور عمرہ
ہمراہ صدیق کی یا شہید کی کیا ہو اور روز دوازدہم بدل کرتا ہی حق تعالی بدیونکو ساتہ
نیکی کی اور نیکیونکو دو چند سہ چند و چند کرتا ہی اور بعوض ہر نیکی کی ہزار نیکیان
لکہی جاتی مین اور روز سیزدہم مثل ثواب عبادات اہل مکہ ومدینہ کی لکہتا ہی اور
عطا کرتا ہی حق تعالی بعدد شن ہر دریا اور پتہر کی کہ جو درمیان مکہ ومدینہ کی ہی حق تعالی
اوسکی اور روز چہاردہم کو پس گویا کہ ملاقات کی تہی ساتہہ آدم اور نوح کی اور
بعد ان دونونکی ابراہیم اور موسی سی اور بعد ان دونونکی داود وسلیمان علیہما السلام
سی اور گویا کہ عبادت کی تہی حق تعالی کی ساتہہ ہر نبی کی سو برس اور روز
پانزدہم کو بر لاتا ہی حق تعالی حوایج دنیا وآخرت کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی
وہ چیز کہ عطا کی ہی ایوب علیہ السلام کو اور طلب مغفرت کی کرتی مین واسطی تمہاری
اوٹہانی والی عرش کی اور عطا کرتا ہی حق تعالی روز قیامت کو چالیس نور دہنی
دہنی طرف اور دس بائین طرف دس آگی دس پیچہی اور شانزدہم کو لکہتا ہی
تمہاری واسطی کہ خارج ہو گی تم قبر سی ساتہہ حلہ پہناوینگی تمکو اور ایک ناقہ پر سوار
کرینگی تمکو اور ہفتدہم کو حق تعالے ایک بدلیکو کر سایہ کریگی اوپر حرارت اوس دن
اور روز ہیجدہم کو فرماتا ہی حق تعالی کہ مین بخشا تمکو اور ماں باپ تمہاری کو اور روز
کی جاتی ہے روز نوزدہم وارد ہونی بندہ کی روز قیامت کو اور روز بستم حق تعالی فرمائیگا
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور حاملان عرش کو اور فرشتونکو کہ استغفار کریں

واسطی امت محمد صلی الله علیه وآله وسلم کی سال آینده ونک اور عطا کرتا ہی حق تعالی
روز قیامت کو ثواب شہدا جنگ بدر کا اور روز نوزدہم بہشت بی رہنا کو بی فرشتے
آسمان اور زمین کی کہ به که طلب اذن کرتی ہین رب اپنی سی واسطی زیارت قبر
قبور تمہاری کی ہر روز ساتھ ہر فرشتہ کی ایک تحفہ ہوتا ہی اور شراب طہور اور
روز بستم بھیجتا ہی حق تعالی ستر ہزار فرشتی کہ محافظت کرتی ہین تمکو شیطان
رجیم سی اور حق تعالی لکہتا ہی واسطی تمہاری بعوض ہر دن کی روزہ رکہا ہی تمنی
ثواب روزہ سو برس کا اور درمیان تمہاری اور درمیان آتش جہنم کی ایک
خندق بناتی ہین اور عطا کرتا ہی واسطی تمہاری ثواب قاریان توریت اور
انجیل اور زبور اور فرقان کا اور لکہتا ہی حق تعالی بعوض ہر پر ہاتی جبرئیل کی
عبادت ثواب ایک برس کا اور عطا کرتا ہی ثواب تسبیح عرش اور کرسی کا اور
تزویج کرتا ہی ساتھ تمہاری بعوض ہر آیہ کہ جو قرآن مین ہی ایک حور اور روز بست و
یکم وسیع کرتا ہی حق تعالی قبر تمہاری کو ہزار فرسخ اور دور کرتا ہی تمسی ظلمت کو اور وحشت
اور قبور کو مثل قبور شہدا کی کرتا ہی اور رو تمہارا مثل روئی یوسف کی کرتا ہی اور بست
و دوم بھیجتا ہی حق تعالی ملک الموت کو جس طرح سی بھیجا جاتا ہی طرف انبیا علیہم السلام
کی اور دفع کرتا ہی ہول منکر ونکیر کو اور دور کرتا ہی تمسی غم دنیا اور عذاب آخرت
کو اور روز بست و سوم کی گذر جاؤ کی تم پل صراط سی ساتھ نبیوں کی اور صدیقوں کی
اور صالحوں کی اور گویا کہ کہلایا تمنی یتیموں کو ہت پیری سی اور پہنایا ہو اوس نی
برہنوں کو اور روز بست و چہارم نہین خارج ہوتا ہی دنیا سی تا آنکہ دیکہتا ہی مکان

بی

اپنی کو جنت مین اور عطا کرتا ہی ہر واحد کو ثواب ہزار مریض کا اور ثواب ہزار
غریب کا کہ خارج ہوئی راہ خدا مین اور عطا کرتا ہی تمکو ثواب آزاد کرنی ہزار غلام
کا اولاد اسمعیل سی اور روز بست و پنجم بناتا ہی حق تعالی واسطی تمہاری زیر
عرش ہزار قبہ سبز اور بالای ہر قبہ ایک خیمہ ہی نور سی اور فرماتا ہی حق تعالی
کہ ای امت محمد صلی الله علیه وآله مین رب تمہارا ہون تم بندی ہو اور لونڈیان میری
ہو سایہ عرش میری مین رہو بیچ ان قبوں کی کہاؤ اور پیو تم در حالتی کہ کچہ خوف
نہین ہی تمپر اور نہ غمگین ہو تم ای امت محمد صلی الله علیه وآله قسم ہی عزت و
جلال اپنی کی کہ ہر آینہ بہیجونگا مین تمکو طرف جنت کی اس جنت سی کہ تعجب کرینگی مردم
اول و آخر اور ہر ایک کو ہزار تاج نور کا پہناؤنگا مین اور سوار کرونگا ہر ایک ناقہ
نور پر کہ لجام اوسکی نور سی ہی ہزار حلقہ مین طلا سی وہر حلقہ مین ایک فرشتہ
کہڑا ہی کہ ہاتہ مین اوسکی ایک گرز ہی نور کا تا آنکہ داخل جنت ہو بغیر حساب
روز بست و ششم نظر رحمت کرتا ہی طرف تمہاری پس عفو کرتا ہی گناہوں کو
تمہاری مگر خون اور غصب اموال اور ستر گناہ کبیرہ بخش دیتا ہی مثل غیبت اور
کذب اور بہتان کی اور روز بست و ہفتم پس گویا کہ حضرت کی تمنی ہر مومن و
مومنہ کی اور پہنایا تمنی ستر ہزار ننگوں کو اور خدمت کی تمنی ہزار مرابطہ کی اور
گویا کہ تلاوت کی تمنی تمام کتب آسمانی کی اور روز بست و ہشتم بناتا ہی حق تعالی
واسطی تمہاری جنت خلد مین لاکہ شہر نور کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی جنت
الماوی مین لاکہ محل نقرہ کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی جنت فردوس مین

واکبہ شہر کہ ہر شہر مین ہزار حجرہ ہین اور عطا کرتا ہی حق تعالی تمکو جنت علال مین ایک
شہر مشک کی اور تمکو ہر شہر مین ہزار کہر ہین زعفران سی اور ہر کہر مین ہزار تخت ہین
موتی اور یاقوت سی ہر تخت پر ایک زوجہ ہی حور سی اور روز بست و نہم عطا کرتا
ہی تمکو حق تعالی ہزار محل درمیان ہر محل کی ایک قبہ سفید ہی اور ہر قبہ مین ایک تخت
ہی کافور کا کہ نہایت سفید ہی اور اوس تخت پر ہزار فرش ہین سندس اخضر سی
اور ہر فرش کی ایک حور ہی کہ ستر ہزار حلہ پہنی ہوگی اور اسکی ہزار چوٹیان
ہین اور ہر چوٹی مین ہوتی ہی موتی اور یاقوت سی اور روز سی ام یعنی [illegible]
کہ گذر گئی مین ثواب ہزار شہید کا اور ثواب ہزار صدیق کا اور ثواب ہزار [illegible]
عبد دیکا اور کہ آب دریای [illegible] سی آتی ہی اوتی اور ہی بلند کرتا ہی اور ہزار دی تخت
مجھسی اور گذرنا اوپر صراط کی اور امان عذاب سی اور واسطی جنت کی ایک
ہی کہ نام اوسکا ریان ہی وہ کشادہ نہیں ہوتا ہی تا روز قیامت مگر واسطی روزہ
داران امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی پس ندا کرتا ہی رضوان خازن جنت کا
کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آو طرف اسکی پس داخل ہوگی امت میری اوس
جنت مین قولہ انزل فیہ القرآن مراد ابتدای نزول قرآن ہی اور [illegible] جمع
نقل کی ہوا ہی بالتمامہ آسمان دنیا پر نازل ہوا تہا اور آیہ آیہ اور سورہ سورہ موافق
مصلحت کی عرصہ بست سالہ مین نازل ہوا تہا اور یہہ قول ابی عبد اللہ علیہ السلام
سی مروی ہی یہہ حاصل یہہ کہ قرآن ماہ مبارک رمضان مین نازل ہوا ہی [illegible]
داکی لغت مین جمع کرینگی من قولہ فعدۃ من ایام اخر یعنی اور اوسکی قضا

اون

اون روزونکی کہ سفر مین یا مرض مین کہائی ہون اور دونون مین سی قولہ
یرید اللہ بکم الیسر یعنی خدا چاہتا ہی تمکو آسانی مین ہو یعنی رخصت مرض یا سفر
کی روزی کی تکلیف نہین دی اور نہین چاہتا ہی ساتہ تمہاری دشواری کو وہ
کہتا ہی کہ روزہ رکہو سفر مین یا بیماری مین قولہ ولتکملوا العدۃ یعنی تا تمام کرو
عدد ایام سفر اور مرض کو کہ بیچ ماہ رمضان کی افطار کئی ہون حاصل کلام یہہ ہی
کہ قضا کرو مانند اوس عدد کی قولہ ولتکبروا اللہ اکثر علما کہتی ہین کہ مراد اس سی
وہ تکبیر ہی کہ بعد از نماز شام شب عید کی اور نماز عشا اور صبح اور نماز عید کی
پڑہا چاہی وہ یہہ ہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر وللہ الحمد الحمد للہ علی ما ہدانا واللہ اکبر علی ما اولانا مشہور بیان
علما کی یہہ ہی کہ پڑہنا اس کا سنت موکدہ ہی و [illegible] اور کتاب [illegible]
معلوم ہوتا ہی کہ ابن جنید نی واجب جانا ہی بہر حال احوط یہہ ہی کہ ترک نکیا چاہی قولہ
اذا سألك عبادي عني فاني قريب یعنی علم ہمارا تم سبکو احاطہ کر رہی
اور قریب ہی روایت مین ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ سی سوال کیا خدا ہمسی نزدیک کہ آہستگی دعا مین پڑہو یا ہی کہ آواز بلند
دعا کرین پس یہہ آیہ اوس وقت مین نازل ہوا اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک
جماعت یہود نی کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خدا کس طرح سنتا ہی ہماری
حال اگر زمین سی تا بہ آسمان پانچ سو برس کی راہ ہی اور [illegible]
تا آسمان دیگر ساتون آسمان تک یہی طرح ہی [illegible]

پر ... سنا ہوگا کہ ابتدا حق تعالیٰ نی ... قول اوسکا مین فرمایا فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ...
کہ بعد خلیفہ ثانی مین ایک علامہ یہودی نی سوال کیا کہ خدا کہان ہی جواب مین کہا
کہ آسمان پر ہی اور عرش کی ... یہودی نی کہا بس نہین خدا سی خالی ہی خلیفہ ثانی
کہا یہہ کلام ... وہ ... واللہ اعلم ... کردن ...
اور روایت سی دیق اس خبر کا مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی کہ قائل مین کہ خدا کو
قیامت کی دن دیکہین گی کہ عرش پر بیٹہا ہی بعد اسکی یہودی باہر آیا اور
اسلام پر ہنستا تہا ہی ایمان اور زری اسلام جبکہ اس مذہب کی ہوئی اول
کلام خوشنما کہال اوس اسلام کی کہ جس یہودی ہنستا ہو اور خوشنما کہال مذہب
کی کہ جو یہودی علی ابن ابیطالب کی کرتی مین کہ جنکی حق مین جناب نبوی نی فرمایا ہی
کہ اَلْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ یہہ حدیث فریقین مین ثابت ہی اور قول
آنحضرت کا یہہ ہی کہ خدا کسی طرف مین تہا نہین ہی اور قابل دیکہنی کی نہین ہی چنانچہ
تقیہ اس نقل سی معلوم ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ بعد باہر آنی کی یہود کی جناب
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی اثنای راہ مین ملاقات ہوئی فرمایا کہ اے
یہودی سوال و جواب تیری مجہی خبر ہی جواب اپنی سوال کا مجہہ سی سن ... کہا
ارشاد کیجیئی فرمایا کہ وہ حق تعالیٰ مکان کا پیدا کرنیوالا ہی اور مکان اور جہت نہین رکہتا
اور سب جگہہ مین ہماری ساتہہ ہی نہ ساتہہ ہمنشینی اور ملنی کی بلکہ ہماری ساتہہ
ہی علم و قدرت کی کہ سبکو احاطہ کئی ہی اور اگر مین تجہکو خبر دون اوس چیز کی
کہ تیری کتاب مین ہی قول پیر علی تصدیق کریگا اوسنی کہا آری فرمایا کہ توریت

مین

لکہا ہی کہ ایک مرتبہ موسیٰ بیٹہی تہی کہ چار فرشتی نزدیک اونکی آئی موسیٰ نی ایک سی پوچہا
کہا کہ تم کہان سی آتی ہو ایک نی کہا آسمان ہفتم سی نزدیک خدا سی دوسری نی
کہا نامی مشرق سی نزدیک خدا سی تیسری نی کہا نامی مغرب سی نزدیک
خدا سی چوتہی نی کہا زمین ہفتم سی نزدیک خدا سی موسیٰ نی کہا کہ پاک ہی وہ ذات
کہ کوئی مکان اوس سی خالی نہین ہی کہ کہا جاوی کہ کسی مکان سی خدا دور ہی
یا نزدیک ہی اور تائید اس خبر کی یہہ آیہ ... جسکہ موسیٰ نی جب
استدعا کی اون ستر آدمیوں کی کہ جنکو ساتہہ اپنی کوہ طور پر لیگئی تہی جناب
کبریا مین عرض کیا تہا کہ دکہلا تو مجکو اپنی کو حق تعالیٰ نی جواب مین کہا کہ لَنْ
تَرَانِیْ نہ دیکہہ سکیگا تو پس یہانسی معلوم ہوا کہ خلیفہ ثانی خلاف قرآن اور
توریت کی اور خلاف مذہب علی ابن ابیطالب کی قائل ہوئی اور اس حجت
مین کہ حق تعالیٰ عرش پر بیٹہا ہی کذب صریح نسبت الی اللہ بولی ہین اور حالانکہ
قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہی لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ اور اگر کوئی
شیعہ امامیہ بابت ساکت کری تو قول خلیفہ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ مطابق
لعنت اللہ علی الکاذبین کی خلیفہ ثانی پر ہین کری حجت تقریر ہاتی
ناشناسندگی و دماغ اوسکا خالی کرتی مین اور حکم کردن مارینکا کہ خلیفہ ثانی
کیا جانتی تہی معلوم نہین کس آیہ سی یہہ حکم سمجہی تہی حالانکہ قرآن مین صفحا
فرماتا ہی کہ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکَافِرُوْنَ یعنی جو شخص کہ
حکم کری ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی پس وہ کافر ہین

اور حق تعالی نی واسطی تہدید حضرت پیغمبر کی خلق کو بطفیل انکی پیدا کیا ہی لو
تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا
مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ حاصل یہ ہی کہ اگر بعضی قول اپنی طرفسی وضع کر لیتا تو ہم پکڑ
کر انکی ہم تہسی اور قطع کرتی انکی رگ گردن کو پس کوئی بچانی والا انہو کا پس
بنابران دو آیتو کی چاہی خلیفہ ثانی حکم کردن مارنی مین تامل کرتی لیکن بمقتضای
انکی کو بارہ برس مین سورہ بقرہ یاد کیا تہا یہ عذر ہو سکتا ہی کوئی مرد او نگا
کبہی کہ یہ دو آیتین اوسوقت خاطر مبارک مین نہ تہین قوله أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ
الصِّيَامِ الرَّفَثُ مروی ہی کہ اول اسلام مین شب ہای ماہ رمضان کو تا وقت
ادای نماز عشا اجازت کہانی اور پینی اور مجامعت کی تہی اور منقول ہی کہ
عمر خطاب کو بعد نماز عشا کی شہوت نی غلبہ کیا اور ساتہ اہلیہ اپنی کی جماع
کیا اور آخر الامر پشیمان ہوئی صورت حال کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کی
حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تونی اور ایک جماعت دیگر نی بہی عرض کی
کہ ہمسی بہی یہ امر صادر ہوا ہی باعث شرم سی ہم عرض نکر سکتی تہی اس تکلیف
مین تخفیف فرمائی حضرت نی فرمایا کہ یہ امر میری ہاتہہ مین نہین ہی حقتعالی
نی بسبب فضل اپنی کی اوسوقت مین اس تکلیف کو موقوف کیا اور فرمایا کہ
قوله أُحِلَّ لَكُمْ الخ اور تفسیر وارد کہ مین بہی اس نقل کو لکہا ہی مکرر وہ ایک فقرہ
بنابر پاس خلیفہ ثانی کی خارج کی ہین چنانچہ ترجمہ عبارت اونکی کا بعینہ ذکر
کیا جاتا ہی تحقیق عمر نی مجامعت کی اہلیہ اپنی سی بعد از نماز عشای آخرہ کی بس

پہر کہا غسل کیا اور روئی لگی اور ملامت کرتی تہی نفس اپنیکو پس آئی نبی کی خدمت مین
اور آگاہ کیا اونسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی نہین ہو تم سزاوار ساتہہ
اسکی اتہی پوشیدہ نہ رہی کہ ایک فقرہ یہہ نکال ڈالا کہ مرگاہ پیغمبر خدا کی خدمت مین
آئی حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تونی اور حال تمکو خارج کرتی اسکی سی تاریکی
گناہ کی اور زمین ہوتی ہی نا سزا تہی کہ وہ لو ملامت کرتا نفس اپنی کو خلیفہ
ثانی کا نفس اپنی کو دلیل ہی کہ وہ امر جماع کا معصیت تہا اور دوسرا فقرہ یہہ
کہ جسطرح عمر نی یہہ حرکت کی تہی اور لوگ بہی ایسی حرکت عمل مین لاتی تہی و
وجہہ توقف کرنیکی ظاہر یہہ ہی کہ ناگہہ شرمندگی اوس گناہ کی ہی خلیفہ ثانی
شامل ہی بسبب کہنی یہہ باتکی کہ خدا کا فضل اور مرحمت تہا کہ یہہ حکم منسوخ ہوا او
خاطر سی لیکن یہہ شرمندگی اونکی جاتی نہین اسواسطی کہ قول خدا کا أُحِلَّ لَكُمْ
ضمیر جمع کی قرینہ ہی اسبات پر کہ ایک جماعت حرکت مثل حرکت خلیفہ ثانی کی
عمل مین لاتی ہوں اور بعد اسکی فرماوی حق تعالی کہ أُحِلَّ لَكُمْ اور اگر فقط
فضیلت خلیفہ ثانی کی حق تعالی کو ظاہر کرنا منظور ہوتا سزاوار تہا کہ یہہ کہتا
أُحِلَّ لَكَ ساتہہ ضمیر واحد کی نہ جمع کی تامل قوله وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
یعنی طلب کرو اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی واسطی تمہاری لوح محفوظ مین اولاد
یعنی چاہیی کہ غرض اصلی مباشرت سی طلب کرنا تمامی نسل کا ہو نہ فقط لذت نفس
کی اسواسطی کہ حکمت پیدا کرنی شہوت و مشروعیت نکاح کی توالد و فرزند کا ہی حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت ہی کہ جو کوئی خانہ شوہر اپنی مین سلوک کرتی

باعث صلاح شوہر کا ہو حق تعالی گناہ اوسکی عفو کرتا ہی اور نیکیاں اوسکی زیادہ
کرتا ہی اور وقتیکہ شوہر اپنی سی حاملہ ہو ثواب ملتا ہی مثل اوس شخص کی کہ
جہاد کرے و بیچ عبادت کی بیدار رہا ہو اور دنکو روزہ دار ہو اور جو زن کہ طفل کو دودھ
پلاتی ایکمرتبہ مثل ثواب بندہ آزاد کرنیکی ہی اور ہرگاہ کہ طفل کو بعد شیر دادو دودھ
پلانی منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ جمیع گناہ اُن تیری بخشی گئی حالانکہ
ثواب تمام عورتوں کی واسطی فرمایا مردوں کی ثواب فرمائی کیا میں حضرت نی
تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ جو شخص ہاتھ اہلیہ اپنی کا بطریق رغبت کی تہامتی ہی
حق تعالی نیکیاں اوسکو دیتا ہی اور جو ہاتھ گرد گردن ڈالی دس نیکیاں کرامت
کرتا ہی اور اگر بوسہ لی بیس نیکیاں اور اگر اوس سی نزدیکی کری ثواب اوسکا
تمام دنیا سی بہتر ہی اور ہرگاہ غسل کری جس بال سی کہ پانی جاری ہووی ایک
ایک گناہ اوس سی معاف ہوتی ہین اور ایک ایک درجہ بلند کرتا ہی اور وہ
ثواب کہ واسطی غسل کی عطا کرتا ہی دنیا اور ما فیہا سی بہتر ہی اور حق تعالی فرشتوں
فرماتا ہی کہ تمکو گواہ لیتا ہون مین کہ بخشا مین اسکو قوله تعالی حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْأَبْيَضُ رشتہ سفید کنایہ ہی روشنی دن سی اور رشتہ سیاہ کنایہ ہی تاریکی
شب سی اور لفظ من الفجر کا بیان ہی واسطی رشتہ سفید اور من اللیل کہا واسطی
رشتہ سیاہ کی اس جہت سی کہ ایک کی بیان سی دوسری کا حال معلوم ہو جاتا ہی
اور ابن حاتم نی کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی نماز اور روزہ تعلیم کیا
... فرمایا کہ ہرگاہ آفتاب غروب ہو روزہ کہولو اور اوس وقت مین کہانا

اور پینا حلال ہی توقتیکہ رشتہ سفید رشتہ سیاہ سی امتیاز پاوی شب کو مین اونہا
اور دو ریسمان سیاہ اور سفید آگی اپنی رکہی اور دونوکو دیکہتا تہا بخوبی احوال
امتیاز نہوا بعد اسکی خدمت حضرت مین حاضر ہوا اور احوال اون دو ریسمانکا
نقل کیا حضرت نی تبسم کیا اور فرمایا کہ مراد اس سی سفیدی صبح کی اور سیاہی
شب کی ہی اور صحیحین مین وارد ہی کہ سہیل ساعدی نی روایت کی ہی کہ جب
آیہ مین لفظ من الفجر کی نہ تہی حق تعالی نی بجہت وارد ہونی اس توہم کی لفظ
الفجر کی داخل کی قوله تعالی وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اعتکاف شرع مین درنگ
کرنا اور بیٹھنا مساجد مین ہی واسطی عبادت کی بقصد قربت کی قتادہ سی مروی ہی
کہ ہرگاہ لوگ اعتکاف کرتی تہی مسجد سی باہر جاتی تہی اور عورتوں سی مباشرت کرتی
تہی اور پہر مسجد مین داخل ہوتی تہی حق تعالی نی اوس وقت مین یہ آیہ نازل کیا
اور اس حرکت سی منع کیا اور مذہب امامیہ مین اعتکاف تین دن سی کم نہین
امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان مین اعتکاف کری گویا اوسنی دو حج اور
دو عمرہ کی قوله تعالی لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ مثل دزدی کی یا قمار کی
یا غصب کی اور سوائی اسکی اسی اس وجہہ کی کہ شرع مین درست نہوا ور رشوت
نہ دو تم حاکمون کو تاکہ کہاو تم مالہائی بعضی آدمیون کو ساتھ گناہ کی
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ
سوال کرتی ہین تجہسی ماہ ہائی نو سی کہہ تو وہ نشانہائی وقت ہین واسطی لوگون کی اور واسطی حج کی

الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ
وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ
اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَ
أَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ
الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ
فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝
فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ
فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى

الظَّالِمِينَ ۝ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ
فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ
عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ وَأَنْفِقُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ
اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ
مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ

اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ

دن کا یا مین حج مین اور سات مین وقت کہ پہرو تم بہی طرف گہر کی یہ دس دن کامل ہین یہ حکم

لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

اوس شخص کی ہی کہ نہوون اہل اوسکی ساکن مسجد حرام کی اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

بتحقیق خدا سخت ہی عذاب اوسکا

یعنی نشان وقتون کا ہی واسطی لوگون کی کہ حج اجرت مزدوری کی اور عدۃ زنان کی او
مدت حمل کی اور کفارہ ایام فرض کی اور تحقیق اون امورکی کہ جو علاقہ وقت
و زمان سی رکہتی ہین یعنی علامات اوقات حج کی واسطی حج کرنی والون کی کہ تا
موسم اوسکا معلوم کرین اس آیہ مین کئی وجہ ہین ایک یہہ ہی کہ ایام جاہلیت مین
جو شخص کہ حج یا عمرہ کا احرام باندہتا تہا اپنی گہر مین دروازی سی نہ داخل ہوتا تہا
بلکہ دیوار کو توڑکی یا بام خانہ پر زینہ لگاکر داخل ہوتا تہا اور اسیطرحسی دو
کرتا تہا اور اگر بادیہ نشین ہوتا تو پس خیمہ سی آمد و رفت مقرر کرتا اور اس عمل کو
باعث اتمام حج جانتا تہا اور ترک کرنی والی کو فاجر اور فاسق کہتا اور یہہ حکم
سب اہل عرب مین جاری تہا مگر اہل حمس کہ مراد اونسی قریش اور خزاعہ
اور بنی عامر اور ثقیف اور کنانہ مین یہ عمل کرتی تہی اور ان اقوام کو بسبب انکی
دینی کی حمس کہتی تہی اسواسطی کہ لفظ حمس مشتق حماست سی ہی بمعنی شجاعت
اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ نہین ہی نیکی کہ آؤ تم سب امور مین غیر جہت اوسکی

کی اہلبیت اونکی سی یہہ مروی ہی ابی جعفر علیہ السلام کی کہ اور مفسرین نی یہہ معنی
و بہتی سکی یہہ ہین کہ نہین ہی نیکی طلب کرنا امر معروف اور نہی منکر کو غیر اہل
اوسکی سی بلکہ اہل اوسکی سی طلب کیا چاہیی اور فرمایا ہی ابو جعفر علیہ السلام
نی کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ دروازہ ہائی علوم خدا ہین اور دلالت والی طرف
جنت کی اور کہینچنی والی الحق اوسکی آرہ روز قیامت جناب مولانا محمد باقر علیہ السلام
نی فرمایا ہی کہ محققین اور مفسرین نی کہا ہی کہ مراد اس آیہ سی یہہ ہی کہ امور دنیا
اور عقبی کو راہ اوسکی سی طلب کرو اور علم و حکمت کہ معدن اونکی سی لیا جائی
اور راہ علم کی اور در کا دا اوسکی ائمہ اہلبیت علیہم السلام ہین چنانچہ حضرت
امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ آل محمد ابواب خدا ہین اور وسیلہ انکی
ہین اور دعوت کرنی والی اور کہینچنی والی طرف بہشت کی اور دلالت کرنی
والی راہ بہشت کی تا روز قیامت اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ صاحب
جامع الاصول نی صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا
کہ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا یعنی مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا
اور کتاب استیعاب مین مذکور ہی کہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْحِكْمَةَ
فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا یعنی مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اوسکا جو شخص کہ ارادہ علم کا کری
پس چاہیی کہ آوی دروازہ سی اوسکی اور مناقب خوارزمی مین مثل اسکی روایت
کی ہی اور مضمون اسکا یہہ ہی کہ مین شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی مین
پس جو کوئی چاہی علم کو دروازی سی آوی اور یہہ متواترات سی ہی اور رسول

کوئی شک نہین کریگا اور مقتضای آیہ کریمہ مرقوم کی یہ ہی طلب علم ما ہو ضروری
کہ علم پر موقوف ہوا آنحضرت سی کرین اور حمد و احتیاج طرف امام کی واسطی تحصیل
علم کی ہی اور دریافت امور قضایا کی اور جاری کرنا احکام کا بہ ہ موقوف علم پر ہی
پس معلوم ہوا کہ باوجود ہونی آنحضرت کی امامت کرنا غیر کا عین خطا ہی اور
زیادتی علم اوس سرور کی آفتاب نیم روز سی روشن ہی ابن عبد البر کہ علمای
بزرگ مخالفین کا ہی کتاب استیعاب مین لکھتا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ حق صحابہ مین فرماتی تہی اَقْضَاهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِب یعنی دانا تر قضایا
اور احکام کا درمیان اصحاب کی وہ حضرت ہین اور کوئی شخص جب تک تمام
علوم مین مہارت نہین رکہتا ماہر ساتہہ قضایا اور احکام وغیرہ مذکور کی نہین
ہوتا اور بہی ابن عباس نی روایت کی ہی کہ عمر نی کہا دانا تر ہمارا قضایا مین علی
ہی اور کہا ہی اوسنی کہ عطا سی پوچھا کہ صحابہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ مین کوئی دانا
علی سا تہا کہا اوسنی کہ دانا تر اون سی کوئی نہ تہا اور عطا اکابر علما اور محدثین
سی ہی اور بہی ابن عباس سی روایت کی ہی بخدا قسم کہ علی کو نو حصی علم عطا کیا
گیا مخصوص اونہین کی تہا اور بخدا کہ ایک حصہ باقیمین ساتہہ تمام لوگوں کی وہ
شریک تہی سعید ابن مسیب سی روایت ہی عمر پناہ بخدا مانگتا تہا اوس مشکل سی
کہ ضرورت واقع ہوا اور علی حاضر نہون اور اکثر عمر کہتا تہا لولا علی لہلک عمر
یعنی اگر علی نہوتی عمر ہلاک ہوتا فخر رازی کہ امام مخالفین کا ہی کتاب اربعین
لکہتا ہی بجانب شیعہ ہی کہ علی بن ابیطالب دانا تر صحابہ کی تہی لیکن اجمالا

استعدادی کی نسبتی بر ابر نہین کیا کہ اصل خلقت مین حضرت نہایت ذہین و ذکاوت
جودت فکر طالب علم پیدا کیتی تہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کہ افضل عقلا
اور دانا تر عالم کی تہی نہایت کوشش تربیت اونکی مین اور ارشاد ہونی مین
کرتی تہی اور علی صلوات اللہ علیہ نی طفولیت مین بیچ گود آنحضرت کی تربیت پائی
اور جوانی مین مطالعہ اونکی ہوتی اور سب وقتون مین نزدیک اونکی حاضر
تہی اور ہرگز خدمت اونکی سی کوئی مانع نہوتا تہا اور معلوم ہی کہ ایسی شاگرد کی
ایسی استاد کی خدمت مین ساتہہ ان خصوصیات کی کسقدر علم وغیرہ حاصل کی
اور کس مراتب فضل و کمال کو پہونچی ہونگی اور لیکن ابوبکر بزرگی مین بخدمت
کی پہونچا تہا اور اوس وقت مین بہی شبانہ روز مین ایکمرتبہ حاضر ہوتا تہا اور یہی
خلوت میسر نہوتی تہی بلکہ زمانہ ملاقات کا بعد تحصیل ہوتا تہا اور مشہور ہی کہ
اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ وَالْعِلْمُ فِی الْکِبَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْمَدَرِ
یعنی علم بچپنی مین مانند نقش کی ہی اوپر پتہر کی کہ برطرف نہین ہوتا اور علم بڑہاپی
مین مانند نقش کی ہی اوپر ڈہیلی کی ساتہہ تہوڑی سبب کی دور ہو جاتا ہی پس اس
مجمل سی ثابت ہوا کہ علی دانا تر ہی انتہی مؤلف کہتا ہی کہ مذکور ہوئی دلائل طرف
کی اونکی جانب شیعہ سی نقل کیا ہی وہ روایت کہ جامع الاصول نی صحیح ترمذی
نقل کی ہی کہ حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فرماتی تہی کہ خدمت مین حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی تہا مین جسوقت چاہتا تہا سوال کرتا تہا مین جواب اوسکا
ارشاد فرماتی تہی اور جسوقت مین خاموش ہو جاتا تہا خود ابتدا تعلیم کرتی تہی

اور بہی صحیح نسائی نی روایت کی ہی کہ علی علیہ السلام کہتی تہی کہ مجکو ایسی حرمت
ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تہی کہ کسیکو حاصل نتہی اول صبح کو وقت
آنحضرت مین حاضر ہوتا تہا اور کہتا تہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ اگر تنحنح کرتی
تہی داخل کرتا تہا مین ولا داخل ہوتا تہا اور مشکوۃ مین روایت ہی ترمذی سی
ہی کہ ام عطیہ نی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت امیر کو
ایک جنگ مین بہیجا تہا کہتی ہی کہ وہ حضرت دستہائی مبارک کو اپنی طرف آسمان
بلند کرتی مین اور دعا مانگتی مین کہ خداوندا مجھکو دنیا سی نہ اوٹہا یہانتک کہ جب تک
کہ علی کو مجھکو نہ دکہائیو حاصل یہ کہ اور حدیثین بہت مین کہ دلالت رکہتی مین کثرت
ملاقات پر اور شدت خصوصیت اون دونو بزرگوارونپر بعد اسکی فخر الدین رازی
نی لکہا ہی کہ تفصیلا چند دلیلونسی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت واماتر صحابہ ونکی علم
پہلی دلیل یہہ ہی کہ علی کی شان مین یہہ آیۃ نازل ہوئی وَتَعِیَهَا اُذُنٌ وَاعِیَةٌ یعنی حفظ
کرتی مین اسکو وہ کوشہائی جو کبہی فراموش نہین کرتی اور ہر گاہ کو شخص
مخصوص ہوئی ساتہہ اس صفت کی پس زیادتی علم آنحضرت کی ثابت ہوئی
اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ
اور علی کو قضا محتاج سب علوم کا ہی اور ہر گاہ قضا مین سب شخصونسی بہتر ہوئی
تو سب عالمون سی بہتر ہوئی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ عمر نی چند مرتبہ احکام مین
غلطی کی اور آنحضرت نی آگاہ کیا اور اس باب مین بہت سی چند قصہ ذکر کئی مین کہ
انکا باعث طول کا ہوگا اور بعد اسکی کہتا ہی کہ مانند اس قضا اور خطائی

بغیر علی کی تربیت ہوئی مین اور آنحضرت کو ہرگز ایسا اتفاق نہین پڑا کسی طالب
کی ہو اور چوتہی دلیل یہہ ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی قسم خدا کی اگر منصب خلافت
واسطی میری بچہایا ہوتا اور مسند حکومت آمادہ ہوتی ہر آئینہ حکم کرتا مین اہل توریت
کو توریت سی اور اہل انجیل کو انجیل سی اور اہل زبور کو زبور سی اور اہل فرقان
فرقان سی واللہ کوئی آیۃ نازل نہین ہوا ہی کہ صحرا مین یا دریا مین یا کوہ مین یا
آسمان مین یا زمین مین یا شب مین یا روز مین مگر یہہ کہ مین جانتا ہون کہ کسکی
شان مین نازل ہوا ہی اور کسکی واسطی آیا ہی دلیل پانچوین یہہ ہی کہ سب علم
علم اصول دین اور علم معرفت خدا ہی اور خطبی اور کمالات آنحضرت کی مشتمل
مین اسرار توحید اور عدل ونبوت اور قضا وقدر ومعاد پر اور اقوال
متقدمین اسقدر کہ کلام صحابہ مین ثمہ اوسکا پایا نہین جاتا اور یہی سب فرقی
متکلمین کے علم کلام مین منسوب اونکی طرف مین لیکن منسوب ہونا شیعہ کا
آنحضرت سی ظاہر ہی اور لیکن خوارج باوجود عداوت کی مرد مین پاپی رکہو
اور وہ شاگردان آنحضرت سی تہی پس ثابت ہوا کہ تمام فرقہ متکلمین کی افضل
فقہای اسلام سی مین شاگرد آنحضرت کی مین اور لیکن علم تفسیر کا یہہ حال ہی کہ
سردار مفسرونکی ابن عباس مین اور وہ شاگردان حضرت سی تہی اور
لیکن علم فقہ مین اسدرجہ کو پہنچی تہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی شان
اونکی فرمایا ہی اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ اور جملہ علوم کی علم فصاحت سی اور
معلوم ہی کہ کوئی فصحاؤن سی کہ بعد اونکی ہوئی مین بہتری سی مرتبہ اونکی

نہین سنو ہوئی اور اوسمین علم نحو ہی اور معلوم ہی کہ ابو الاسود رجوع کرنی والا اس علم
کا بارشاد آنحضرت کی ہوا ہی اور جملہ علوم سی تصفیہ باطن کا ہی اور معلوم ہی
کہ نسبت اس علم کی اونکی طرف منتہی ہوتی ہی پس ثابت ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کی اوستاد تمام علم کی ہین سب متفق ہین وہر گاہ کہ ثابت ہوا کہ وہ
داناتر سب سی ہین پس واجب ہی کہ وہ افضل ہون تمام عالم سی چنانچہ
کہ حق تعالی فرماتا ہی هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
آیا برابر ہین وہ لوگ کہ علم رکہتی ہین اور وہ لوگ کہ نہین علم رکہتی ہین اور فرماتا ہی
حق تعالی يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ
یعنی بلند کرتا ہی خدا اون لوگونکو کہ ایمان تمسی لائی اور وہ لوگ کہ دیی
گئی ہین علم کو مرتبون مین انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ قولہ تعالی وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
منقول ہی کہ جس سال مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ہمراہ ایک صحابہ
کی بقصد عمرہ کی مکہ کو تشریف لیگئی سفہائی عرب نی کہ جو مشرکان بی ادب سی
تھی داخل ہونی سی حضرتکو منع کیا اور آخر الامر حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی کہ سال
آیندہ مومنین مکہ مین داخل ہون اور مشرکین تین دن شہر کو خالی کردین تا بعد فراغت
مومنین رسوم حج کو بجا لاوین اور حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی
صلحنامہ لکہا بعد اوسکی دوسری سال بہ نیت قضائی عمرہ کی روانہ ہوئی صحابہ
نی اندیشہ کیا کہ مبادا قریش اپنی عہد وشروط سی تجاوز کرکی جنگ کرین اور ہمین
کسطرحسی جنگ کرنا اونکی ساتہ زمین حرم مین جائز ہو کا لہذا اوس وقت مین

نازل ہوئی قولہ تعالی الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ منقول ہی کہ دشمنون
نی ہر گاہ ماہ ذیقعدہ مین کہ جسمین قتال حرام تہا اہل اسلام سی مقابلہ کیا وسطی
جنگ کی حدیبیہ مین اور اتفاقات سال دوسری بہ نیت قضائی عمرہ کی مدینی سی
طرف مکہ کی روانہ ہوئی وہی ماہ ذیقعدہ تہا اور مسلمین بحرمت اس مہینی کی
جنگ کرنی سی مشرکین سی کراہت رکہتی تہی لہذا حق تعالی نی فرمایا الشهر الحرام
بالشهر الحرام یعنی ماہ ذیقعدہ حال بعوض اوس ماہ ذیقعدہ کی ہی کہ تم نی مشرکو
کہ ابتدا کی پس رکہنی اس مہینی کی مشرکونسی ہی اور حرمات کو قصاص ہی
عقوبت مین یعنی جو جو کہ حرمتین کہ واجب ہی محافظت اونکی قصاص اونمین
جاری ہوتا ہی مانند قتل کرنی ایک کو بعوض دوسری کی یا قطع کرنا ہاتہ کا بعوض
ہاتہ کی اور مانند اسکی اور جس طرحسی کہ اول اون مشرکون نی حرمت مہینی کی
نرکہی اور ساتہ تمہاری قتال کیا پس تم بہی مثل اونکی عمل مین لاؤ لیکن
اپنی طرف سی ابتدا بجنگ نکیجیو قولہ تعالی وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ
معنی اس آیہ مین کئی طریقی ہین کہ ایک ان مین سی یہ ہی کہ نہ ہلاک کرو نفسون اپنی کو ساتہ
ہاتہ اپنی کی بسبب ترک کرنی دیگی کی راہ خدا مین کہ پس غالب ہون دشمن اوپر
تمہاری یہ قول ابن عباس اور ایک جماعت مفسرون سی ہی اور دوسری
وجہ یہ ہی کہ نہ گناہ کرو بسبب ناامید ہونی مغفرت خدا سی اور یہ قول
برا بن عازب اور عبیدہ سلمانی سی منقول ہی اور تیسری وجہ یہ ہی
کہ جنگ نکرو جسوقت دشمن غالب ہون اور قدرت اونکی دفع

ہنوبیہ قول ثوری سی ہی اور اختیار کیا ہی اسکو شیخ نی امور حیہ ...

اسراف دینی مین مکروہ یہہ قول جبائی سی ہی اور قریب اسکی وہ روایت

کہ مروی ہی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ اگر کوئی شخص تمام مال اپنا راہ خدا

مین دیدے ڈالی بہتر نکیا اور نہ موافقت کی اوسنی حکم خدا کو وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ اِلَی

مین دلالت ہی اوپر حرام ہونی اوس عمل کی کہ جسمین خوف تلف نفس ہو اور سبب

ہونی ترک کرنی امر معروف وغیرہ خوف جان نہو اسواسطی کہ امر معروف

اسوقت مین ہلاک کرنا جان کا ہی اور اس آیہ مین دلالت ہی درست ہونی

صلح کفارون سی اور باغیون سی ہرگاہ کہ امام کو خوف اپنی نفس کا ہو مثل اسکی

ہو جسطرح سی کہ صلح کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی سال حدیبیہ مین اور امیر المؤمنین

نی جنگ صفین مین اور امام حسن علیہ السلام نی معاویہ سی ہرگاہ کہ خوف

ہلاکت نفس اپنی کا اور شیعون اپنی کا جانتی تہی پس اگر کوئی کہی کہ امام حسین علیہ السلام

نی جس جہت سی جنگ کی اور ہلاک ہوئی جواب اسکا دو وجہ سی

ہی ایک یہہ ہی کہ گمان اون حضرتکو یہہ ہو کہ وہ قتل نکرینگی نواسۂ رسول

اپنی کو اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ ظن غالب ہوا اون حضرتکو کہ درصورت

ترک قتال وہ لوگ دست بردار مجہسی نہونگی اور بجبر وزور قتل کرینگی جسطرح سی

مسلم کو قتل کیا ہی پس دینا جان کا ایسی صورت ساتہہ غیرت اور جہاد

سہل اور آسان ہی اسیطرح سی کہا ہی مصنف مجمع البیان نی اور وجہ اقرب

بصواب ہی سبب تاکید کرنی قول جناب سید الشہدا کی لَو تُرِکَ القَطَا لَنَام ...

ماندہ ہی جو ذر جانی اسیر البلیا ہی دہ اور قولی اختصر کا ہی و تمہید خطاب

باہم سلیہ کیا اور فرمایا آنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ ذٰلِكَ وَاِنِّی الْمَقْتُولُ لَا مَحَالَةَ وَلَيْسَ

مِنْ هٰذَا بُدٌّ یعنی یہی ہی اور بزرگ قسم مجہہ مین جانتا ہون کہ شہید ہونگا مین اور نہین ہی

مجہکو چارہ واسطی اسی اور جناب والد غفران مآب نی اس توہم کا جواب دیا ہی

کہ نہایت متین ہی اور وہ یہہ ہی کہ صاحبان عقل سلیم پر معلوم ہی کہ جسطرح سی بعض

تکالیف مین تمام نبی آدم اور اوصیا اور انبیا شریک ہین اسیطرح بعض تکالیف

مخصوص بعض انبیا کی ہی آیا ملاحظہ نہین کیا جاتا کہ قتل کرنا طفل بیگناہ کا تمام

نی تمام بندون پر حرام کیا ہی اور باوجود اسکی حضرت ابراہیم کو تکلیف دی ذبح

فرزند اپنی اسمعیل کی پس کیا بعید ہی کہ امام حسین کو تکلیف دی ہو قتل ہونی کی

خصوصا نظر بمضمون بعضی احادیث کی کہ معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک امام کی بارہ

امام سی ایک صحیفہ جانب خدا سی نازل ہوا ہی کہ موافق اوسکی ابتدا سی عمر سی

تک اوسپر عمل کرتی تہی اور اوسی بجا وز نکرتی تہی انتہی مولف کہتا ہی کہ اس

مین نہایت دلیل قوی ہی درست ہونی تقیہ کی بلکہ واجب ہی اور فخر الدین

رازی باوجود اسکی کہ اکثر اقوال امامیہ کو رد وقدح کرتا ہی لیکن محل تعجب ہی کہ ذیل

اس آیہ کی بیچ کتاب تفسیر کبیر کی متعرض رد وقدح تقیہ کا مطلقا اور اصلا نہین ہوا

ہی حالانکہ مذہب اہل سنت وجماعت مین درست ہی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

یعنی تحقیق خدا دوست رکہتا ہی نیکو کارونکو اور بعضی نی یہہ کہا ہی کہ معنی

یہہ ہین کہ ساتہہ خدا کی گمان نیک کہو کہ خدا نیک گمان کرنی والونکو دوست رکہتا ہی

صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ گمان نہ کر کہ جنت بہشت کی ہے اور ہر
کہ نجات ہووے کی حق تعالی نے فرمایا کہ اس بندہ کو دوزخ میں لیجاؤ پس
لیجاویں اوسکو طرف دوزخ کی لے چلیں گے پھر اوسنے پھرا کر دیکھا بار خدایا یہ گمان مجھکو
حق تعالی فرماویگا کہ گمان تیرا کیا تھا عرض کریگا بھی گمان یہ تھا کہ گناہ معاف کریگا
رب العزت پہونچیگا کہ تیرے گناہ وسیع ہم نے بخش دیے اور وسعت رحمت سے ہمیشہ کرے اوسکو داخل
کریگا فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ یعنی اگر بازرکھے جاؤ تم بسبب بیماری کے یا خوف دشمن کے جانے افعال
اور عمرہ سے پس آپ پر تسہیل کہ میسر ہو قربانی سے قربانی کریں اور محل ہو جاوے اور جب
ہو تب قضا کریں وسی سال کر سکے نہیں تو اگلے سال اور آیندہ وَلَا تَحْلِقُوْا یعنی موضع اس کے
کا کما کر عمرہ میں ہلو ور نہیں سے اگر حج میں ہیں یعنی واجب ہے کہ قربانی کو پہنچے تمام حج
موضع اوسکے میں اور وعدہ کریں ودرغلات متعہ اس جگہ میں فرج ہووے کی اور ہر کا
وہ دن وسی ہو تراشی سرکی کرنی محل ہو فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ صحیح بخاری سے میں جا
آیات قرآنی کا کیا ہے بعد ذکر نے چند آیتوں کی اس آیہ کریمہ کو لکھا ہے اور بعد اسکی ایک حدیث
نقل کی ہے کہ ترجمہ جسکا زبان ہندی میں یہ ہے کہ حدیث کی ہمکو یحیی نے عمران ابی بکر سے
اور اوسنے کہا ہے کہ حدیث کی ہمکو ابو رجاء نے ابن حصین سے کہا اوسنے نازل کی گئی
ہی آیت متعہ کی کتاب اللہ میں پس کیا ہم نے واسطے متعہ کے ہمراہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
کی اور نہیں نازل ہوا ہے قرآن کہ حرام کیا ہوا اسکو اور نہ منع کیا ہے اوس سے
تا آنکہ وفات پائی اون حضرت نے کہا ایک مرد نے ساتھ رای اپنی کی جس چیز کو چاہا
تو دیکھو حق مرحبا کہ شیخ بخاری نے یار ادنی نے واسطے چھپانی فضیحت کے

نسبت حرام کرانا متعہ کا اس موضع طرف خلیفہ ثانی کی تصریح نہیں کی لیکن
اسکی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ مگر شعبہ وہ شیعہ ہو کر اسکا اسو
ہنگام میں کیا امر ہوتا ہے بیان سے چنانچہ یہ مقام اسی قبیل سے ہی کہ دوسرے میں
ثابت ہی کہ کسی نے سوا خلیفہ ثانی کے متعہ کو حرام نہیں کیا ہے اور مسند الشافعی کلمہ کہ
ایک مرد نے کہا جو کچھ کہ رائے میں اوسکی آیا حق خلیفہ ثانی میں نہایت سو ادب اور
حقارت ہی لیکن بنابر کمی خلیفہ ثانی کی اس کلمہ کو کہ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَهْجُرُ وہ یعنی تحقیق
کہ یہ مرد ہذیان کہتا ہے حق رسول خدا میں کچھ سوے ادبی اور حقارت نہیں ہے
اسطرح سی اصلا نہیں کرتی فضیحت خلیفہ ثانی کی آیہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ
کی ذیل میں لکھا ہے کہ نازل کی گئی آیت متعہ کی کتاب اللہ میں اور حال آنکہ یہ
آیہ متعہ نہیں ہی بلکہ آیہ متعہ یہ ہی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
چنانچہ رازی نے اس روایت سے یہی سمجھا ہے کہ مراد متعہ سے متعہ نساء ہے نہ
متعہ الحج جو شخص چاہے تفسیر کبیر میں دیکھ لے اور شیخ بخاری کا مطلوب یہ ہے
کہ متعہ الحج مراد ہے پس ایسی صورت میں بھی فضیحت خلیفہ ثانی کی پوشیدہ نہیں ہوتی
اسواسطے کہ مخالفت خلیفہ ثانی کی کتاب اللہ اور سنت سے اس وقت میں بھی
ثابت ہوتی قولہ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی حج تمتع نزدیک
امامیہ کے فرض اوس شخص پر کہ حاضرین مسجد الحرام سے نہو اور حاضرین مسجد الحرام
کی حد یہ ہے کہ بارہ میل کی اندر ہو اطراف مکہ سے

تکملہ

در بیان رکوع ہشتم وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا یعنی طرف حرب رجلی

توسی اکہتر ہوتی ہیں ... واتقوا الله واعلموا ...
٣٩ ١٣٨

الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث

زد حج کا چند مہینے ہیں معلوم ہیں پس جس شخص نے لازم کیا بیچ انکے حج کو پس نہیں ہے جماع

ولا فسوق ولا جدال في الحج وما تفعلوا من خير يعلمه

اور نہ فسق اور نہ جھگڑا کرنا بیچ ایام حج کے اور جو کچھ کروگے تم نیکی سے جانتا ہے اسکو

الله وتزودوا فان خير الزاد التقوى واتقون يا اولي

خدا اور توشہ لو تم پس تحقیق بہتر توشہ کا پرہیزگاری ہے اور ڈرو مجھ سے اے صاحبان

الالباب ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من

عقل نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ یہ کہ طلب کرو تم روزی کو جانب

ربكم فاذا افضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر

پروردگار اپنے کی پس جس وقت کہ پھرو تم عرفات سے پس یاد کرو خدا کو نزدیک مشعر

الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله

الحرام کے اور یاد کرو اسکو جیسا کہ ہدایت کی تمکو اگرچہ تھے تم پہلے اسکے

لمن الضالين ثم افيضوا من حيث افاض الناس واستغفروا

البتہ گمراہوں سے پس پھرو تم جس جگہ سے پھرتے ہیں لوگ اور طلب بخشش کرو

الله ان الله غفور رحيم فاذا قضيتم مناسككم

خدا سے تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے پس جس وقت بجا لاؤ تم افعال حج اپنے کو

فاذكروا الله كذكركم اباءكم او اشد ذكرا فمن الناس

پس یاد کرو خدا کو مانند یاد کرنے تمہارے کی باپ دادوں اپنے کو یا زیادہ یاد کرنے کی پس بعضے لوگوں سے

من يقول ربنا اتنا في الدنيا وما له في الاخرة من خلاق

وہ ہیں کہ کہتے ہیں اے رب ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے اور نہیں ہے واسطے اسکے بیچ آخرت کے حصہ

ومنهم من يقول ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة

اور بعضے لوگ وہ ہیں کہ کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے نیکی اور آخرت میں

حسنة وقنا عذاب النار اولئك لهم نصيب مما

نیکی اور بچا ہمکو عذاب آتش سے یہ گروہ واسطے انکے حصہ ہے اس چیز سے کہ

نصف ع كسبوا والله سريع الحساب واذكروا الله في ايام معدودات

کہ عمل کیا اور خدا جلد لینے والا ہے حساب کو اور یاد کرو خدا کو بیچ روزوں گنتی کے

فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم

پس جس نے جلدی کی بیچ دو روز کے پس نہیں ہے گناہ اوپر اسکے اور جس شخص نے دیر کی پس نہیں گناہ

عليه لمن اتقى واتقوا الله واعلموا انكم اليه تحشرون

اوپر اسکے واسطے اس شخص کے کہ ڈرا اور ڈرو خدا سے اور جانو تم کہ تم طرف اسکی اٹھائے جاؤگے

ومن الناس من يعجبك قوله في الحيوة الدنيا ويشهد

اور بعضے لوگوں سے وہ شخص ہے کہ خوش لگتی ہے تمکو بات اسکی بیچ زندگی دنیا کے اور گواہ کرتا ہے

الله على ما في قلبه وهو الد الخصام واذا تولى سعى في

خدا کو اوپر اس چیز کے کہ بیچ دل اسکے ہے اور وہ سخت جھگڑنے والا ہے اور جب پھرتا ہے دوڑتا ہے بیچ

الارض لیفسد فیها ویهلک الحرث والنسل والله لا یحب

میں تاکہ فساد کرے بیچ اوسکے اور خراب کرے کھیتی کو اور نسل کو اور خدا نہیں دوست رکھتا

الفساد ۝ واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم

فساد کو اور جب کہا جاتا ہی اوسکو ڈر اللہ سی پکڑتی ہی اوسکو عزت ساتھ گناہ کی

فحسبه جهنم ولبئس المهاد ۝ ومن الناس من یشری

پس کافی ہی اوسکو جہنم اور البتہ بری جگہ ہی اور بعضی لوگوں سے وہ شخص ہی کہ بیچتا ہی

نفسه ابتغاء مرضات الله والله رءوف بالعباد ۝ یا ایها

نفس اپنا واسطے طلب کرنی خوشنودی اللہ کی اور خدا مہربان ہی ساتھ بندوں کے اے وہ لوگو

الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا

کہ ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سب کے سب اور پیروی نہ کرو

خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین ۝ فان زللتم

قدموں کی شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہی ظاہر پس اگر پھسل جاؤ تم

من بعد ما جاءتکم البینات فاعلموا ان الله عزیز حکیم

بعد اسکی کہ آئیں تمکو دلیلیں روشن پس جانو تم کہ اللہ غالب ہی حکمت والا

هل ینظرون الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام والملائکة

نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ آوی انکو عذاب اللہ کا بیچ سایبانوں کے ابر سی اور آویں فرشتے

وقضی الامر والی الله ترجع الامور ۝

اور تمام کیا جاوی حکم اور طرف اللہ کی پھیری جاتی ہین سب کام

قولہ الحج اشہر معلومات یعنی زمانہ حج کی کئی مہینے ہین کہ شوال اور ذیقعدہ اور
ذی الحجہ اور رجب ہی بعضی افعال عمرہ اور حج کی سوائی ان چار مہینوں کی درست
نہین ہین لیکن بعضی افعال حج کی مخصوص ہین ساتھ ذی الحجہ کی مثل وقوف
عرفہ کی اور مشعر کی اور منی کی کہ یہہ نام مواضع کی ہین اور مانند ذبح کرنی کی
قولہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ جناب امیر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ
حسنہ دنیا زن صالحہ ہی اور حسنہ عقبی حور پسندیدہ اور عذاب دنیا کا زن
ناشایستہ بدخو سخت گو اور بد لقا ہی اور ابی عبداللہ علیہ السلام سی روایت ہی
کہ حسنہ دنیا فراخی روزی ہی اور نیک خوئی اور حسنہ آخرت خوشنودی خدا ہی
قولہ وقنا عذاب النار انس سی روایت ہی کہ ہمراہ خدمت حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی عیادت ایک بیمار کو گئی ہم اور وہ پریشان حال
تہا مثل بچہ کبوتر کی کہ وقت اوکہاڑنی پر کی بیچ کہاتا ہی اضطراب کرتا ہی حضرت نے
فرمایا کہ دعائی خیر اپنی حق مین نہین کرتا تو اوسنی عرض کی یا رسول اللہ دعا
کرتا ہون کہ جو عقوبت کہ مجہی آخرت مین کریگا دنیا مین کر کہ مین طاقت دوزخ
کی نہین رکہتا رسول خدا نی فرمایا دعا بد کرتا ہی کسو واسطی نہین کہتا تو اللہم
ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ہر گاہ
اوسنی یہہ دعا کی حقتعالی نی شفا دی عبداللہ بن عباس سی مروی ہی کہ جسد
کہ حقتعالی نی جہانکو پیدا کیا ایک فرشتہ کو رکن یمانی مین کہ موضع ہی کعبہ مین مقرر کیا کہ جو
بندہ کہ دعا کرے ساتھ ربنا آتنا الخ کی تو آمین کہو قولہ سریع الحساب یعنی

بقدر یک لمحہ کی باوجود کثرت لوگونکی اور کثرت اعمال کی حساب خلائق کریگا اور
سبکو موافق عمل اونکی جزا دیگا اکثر روایت مین یہہ آیا ہی کہ بقدر زمانہ دوہنی دودہ
کو نقد حساب خلائق کریگا قولہ ع اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین
ذیحجہ کی اور ان مین ذکر ایام تشریق کہتی ہین کنز العرفان مین لکہا ہی کہ مراد ذکر سی
تکبیر ہی بعد پندرہ نماز کی اوس شخص کو کہ جو منی مین ہوا اور اول وقت اوسکا نماز
عید ہی اور بعد دس نماز کی اوس شخص کو غیر منی ہوا اور صورت تکبیر کی یہہ ہی
اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اللّٰہ
اکبر الحمد للّٰہ علی ما ہدانا ولہ الشکر علی ما اولانا ورزقنا من بہیمۃ الانعام
قولہ ع فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ یعنی اوپر اوسکی کچہہ حرج اور گناہ نہین ہی لیکن اس صورت مین جب
ہی اوس پر رمی جمرات ثلثہ کو تیسری دن مروی ہی کہ اعتقاد بعضی عرب کا جاہلیت مین
اسطرحسی تہا کہ جو شخص دوسری دن منی سی جاوی گناہگار ہوتا ہی اور بعضونکا
یہہ اعتقاد تہا کہ جو تین دن وہان ہی گناہگار ہی حق تعالی نی رد اونکی مین یہہ آیت
نازل کی کہ کچہہ گناہ نہین ہی کہ دوسری دن یا تیسری دن منی سی جاوی لیکن
یہہ حکم مطلق نہین بلکہ اوسکی واسطی ہی کہ جو پرہیزگار ہی اور مباشرت سی کری
اور بوتی خوش سی اور اگر اسطرحسی نہووی تو تین دن تک تہب ہی
رہنا اوسکو اور قبل اسکی جانا درست نہین ہی قولہ ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یُّعْجِبُكَ روایت مین ہی کہ اخنس ثقفی مرد شیرین سخن اور خوبصورت تہا
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف مونہہ اوسکی اور شیرین زبانی اسکی

خوش آتی تہی اکثر وہ مجلس شریف اون حضرت مین آیا اور ظاہر کیا کہ مین ایمان
لایا ہون اور مطیع اپکا ہون اور کہا کہ خدا شاہد ہی اسپر اور قسم کہائی اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نفاق اوسکی سی بیخبر تہی ہر گاہ وہ خدمت حضرت سی
گیا اور آبادی مدینہ سی باہر مواز زراعت المسلمین کی آگ سی جلا دی اور چوپائی
مسلمانونکی شہید کئی حق تعالی نی اوسوقت مین یہہ آیہ نازل کیا قولہ ع و
مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ غزالی رحمۃ اللہ کہ از اہل سنت وجماعت
سی ہی کتاب اپنی احیاء العلوم مین تحریر کرتا ہی کہ شب غار مین یہہ آیت اونکی
شان علی بن ابیطالب مین اوسوقت کہ بستر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر آرام کیا
تہا اور ثعلبی بہی رؤسائی اہل سنت جماعت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہتا ہی
کہ بیچ شب غار کی ہر گاہ سید ابرار نی بحکم پروردگار قصد جانی کا غار مین
کیا علی بن ابیطالب علیہ السلام کو طلب کیا اوسوقت مین وہ جناب تشریف
کی تہی فرمایا کہ اسی علی کفار قریش متفق ہوئی ہین کہ مجہی ہلاک کرین حکم خدا یہہ
کہ تم فرش پر میری آرام کرو اور ملبوس میرا تم پہنو تا کفار جانی کہ مین خواب
مین سوتا ہون اور مین باہر جاؤن اور اوس جگہہ پہونچون کہ شر انکی سی بچا
رہون علی نی عرض کی کہ اگر مین اپکی خوابگاہ مین سو رہونگا کچہہ آسیب تو اپکو
پہونچیگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر تم اسطرحسی عمل مین لاؤگی
کوئی ایذا اور آزار کفار سی نہ پہونچیگا علی علیہ السلام نی جسوقت یہہ سخن
سنا عرض کی کہ مرگ اپنی کا بہی کچہہ خوف نہین اور خوشحال ہون مین

اپنی سلامت رہنی سی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ اس چادر سبز کو اوڑہ لو
کہ ہرگاہ کفار دور سی دیکہین خیال کرین کہ یہہ محمد خوابگاہ مین سوتی ہین اس
صورت مین تعرض میرا نکرین گی اور مین منزل امن و امان مین پہنچ جاؤنگا پس حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ منزل اپنی سی تشریف لیگئی اور علی صلوات اللہ علیہ کو
فرمایا کہ اگر حق تعالی مجہکو حیات بخشیگا کہ مین بعد تیرے توقف کیجیو اور آگاہ
کرنا کہ جس شخص کی کہ نزدیک محمد کی امانت یا قرض ہو مجہسی لیوی ہرگاہ فارغ
ادای دین وغیرہ سی پانا متوجہ مدینہ ہونا اور فاطمہ بنت اسد کو اور فاطمہ دختر
میری کو اور فاطمہ دختر زبیر بن عبد المطلب کو ہمراہ اپنی لانا پس امیر المومنین نی
بموجب فرمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی چادر سبز اوڑہ لی اور آرام کیا اور
قریش اوس شبکو باتفاق خانہ او حضرتکو محاصرہ کئی تہی کہ تا حضرت نکلی تب جان
اور پتہر بہت ہر طرف سی خوابگاہ او حضرت کی پہینکتی تہی اور امیر المومنین ہر
تو علی بجا اگر کی اوس خوابگاہ سی حرکت اور اضطراب نکرتی تہی تا آنکہ صبح کو
یکبارگی ہجوم کیا اور سرای پیغمبر مین داخل شمشیرین نکالی ہوئی متوجہ خوابگاہ
ہوئی تا یکبارگی اون حضرتکو مارین اور ہلاک کرین جسوقت کہ نزدیک پہنچی
حضرت امیر المومنین نی بیدار ہوکر شمشیر آبدار اونپر حملہ کیا وہ لوگ حضرت کی حملہ سی
خوفناک ہوئی اور دہشت اونکی اوس شب مین مثل ابو جہل اور خالد بن ولید
اور حنظلہ ابو سفیان کی بہی ہرگاہ شجاعت شاہ مردان کو دیکہا کہا کہ ای علی
ہمکو تجہسی کام نہین مقصود ہمارا محمد ہی سچ کہو کہان گئی ہین حضرت نی فرمایا

بجز اسکی کہ الٰہی پناہ خدا مین ہین اور تمہاری شر سی محفوظ امین پس ناامید ہوی
باجماع عقلا ثابت ہی کہ کوئی جوان مردی عالم بشریت مین جوان مردی امیر الم
لومنین کی نہین ہی اور مقدور بشر سی باہر ہی کہ اسطرح سی قتل مین راضی ہووی ادنی
اوسطرح بعضی عالمون نی اور فاضلون نی کتب اپنی مین لکہا ہی کہ خواب کرنا
امیر المومنین کا فرش جناب نبوی پر اور راضی ہونا اور مقتول ہونی ایسی
دشمنون سی اولی اور بہتر ہی مطیع ہونی اسمعیل سی واسطی ذبح ہونی کی واسطی
پدر بزرگوار اپنی سی اسواسطی کہ اونکو امید تہی کہ شفقت اور رحمت پدری
وقت ذبح کی غلبہ کریگی اور بار بار تہی کہ ہرگاہ حق تعالی بعین کرامت اور لطف
کی ذبحی کا ابراہیم ذبح عظیم العین بہشت سی اوسوقت مین منع فرماوی
چنانچہ اسطرح سی واقع ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام باوجودیکہ جان
اور انصار نرگہ تہی اور خویش دیکہا سب منحرف تہی اطاعت حکم
کی اور دل قوی او اطمینان خاطر فرش پیغمبر پر آرام کیا شک نہین ہی کہ یہ امر
طبع بشری سی اور نفس انسانی سی نہایت بعید ہی اور بدون توفیق الٰہی کی
یہہ امر ممکن نہین اور خطیب خوارزمی کہ مشہورین اہل سنت سی ہی کتاب
مناقب مین لکہتا ہی کہ صبح شب غار جبرئیل خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ
مین نازل ہوئی اور بہت خوشحال اور خرم تہی حضرت نی استفسار کیا کہ باعث
سرور تمہارا کیا ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کسطرح مسرور
نہوؤن کہ حق تعالی نی برادر اور عم اور وصی تیرا کو عوض آرام کرنی کا

بزرگی کرامت بزرگی عطا کی ہی کہ حق تعالی ملائکہ کو جو حاملان عرش سی مباہات
اور مفاخرت کرتا تھا کہ مین ایسا بندہ وہان فرزند رکھتا ہون کہ جان اپنی بیتری
نثار کرتی ہی اور حبیب میری کو شر اعدا سی بچا دیا اور آپ ہدف تیر بلا ہوا اور ثعلبی
نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جس وقت یہہ امر علی صلوات اللہ علیہ سی صادر ہوا
ملائکہ زمین اور آسمان اور جن و انس اس حال سی متعجب ہوئی اور حق تعالی
نی جبرئیل و میکائیل کو حکم کیا کہ مین تمکو پیدا کیا اور ایک دوسری کو برادر کیا
اور عمر ایک کو دراز کرتا ہون تم مین زیادتی عمر اپنی کو دوسری کو دیتا ہی ان دونون نی
عرض کی کہ الہی درازی عمر اپنی کی دوسری کو مدین کی فرمایا کہ آیا تم کیون مثل علی
مثل علی صلوات اللہ علیہ کی نہین ہوتی کہ برادری دی ہی محمد ابسکو
سی اور نقد جان اپنی کو کسطرح سی نثار بیتری محمد سبب پر کی ہی اور فرش
سی سو رہا ہی پس تم دونو اوسکی محافظت کو جاؤ لہذا ہم دونو نازل ہوئی
جبرئیل جانب سر مبارک اون حضرت کی اور میکائیل جانب قدم ہای مبارک
اون حضرت کی واسطی نگہبانی کی کھڑی ہوئی جبرئیل نی کہا کہ بشارت ہو تجھکو ای
ابو طالب کون مانند تیری ہی کہ حق تعالی بسبب مفاخرت فرشتوں سی فخر
اپنی پر کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ کہان ہی ایسا بندہ مطیع کہ وہ علی صلوات اللہ
علیہ ہی انتہی کلامہ پوشیدہ نرہی کہ اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب
مباہات کرنی حق تعالی کی علی صلوات اللہ علیہ سی اوپر ملائکہ مقربین کی
جناب امیر افضل ملائکہ سی تھی کہ کمال دلیل قوی ہی خلافت اور امامت

علی پر اسواسطی کہ جو شخص افضل ملائکہ مقربین سی ہو اور نبی کی بعد سب سی بزرگ
ہی کہ وہ مرتبہ خلافت اور امامت کا رکھتا ہو قولہ تعالی فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ
ثعلبی نی جابر سی روایت کی ہی کہ ایک روز عمر خطاب نی کہا یا رسول اللہ مین نی
ایک یہودی سی سخنان نیک سنا ہون اجازت فرماتی کہ مین اوسکو لکھون
فرمایا کہ سرگردان و شک کرنی والا ہو جسطرح سی کہ یہودی اور ترسایان شک
کرنی والی مین دین اپنی مین اور تحقیق کہ مین لایا ہون ملت نورانی اور پاکیزہ
اگر موسی زندہ ہوتی تو وہی پیروی کرتی قولہ تعالی فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ
یعنی سایبان ہای ابر سفید باریک مین نازل ہو قولہ مثل عذاب قوم
شعیب کی یعنی باوجودیکہ ابر سفید سی مظنہ رحمت کا ہوتا ہی اور گمان رحمت کا
تھا ان پر عذاب نازل ہوگا یکایک عذاب اوس مین قولہ تعالی كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَيْهِمْ
الکناس پانچ حرف مین بینات اوسکی مین سی مستتر ہوتی مین نکلی اوسکی
عبارت اتی علی سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ حرف مین بینات اوسکی
مستتر ہوتی مین نکلی اوسی یہہ عبارت عَنِّي وَلِيُّ اللّٰهِ مِنْهُمُ السَّلَام
باب حرف مین زبر اوسکی ایک سی کشتہ ہوتی مین اوسی یہہ عبارت پیدا ہو
ہی حُبُّ عَلِيٍّ الْهَادِي اور بینات اوسکی مین سی در ہوتی مین نکلی اوسکی
عبارت وَلَاءُ عَلِيٍّ وَلِيُّ اللّٰهِ وَآلِهِ اور مجموع انہین دونون کی جو
زبر ہوتی مین نکلی اوسی یہہ عبارت وَلَاءُ عَلِيٍّ الْإِمَامِ وَكِيلِ الْإِلٰهِ
وَآلِهِ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ بارہ حرف مین زبر اوسکی کہ اوس عبارت سی مستتر ہوئی

نکلی اوس سے عبارت وهي عترة آل العباء وآله جداً اور بینات اوس کی

[illegible] نکلی اوس سے عبارت دُونَ النَّبِيِّ وَعَلِيٍّ وَبَيْنَهُمَا

الْعَابِدِينَ اور مجموع [illegible] دونو کا [illegible] سولہ [illegible] نکلی اوس سے

عبارت وهي المطهر الذي دون النبي والإمام وكذلك [illegible]

سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ

سوال کر تو بنی اسرائیل سے [illegible]

بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ زُيِّنَ لِلَّذِينَ

[illegible]

كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا

[illegible]

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

بلند ہیں [illegible] روز قیامت میں اور حق تعالی روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بے حساب

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَ

تھے لوگ [illegible]

مُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا

[illegible] اور نازل کیا [illegible] کتاب [illegible]

اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا

[illegible]

جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

[illegible]

لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ

[illegible]

يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

جسکو چاہتا ہے طرف راہ راست کی [illegible] گمان کرو تم کہ داخل ہوگے تم بہشت میں

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ

[illegible]

وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

[illegible] رسول اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے

مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ يَسْأَلُونَكَ

[illegible]

مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ

[illegible]

الْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا

[illegible] اور مسافروں کی [illegible]

مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ

[illegible]

لکم وعسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان
یعنی تمہاری اوپر ذکر جنگ کرا ہیت رکہتی ہو تم چیزی کو حال انکہ وہ بہتر ہو واسطی تمہاری اور ... کہ
تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون
دوست رکہتی ہو تم کسی چیز کو حال انکہ وہ بری ہو واسطی تمہاری خدا جانتا ہی اور تم نہین جانتے ہو
قولہ من آیۃ بینۃ مراد یہ ہی کہ بنی اسرائیل نی فقط انکو تکذیب نہین کیا بلکہ
بلا تر ہی اپنی پیغمبر کی بہی ساتہہ اطرحسی کرتی تہی اور معجزات نمایان کہ دلالت
اوپر صدق انکی کی کرتی تہی مثل اژدہا کرنی عصا کی اور ید بیضا کی اور شگافتہ
کرنی دریا کی اور نازل کرنی من وسلوی کی اور سوا ہی اسکی بعضی گروہ تکذیب
کرتی تہی اور بعضی انکار قولہ ومن یبدل یعنی جو شخص کہ بدل کری بجہت عناد
کی نعمت خدا کو یعنی تکذیب کری معجزات کو کہ سبب ہدایت کا ہی بعد معرفت
اوسکی کی قولہ زین للذین کفروا ابن عباس سی روایت ہی کہ اغنیای قریش
مثل ابو جہل اور ہشام اور مانند انکی مشرکان عرب سی کہ مالدار تہی درویشان
صحابہ پر ہنستی تہی مثل عبد اللہ مسعود اور عمار یاسر اور صہیب اور بلال وغیرہ کو
بسیاری مال اور خدم اور حشم کی اوپر فخر کرتی تہی اور کہتی تہی محل تعجب ہے
کہ محمد کہتی ہین کہ ساتہہ ان محتاجون کی کار جہان درست کرتا ہون مین اور عزت
بزرگان عرب کی اور انکی دین اور ملت کو برہم و درہم کرونگا اگر محمد نبی الرحمٰن
حق پر ہوتا تو سردار تہا اشراف عرب اور بزرگ اور انکی تابع ہوتی پس اللہ
انکی حق مین فرماتا ہی زین للذین کفروا قولہ واللہ یرزق من یشاء

ع

۴ ۹

بغیر حساب یعنی حق تعالی روزی دیتا ہی دنیا و آخرت مین جسکو کہ چاہتا ہی
موافق مصلحت کی بیحساب یعنی فراخ کر دیتا ہی دنیا مین اہل باطل کو بسبیل استدراج
ہی یا بنا بر امتحان کی اور آخرت مین روزی دیتا ہی جہت ثواب کی ہی اوپر اعمال صالح
کی ابو القاسم طایی نی امام خدا صلوات اللہ علیہ سی روایت کی ہی کہ وہ حضرت
آبای کرام اپنی سی نقل فرماتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جو
شخص مومن یا مومنہ کو از جہت درویشی کی مومن یا مومنہ پر بہتان باندہی یعنی
اوسکی حق مین وہ کلمہ کہی کہ جو وہ نہین ہو تو فردای قیامت کو حق تعالی اوسکو بیچ
آتش جہنم کی اکریگا تا اینکہ عہدہ انکو سی باہر آوی اور مومن دیکہ حق تعالی و فرشتہ
مقربسی گرامی تر ہی اور کوئی چیز نہین ہی کہ حق تعالی اوسکو دوست تر رکہتا ہو
مومن تائب یا مومنہ تائبہ سی اور اہل آسمان مومنون کو سطرحسی پہچانتی ہین کہ
کوئی اہل اور اولاد اپنی کو پہچانتا ہو قولہ کان الناس امۃ واحدۃ
یعنی تہی سب لوگ ایک ملت پر اور متفق تہی مذہب حق پر اور وہ زمانہ حضرت
آدم اور ادریس کا تہا بعد اسکی ہر گاہ کہ انہون نی باہم اختلاف کیا پس بعث کیا
پیغمبرونکو مبعوث کیا بغیا بینہم یعنی سطرا وس حسد کی کہ درمیان انکی تہا
یا و اہلی ستمکاری ہی اور تعدی کی کہ ایک دوسری پر بجہت حرص دنیا کی کرتی
قولہ مثل الذین خلوا من قبلکم یعنی مانند محنت اور آزار اون لوگون کی کہ
گذری ہین قبل تمہاری پیغمبرون سی اور صدیقون سی اور تابعون سی کہ دست
کفار سی انکو پہنچی تہی قولہ ان نصر اللہ قریب اس آیت مین اشارہ ہی

رہنا رحمت الٰہی کا باعث ہی رحمت و بلا جنتی اور ترک کرنی لذت اور خواہش نفس
سی چنانچہ وہب رضہ سی منقول ہی کہ کتاب بعضی حواریین مین دیکھا ہی کہ اے فرزند
آدم ہرگاہ رحمن تعالیٰ دروازہ بلا کو تجھ پر کشادہ کری خوش ہو کہ بیڑا انبیا و
اولیا کی ہی اور ہرگاہ در نعمت اور آسانی کو کشادہ کری غمگین ہو کہ تیری ساتھ
برخلاف طریقہ انبیا اور اولیا کی عمل مین لایا ہی روایت ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کا ایک وزیر تھا کہ تمام امور مین مددگار تھا اتفاقاً اکثر وہ صحرا مین اوسکو
کھایا حضرت عیسیٰ نی مناجات کی کہ بار خدایا یہ شخص وزیر اور مددگار میرا تھا
اسمین کیا مصلحت تھی کہ شیر کو اوس پر غالب کیا کہ اوسنی ہلاک کیا خطاب ہوا
کہ چاہا مینی منزلت اوسکی میری درگاہ مین بلند ہو اور عمل اوسکا لیاقت نہ رکھتا تھا
کہ اوس مرتبہ کو پہنچی لہذا اوسکو بلا مین گرفتار کیا تاکہ وہ مرتبہ اوسکو عطا کرون
حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اہل بلا اور محنت کو درجات عالیہ عقبیٰ مین عطا کرینگا
کہ بسبب کثرت نماز اور روزہ اور سایر طاعتونکی اوس مرتبہ کو نہین پہنچا ہی اور
ہرگاہ بندہ مومن آخرت مین مراتب اہل مصیبت کو دیکھی گا آرزو کریگا کاش
بدن میرا دنیا مین ساتھ مقراض کی ذرہ ذرہ کرتی تا اس مرتبہ عالیہ کو پہنچا مین
قولہ تعالیٰ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ اس آیہ سی بسبب تقدیم کرنی والدین اور
اقربین کی قرآن مین معلوم ہوتا ہی کہ یہ افضل مین باوس نفقہ سی کہ راہ خدا مین
دیا جاوی مثل دینی یتیم و مسکین وغیرہ کی چنانچہ کلام رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی اوس پر دلالت تمام رکھتا ہی

اور وہ یہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ پانچ درم مین پانچ ...
درہم یا پانچ دینار کہ آدمی رکھتا ہو بہتر اون مین سی وہ ہی کہ صرف والدین ہو اور
صرف عیال اور ذات اپنی کی ہو اور بہتر فرمایا ان محتاج کی اور پھر ہمسایان
محتاج کی اور پانچوین راہ خدا مین اور ثواب اوسکا پانچون سی اور ... کم ہی

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ

سوال کرتی ہین تجھسی ... مہینی حرام سی جنگ کرنی ...

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ

اور بازرکھنا ہی لوگونکو راہ خدا سی اور کفر کرنا ساتھ خدا کی اور مسجد حرام سی اور باہر کرنا

أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَ

اہل مسجد کو اوس سی ... فتنہ ... قتل سی

لَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا

ہمیشہ ... جنگ کرینگی ساتھ تمہاری تا اینکہ پھیر دین تمکو دین تمہاری سی اگر قادر ہوں

وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ

اور جو شخص کہ پھری تم مین سی دین اپنی سی پس مری ... کافر ... پس یہ لوگ

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

باطل ہو گئی اعمال انکی بیچ دنیا اور آخرت کی اور وہ گروہ اہل دوزخ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہین ... تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائی اور وہ لوگ کہ ہجرت

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ
اور جہاد کیا اونہوں نے بیچ راہ خدا کی وہ لوگ امید رکھتے ہیں مہربانی خدا کی
وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ
اور خدا بخشنے والا ہی مہربان سوال کرتے ہیں تجھسی شراب اور قمار سی کہہ
فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا
بیچ اون دونوں کی گناہ بڑا ہی اور منفعتین ہیں واسطی لوگوں کی اور گناہ اون کا بڑا ہی نفع اون کی سی
وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
اور سوال کرتے ہیں تجھسی کیا خرچ کریں کہہ جو زیادہ ہو حاجت سی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا
لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ
واسطی تمہاری نشانیان تاکہ تم فکر کرو بیچ دنیا اور آخرت کی اور سوال کرتے ہیں تجھسی
عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ
یتیمون سی کہہ درست کرنا کام اونکا بہتر ہی اور اگر شراکت کرو اونسی
فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ
پس بھائی تمہاری ہیں اور حق تعالے جانتا ہی خرابی کرنیوالی کو صلح کرنیوالی سی اور اگر چاہتا خدا
لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ
البتہ مشقت میں ڈالتا تمکو بیشک خدا غالب ہی دانا ہی اور نہ نکاح کرو تم عورت مشرکہ سی
حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ
جب تک ایمان لاوین اور البتہ لونڈی مومنہ بہتر ہی مشرکہ سی اور اگرچہ خوش لگی تمکو

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ
اور نکاح نہ کر دو مسلمان عورتونکا مشرکونسی تا اونکا ایمان لاوین اور البتہ بندہ مومن بہتر ہی
مُّشْرِكٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ
مشرک سی اور اگرچہ تعجب میں ڈالی تمکو وہ لوگ بلاتی ہیں طرف آتش دوزخ کی اور خدا
يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ
بلاتا ہی طرف جنت کی اور مغفرت کی ساتھ حکم اپنی کی اور بیان کرتا ہی احکام اپنی واسطی لوگوں کی
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ ع
شاید کہ وہ نصیحت لیوین

قوله يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ منقول ہی کہ دو سال
ہجرت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عبد اللہ بن جحش کو کہ پسر عمہ آپ
کی تہی ہمراہ بعضی صحابہ کی بطن نخلہ کو بھیجا تا کاروان قریش کو قتل و اسیر کرین
پس درمیان اونکی اور کاروان قریش کی کہ طایف سی آتی تہی مقاتلہ واقع
اور عمرو حضرمی کہ کفار سی تہا قتل ہوا اور وہ روز غرہ رجب کا تہا اور اون
لوگونپر مشتبہ تہا کہ غرہ رجب ہی یا سلخ جمادی الاخری بعد مشہور ہونی اس خبر کے
کافرون نی طعن کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نی ماہ ہای حرام کو حلال کیا ہی اور
اصحاب اپنی کو جنگ کرنیکی ماہ رجب میں رخصت دی ہی اس سخن کو سنکر
حضرت نی عبد اللہ بن جحش کو طلب کیا اور فرمایا کہ مینی تجہی نہ کہا تہا کہ ماہ حرام
مین جنگ اور قتل اور اسیر نہ کیجیو عبد اللہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی

[illegible] ہوا یہ تہا کہ وہ معذور سلیح جہاد ہی الامر ہی اور بعد مقابلہ کی جو حسرت ہوا
ہوگئی پس حضرت نے مالہای غنیمت و اسیر نکو رد کیا اور تصرف میں
لانے سے [illegible] اس حال میں اکابر قریش نے ایک مکتوب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
میں بہیجا اور از روی تشنیع اور الزام کے سوال کیا کہ جنگ کرنا ماہ حرام میں
اسواسطی حق تعالی نے اونکی رد میں یہ آیہ نازل کیا لغت حبط
معنی حبط کی لغت میں باطل ہونا ثواب عمل کا ہی لیکن امامیہ اور اہل سنت میں
اختلاف ہی کہ آیا باطل ہونا عمل کا بعد اسکی ہوتا ہی کہ تحقیق ثواب اسکی واسطی
ہو چکا ہو یا نہ معتزلہ اور خوارج قایل ہوئے ہیں کہ بطلان ثواب بعد تحقیق کی
اسطرح سے کہ اگر کوئی شخص تمام عمر عبادت کرے اور آخر عمر میں ایک جرعہ شراب کا
پی جاوے تو اسکی تمام عبادت سابق کی باطل ہوتی ہی اور مرجیہ قایل ہوئے ہیں
کہ بعد وجود ایمان کے کسی گناہ پر عذاب نہیں ہوتا ہی جیسا کہ باوجود کفر کے سب اعمال
خیر اسکی باطل ہوتی ہیں اور جبائی قایل ہوا ہی کہ وہ معاصی کہ جو بعد ہوئے
ہیں اعمال سابقہ کو باطل کرتی ہیں بشرطیکہ وہ اعمال گناہوں سے کم ہوں بدون
اسکی کہ گناہوں سے کچھ کم ہو جاویں از جہت عفو وغیرہ کی اور اگر اعمال خیر اسکی
زیادہ ہوں گناہوں سے پس بقدر زیادتی اوسکو ثواب ملتا ہی اور ابو ہاشم
نے کہا ہی کہ بلکہ موازنہ ہوتا ہی یعنی گناہ اور عمل مقابلہ کیے جاتی ہیں پس بقدر مساوات
کی دونو طرف سے باطل ہوتی ہیں اور بقدر زیادتی کی باقی رہتا ہی اور ترک
[illegible] یہ سب اقوال باطل ہیں اسواسطی کہ بنا مذہب کی حق تعالی پر

الہی یا عدم قباحت ظلم کی ہم جیسا عقل پر پوشیدہ نہیں ہی اور علاوہ یہ بہی حق تعالی
خود فرماتا ہی وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ اور وہ باطل ظاہر ہونی فرق کی
قول میں مثال بیان کی جاتی ہی مثلا ایک شخص ایک مزدور کو مقرر کرے کہ اور کچہ
کر دیوار خانہ میرا تیار کر اور وہ جا کر صحرا میں بنادے پس شک نہیں ہی کہ تمام
اجورہ کی نہیں رکہتا ہی پس یہہ حبط ہونا اجورہ کا موافق مذہب امامیہ کی ہی
کہ اصلا وہ پہلی ہی سی قابل اجورہ کی نہ تہا یہہ کہ کاملیت اجورہ کی حاصل کرکی بعد
اوسکی حبط ہوا ہو اور موافق مذہب اہل سنت و جماعت کی مثال یہہ ہی کہ مزدور
کو کہی کوئی شخص کہ تو دیوار خانہ تیار کر اور اوس نے بموجب کہنی اوسکی دیوار خانہ کو
درست کیا من بعد اوسکی اوس مزدور سے کوئی تقصیر سرزد ہوئی اور وہ مالک
اوسکو مزدوری نہ دی بنابر اوس تقصیر کی پس اس صورت میں نہ دینا مزدوری کا
یقینا ظلم ہی اور حبط ہونا دنیا میں فوت ہونا فواید اسلام کا ہی بسبب مرتد ہونی
کی اور آخرت میں فوت ہونا ثواب اعمال کا ہی اور انشاء اللہ تعالی اس قول کی
وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
میں تفصیل تمام ذکر معانی حبطت کی کریگا ساتہ اول مخالفین اور رد و قدح اونکی ذکر کیا
جاویگا فلیح وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ منقول ہی کہ ہر گاہ عبد اللہ بن
جحش اور ہمراہیان اونکی نے ترک تفحص اور ترک احتیاط سے توبہ کیا بعضی صحابہ نے
گمان یہہ ہوا کہ یہہ جماعت اگرچہ گناہ سے خلاص ہوئی لیکن اونکو اجر جہاد کا
نہ ہوگا اسواسطی حق تعالی نے فرمایا کہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ ہجرت

کی اور وہ لوگ کہ جہاد کیا اونہون نی راہ خدا مین امید رکہتی ہین رحمت خدا کی
عن الخمر والمیسر صاحب مدارک نی کہا ہی کہ خمر مین چار آیتین نازل ہوئی ہین
ایک یہہ ہی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکرا
پہلون سی خرما کی اور انگورون سی بناتی ہو تم نشہ کرنی والی چیز اور یہہ آیت مکہ مین
نازل ہوئی ہی اور تہی مسلمان کہ پیتی تہی شراب کو درحالیکہ اونکی واسطی حلال تہی
بعد اسکی عمر نی اور چند صحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فتوا دیجی
ہمکو باب شراب مین پس تحقیق کہ وہ زائل کنندہ عقل اور مال کی ہی اور وقت
یہہ آیت دوسری نازل ہوئی یسئلونک عن الخمر والمیسر الخ بعد اسکی
بعضون نی شراب پی اور بعضون نی ترک کی بعد اسکی عبد الرحمن ابن عوف نی
جماعت کو بلایا پس پیا اونہون نی شراب اور نشی مین آئی اور بامامت کہڑا کیا
جماعت پڑہنی لگی اور پیش نماز نی بعد حمد کی یہہ پڑہا قل یا اہل الکافرون اعبد
ما تعبدون پس اوس وقت یہہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلوة وانتم
سکاری یعنی نہ قریب ہو نماز سی جس وقت کہ تم نشہ مین ہو پس کم ہوا پینا اوسکا
بعد اسکی عتبان ابن مالک نی ایک جماعت کو بلایا ہر کا شراب پی کر نشہ مین آئی
جنگ و جدال کرنی لگی پس کہا حضرت عمر نی اللهم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا
یعنی خداوندا بیان کر واسطی ہماری درباب خمر بیان شافی کہ پس یہہ آیہ نازل ہی
انما الخمر والمیسر فهل انتم منتهون نازل ہوئی پس کہا حضرت عمر نی
باز رہی ہم اوس سی ای رب میری اور جناب مرتضی صلوات اللہ علیہ کی

منقول ہی کہ اگر گری قطرہ شراب کا کوئین مین پس بنایا جاوی اوس جگہ منارہ
اذان دونگا مین اوسپر اور اگر گری دریا مین اور وہ دریا خشک ہو جاوی اور گہاس
جمی زمین مین تو اون کا فاش کا احتیاط اور زہد علی علیہ السلام کا ملاحظہ کیا جاوی
کہ جس کوئین مین کہ شراب گری اور منارہ تیار ہوئی تو وہ حضرت اوسپر اذان
نہ کہین پس اشتداد اہتمام ترک شراب مین معلوم ہوتا ہی اور واضح ہی کہ کاہی کسی
مخالف اور موالف سی مسموع نہین ہوا ہی کہ حالت صحت یا حالت مرض مین
آنحضرت نی استعمال شراب کا کیا ہو بخلاف خلیفہ ثانی کی کہ باعتراف موالف کی معلوم
ہوتا ہی کہ ہر گاہ ابو لولو علیہ الرحمة نی ضرب شکم مبارک خلیفہ ثانی پر لگائی تو
شراب نوش فرمائی اور جراحت شکم سی بہتی چنانچہ تاریخ الخلفا مین جلال الدین
سیوطی نی لکہا ہی ذکر وفات خلیفہ ثانی مین [illegible]
اور خمر عصارہ انگور کو کہتی ہین کہ جوش کہاوی اور کف لاوی یہہ بنابر مذہب حنفی
کی ہی اور مذہب امامیہ و شافعی کا یہہ ہی کہ جو مشروب کہ خلط اور عقل
مین پیدا کری اور قلیل اور کثیر اوسکا نشہ کری پس وہ خمر ہی اور باجماع امامیہ
ثابت ہی کہ تمام شریعتون مین حکم حرمت اوسکی تہا اور اسی طرح سی تمام مسکرات
حرام ہین چنانچہ روایات متواترہ اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہوئی ہین اور
حسن بصری سی منقول ہی کہ اوس نی کہا کہ قل فیهما اثم کبیر دلیل ہی
اوپر حرام ہونی خمر کی سب ملتون مین اور توضیح اوس قول کی یہہ ہی کہ فرمانا
خدا کا کہ ان دونون مین گناہ بزرگ ہی اور گناہ ان دونو کا بڑا ہی نفع انکی دونو سی

دلالت رکہتا ہی کہ بزرگ ہونا گناہ کا شدید بوقت اور مخاطب کی ضمیر سی پس اس
بہت سی معلوم ہوتا ہی کہ کسی وقت مین شراب حلال تہی اور مراد منافع سی وہ
منفعتین ہین کہ جو اسکی تجارت مین حاصل ہوتی ہین یا منافع بدنی ہین مثل تقویت
دینی حرارت غریزی کی اور ہضم کی اور یا خلقی مانند تواضع متکبرونکی اور سخاوت
ممسکونکی اور جرات نامردونکی اور منافع قمار کی کسب کرنا مال کا ہی بآسانی
اور طرب اور لذت کی ساتہہ اور فراخی معیشت کی درویشون پر اسواسطی کہ رسم
جاہلیت مین یہہ تہا کہ مال قمار کو درویشون پر قسمت کرتی تہی اور خود نہ لیتی تہی
اور معنی میسر کی یہہ ہین کہ یسمین قمار یعنی جا ہو وی اور صفت میسر کی اونمین
یہہ تہی کہ دس تیر تہی سات اونمین سی ایسی تہی کہ اونکی نکلنی سی حصہ ملتا تہا
ایک کا نام اونمین سی فذ تہا اوسکی واسطی ایک حصہ مقرر تہا اور ایک کو توام کہتی تہی
اوسکی واسطی دو حصہ مقرر تہی اور ایک اونمین سی رقیب تہا اوسکی واسطی تین
حصی مقرر تہی اور ایک حلس تہا اوسکی واسطی چار حصی تہی اور ایک نافس تہا
اوسکی واسطی پانچ حصی مقرر تہی اور ایک مسبل تہا اوسکی واسطی چہہ حصی مقرر تہی
اور ایک معلی تہا اوسکی واسطی سات حصی مقرر تہی اور تین تیر اونمین سی ایسی
تہی کہ اونکی واسطی کچہہ مقرر نہ تہا اور تینونکا نام یہہ تہا سیخ اور منیح اور وغد اور ان
سب تیرونکو ایک کیسہ مین رکہتی تہی اور ایک شخص عادل کو دیتی تہی کہ وہ
اونکو حرکت دیکر ایک کو بنام ایک شخص کی نکالتا تہا پس اگر وہ تیر آیا کہ
جسکی واسطی حصہ مقرر ہی موافق اوسکی لیتا تہا اور جس شخص کی واسطی وہ تیر

کہیلتا تہا کہ جسکی واسطی پہہ مقرر نہین ہی تو اوسکو پہہ ملتا تہا کہ وہ سب دیتا تہا اور
جو کچہہ اس سی حاصل ہوتی تہی فقرا اون پر قسمت کرتی تہی اور ساتہہ اسکی فخر کرتی تہی
اور جو شخص کہ شریک اوس قمار کی نہوتا تہا مذمت اوسکی کرتی تہی اور حکم مین
جمیع انواع قمار کی داخل ہین مثل شطرنج و تختہ نرد و تخم بازی وکرو کان اور لکہ
کہیلنا اور کوسنا کو بیان ہو زیادہ خرچ سی قل العفو یعنی کہہ تو ای محمد وہ
اوس چیز سی کہ زیادہ ہو مصرف اپنی اور عیال سی حاصل کلام یہ ہی کہ جب تک
کہ تم محتاج ہو تصدق نہ کرو چنانچہ مروی ہی کہ ایک شخص ایک دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ کی پاس آیا اور تہوری طلا بشکل تخم مرغ کی ہاتہہ مین اوسکی تہا اور سوا
اوسکی کچہہ نہ تہا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکو لیجئی کہ یہہ تصدق ہی حضرت نی
منہ پہیر لیا اوسکی طرف سی پہیر لیا بار دیگر اوسنی داہنی طرف جاکی عرض کیا حضرت نی
پہیر لیا بار سوم پہر عرض کیا حضرت غضب مین آئی اور اوس طلا کو ایسا پہینکا
پہینکا کہ اگر عضو اوسکی پر گرتا تو ٹوٹ جاتا اور حضرت نی فرمایا کہ ایک تم مین سی
آتا ہی اور تمام مال اپنی کو صدقہ کرتا ہی اور بعد اوسکی سر راہ بیٹہہ کی دست سوال دراز
کرتا ہی اور فرمایا کہ صدقہ ساتہہ تونگری کی ہی پس چاہی کہ ابتدا ساتہہ عیال اپنی
کرو اور بعد اوسکی جو چیز کہ فاضل ہو تصدق کرو ویسئلونک عن الیتامی
یعنی پوچہتی ہین تجہی سی درمعیشت یتیمونکی کہہ تو کہ اصلاح کرنا ساتہہ اونکی اور حفظ
کرنا مال اونکی کا بہتر ہی اختیار کرنی دوری اونکی سی اور اس آیت کا سبب
یہہ ہی کہ اسکی جماعت نی طعام یتیمونکو طعام اپنی سی جدا کیا تہا اور اوس

لگی رہتی تھی اور ساتھ اوس کی اکل و شرب اور ہم نشینی و آمد و رفت اختلاط رکھتی تھی سو خدا
حق تعالی نے فرمایا وان تخالطوهم فاخوانکم ولا تنکحوا منقول ہے کہ پیغمبر علیہ السلام
نے مرثد غنوی کو مکہ کو بھیجا تا جماعت مسلمانان درماندہ کو مخفی اور پنہان کفار سے
نکال کے مدینہ کو لاوے پھر گاہ مرثد مکہ میں داخل ہوا ایک مشرکہ کہ نام اوسکا عناق
تھا اور نہایت جمیلہ تھی اور ایام کفر میں مرثد سے نہایت محبت رکھتی تھی مرثد کے نزدیک
کی آئی اور کہا شربت وصال سے باہم مزا اوٹھاوین مرثد نے کہا کہ اسلام مانع ہے
اور مواصلت کرنا محال ہے کہ وقوع میں آوے عناق نے کہا مجھسے نکاح کر مرثد
نے کہا یہ موقوف ہے اجازت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ عورت غضبناک
ہوئی اور مشرکوں کو خبر دی بعد مطلع ہونے کے کفار اوسکے گھر میں داخل ہوئے اور
زد و کوب اوسکو کیا اور مرثد بہزار خرابی مدینہ میں بھاگ آیا اور پیغمبر اوسسے
آگاہ ہوئے تھی اوس وقت میں یہ آیت نازل ہوئی ولا تنکحوا المشرکات
حتی یؤمن ولامۃ مؤمنۃ روایت ہے کہ جاریہ عبد اللہ رواحہ نے طمانچہ مارا آگاہی
جناب پیغمبر میں فرمایا کی حضرت نے بطریق تلطف عبد اللہ رواحہ سے احوال کنیز کو
سنکر اوسکا عرض کی اوس نے کہ اگرچہ وہ جاریہ نماز گذار اور مومنہ ہے لیکن فرمان
نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر وہ مومنہ ہے اوس سے پس کہ عبد اللہ نے اوسکو
آزاد کیا اور بعد اوسکے ساتھ عقد کیا باوجود اسکے کہ ہمسایہ میں اوسکے ایک زن جمیلہ
مشرکہ مالدار اوسکو بہم پہنچ سکتی تھی لیکن اوسنے رضامندی خدا کی اوسکو اختیار کیا
ایک جماعت نے طعن کیا کہ زن جمیلہ مالدار کو ترک کیا اور جاریہ سیاہ فام کو

اختیار کیا اوس وقت میں یہ آیت نازل ہوئی ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ
ولا تنکحوا المشرکین یعنی نکاح مت کرو زنہای مومنہ کا ساتھ مشرکون کے جبتک
ایمان لاوین وہ پس اگر کوئی کہے کہ پیغمبر خدا نے دو بیٹیان اپنی کسو اسطی ابوالعاص
اور عتبہ بن ابی لہب کی عقد میں دین باوجود اسکی کہ وہ کافر تھی جواب اسکا
اولا یہ ہے کہ یہ آیہ بعد نکاح کرنے کی نازل ہوئی چنانچہ دلیل تمام اسپر یہ ہے کہ
مفسرین نے لکھا ہے کہ آیات سورہ بقرہ سب مدنی ہیں اور نکاح اونکا مکہ میں واقع
ہوا تھا چنانچہ صاحب مدارک اور کشاف اور بیضاوی نے اول سورہ بقرہ میں
لکھا ہے اور صاحب مجمع البیان نے اسطرح لکھا ہے کہ کل آیات سورہ بقرہ مدنی ہیں
مگر ایک آیت کہ وہ یہ ہے واتقوا یوما ترجعون فیه الی اللہ کہ نازل ہوئی
حجۃ الوداع میں بیچ منی کی پس بنا بر قول صاحب مجمع کا قرینہ عموم کا ہے خصوصا
مجاورۃ لفظ کل کی اور ثانیا جواب یہ ہے کہ ہرگاہ تکالیف انبیا اور اوصیا کی مختلف
ہوتی ہے بعید نہیں کہ ابتدائی ظہور اسلام میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو وحی
ہوا ہو کہ نکاح اپنی بیٹیونکا ساتھ کافرونکی کرین اور اس میں کچھ استبعاد نہیں
نظائر اسکے مستعد ہونی ابراہیم کی ذبح اسمعیل پر اور درست ہونی اس ذبح کا
اور کی وطی حلال آنکہ کسی کی وطی درست نہیں اور بنا بر لحاظ خاطر کرنی حضرت
لوط کی بیٹیون کو وطی کفارون کی ہرچند کہ احتمال یہ ہے کہ اوس وقت میں نکاح
ساتھ کفار کی درست ہو لیکن کہہ سکتی ہیں کہ جسطرح سے آنحضرت کو بسبب
اسطرحسے پیغمبر خدا کو بھی اوائل اسلام میں درست ہوا اور بعد اسکے ممنوع ہو گیا

اور اگر کوئی کہے کہ بعد ظہور اسلام کے کس واسطے پیغمبر خدا نے زینب کو ابوالعاص سے
جدا نہ کیا کہ وہ بعد شہید ہونے کے کفر پر رہا چنانچہ تاریخ خمیس میں لکھا ہے جواب
اسکا یہ ہے کہ اس وقت میں ظہور اسلام بخوبی نہ ہوا تھا اور زینب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو جیسا چاہیے حاصل تھا اور جدا کرنے میں خوف تھا فتنہ و فساد کا

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ

[illegible]

فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ

[illegible]

مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

[illegible]

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ

[illegible]

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا

[illegible]

اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ

[illegible]

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ

[illegible]

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ لِلَّذِينَ

[illegible]

يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

[illegible]

رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقَاتُ

[illegible]

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ

[illegible]

اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ

[illegible]

أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ

[illegible]

الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ

[illegible]

دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

زیادتی اور خدا غالب ہے دانا ہے حکمتوں کا

نوٹ ویسئلونک عن المحیض منقول ہے کہ اہل جاہلیت نے طریقہ یہود اور مجوس کا
اختیار کیا تھا مثل اسکے کہ بطریقہ یہود کی حالت حیض میں خور و نوش سے کنارہ ...

اور گنگنے اور اکل و شرب ساتھ انکے حرام جانتی تھی اور نصاری
حالت حیض میں کھانے اور اکل و شرب و جماع حلال جانتی تھی تا آنکہ زمانہ
اسلام ہو پہنچا اور ابو دحداح ساتھ بعضی صحابہ کی خدمت حضرت رسالت میں
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت حیض میں عورتوں سی کس طرح سی سلوک کرے
او محیض مصدر میمی ہی مثل مجیء کی اور سوقت یہ آیت نازل ہوئی حتی یطہرن
میں دو وجہ آئی ہیں ایک بتخفیف پڑھنا یطہرن کا اور معنی اوسکی ہیں ہرگاہ
منقطع ہو خون حیض کا اور دوسری بتشدید اس صورت میں معنی اوسکی
غسل کی ہیں اور یہہ مروی حسن سی ہی اور یا معنی یتوضأن کی ہیں یعنی
تا آنکہ وضو کریں وہ یہ مجاہد اور طاؤس سی مروی ہی قولہ فأتوهن
زجاج نی کہا ہی معنی اسکی یہہ ہیں کہ مباشرت کرو انسی ان جگہوں سی کہ جن
جگہوں میں مقاربت کرنا انسی منع ہو مثل اونسی وقت جو کہ وہ صائمہ ہوں یا
احرام باندھی ہوں یا اعتکاف میں ہوں اور فراء نی کہا ہی کہ فرج کو بسبب حیض کے
کہ اسوقت میں مناسب تہا فی حیث پس ہرگاہ کہ حق تعالی نی من حیث کہا
معلوم کیا معنی کہ حق تعالی نی ارادہ کیا ہی مقاربت کرنیکو انسی جہات مامورہ سی
اور بعضوں نی من حیث امرکم سی فرج مراد لیا ہی چنانچہ صاحب ارکون
کیا ہی قولہ نساؤکم حرث لکم یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تمہارے لیے
مقاری اور تشبیہ کھیتی کی اوسواسطی ہی کہ گویا نطفہ بجائی تخم کی ہی اور زن میں
روزی بجائی حاصل زراعت کی اور مرد بجائی دہقان کی اور

جنکی کی یہ ہیں جس طرح سی کہ چاہو مقاربت کرو خواہ اوس طرف دخواہ اوس طرف
پشت یا غیر اسکی اشکال مجامعت سی اور بعضی علمائی امامیہ نی درست ہونا
دبر کا ساتھ زن اپنی کی اس آیت سی استدلال کیا ہی بر سبیل کراہت اور
مالک بہی اسکا قائل ہوا ہی بنابر اسی آیت کی اور فخر الدین رازی نی ذیل تفسیر
اس آیہ کی اقوال طرفین کو مع دلائل اور ماعلیہ کلام طویل نقل کیا ہی لیکن ہرگاہ
کہ علماء دونو فریق کی باہمدیگر اس مسئلہ میں اختلاف رکہتی ہیں لہذا ساتھ تفصیل
کلام امام سیوطی کی ارادہ متعلق ہوا خصوصا بنابر اسکی کہ یہ مسئلہ فروع سی
اور مسئلہ اجتہادی میں اکثر اختلاف واقع ہوا ہی اور وہ طعن تشنیع ہو
اعتراض کی کوئی اہل سنت و جماعت سی طعن علمائی امامیہ پر کری کہ تمہارے
مذہب میں وطی فی الدبر عورتوں کی ساتھ درست ہی چنانچہ فی زماننا شاہد ہی کہ
بعض اہل سنت و جماعت طعن کرتی ہیں اس کا لہذا کلام جلال الدین سیوطی
کا در منثور سی کہ تفسیر اونکی ہی نقل کیا جاتا ہی کہ تا اونکو جو سلا طعن کرنیکا ہی
اور وہ یہہ ہی روایت کی ہی اسحق بن راہویہ نی بیچ مسند اپنی کی اور تیرانی
کی اور بخاری نی اور ابن جریر نی نافع سی کہ کہا نافع نی کہ پڑہا میں نی ایک روز
نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم أنی شئتم کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا تو جانتا
ہے کہ بیچ کس چیز کی نازل کی گئی ہی یہہ آیت کہا میں نی کہ نہیں کہا اونسی کہ نازل
کی گئی ہی بیچ مقاربت کرنی عورتوں کی دبر میں اور روایت کی ہی بخاری
اور ابن جریر نی ابن عمر سی کہ فأتوا حرثکم أنی شئتم کی کیا معنی ہیں کہا

کر دیتی کرنا بیچ دبر کی اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ اوس چیز کی کہ روایت کی
ہی اوسکو مالک نی بطریقہ نظر بن عبد اللہ ازدی کی مالک سی اور راوس نی
نافع سی اور راوسنی ابن عمر سی در باب قول حق تعالی کی نساؤکم حرث
لکم فأتوا حرثکم أنی شئتم کہا اوسنی اگر چاہی قبل مین اور اگر چاہی دبر مین
روایت کی ہی حسن ابن سفیان نی بیچ مسند اپنی کی اور طبرانی نی بیچ اوسط کے
اور حاکم نی اور ابو نعیم نی مستخرج مین ساتھ سند حسن کی ابن عمر سی کہا اوسنی
نہین نازل کی گئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر آیہ نساؤکم حرث لکم مگر وطی
رخصت بیچ مقاربت دبر کی اور روایت کی ہی ابن جریر اور طبرانی نی بیچ اوسط کے
کی اور مردویہ اور ابن نجار نے ساتھ حسن کی بدرستیکہ ایک مرد نی مقاربت
کی عورت اپنی سی بیچ دبر اوسکی کی زمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس
انکار کیا اوسکو لوگون نی اور یعنی برا جانا اوسکو اور کہا اونہین لوگون نی کہ اس
حرکت سی باز رہ تو پس اوسوقت مین حق تعالی نی نازل کیا نساؤکم
حرث لکم بہا اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ اوس چیز کی کہ روایت
کیا ہی اوسکو مالک نی بطریقہ احمد بن حکم عبیدی سی مالک سی اور راوس نی
نافع سی اور راوسنی ابن عمر سی کہ کہا اوسنی کہ آئی ایک عورت انصار سی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ شکوہ کرتی تہی شوہر اپنی کا پس نازل کیا خدا نے
نساؤکم حرث لکم اور روایت کیا ہی نسائی اور ابن جریر نی بطریقہ زید بن اسلم سی
اور اوسنی ابن عمر سی بدرستیکہ ایک مرد نی مقاربت کی عورت اپنی سی بیچ

دبر اوسکی کی پس پایا بیچ نفس اپنی کی حزن اور غم پس نازل کیا نساؤکم حرث
لکم فأتوا حرثکم أنی شئتم اور روایت کی ہی دار قطنی نی بیچ غرائب مالک
کی طریقہ ابی بشر دولابی سی کہ روایت کی ابو الحارث احمد بن سعید نی اور روایت
کی ہی ابو ثابت محمد بن عبد اللہ مدنی کہ حدیث کی ہمکو عبد العزیز بن محمد الدراوردی
نی عبد اللہ بن عمر بن حفص سی اور ابن ابی ذئب اور مالک بن انس سی اور ان
سب نی روایت کی ہی نافع سی کہ کہا اوسنی کہا مجھسی میری ابن عمر نی تہامنی کہ
ساتھ مصحف کی اسی نافع پس پڑہا تا اینکہ پہنچا اسی آیہ کو ہو بیچ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم
انی شئتم کہا مجھسی کہ جانتا ہی تو اسی نافع بیچ کس چیز کی نازل ہوئی
یہ آیت کہا مینی کہ نہین کہا کہ نازل ہوئی بیچ حق ایک مرد انصار کی کہ مقاربت
کی تہی عورت اپنی سی بیچ دبر کی پس بہت برا جانا لوگون نی اوسکو پس نازل کیا
اللہ نی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم الآیہ کہا مینی عبد اللہ بن عمر سی کہ
مقاربت کری قبل مین جانب دبر سی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ نہین بلکہ دبر مین
اور کہا ہی حافظ زنانی بیچ فوائد اپنی کے تخریج دار قطنی مین کہ حدیث کی ہمکو احمد
بن عبدوس نی اور علی بن جعد نی اور ابن ابی ذئب نی نافع سی اور راوس نے
ابن عمر سی کہا کہ مقاربت کی ایک مرد نی عورت اپنی سی بیچ دبر کی پس نازل
کیا خدا نی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم کہا ابن ابی ذئب کہا مینی واسطے ابن ابی
ذئب کی کیا کہتا ہی تو بیچ اسکی کہا کہ کہون کیا مین بیچ اس کی بعد حدیث کی
اور روایت کی ہی طبرانی نی اور ابن مردویہ اور احمد بن اسامہ نی بیچ [illegible]

انہی کی نافع سی کہا کہ پڑہا ابن عمر نی اس سورہ کو پس پہونچا ساتھ اس آیۃ کی
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الآیۃ پس کہا کہ آیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کی نازل ہوئی
ہی یہہ آیۃ پس کہا اوسنی کہ نہیں کہا کہ حق اون لوگون مین ہی کہ مقاربت کرتی
تہی عورتون سی بیچ دبر کی اور روایت کی ہی دارقطنی اور دعلج وغیرہما نی بیچ
غرائب مالک کی طریقہ ابی مصعب و اسحق بن محمد القروی سی کہ اون دونون نی
روایت کی ہی نافع سی اور اوسنی ابن عمر سی بدرستیکہ اوسنی کہا کہ ای نافع
تہام مصحف کو پس پڑہا یہانتک کہ پہونچا اس آیۃ کو نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ
پس کہا کہ ای نافع آیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کی نازل ہوئی ہی یہہ آیۃ
کہ نہیں کہا نازل کی گئی ہی حق ایک مرد مین انصار سی کہ مقاربت کی تہی اپنی عورت
دبر مین پس پایا بیچ نفس اپنی کی اس امر سی خوف کو پس پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی پس نازل کیا خدا نی اس آیۃ کو کہا دارقطنی نی کہ یہہ ثابت ہی مالک سی
اور کہا ہی ابن عبد البر نی کہ یہہ روایت ابن عمر سی صحیح اور معروف اور مشہور
ہی اور روایت کی ہی ابن راہویہ اور ابو یعلی اور ابن جریر اور طحاوی نی بیچ مشکل
الآثار کی اور ابن مردویہ نی بسند حسن ابی سعید خدری سی بدرستیکہ ایک مرد
مقاربت کی عورت اپنی سی دبر مین پس ملامت کیے لوگون نی اوسے اس امر
پس نازل کیا خدا نی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ اور روایت کی
ہی نسائی نی طریقہ یزید بن رومان سی اور اوسنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سی تحقیق
کہ عبد اللہ عمر نہیں جانتا تہا مضائقہ بیچ اس بات مین کہ مقاربت کری مرد عورت

اپنی سی دبر مین اور روایت کی ہی بیہقی نی بیچ سنن اپنی کی محمد بن علی سی کہا
تہا مین نزدیک محمد بن کعب قرظی کی پس آیا نزدیک اوسکی ایک مرد پس کہا اوسنی
کیا کہتی ہو تم بیچ مقاربت کرنی عورت کی دبر مین پس کہا قرظی نی یہہ شیخ
قریش سی ہی اسی سوال کر اس سی یعنی عبد اللہ بن علی بن سائب کی طرف اشارہ
کیا پس کہا اوسنی قذر یعنی نجس اور مکروہ ہی اگرچہ حلال ہی اور روایت کی ہی
ابن جریر نی اور اوسی کہا کہ کہا گیا واسطی یزید بن اسلم کی تحقیق کہ محمد بن منکدر
نی منع کیا ہی مقاربت سی بیچ دبر زن کی پس کہا زید نی گواہی دیتا ہون مین
اوپر محمد کی مرآئینہ خبر دی ہی مجکو اوس نی کہ محمد کرتا تہا اوسکو اور روایت کی
ابن جریر نی ابی ملیکہ یا ابن ملیکہ سی بدرستیکہ سوال کیا گیا مقاربت دبر عورت سی پس کہا
تحقیق مشغول تہا مین ایک جاریہ سی اس عمل مین پس دشوار ہوا مجہہ پر پس استعمال کیا
مین نی روغن کو اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ راویان مالک ابی سلیمان سی
کہا کہ سوال کیا مین نی مالک بن انس سی وطی حلال سی دبر مین پس کہا ابہی
کہ ابہی دہویا ہی مین نی سر کو اوس سی اور روایت کی ہی ابن جریر نی بیچ کتاب
نکاح کی طریقہ ابن وہب سی اور اوسنی مالک سی کہ وطی دبر مباح ہی اور روایت
کی ہی طحاوی نی طریقہ اصبغ بن الفرج سی اور اوسنی عبد الرحمن بن قاسم سی
کہا اوسنی کہ نہیں جانتا ہون کسی مقتدی کو اپنی سی دین میری مین یہہ کہ شک
رکہتا ہو اس مین کہ وطی فی الدبر حلال ہی اور پڑہا اس آیۃ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ بعد اوسکی کہا کیا چیز ظاہر تر اس سی ہی اور روایت کی ہی طحاوی اور حاکم

بیچ مناقب شافعی کی اور خطیب نی محمد ابن عبداللہ بن عبد الحکم سی روایت کیا کہ شافعی
سی پوچہا وطی فی الدبر سی پس کہا اونہی کہ نہین آئی کوئی حدیث نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی بیچ حلت اور حرمت اوسکی کی اور قیاس یہہ چاہتا ہی کہ وطی فی
الدبر حلال ہی انتہی کلامہ توضیح مستور ہی اسی طرح انصاف کیا چاہیئے کہ یہہ سب
روایتین کتاب اہلسنت وجماعت مین مذکور ہین باوجود اسکی تعصب پوشیدہ کے
کا کرتی ہین چنانچہ فخر الدین رازی نی لکہا ہی کہ سایر ناس نی نافع کی اس روایت
عبداللہ بن عمر مین تکذیب کی ہی اور فقط اسی روایت کو کہ منسوب عبداللہ
بن عمر کی طرف ہی ذکر کیا ہی حال آنکہ اور روایتین ہی سوائی عبداللہ بن عمر
کی آئی ہین چنانچہ عبارت مذکورہ سی ظاہر ہوتا ہی اور عجب یہہ ہی کہ عبارت
درمنثور سی معلوم ہوتا ہی کہ شیخ بخاری نی ذکر کیا ہی کہ وطی فی الدبر عبداللہ بن عمر
کی نزدیک جایز تہا اور ہر گاہ صحیح بخاری کو ملاحظہ کیا اوسمین لکہا ہی کہ نازل ہوئی
یہ آیہ فی کذا وکذا اور بعد اسکی پہر ذکر کیا ہی کہ کہا عبداللہ ابن عمر نی قولہ تعالی نساؤکم حرث لکم فاتوا
حرثکم انی شئتم یعنی بعد کہ قال یأتیہا فی اور متعلق فی کا بیان نہین کیا ہی اور کوئی اور
جہت سوائی پوشیدہ کرنی جایز رکہنی عبداللہ بن عمر کی اس امر مکروہ کو اور نہین معلوم
ہوتا ہی حال آنکہ بعضی اوقات مین کنایہ مین ہوتا ہی تصریح سی اور مسند الشریح
کی سی ظاہر ہوتا ہی کہ کوئی امر تو ایسا شنیع یا مکروہ نہ تہا کہ ذکر اوسکا صراحۃً کرنی مکروہ
مانع ہی اور یہہ دو حال سی خالی نہین ہی یا صاحب درمنثور مرتکب کذب کا ہوا ہی کہ
شیخ بخاری کی طرف نسبت اس امر کی کی ہی اور یا راوی اخفا کسی اہلسنت وجماعت نے

اللہ بصیر ہی تو کہ کوئی کام نیک اپنی اعمال بخیر و ثواب پاتا ہی اور روایت نسائی
کی کہ یہہ صحیح ہی کہ عبداللہ بن عمر وطی دبر کو حلال جانتا تہا پس ہر گاہ حال
علمای اہل سنت کا ایسا ہو اونکی باتون پر کیا اعتماد ہو سکتا ہی ... حال یہی ہی جو
ذکر کیا قولہ تعالی وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ یعنی مقدم کرو وطی فرجون اپنی کی اور فرزند کو
کہ واجب ہی مقدم رکہنا اوسکا اعمال صالح سی اور حاضر رہنا محرمات سی یا طلب
فرزند کو اسو وطی کی کہ فرزند صالح سرمایہ عظیم ہی بازن صالح مکان مین لاو اور نہ
فرزند شایستہ پیدا ہو حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ ہر گاہ کہ آدمی
وفات پائی تمام عمل اوسکی منقطع ہوتی ہین مگر تین چیز کا ثواب بعد مرگ کی بہی باقی
رہتا ہی ایک فرزند صالح کہ اوسکی واسطی دعا کری اور دوسری صدقہ جاریہ
کہ بعد اوسکی باقی رہی مانند پل اور مساجد اور درخت میوہ دار وغیرہ کی اور تیسری
علم ہی کہ لوگ اوس سی بہرہ ور ہون اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ پیش کرو
واسطی اپنی اوس فرزند کو کہ فوت ہو گیا ہو تا کہ شفیع تمہارا ہو اور مہیا کرنی منزل
تمہاری مین کوشش کری قبل از جانی تمہاری کی اوس سرا مین اور حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو شخص کہ تین فرزند نابالغ اوسکی مر گئی ہون
دوزخ مین وہ شخص نہ جاویگا مگر اوس قدر کہ حق تعالی کی قسم صادق آوی یعنی آیہ
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ الایہ سی معلوم ہوتا ہی قولہ تعالی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ منقول
ہی کہ عبداللہ رواحہ نی بشیر بن نعمان سی کہ وہ شوہر خواہر اوسکی کا تہا رنجیدہ
ہو کر اسم عظم الہی کی قسم کہائی کہ ساتہہ اوسکی گفتگو کرونگا اور مصلح زن و شوہر مین

ہوگا اور نیکی نکرونگا اور راہ مین اور دشمن اوسکی مین اصلاح نکرونگا پس کا
کر لوگون نی کہا کہ حق مین اوسکی احسان کر اور نیکی کر کہا اوسنی کہ مین قسم
کہا لی ہی کیونکہ نیکی کرون مین ساتہہ اوسکی اوس وقت مین حق تعالی نی یہہ آیہ
نازل کی کہ نکرو تم خدا کو بہانا اوپر فعل بر حق و باطل مین اور تقدیر ان تبروا
لان تبروا ہی قولہ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم مراد ساتہہ سوگند لغو کی یہہ ہی کہ بی
اختیار زبان پر جاری ہو جلدی مین اور اوسکو قصد قسم کہانی کا نرہا ہو پس
ایسی سوگند مین گناہ اوپر نہین ہی لیکن مواخذہ اوس قسم پر کریگا جو کسب کیا ہو
تمہاری دلون نی یعنی عمدا اور قصد قسم کہانی ہو پس ایسی قسم مین کفارہ لازم ہی
اور اگر خلاف اسکی کری تو اسکا مواخذہ ہوگا اور بیان کفارات سورہ مائدہ
مین مذکور ہوگا اور خدا غفور حلیم ہی یعنی سوگند عمد مین بہی بحلم پیش آتا ہی جلد
اوسکی عقاب نہین کرتا قولہ للذین یؤلون ایلا معنی حلف کی ہی اور یہہ قسم
کی مروی ہی کہ جاہلیت مین ہر گاہ کوئی مرد عورت اپنی سی نفرت کرتا تہا اور
بنابر غیرت کی طلاق دینی سی باز رہتا تہا کہ شاید کسی اور کی پاس جاتی بلکہ قسم
کہاتا تہا کہ چندی مقاربت نکرونگا اس صورت مین وہ عورت حیران اور مضطر
ہوتی تہی کہ نہ زمرہ بیوہ مین داخل ہی اور نہ شوہر دار مین حق تعالی نی اوسکو
ناپسند کیا اور یہہ آیہ نازل کیا کہ واسطی اون لوگون کی کہ قسم کہاتی ہین ترک جماع
عورتون اپنی سی انتظار کرنا چار مہینی کا ہی قولہ تربص اربعۃ اشہر یعنی چار
مہینی منتظر رہا چاہئی اگر اس اثنا مین شوہر اوسکا رجوع کری اور مقاربت عمل مین

لاوی سو گنہگار نرہی پس غفور ہی کہ مواخذہ بمخالفت کا نہین کرتا اور ہر گاہ
کہ طلاق نہ دیگا بہتر جانین اور وہ مقاربت نکری حاکم شرع کو لازم ہی کہ بعد
صبر کی حکم کری کہ یا رجوع کری یا طلاق دی اور اگر باز رہی ان دونون سی پس حاکم
جانبی تا اتنک دو امرون مین سی ایک کو قبول کری قولہ والمطلقات
یتربصن مراد مطلقات سی وہ عورتین ہین کہ بالغہ اور مدخولہ ہون اور انکو
حیض آتا ہو اسواسطی کہ ساتہہ آیات اور اخبار متواترہ کی ثابت ہوا ہی
کہ اگر اس صفت پر وہ عورتین نہون انکی واسطی یہہ حکم نہین ہی کہ جو ابہی
مذکور ہوا ہی اور وہ زنان مطلقہ بعد طلاق کی انتظار کرین کہ تین قروء گذرین
یعنی تین دفعہ پاک ہونا حیض سی اور اوسکو عدہ طلاق کہتی ہین قولہ ثلثہ قروء
ولا یحل لہن مروی ہی کہ سمیس بن عبد اللہ غفاری نی زن اپنی کو
طلاق دیا اور وہ حاملہ تہی اور حمل سی آگاہ نتہا اور زن نی بجہت کہ رجوع
نکری اوسکی اظہار کیا اور ہرگاہ کہ وضع حمل اتفاق ہوا رجوع کیا زن اپنی کو گہر لیلیا
حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ قولہ ولہن مثل
الذی یعنی واسطی عورتون کی حقوق ہین اوپر مردون کی مانند اوس حقوق کی
کہ مردون کو ہی اوپر عورتون کی خوبی عیشت اور نیکی معاشرت مین اس وجہ سی کہ
فرمانبردار شوہر ہو اور ناموس اوسکی نگاہ رکہی اور صلاحیت اور عفت سی
قدم باہر نرکہی اور تابع رہی اس طرح سی کہ جس حکم مین چاہی وطی کرسکی مگر وہ کہ
منع شرع ہو مثل ایام حیض وغیرہ کی اور مرد بہی ملاحظہ حال ان کا کری نفقہ دی

اور جس نے خلق میں اور تعلیم کرنی اوس چیز میں کہ جو متعلق ہو دین سے قوله درجة
بعضوں نے معنی درجہ کی فضیلت کی کہی ہیں یعنی ایک اوس فضیلت سے یہہ ہی کہ بیبیاں
جو ہو وہ اپنی شوہر کی اطاعت کریں اور بعضوں نے تخلیہ کی معنی کہی ہیں یعنی ہرگاہ
کہ شوہر اپنی مکان کو خلوت کر دی تا اوسکو مانع مقاربت ہو اور بعضوں نی یہہ کہا ہے
کہ عورت بہی مثل مرد کی لذت اوٹہاتی ہی مقاربت سے اور واسطی مرد کی ایک زیادہ
فضیلت کی سبب نفقہ دینی کی اور محافظت کرنیکی اور وہ چند ہونی میراث مرد
اور زیادتی عقل کی خبر میں ہی کہ زن ابن حنبل نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے استفتا
کیا کہ یا رسول اللہ حق عورت کا مرد پر کیا ہی فرمایا کہ سخنان سخت و درشت اونکی
نکہی اور اونکو ہیچ نہ دی اور ملائمت اور مہربانی ساتہ اونکی زندگانی کری و
جو کچہ کہ آپ کہاوی اونہیں اونکو بہی کہلاوی جو آپ پہناوی اونکو پہناوی اور اونسی دور نہ ہو
مگر سی میمونہ کہ زنان حضرت رسالت سے تہیں روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتے
تہی کہ بہترین مردوں کی امت میری سی وہ ہیں کہ با حسن وجوہ عورتوں سی معاشرت
کرتی ہیں اور بہترین زنان امت میری سی وہ ہیں کہ با حسن وجوہ اپنی اپنی شوہروں سے
سلوک کرتی ہیں اور جو عورت کہ ساتہ شوہر کی اس طرح سی زندگانی کری
حق تعالی ہر شبانہ روز میں اجر ہزار شہید کا اوسکو عنایت کرتا ہی اور اوسکو
[illegible]

[illegible]

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ
طلاق دو بار ہی پس نگاہ رکہنا ہی عورتوں کو ساتہ نیکی کی یا چہوڑ دینا ہی ساتہ نیکی کی [illegible]
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ
[illegible]
يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ
[illegible]
اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ
[illegible]
اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ
[illegible]
هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ
[illegible]
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ
[illegible]
يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ
رجوع کریں [illegible]
يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
کہ بیان کرتا ہی اونکو واسطی اوس قوم کی کہ جانتی ہیں اور جب طلاق دو تم عورتوں کو [illegible]

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
پس نگاہ رکھو اونکو ساتھ نیکی کی یا رہا کرو اونکو ساتھ نیکی کی
وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ
اور نہ باز رکھو تم اونکو واسطی ضرر پہنچانیکی تاکہ ظلم کرو تم اونکو اور جو شخص کریگا ایسا پس تحقیق
ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
ظلم کیا اپنی جان پر اور نہ پکڑو تم آیات خدا کو ہنسی اور یاد کرو نعمت خدا کو
عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ
اوپر تمہارے اور جو کچھ نازل کیا اوپر تمہارے قرآن سے اور حکمت سے وعظ کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
اور خوف کرو خدا کا اور جانو تم بدرستیکہ خدا ساتھ سب چیز کی دانا ہی

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ منقول ہی کہ جاہلیت مین عوض طلاق کے پہر رجوع کرنا تہا
اور اکثر ہوتا تہا کہ زن کو طلاق دیتی تہی اور ہرگاہ انقضای عدہ قریب ہوتی
تہی رجوع کرتی تہی اور بار دیگر طلاق دیتی تہی ایک عورت نزدیک عائشہ
کی آئی اور شوہر کی کہ پیوستہ اوسکو طلاق دیتا تہا نالش کی اور یہہ حکایت
شریف حضرت کی پہونچی اوس وقت مین یہہ آیت آئی کہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ یعنی طلاق
رجعی دو ہی فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ یعنی نگاہ رکہنا اوسکا
ہی بعد دو طلاق کی یعنی کہ رجوع کری مرد ساتہہ نیکی معاشرت کی و قطع ولا عیالکو
مرادی ہی کہ ثابت بن قیس دوجانی کو بہت دوست رکہتا تہا اور نام اوسکا جمیلہ

تہا یعنی ابی کی اور بیٹی عبد اللہ بن ابی سلول کی اور زوجہ اوسکی اوس سی
دشمنی رکہتی تہی اور کسی وجہ سی اوس سی سازش نکرتی تہی ایک روز حرکت
بدرائی کی شکایت کی پہر انی کچہہ التفات نکیا دوسری دن پہر شکایت
کی پہر انی کہا کہ جا خانہ شوہر مین اور دلجوئی اوسکی کر اور راضی کر اوسکو پہر کہا
کچہہ نہین سنتا خدمت حضرت رسالت مین آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ مین کراہت
رکہتی ہون مین شوہر سی بخدا کہ سر میرا اور ثابت کا کبہی جمع نہو امر فرمائی کہ مجکو
طلاق دی حضرت نی ثابت کو طلب کیا اور فرمایا کہ یہہ زن تیری کیون شکایت
کرتی ہی کہا اوسنی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مجکو حق خلق پر بہیجا ہی کہ روی
زمین پر کسیکو اس سی زیادہ دوست نہین رکہتا زن نی کہا کہ یا رسول اللہ سچ
کہتا ہی اور مین اوسکو سرزنش نہین کرتی ہون دین کی جہت سی یا بابت خلق
اور حسن معاشرت سی لیکن جہت اوسکی یہہ ہی کہ بہت سیاہ ہی اور کوتاہ قد
اور قبیح منظر ہی ایسی سی کراہت رکہتی ہون مین اگر طلاق مجہی دیگا تو خوف ہی
کہ مجہی سی امر صادر ہو کہ موجب ہلاکت میری کا ہو حضرت نی ثابت کو کہا کہ کیا
کہتا ہی تو کہا کہ یا رسول اللہ ایک نخلستان بعوض مہر کی دیا ہی یہی فرمائی
کہ مجہی پہیر دی تا طلاق اوسکو دون زن نی کہا کہ یا رسول اللہ مین نخلستان
کو کیا بلکہ ساتہہ اوسکی کچہہ زیادہ دوں کہ حوالہ کرون حضرت نی فرمایا کہ یہی نخلستان
کافی ہی اور کچہہ نہ دی زن نی نخلستان کو رد کیا اور مرد نی طلاق دی اور اسکو
خلع کہتی ہین اور اول اسلام مین کہ خلع واقع ہوا یہہ تہا اوس وقت مین حضرت

نازل ہوئی کہ جو کچھ کہ دیا ہو انکو ویا ہو لی لیو اوس سی بعوض طلاق کی مگر یہہ کہ جانو
کہ رعایت حقوق کی نکر سکوگی قولہ تعالی حدود اللہ یعنی پس اگر ڈرو تم ایسی
احکام شرع بازواج بعضی امارات سی کہ نہ اقامت کرینگی مرد و زن حکمہای
خدا کو درباب زوجیت کی پس نہین گناہ ہی اوپر دونو کی بیچ اوس چیز کی کہ
دی ہو عورت نی مرد کو واسطی نکل جانیکی عقد نکاح سی بطریقہ خلع کی اور بیچ
طلاق دینی مرد کی اوس عورت کو اس صورت مین یہہ احکام مذکورہ طلاق اور
رجوع اور خلع سی حدود خدا کی ہین پس نتجاوز کرو انسی اور جو شخص کہ تجاوز کری
حدود خدا سی پس وہ گروہ ظالمون سی ہی پس اگر طلاق دی مرد عورت کو
بعد دو طلاق کی یعنی تیسری طلاق کی پس نہین حلال ہوتی ہی وہ عورت واسطی اوسکی بعد
طلاق سوم کی تاوقتیکہ نکاح کری اور سی سوائی شوہر اول کی اور مباشرت
کری منقول ہی کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ تین طلاق اوسکو رفاعہ نی دی تھی بعد
اسکی عقد شوہر دیگر مین آئی تھی شوہر اول نی چاہا آشتی کرنی کو قبل از مباشرت شوہر
ثانی کی حضرت نی منع کیا اور فرمایا کہ چاہتی ہی تو کہ پھر شوہر اول سی رجوع
کری حالانکہ لذت جماع شوہر دوسرے کی حاصل نہین ہوئی اور شوہر دوسرے
نی بھی لذت جماع کی تجھسی نہین پائی یعنی بدون مباشرت شوہر دوسرے کی رجوع
کرنا درست نہین ہی اور حکمت اس منع مین یہہ ہی تا لوگ بار بار طلاق دینی مین
مضر نہون قولہ تعالی او سرحوهن یعنی رہا کرو اور ترک کرو اون عورتونکو
تاآنکہ عدۃ سی باہر آوین اور رکھنا نفس اپنی کی ہون ابطریق تنگ رکھ کرنی تا

کو ہر گاہ وقت وجوب انقضای عدۃ ہو تو رجوع کرو اوس نی بقصد ضرر پہونچانیکی بعد [illegible]
فرمایا ہی ولا تمسکوهن ضرارا اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ حق تعالی
لعنت کرتا ہی کہ جو مسلمان کہ مضرت یا مکروہ پہونچاوی اور مراد معروف سی اس
مقام مین حق یا عقل یا شرع ہی اور معروف اسکو کہتی ہین کہ معرفت اوسکی
صحت کی حاصل ہو بخلاف منکر کی کہ اوسمین معرفت عدم صحت کی ہوتی ہی
پس جس چیز کی معرفت صحت معلوم ہو وہ معروف ہی اور جسکی عدم صحت معلوم ہو
وہ منکر ہی قولہ تعالی واذکروا نعمت اللہ یعنی یاد کرو نعمت خدا کو کہ تمکو عطا کی ہی
ازانجملہ ایک دولت شرف اسلام ہی اور بعثت سید الانام کی اور آسانی تکلیف
احکام مین خصوصا درباب نکاح اسواسطی کہ شرایع امم سابقہ مین [illegible]
عورتسی نکاح درست تہا مگر پیغمبرونکو اور شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین چار
عورت نکاح درست ہی و امم سابقہ مین رجعت بعد طلاق [illegible]
نکاح اوس عورت سی درست نہ تہا حالانکہ شرع محمدی مین رجعت بعد طلاق [illegible]

واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن

اور جب کہ طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچین عورتین حد عدت اپنی کو پس نہ منع کرو تم [illegible]

ان ینکحن ازواجهن اذا تراضوا بینهم بالمعروف ذلک

اونکو نکاح کرین شوہران سابق [illegible]

یوعظ به من کان منکم یؤمن بالله والیوم الآخر ذلکم

[illegible] قیامت کی [illegible]

أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

بہت پاکیزہ تر ہی واسطی تمہاری اور بہت ظاہر تر ہی اور خدا جانتا ہی اور تم نہیں جانتی ہو

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ

اور مائیں دودھ پلاویں اولاد اپنی کو دو برس کامل واسطی اوس شخص کی

أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ

کہ چاہی تمام کرنی مدت دودھ پلانیکی اور اوپر پدران کی ہی رزق دودھ پلانی والیوں کا اور کپڑا

بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ

ساتھ دستور کی نہیں تکلیف دی جاتی ہی کسی نفس کو مگر قدر طاقت اپنی کی نہ ضرر پہنچایا جاوی والدہ

بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ

ساتھ فرزند اپنی کی اور نہ والد ساتھ فرزند اپنی کی اور اوپر وارث کی ہی مانند اسکی

فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ

پس اگر چاہیں دونو دودھ چھڑانا رضامندی طرفین کی اور مشورتی پس نہیں ہی گناہ

عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اوپر دونو کی اور اگر چاہو تم دودھ پلوانا اولاد اپنی کو پس نہیں گناہ اوپر تمہاری

إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

جب حوالہ کرو تم جو کچھ دیا تم نی ساتھ نیکی کی اور ڈرو خدا سی اور جانو تم بدرستیکہ خدا

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

ساتھ اوسکی کہ عمل کرتی ہو تم دیکھنی والا ہی اور وہ لوگ کہ مر جاویں تم میں سی اور چھوڑ جاویں بیبیاں

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ

انتظار کریں ساتھ ذات اپنی کی چار مہینی اور دس دن پس جب پہنچیں مدت اپنی کو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ

پس نہیں گناہ اوپر تمہاری بیچ اوس چیز کی کہ کریں بیچ نفسوں اپنی کی ساتھ نیکی کی

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم

اور خدا ساتھ اوسکی کہ عمل کرتی ہو تم خبردار ہی اور نہیں گناہ اوپر تمہاری بیچ اوسکی کہ اشارہ کرو تم

بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

ساتھ اوسکی پیغام نکاح عورتوں کی سی یا پوشیدہ کرو تم بیچ نفسوں اپنی کی جانتا ہی خدا کہ تم

سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا

قریب ہی کہ یاد کرو تم انکو اور لیکن نہ وعدہ کرو تم انسی چھپ کر مگر یہ کہ کہو تم

قَوْلًا مَّعْرُوفًا ○ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ

بات نیک اور نہ قصد کرو تم باندھنا نکاح کا تا اینکہ پہنچی عدت

أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَ

مدت اپنی کو اور جانو تم بدرستیکہ خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ بیچ دلوں تمہاری کی ہی پس ڈرو خدا کو اور

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○

جانو تم بدرستیکہ خدا بخشنی والا ہی بردبار ہی

فائدہ ولا اطلقتم النساء منقول ہی کہ جمیلہ دختر یسار کو کہ ہمشیرہ معقل کی تہی

ابو دحداح شوہر اوسکی نی طلاق دیا اور ترک کیا تا اینکہ عدت اوسکی منقضی ہو گئی

اوسکی ارادہ نکاح کیا برادر اوسکا معقل غضب مین ہوا کہ خواہر اپنی کو اوس سی
تزویج کیا اور اوس سی بیحرمتی کی کہ اوسکو طلاق دیدی اور اب ارادہ نکاح کرتا ہی
قسم کہا لہر گز اوسکو تزویج نکرونگا اوسوقت حق تعالی نی یہہ آیت نازل کی کہ ہر گاہ
کہ طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچین نہایت مدت اپنی کو یعنی عدت اونکی تمام
ہو پس منع کرو تم اونکو کہ نکاح کرین شوہران سے اپنی وقتیکہ راضی ہوئی ہر اک
اور زنان درمیان اپنی ساتہہ وجہہ مشروع کی مانند نکاح حلال اور مہر جائز اور حسن
معاشرت کی وہ چیز کہ مذکور ہوئی پند دیا جاتا ہی اوس سی وہ شخص کہ ہو تم مین
سی کہ ایمان لایا ہو بخدا اور بروز قیامت یہہ نصیحت لینا تمہارا پاکیزہ ہی واسطی تمہارے
اور دونی معاشرت اور زندگانی کی اور طہارت ہی نجاست گناہ سی کہ دو
گناہ کا ہی اور خدا جانتا ہی صلاح مردون اور زنان کی کہ رغبت اونکو نکاح کی طرف
حال اگر تم نہین جانتی ہو مروی ہی کہ معقل نہایت مرد صالح اور خدا ترس تہا ہر گاہ
پیغمبر خدا نی یہہ آیت تلاوت کی گریہ آغاز کیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ایمان لایا
توبہ کی مین بعد کفارہ قسم کی خواہر اپنی ابو دحداح سی تزویج کی اور معنی عضل لغت
حبس کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی منع کی ہین اور بعضون نی معنی
تنگی کی ہین قولہ والوالدات یرضعن ہر گاہ حق تعالی نی اول طلاق
کا ذکر کیا ہی بعد اسکی احکام اطفال کی اور ترغیب کرنی اور شیر دہی کی بیان کر
کہ وہ عورتین کہ مفارقت واقع ہو بسبب طلاق کی درمیان زن و شوہر کی اور طفل
شیر خوار رکہتی ہون وہ ماں دودہ پلاوین فرزندان اپنی کو دو برس کامل واسطی اوسکی

کہ ارادہ کوی کامل کرنی شیر دہی کو اور اوپر پدران کی ہی رزق اونکا اور لباس اونکا
ساتہہ طریقہ اعتدال کی اور وضع سی یہہ مستحب معلوم ہوتا ہی دلیل نزول
حق تعالی کی فان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما اتیتم بالمعروف
واتقوا اللہ یعنی اگر ارادہ کرو تم شیر دلاکر زنان شیر دہندہ سی فرزندان اپنی کو
پس نہین گناہ ہی اوپر تمہارے جبکہ تسلیم کرو تم وہ دودہ پلانی والیونکو وہ چیز
کہ مقرر کی ہی تمنی بطریقہ نیک موافق شرع کی اور ڈرو تم خدا سی در باب
والیونی اجرت شیر کی دودہ پلانی والیونی اور تقصیر کرنی حق فرزندون مین اوس
مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ اجرہ دینا مرضعہ کا عوض دو سال مین واجب ہی کہ جسکو
دو سال پلانا منظور ہو اور اختلاف ہی کہ یہہ حد شیر دہی کی سب اطفال کی واسطی ہی یا
بعضونکی ابن عباس نی کہا ہی کہ یہہ اوس طفل کی حق مین ہی کہ چہہ مہینی کا ہو
اور اگر سات مہینی کا ہو تو اوسوقت مین تئیس مہینی دودہ پلانا ہی اور اگر نو مہینی
ہو تو اکیس مہینی دودہ پلانا ہی اور یہہ امر معلوم ہوتا ہی قول حق تعالی سی
حملہ وفصالہ ثلاثون شہرا اور دلالت کرتی ہی اوسپر روایت کہ روا
ہی صحابہ نی علی سی اس باب مین کہ جو اکیس مہینی سی کم دودہ پلاوی پس
ظلم اوپر طفل کی آدم قرار دی اور صاحب ہمارا کہا ہی کہ یہہ حد سب اطفال کی
ہی قولہ فلا جناح یعنی نہین گناہ ہی اوپر تمہارے احکام شرع کی
اور اولیان اونکی یا شوہران اونکی اور بعد اسکی کہ حق تعالی فرماتا ہی ولا جناح
علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء نکاح مین اور تعریض ضد تصریح کی ہی

یعنی ہونا ایسی کلام کا کہ متضمن ہو دلالت اوسکی مراد پر ... مِنْ خِطْبَةِ
اوس ذکر کو کہتی ہین کہ جس سی خواہش نکاح معلوم ہو ... سَتَذْكُرُونَهُنَّ
یعنی قریب ہی کہ یاد کرو تم اون عورتونکو اور نہین ممکن تمسی کہ اونسی اظہار
رغبت کا نکرو واسطی خوف اس امر کی کہ کوئی اور نکاح اونسی کری بنابر
اس مصلحت کی خدائی بکمال یہ درست رکہا خواستگاری اون عورتونکی اور ...

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ
نہین گناہ اوپر تمہاری اگر طلاق دو تم عورتونکو جب تک ... نہ کیا ہو
تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى
یعنی ... اور فایدہ مند کرو اونکو ... اوپر توانگر کی ہی بقدر اوسکی اور
الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ○
تنگدست کی ... فایدہ دینا ساتہ نیکی کی اور واجب ہی اوپر نیکوکارون کی
وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ
اور اگر طلاق دو تم اونکو قبل اسکی کہ جماع کیا ہو تم نی اونکو حالانکہ تحقیق مقرر کیا ہو
فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ
مہر واجب کو پس نصف ہی ... مگر یہ کہ بخش دین عورتین یا بخش دی
الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى
وہ شخص کہ ... اوسکی ہاتہ ... نکاح کا اور بخشنا تمہارا ... نزدیک ہی ... پرہیزگاری کی

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○
اور نہ بہلاؤ تم احسان درمیان اپنی ... بیشک خدا ساتہ اوسکی کہ عمل کرتی ہو تم دیکہنی والا ہی
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ
نگہبانی کرو ... نمازون کی ... اور نماز درمیانی کی اور کہڑی رہو واسطی خدا کی
قَانِتِينَ ○ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا
... پس اگر ڈرو تم ... پیادہ یا سوار ... پس جب امن پاؤ تم پس یاد کرو
اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ○ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ
خدا کو جس طرح کہ تعلیم کیا تمکو ... جو نہ تہی تم جانتی ... اور جو لوگ وفات دی جاتی ہین
مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا
تمسی اور چہوڑ جاتی ہین عورتون کو ... واسطی عورتون اپنی کی ...
إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي
ایک سال ... پس اگر نکلین ... پس نہین گناہ اوپر تمہاری ...
أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ
ذاتون اپنی کی ... اور واسطی طلاق دی گئی عورتون کی
مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ○ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
فایدہ دینا ... واجب ہی اوپر پرہیزگارون کی ... اسی طرح بیان کرتا ہی خدا
لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○
واسطی تمہاری احکام اپنی کو شاید کہ تم سمجہو

ولا جناح منقول ہی کہ عادت عرب کی یہہ تہی کہ اکثر طلاق دیتی تہی اور بعد
مراجعت کرتی تہی رسول خدا نی اسکو پسند نکیا اور فرمایا کہ کیا ہی اس قوم کو کہ کتاب
خدا کو بازی سمجہتی ہین چاہتی عورتون کو طلاق نہ دین مگر وقتیکہ ہمبستر ہوتی ہون اون
اونسی حاصل ہو صحابون نی اوسوقت گمان کیا کہ بعض ہر طلاق کی کہ ہم سی واقع
ہوا ہی گنہگار ہوئی حق تعالی نی دفع کی دور ہونی اس وہم کی یہہ آیت نازل کی
کہ نہین گناہ ہی اوپر تمہاری اگر طلاق دو تم عورتون کو جب تک کہ جماع کیا ہو تمنی
اون سی یا نہین مقرر کیا ہو اونسی یا نہین کیا ہو تمنی واسطی اونکی مہر واجب کو اور فائدہ مند کرو
اونکو بعد طلاق کی مروی ہی کہ ایک مرد نی انصار سی ایک عورت سی نکاح کیا اور
عقد مین اونکی مہر نکیا اور قبل از دخول اوسکو طلاق دیا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
سید عالم نی فرمایا کہ اوسکو فائدہ مند کر اگرچہ ٹوپی تاج ہو بالجملہ حاصل یہہ ہی کہ متعہ دینا
اوسکو واجب ہی اور فائدہ دینا بقدر حال طلاق دینی والی کی ہی حقاً علی المحسنین
یعنی یہہ فائدہ مند کرنا حق واجب ہی اوپر نیکو کارون کی اور فقہا نی تصریح کی ہی کہ
اوپر غنی کی دینا اسپ کا یا جامہ قیمتی کا یا دس دینار طلا کا ہی اور پر متوسط کی پانچ
دینار کا یا جامہ میانہ کا اور اوپر فقیر کی ایک دینار یا ایک انگشتری ہی حافظوا علی الصلوات
والصلوۃ الوسطی یعنی مداومت کرو ادای نماز ہای فریضہ پر اونکی وقتون مین ساتہہ ملاحظہ
کرنی شروط اور آداب اوسکی کی خصوصا اوس نماز کو کہ نماز ہای پنجگانہ مین متوسط ہی
یا وہ نماز کہ زیادتی اور فضیلت رکہتی ہی بقیہ نماز پر اور صلوۃ وسطی مین کئی اقوال ہین
ایک یہہ ہی کہ نماز ظہر مراد ہی یہہ زید بن ثابت اور ابن عمر اور ابی سعید خدری اور

اسامہ اور عائشہ سی مروی ہی اور ابی جعفر اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی منقول ہی
اور یہہ قول ابی حنیفہ اور اوسکی اصحاب کا ہی اور ذکر کیا ہی بعضی مفسرین نی کہ روز
جمعہ مین نماز جمعہ مراد ہی اور ظہر مراد اور دنون مین ہی اور روایت کیا ہی اسکو علی
علیہ السلام سی اور تحقیق کی نماز ظہر وسط نہار مین واقع ہی اور اول نماز سی ہی کہ
واجب کی گئی ہی منقول ہی علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی نی ہر ایک دنیا مین ایک ملائکہ خلق کیا ہی کہ ہر گاہ آفتاب
اوس سی زائل ہوتا ہی تمام چیزین تسبیح حق تعالی کی کرتی ہین اور حکم کیا ہی خدا نی
اس ساعت مین ادا کرنی نماز کو اور یہہ ساعت ایسی ہی کہ کشادہ کئی جاتی ہین دروازی
آسمان کی اور بند نہین ہوتی ہین تا اینکہ نماز ظہر ادا کرین اور اس ساعت مین دعا قبول
ہوتی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ مراد نماز عصر ہی عباس اور حسن سی یہہ مروی ہی
اور مروی ہی علی علیہ السلام سی اور ابن مسعود سی اور قتادہ سی اور ضحاک اور
ابی حنیفہ سی اسطرح سی صاحب مجمع البیان نی لکہا ہی اور مصنف مدارک نی لکہا ہی کہ یہہ
قول ابی حنیفہ اور جمہور کا ہی اور صاحب خلاصۃ المنہج نی یہہ لکہا ہی کہ اکثر صحابہ
اسی طرف گئی ہین اور یہی قول اصح اور اشہر ہی اور وجہ وسطی مین اوسکی درمیان دو نماز ہی
کہ جس مین قصر درست ہی ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا اور دو نماز ایسی ہین کہ
جسمین قصر درست نہین ہی ایک نماز صبح اور ایک نماز مغرب اور تیسرا قول یہہ ہی
کہ مراد نماز مغرب ہی قبیصہ ابن ذویب سی مروی ہی اسوجہ سی کہ نمازون مین نہ قصیر
ہی نہ طویل ہی روایت کی ہی ثعلبی نی باسناد خود عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نے افضل نمازوں میں ایک نماز مغرب ہے کہ نہیں کم کیا اوسکو خدا نے
مسافر اور غیر مسافر سے شروع کیا ہے ان ساتھ اسکی نماز شب کو اور ختم کیا ساتھ اسکی
نماز دن کو پس جو شخص کہ ادا کرے نماز مغرب کو اور بعد اسکی دو رکعت نماز
ادا کرے حق تعالی واسطے اوسکی جنت میں ایک قصر بناتا ہے اور جو شخص کہ بعد اسکی چار
رکعت ادا کرے گناہ بیس برس یا چالیس برس اسکی کا مغفور کرتا ہے اور چوتھا قول یہ ہے
کہ نماز عشا مراد ہے اور یہ بعضوں سے مروی ہے اسواسطے کہ یہہ نماز ایسی ہے کہ اسکی دو
طرف میں دو نمازیں ہیں کہ جسمیں قصر درست نہیں ہے یعنی نماز مغرب اور نماز صبح
اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جو شخص نماز عشا ادا کرے جماعت میں جانا اسکا
مثل اوس شخص کی ہے کہ نصف شب واسطے عبادت کی گذارا ہے اور جو شخص کہ نماز
صبح ادا کرے جماعت میں مانند اوس شخص کی ہے کہ تمام شب واسطے عبادت کی قائم رہے
اور قول پنجم یہہ ہے کہ مراد نماز صبح ہے یہہ مروی معاذ اور ابن عباس اور جابر بن
عبداللہ اور عطا اور عکرمہ اور مجاہد سے ہے اور یہہ قول شافعی کا ہے اور کہا
انسبھوں نے ہے کہ نماز آئی لیل اور نہار ہے کی درمیان میں ہے اور نماز کی شب اور
روشنی روز کی درمیان میں ہے اور نماز منفرد ہے کہ دو طرف جمع ہوتی ہے اور اوقات
کرتا ہے پھر قول حق تعالی کا ان قرآن الفجر کان مشہودا یعنی گواہی دیتے ہیں
اوسکو فرشتگان شب اور فرشتگان روز اور دیوان شب اور دیوان روز میں
لکھی جاتی ہے اور دلالت کرتی ہے اسکو آخر آیت کی وقوموا للہ قانتین یعنی
کھڑے ہو تم بیچ اوسکی در حالیکہ قنوت پڑھنے والے ہو اور روایت عطا نے کیا ہے

کہ نماز صبح پڑھی میں نے بیچ مسجد بصرہ کی ساتھ ابن عباس کی اور قنوت پڑھا بیچ اوسکی قبل
رکوع کی اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو پس جب کہ فارغ ہوئے کہا یہہ صلوات وسطی ہے
کہ حکم کیا ہے خدا نے ہمکو کہ کھڑے ہوں بیچ اسکی در حالیکہ قنوت پڑھنے والے ہوں عمل
کیا ہے اوسکو بعضوں نے بیچ تفسیر اپنی کی اور روایت کی ہے باسناد خود مرفوعا انس سے
کہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قنوت پڑھتے تھے نماز صبح میں تا اینکہ دنیا سے انتقال
کیا اور معنی قنوت لغت میں خشوع کے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ معنی اطاعت
کی ہیں اور یہی معنی طول قنوت کے ہیں دعا پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ معنی قنوت کی یہ ہیں
کہ ذکر کرنا خدا کا ہے در حالت قیام اور قول ششم یہہ ہے کہ مراد ایک نماز ہے نمازہای
پنجگانہ سے کہ نہیں معین کیا ہے خدا نے اور پوشیدہ کیا ہے اوسکو بیچ نمازوں کی تا بندگان
تا محافظت کریں سب نمازوں کی بسبب اسکی کہ پوشیدہ کیا ہے لیلۃ القدر کو شبہای ماہ رمضان میں
اور جیسا اسم اعظم اپنی کو پوشیدہ کیا ہے اور اسمین قولہ فان خفتم اور نماز
خوف دو رکعت ہے سفر اور حضر میں مگر مغرب کہ وہ تین رکعت ہے اور مروی ہے
کہ علی علیہ السلام نے لیلۃ الہریر میں نماز اپنی پنجگانہ کو باشارہ ادا کیا تھا اور بعضوں
نے کہا ہے کہ تکبیر ادا کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے جنگ احزاب میں نماز باشارہ
پڑھی تھی اور اگر ایسی نماز کو بجماعت ادا کریں تو کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ ماموم دو
فریق ہوں ایک فریق سامنا مخالف کا کرے اور دوسرا ایک فریق ساتھ امام کی نماز ادا
کرے اور ادا کرنا دونوں فریق کا نماز کو ساتھ ہیئت نماز کی دو طرح سے ہو سکتا ہے
ایک یہہ ہے کہ ہر فریق کی واسطے پیش نماز کے دو نماز پڑھیگا اور دوسرا اوسکو نماز بطن النخل کہتے ہیں

اور دوسری طرح یہ ہی کہ اگر دشمن غیر سمت قبلہ مین ہو اور خوف ہو کہ اگر سارے لوگ
نماز کو ادا کرین تو دشمن ہجوم کریگا پس اس صورت مین ایک فریق مقابلہ دشمن مین
ہو اور فریق ثانی نماز کو ساتھ امام کی ادا کری ایک رکعت اور امام دوسری
رکعت کی واسطی کہڑا ہو اور طول دیگا تا یہ فریق ایک رکعت ادا کر کی مقابلہ دشمن کی
جاوین اور وہ فریق ثانی اوس دوسری رکعت مین داخل ہوں امام اپنی تشہد کو طول
دیگا تا اینکہ وہ دوسری رکعت ادا کر کی سلام مین پیش نماز کی ساتھ شریک ہوں
اور اگر نماز مغرب ہو تو فریق اول کی ساتھ ایک رکعت اور فریق ثانی کی ساتھ
دو رکعت بطریق اول کی اور اس نماز کو ذات الرقاع کہتی ہین اور اگر نوبت
مسایفت کشتی کی پہنچی تو ادا کرنا نماز بحد امکان ہی خواہ در حالت قیام ہو خواہ در حالت
چلنی کی ویا در حالت سواری اور اگر ممکن ہو تو قربوس زین پر سجدہ کری والا
اشارہ سی اور جسقدر کہ ممکن ہو جانب قبلہ متوجہ ہو والا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر فقط
تکبیرۃ الاحرام کہہ لی اور اگر اشارہ سی بہی ادا کرنا ممکن نہو بعوض ہر رکعت کی دو تکبیر
اور بعوض تین رکعت کی تین تکبیر اور بعوض رکوع و سجود اور قرأت کی اسکی تسبیحات
اربع کافی ہی اور در صورت امکان مذکورین والا تیمم اگر خاک یا زمین میسر ہو والا
ایال اسپ پر یا نمدزین پر یا غیر اسکی اور خوف درندہ اور دزد اور دشمن اور سیل بہی
داخل ہی اور اس نماز کو نماز مطاردہ کہتی ہین اور موحل یعنی جو کہ کیچڑ مین پہنس گیا
اور غریق نماز پڑہین کی بحد امکان اشارہ سی اور ان دو کو قصر کرنا نماز مین درست ہی
مگر یہ حال سفر مین یا خوف مین لاحق ہو وہ حال جمیع اعمال کی ہی مثل صحابہ کہ جمیع

کی و قیام صحیح قائم کی اور معنی اسکی یہ مین برپا ہو خواہ چلتی ہو خواہ ٹہری ہوا ہو کر یاد
اسکی ہی مانند دسیان صحیح نماز سی کی اور جو خبر کر اور ہر ایک چیز کی ہوا ہوئی
ایک شی ہوئی **یتوفون** منقول ہی کہ رسم عرب مین یہ تہا کہ جو عورتین کہ جنکا
شوہر مر جاتا تہا ایک سال عدہ رکہتی تہین اور جامہائی کہنہ پہنا کرتی تہین اور
ترک زینت کی اور وارثان شوہر کی ساتھ بسر کرتی تہین یا ورثہ ایک گہر دیتی
تہا قریب اوسی مقام مین اور اگر صحرا نشین ہوتی تہی تو پلاس سی ایک خانہ بنا
دیتی تہی اور ایک سال اوس کی ہی باہر نہ آتی تہی اور جسقدر وارثان شوہر اوس
مدت تک دیتی تہی اور جسوقت اوس گہر سی باہر آتی تہی تو نفقہ ساقط کرتی تہی ہر گاہ
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ مدینہ مین تشریف لائی حکم ابن حارث طائفی ساتہ
آنحضرت کی مدینہ مین آیا تہا انتقال کیا اور ایک زوجہ اور ایک فرزند اور ماں دو
چہوڑ گیا حضرت نی ترکہ اوسکا سوائی زوجہ کی اور سب پر تقسیم کیا اور ارشاد کیا
کہ بقدر یک سال نفقہ اوسکی ترکہ مین سی دیا جاہئی اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی
یتوفون منکم الخ اور مراد یتوفون سی وہ لوگ ہین کہ قریب بوفات ہون
اسواسطی کہ متوفا قابل امر و نہی نہین ہوتا اور ابو عمرو اور حمزہ اور حفص نی وصیۃ کو
منصوب پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی یہ ہی کہ ای **فلیوصوا وصیۃ** یعنی پس چاہئی کہ
وصیت کریں ایک وصیت کو اور زجاج اور غیر اوسکی نی مرفوع پڑہا ہی فعلیہم
وصیۃ یعنی پس اوپر اونکی وصیت ہی اور یہ حکم **متاعا الی الحول** کا اول
اسلام مین تہا اور بعد اسکی ساتہ آیہ **یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر و عشرا**

اور دوسری جمع یہہ ہی کہ اگر دشمن غیر جہت قبلہ مین ہو اور خوف ہو کہ اگر سارے مل
نماز کو ادا کرین تو دشمن ہجوم کرینگی پس اس صورت مین ایک فریق مقابلہ دشمن مین
ہو اور فریق ثانی نماز کو ساتہہ امام کی ادا کری ایک رکعت اور امام دوسری
رکعت کی واسطی کہڑا ہو اور [illegible] فریق ایک رکعت ادا کرکی مقابلہ دشمن
جاوین اور وہ فریق ثانی اوس دوسری رکعت مین داخل ہووین امام اپنی تشہد کو طول
دیگا تا اینکہ وہ دوسری رکعت ادا کرکی سلام مین پیش نماز کی ساتہہ شریک ہوں
اور اگر نماز مغرب ہو تو فریق اول کی ساتہہ ایک رکعت آدہ فریق ثانی کی ساتہہ
دو رکعت بطریق اول کی اور اس نماز کو ذات الرقاع کہتی ہین اور اگر نوبت
سیف کشی کی پہنچی تو ادا کرنا نماز بقدر امکان ہی خواہ در حالت قیام ہو خواہ در حالت
چلنی کی دیا در حالت سواری اور اگر ممکن ہو تو رکوع اور سجدہ کری ورنہ [illegible]
اشارہ ہی اور جسقدر کہ ممکن ہو جانب قبلہ متوجہ ہو والا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر فقط
تکبیر تحریمہ کہہ لی اور اگر اشارہ ہی ادا کرنا ممکن نہو بعوض دو رکعت کی دو تکبیر
اور بعوض تین رکعت کی تین تکبیر اور بعوض رکوع و سجود اور قرأت کی [illegible] تسبیحات
اربع کافی ہی اور در صورت امکان [illegible] تیمم اگر خاک یا زمین میسر ہو [illegible]
[illegible] پر یا [illegible] پر یا غبار کی اور [illegible] اور [illegible] سیل [illegible]
داخل ہین اور اس نماز کو نماز مطاردہ کہتی ہین اور [illegible] یعنی جو کہ [illegible]
اور فریق نماز پڑہنی کی بقدر امکان اشارہ ہی اور [illegible] قصر کرنا نماز مین [illegible]
ہر حال سفر مین یا خوف مین [illegible] ہو ہر حال جمیع اہل کی ہی مثل صحابہ کہ [illegible]

کی وقیام جمیع قائم کیا [illegible] اسکی [illegible] مین رہا ہو خواہ چلتی ہو خواہ ٹہری ہوا ہو [illegible]
[illegible] کی ہی مانند زبان جمیع فارسی کی [illegible] ہر چیز کو [illegible] ہر ایک چیز کی [illegible]
ایک شی ہی والذین یتوفون منقول ہی کہ رسم عرب مین یہہ تہا کہ [illegible] عورت کہ جسکا
شوہر مر جاتا تہا ایک سال عدت [illegible] نہین [illegible] اختیار کرتی تہین [illegible]
ترک زینت کی اور وارثان شوہر کی ساتہہ بسر کرتی تہین یا [illegible] ایک [illegible]
[illegible] تہی اوسی مقام مین اور اگر صحرا نشین ہوتی تہی تو پاس ہی ایک خانہ [illegible]
بنا دیتی تہی اور ایک سال اوسی گہر سی باہر نہ آتی تہی اور نفقہ وارثان شوہر اوس
مدت تک دیتی تہی اور جسوقت اوس گہر سی باہر آتی تہی تو نفقہ ساقط کرتی تہی [illegible]
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ مدینہ مین تشریف لائی حکم ابن حارث طائفی ساتہہ
اونحضر کی مدینہ مین آیا تہا انتقال کیا اور ایک زوجہ اور ایک فرزند اور ماں [illegible]
چہوڑ گیا حضرت نی ترکہ اوسکا سوائی زوجہ کی اور سب پر تقسیم کیا اور ارشاد کیا
کہ بقدر یک سال نفقہ اوسکی ترکہ مین سی دیا جاوی [illegible] اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تہی
یتوفون منکم الخ اور مراد یتوفون سی وہ لوگ ہین کہ قریب بوفات ہون
اسم علی کہ متوفا قابل امر و نہی نہین ہوتا اور ابو عمرو اور حمزہ اور حفص نی وصیۃ کو
منصوب پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ای فلیوصوا وصیۃ یعنی پس چاہیے کہ
وصیت کریں ایک وصیت کو اور زجاج اور غیرہ اوسکو مرفوع پڑہا ہی فعلیہم
وصیۃ یعنی پس اوپر اونکی وصیت ہی اور یہہ حکم متاعا الی الحول الخ کا اول
اسلام مین تہا اور بعد اوسکی ساتہہ آیت یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر و عشرا

کی نسبت سوا فلا جناح علیکم یعنی پس نہیں ہی گناہ اوپر تمہارے بیچ اسی واسطی احکام شرع کی بیچ اوس چیز کی کہ کریں وہ بیچ نفسوں اپنی کی اختلاف ہی بیچ معنی اوس کی بعضوں نی کہا ہی کہ نہیں گناہ ہی قطع کرنی نفقہ میں اور قطع کرنی سکونت میں حسن اور سدی سی مروی ہی کہ کہا اونہوں نی کہ یہ دلیل ہی ساقط ہونی نفقہ پر بسبب باہر آنی اونکی محل سکونت سی اور نفقہ واجب ہی اوس وقت کہ اوس محل سی باہر نہ آویں والا حق اونکا باطل ہوتا ہی اور بعضوں نی کہا کہ گناہ نہیں ہی اوپر تمہارے اس بات میں کہ تم نہ منع کرو اونکو نکلنی سی اسواسطی کہ نفقہ اونکو بعد یکسال واجب نہیں ہی بلکہ خدا نی اونکو اختیار دیا ہی رہنی اور نہ رہنی میں اور بعضوں نی کہا ہی کہ نہیں گناہ ہی اوپر تمہارے بیچ اس امر میں کہ نکاح کریں بعد انقضائی عدت کی اور یہ وجہ حسن ہی اور تقدیر اوسکی یہ ہی اذا خرجن

من العدۃ بانقضاء السنۃ فان خرجن یعنی وقتی کہ خارج ہوں عدت کی ایکسال کی پس نہیں حرج ہی کہ نکاح کیا ہی اونہی اور معروف سی وہ امر ہی کہ موافق شرع کی ہو یعنی طلب کرنا شوہر کا اور زینت کا موافق شرع کی ہو نہ کہ خلاف اوسکی والمطلقات مطلقات سی وہ عورتیں مراد ہیں کہ جنکو طلاق دیا اور اونسی مباشرت واقع نہوئی ہو اور مہر کا بھی ذکر کیا ہو اسواسطی کہ متعہ دینا اونکی واسطی ہی والا در صورت ذکر مہر نصف مہر ہی اگر مباشرت واقع نہوئی ہو

الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف

کیا نہیں دیکھا تو طرف اون لوگوں کی کہ نکلی وہ گھروں اپنی سی حالانکہ وہ ہزاروں تھی

حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ان اللہ لذو فضل

واسطی خوف موت کی پس کہا واسطی انکی خدا نی کہ مرجاؤ پھر جلایا انکو تحقیق خدا البتہ صاحب فضل کا ہی

علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ○ وقاتلوا فی سبیل

اوپر لوگوں کی اور لیکن بہت لوگ نہیں شکر کرتی ہیں اور جنگ کرو بیچ راہ

اللہ واعلموا ان اللہ سمیع علیم ○ من ذا الذی یقرض اللہ

خدا کی اور جانو تحقیق خدا سننی والا ہی جاننی والا ہی کون ہی وہ شخص کہ قرض دیوی خدا کو

قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ واللہ یقبض و

قرض نیک پس زیادہ کرتا ہی خدا واسطی اوسکی زیادتی بہت اور خدا تنگ کرتا ہی

یبصط والیہ ترجعون ○ الم تر الی الملا من بنی اسرائیل

اور کشادہ کرتا ہی اور طرف اوسکی رجوع کروگی آیا نہیں دیکھا ہی تو طرف سرداروں کی فرزندان یعقوب

من بعد موسی اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکا نقاتل

وقف لازم

بعد از وفات موسی کی جس وقت کہا انہوں نی واسطی نبی کی کہ تھا واسطی انکی مقرر کر واسطی ہمارے ایک بادشاہ کہ جنگ کریں

فی سبیل اللہ قال ھل عسیتم ان کتب علیکم

بیچ راہ خدا کی کہا نبی نی آیا قریب ہی تمکو کہ اگر واجب کیا جاوی اوپر تمہاری

القتال الا تقاتلوا قالوا وما لنا الا نقاتل فی سبیل اللہ

جنگ کرنا یہ کہ نہ جنگ کرو تم کہا انہوں نی اور کیا ہی واسطی ہمارے کہ نہ جنگ کریں بیچ راہ خدا کی

وقد اخرجنا من دیارنا وابنائنا فلما کتب علیھم القتال

حالانکہ تحقیق نکالی گئی ہیں ہم گھروں اپنی سی اور فرزندوں اپنی سی پس جبکہ واجب کیا اوپر انکی جنگ کرنا

تولّوا الا قليلا منهم والله عليم بالظالمين ○ وقال

پهر گئی وی مگر تهوڑی ان مین سی اور خدا جانتا ہی ظالمون کو اور کہا انکو

لهم نبيهم ان الله قد بعث لكم طالوت ملكا قالوا انّى

نبی انکی نی تحقیق خدا نی بهیجا واسطی تمہاری طالوت بادشاہ کو کہا انہون نی کیونکر

يكون له الملك علينا ونحن احق بالملك منه ولم يؤت

ہووی واسطی اسکی سلطنت اوپر ہمارے حالانکہ ہم بہت لائق ہین ساتھ بادشاہی کی اس سے اور نہیں دیا گیا

سعة من المال قال ان الله اصطفه عليكم وزاده بسطة

فراخی مال سی کہا تحقیق اللہ نی برگزیدہ کیا اسکو اوپر تمہاری اور زیادہ کیا اسکو کشادگی

في العلم والجسم والله يؤتي ملكه من يشاء والله واسع

بیچ علم کی اور بدن کے اور خدا دیتا ہی ملک اپنا جسکو چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل کی

عليم ○ وقال لهم نبيهم ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت

جاننی والا ہی اور کہا واسطی انکی نبی انکی نی تحقیق نشانی بادشاہی اسکی کی یہ ہی کہ آوی تمکو صندوق

فيه سكينة من ربكم وبقية مما ترك ال موسى وال

کہ بیچ اسکی تسکین ہی رب تمہاری سی اور بقیہ ہی اس چیز سی کہ چهوڑا اولاد موسی کی اور اولاد

هارون تحمله الملائكة ان في ذلك لاية لكم ان كنتم مؤمنين ع

ہارون کی اوٹہاتی ہین اسکو فرشتی تحقیق بیچ اسکی البتہ نشانی ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم ایمان لانی والی

ع الم تر الى الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف مراد اس آیت سی اہل داوردان

ہین کہ ایک قریہ ہی حوالی واسط سی کہ بسبب طاعون کی اکثر لوگون نی جلا وطن اختیار کیا

تها اور وه لوگ جلاوطنی جو طن اختیار کرنی تهی اور وه لوگ کہ اوس قریہ مین ہی
اکثر ہلاک ہوئی ہر گاہ کہ طاعون بر طرف ہوا پهر اوس قریہ مین داخل ہوئی اور پهر
ہو گیا بار دیگر طاعون آئی تو ہر کسی نی تب اس قریہ سی باہر چلی گئی سال دوم
پهر آمد طاعون ہوئی تمام اہل اوس دیہ کی باہر گئی اور تفسیر معقول ابن عباس کی چہ
ہزار لوگ تهی تا آنکہ درمیان [illegible] جا کر اترتی فقال لهم الله موتوا پس کہا
واسطی انکی خدا نی کہ مر جاؤ سب مر گئی تا آنکہ چونتی تک بسبب [illegible] کنارہ کی
اور ہر گاہ کہ ایک مدت پهر گذری کہ گوشت اور پوست پوسیدہ ہو کر خاک ہو
تها اور سوائی استخوان کی کچھ باقی نہ رہا تها ثم احياهم پس زندہ کیا انکو حضرت
نی اوس وقت کہ حزقیل علیہ السلام موسی کی نبی ساتهہ قوم اپنی کی اوس موضع مین
گذری اور بنظر عبرت اور تعجب کی ملاحظہ کرتی تهی وحی کی خدا نی کہ ای حزقیل مجهہ
کو قدرت دکہاؤن کہ مردونکو زندہ کرتا ہون حزقیل نی عرض کی کہ ای
پروردگار میری خطاب ہوا کہ ای حزقیل کہ فلان کلمہ کہو کہ تا انکو زندہ کرون جس
ہر گاہ کہ اوس کلمہ کو پڑہا سبکی سب زندہ ہوئی اور برخاستہ ہوئی اور کہتی تهی
سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت یعنی تسبیح کرتی ہین ہم تیری ای [illegible]
ساتهہ شکر تیری کی کہ نہین ہی کوئی شریک تیرا ع وقاتلوا ہر گاہ کہ اوس قصہ
مین غور کرنا مسلمانونکا اور راغب کرنا [illegible] اور توکل کرنا قضائی
الٰہی پر [illegible] بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی وقاتلوا في سبيل الله یعنی
کار زار کرو راہ خدا مین واسطی ظاہر کرنی دین اسلام کی [illegible] اور خوب جانو

اسی باعث سی کہ بہاکا موتی نماز وغیرہ دنیا جیسا کہ حکایت سابق سی ظاہر ہوا کہ
چاہئی کہ بدل قوی جہاد کرو اور جانو تم کہ حق تعالی شنوا ہی قول اون لوگونکو کہ
بقدر طاقت اپنی سعی جہاد سی باز رہتی تہی اور واقف ہی ساتہہ سب بازماندگان جہاد
کی اور سبکو موافق نیات جزا دیگا قوله تعالی مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا
یعنی کون ہی وہ شخص کہ قرض دیوی خدا کو مراد اوس سی بندگان درماندہ ہین کہ بقصد ثواب
الہی اونکو قرض حسنہ دیوی اور قرض حسنہ یہہ ہی کہ بوقت طلب قرض اونسی عذر نکری
منت اون پر نہ رکہی یا طمع زیادتی عوضکا نکری حدیث صحیح سی ثابت ہی کہ در باب
مرقوم ہی کہ ثواب قرض دینیکا اٹہارہ ہی اور ثواب صدقہ دینیکا دس برابر ہی مروی
ہی کہ بعد نزول اس آیۃ کی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی روز
قیامت کو بعضی بندہ دوستی کہیگا کہ اے بندہ میری مینی تجہسی طعام طلب کیا نہ دیا تو نی
پانی طلب کیا نہ پلایا تو نی تجہسی جامہ طلب کیا تو نی نہ دیا بندہ عرض کریگا کہ حضرت
تو نی طلب کیا اور نی نہ دیا حق تعالی اوسوقت کہیگا کہ فلان بندہ گرسنہ نی تجہسی طعام
اور فلان بندہ پیاسی نی تجہسی پانی طلب کیا اور فلان بندہ برہنہ نی تجہسی جامہ طلب کیا
سی کو نہ دیا تم بحال خود اکہ آج کی دن تجہپر فضل نکرونگا بسبب اسی کہ تو نی اوسپر رحم نکیا
بالجملہ بیان سی معلوم ہوا کہ ہاتہ سائل کو حق تعالی نی گویا اپنا ہاتہ مقرر کیا ہی تاسلوک
ہو کہ جو چیز کہ سائل کو دیتی ہین گویا خدا کو دیتی ہین مروی ہی کہ حق تعالی نی داود کو
خطاب کیا کہ اے داود اگر مجہکو درخانہ اپنی بر دیکہی وکیا خیر بکا عوض کی کہ بار خدایا
مجہکو طاقت نہین ہی کہ جواب تیرا دون ارشاد ہوا کہ وہ درویشان ناتوان ہیں

میری محتاج پس جو کچھ کہ چاہی حق میری مین عمل مین لاوی تو درحق درویشی کہ ہالا
حدیث صحیح مین وارد ہی کہ امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ دستیکہ فقیر کو
صدقہ دیتی کی بوسہ دیتی تہی لوگون نی پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہی حضرت نی
کہ ہاتہ صدقہ دینی والی کا اول دست خدا مین پڑتا ہی بعد اسکی سائل کی ہاتہ مین
حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو شخص کہ قرض برادر مومن کو
دیوی حق تعالی بعوض ہر درہم کی کوہ احد اور کوہ طور سینا کی برابر ثواب نامہ
عمل مین اوسکی لکہتا ہی اور قرض حسنہ کی معنی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ مال حلال
سی قرض دیوی اور کچہہ ایذا بعد اوسکی نہ دیوی اور واقدی نی یہہ کہا ہی کہ قرض بہ نیت الہی
ہو اور بطیب النفس ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ بخوبی ہو نہ ساتہہ خست کی اور اور
یہہ ہی کہ قرض حسنہ یہہ ہی کہ یہہ ہمین سب پائی جاوین جناب صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ ہر گاہ نازل ہوئی یہہ آیۃ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا یعنی جو
شخص کہ عمل نیک کری پس واسطی اوسکی بہتر اوس سی ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ نی پروردگار میری اور زیادہ کر بعد اسکی یہہ آیۃ نازل ہوئی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو شخص کہ عمل نیک کری پس واسطی اوسکی دس برابر
اوس عمل کی ہی بعد اسکی پیغمبر خدا نی سوال کیا کہ اے پروردگار اور زیادہ کر
اوسوقت مین یہہ آیۃ نازل ہوئی مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً یعنی جو شخص کہ قرض دیوی خدا کو قرض حسنہ زیادہ کریگا
واسطی اوسکی زیادتی ہائی بسیار کہ سوای خدا کی کوئی اوسکو شمار نہین کر سکتا

قولہ تعالی فیضاعفہ یعنی چار قراءت ہین ابو عمرو اور نافع اور حمزہ اور کسائی نے ساتھ الف کے
اور ضمہ فا کی پڑہا ہی بنا بر عطف کی اوپر یقرض کی اور عاصم نے ساتھ الف اور
بنا بر استفہام کی اور ابن کثیر اور ابو جعفر نے تشدید ساتھ ضمہ فا کی بدون الف کے
اور ابن عامر اور یعقوب نے بتشدید ساتھ فتحہ فا کی بدون الف کی فائدہ
قبل اسکی حاشیہ کے متعلق اس آیہ کی قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین
والیتامی والمساکین وابن السبیل کہا ایک حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی
ذکر ہوا ہی اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ دینا والدین اور اقربا کا وجہ فی سبیل اللہ
سی بہتر ہی اور اس موضع سی دینا فی سبیل اللہ کا یہہ کچھہ ثواب رکہتا ہی کہ جو کچھ
مسائل مین ذکر ہوا پس دینا والدین وغیرہ کا براءت بہتر اور افضل دینے سائل کی
بہتر ہی قولہ تعالی اذ قالوا لنبی لہم ابعث لنا مراد نبی سی یوشع ابن نون ہین اور بعض قول
اصح شموئیل ہین کہ حق تعالی نے اونکو بعد یوشع کی طرف بنی اسرائیل کی بہیجا تہا
اور تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہی کہ زبان عرب مین ترجمہ شموئیل کا اسمعیل ہی
اور ابی جعفر علیہ السلام کی بہی مروی ہی کہ مراد نبی سی اس مقام مین شموئیل ہین اور اکثر
مفسرونکا اتفاق اسی پر ہی قولہ تعالی اخرجنا من دیارنا مروی ہی کہ جالوت اور
اعوان اوسکی نی اولاد بادشاہان اور رئیسان کو اسیر کیا تہا اور مجموعہ وہ اسیر
چار سو چالیس نفر تہی اور کئی گروہ کو گہرون اونکی سی نکال دیا تہا اس جہت سی بنی اسرائیل
جنگ کرنی مین اونسی مبالغہ رکہتی تہی پس ہر گاہ فرض کیا گیا اون پر جنگ کرنا
تو پہر گئی اور فرمان برداری نہ کی مگر تہوڑے اونکی تین سو تیرہ نفر تہی بعدد اہل بدر کے

قولہ تعالی وقال لہم نبیہم کہا شموئیل نے بنا بر کہنی بنی اسرائیل کی حق تعالی سی دعا کی کہ بادشاہ
اونکی واسطی معین فرما حق تعالی نے ایک ظرف بہرا روغن اور ایک عصا بہیجا اور فرمایا
کہ جو تیری گہر مین آوی اور یہہ روغن جوش مارے اور یہہ عصا برابر ہو اوسکی قامت
ہو وہ بادشاہ اونکا ہی شموئیل نے اس سخن کو بنی اسرائیل سی کہا اور ایک روز ایک
بنی اسرائیل کی گہر مین شموئیل کی آئے کسی کی واسطی روغن جوش مین نہ آیا اور عصا
برابر نہوا تا آنکہ ایک روز مرد دہقانی باوجود کہ شاہ اون نام رکہتا تہا اور بسطہ اور
قامت کی اوسکو طالوت کہتی تہی شموئیل کی گہر مین آیا فی الحال روغن نے جوش مارا
اور وہ عصا اوسکی قد سی برابر ہوا اور واسطی اوسکی تہا اوسکی نی کہا بدرستیکہ خدا نی
برپا کیا واسطی تمہاری طالوت کو بادشاہ کہا اون لوگون نے کہ کس طرح سی ہو
اوسکی بادشاہی اوپر ہمارے اور حال یہ کہ ہم زیادہ حقدار تہی ساتہہ اس سلطنت کی
اوس سی اس واسطی کہ ہم اولاد یہودا سی ہین اور پادشاہی بوراثت اوسی
ہمکو پہنچی ہی اور ہم صاحب ثروت وجاہ ہین اور طالوت ایک سقی باغ
اور دیا گیا ہی فراخی مال سی قولہ تعالی وزادہ بسطۃ فی العلم یعنی زیادہ دی اوسکو زیادتی کشادگی
کی بیچ علم کی یعنی علم سیاست اور تدبیر مملکت داری مین اور حفظ عدالت مین
میان رعیت کی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد علم سی آداب حرب کا ہی اور کشادگی
بیچ جسم کی یعنی زیادہ دی بیچ اونکی شکل اور قامت مین اوسکی واسطی کہ
طالوت مرد خوشنما ہی اور باجمال تہی سر اوسکا اہل زمان سی بلند تر تہا اور خدا
دیتا ہی ملک اپنا جسکو کہ چاہتا ہی اور خدا واسع الفضل ہی دانا ہی مستحقان پر

سکینۃ ... اہر کا وہ کہ نبی بنی اسرائیل نی اس کلام کو سنا بار دیگر بالحاح پوچہا کہ علی
طالوت کی کوئی علامت چاہتی تا دل ہمارے فرمان برداری پر اوسکی رغبت کرے
شمویل نی خدا سی اسی امر کی درخواست کی حق تعالی نی علامت بادشاہی کی
آگاہ کیا شمویل نی کہا اونسی کہ علامت بادشاہی طالوت کی یہہ ہی کہ آوی تمکو
ایک صندوق کہ بیچ اوسکی سکینہ ہی جانب رب تمہارے سی اور اوس صندوق میں
صورتیں سب پیغمبروں کی آدم سی تا بخاتم پیغمبران منقوش تہیں اور وہ تابوت
چوب شمشاد سی تہا کہ بطلا زینت کیا تہا اوسکا تین گز طول تہا اور دو گز عرض اور
مراد سکینہ سی وہ چیز ہی کہ باعث تسکین کی تہی اور بعضوں نی کہا ہی سکینہ
ایک جانور تہا بقدر گربہ کی زمرد سی اور دو چشم مثل مشعل کی روشن تہیں
کہ کسیکو طاقت دیکہنی کی نہتی اور جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی
کہ منہہ اوسکا مشابہ روی انسان تہا اور دو بازو تہی کہ وقت کارزار تابوت
باہر آتا تہا اور مثل باد تند کی حملہ طرف دشمن پر کرتا تہا اور جمعیت دشمن پراگندہ کرتا
تہا اور بنی اسرائیل ہمیشہ لڑائی میں آگی صف لشکر کی رکہتی تہی اور بسبب اوسکی
اطمینان خاطر رہتی تہی اور بقیہ تہا اوس چیز سی کہ چہوڑا تہا آل موسی اور آل ہارون نے
مراد اوس سی انبیائی بنی اسرائیل میں فرزندان عم موسی سی تہی اور وہ چیزیں کہ اوس
تابوت میں باقی رہیں یہہ ہیں نعلین اور عصا اور جامہائی موسی اور عمامہ ہارون
اور قدری من ترنجبین کہ صحرا میں نازل ہوتی تہی اور ریزہ ہائی الواح اور جالوت
بادشاہ کی قوم اس تابوت کو بنی اسرائیل سی لیگئی تہی اور جس موضع میں رکہتی تہی

آفت اہل اوس موضع کو پہنچتی یہاں تک کہ الامر حال ایک مزبلہ کی مدفون کیا حق تعالی
نی فرمایا کہ علامت بادشاہی طالوت کی وہ ہی کہ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی فرشتے
اوسکو اٹہا کر بجانب طالوت سی نزدیک تمہاری لاوینگی اور بعضی کہتی
ہیں کہ حق تعالی بعد موسی کی تابوت کو آسمان پر لیگیا تہا اور بعد اسکی
علامت بادشاہی طالوت کی فرشتوں کو حکم کیا کہ اوسکو زمین پر لاویں جس
وقت نازل ہوئی تابوت کی بنی اسرائیل دیکہہ رہی تہی

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ
[illegible]
فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهُ مِنِّي اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا
[illegible]
مِنْهُ اِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهُ
[illegible]
قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ
[illegible]
اَنَّهُم مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ
[illegible]
وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ○ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا
[illegible]

ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم

[illegible]

الکافرین فہزموہم باذن اللہ وقتل داود جالوت وآتہ

[illegible] جالوت کو [illegible]

اللہ الملک والحکمة وعلمه مما یشاء ولولا دفع اللہ الناس

[illegible]

بعضہم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی

[illegible]

العالمین ۝ تلک آیات اللہ نتلوہا علیک بالحق وانک لمن المرسلین

[illegible]

قولہ فلما فصل طالوت بجنود شہر سی ستر ہزار جوان باقوت و شوکت ہی کہ شہر

ایلیا سی ستو ہیں حرب جالوت کی ہوتی تہی اور ہوا نہایت گرم تہی پس حق تعالی

[illegible] کہ ہر گاہ بعد ہونی طالوت بموجب فرمان شمویل کی شہر

ایلیا سی ساتہ لشکر کی لیا طالوت نی باخبار شمویل کی یا الہام ربانی کی بعزم

[illegible] ولاہی حکومت [illegible] نہر پانی کی کہ درمیان اردن کی اور فلسطین کی

ظاہر ہوئی تہی واصلی امتحان ہونی عاصی اور مطیع اور منافق کی پس جو کوئی کہ اوس

نہر کا اوس پانی سی نہیں ہی ہم سی یعنی ہمارے مذہب پر نہیں ہی اور جو شخص کہ نہ

چکہی گا اوس سی تحقیق وہ ہم سی ہی مگر وہ شخص کہ اوٹہا دی ایک چلو پانی کا ساتہ

ہاتہہ اپنی کی پس پیا انہوں نی زیادہ ایک چلو سی مگر تہوڑی اون میں سی مروی

ہی کہ وہ تین سو تیرہ شخص تہی کہ پانی بقدر کفایت پیا تہا اور ایک روایت میں

کہ چار ہزار تہی اور بقیہ مردمان اوس پانی سی سیراب ہوئی اور ظروف پانی کی

بہر لی اور جس نی کہ پانی سیر ہو کر پیا تہا [illegible] کالی ہو گئی تہی اور ہر شخص

جس نی تشنگی غلبہ کر آئی تہی چنانچہ کنارہ نہر پر رہ گئی اور شرف فتح و نصرت کو پایا

قولہ لا طاقة لنا یعنی علمای تواریخ سی مروی ہی کہ اوس لشکر سی [illegible]

رہ گئی اور ہر گاہ چار ہزار باقی ان لشکر جالوت کو دیکہا تین ہزار میں سی [illegible]

بیدل ہو کر کہا کہ ہمکو طاقت جنگ جالوت کی نہیں ہی اور کہا اون لوگون نی کہ یقین

کہ جانتی تہی یقینا کہ ہم ملاقات کرنی والی ہیں [illegible] اور شمار میں وہ صحابہ

یقین تہی سو بس [illegible] اخلاص اور حقیقت کی کہا انہوں نی کہ

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة قولہ وقتل داود جالوت الخ

مروی ہی کہ داود بن ایشا نی جالوت کو پتہر [illegible] سی مارا [illegible]

کیا [illegible] لشکر [illegible] کو قتل کیا اور جالوت اولاد

عملیق بن عاد سی تہا اور مرد عظیم الجثہ اور شدید الشوکت تہا اور [illegible]

[illegible] بقدر ہزار رطل کی تہا [illegible]

[illegible]

[illegible] شجاعت [illegible]

داود [illegible] دختر اپنی داود سی تزویج کی اور [illegible]

میں پیدا کی اور زمین تسخیر ... ہوا اور داود نے طریقہ عدل کا جاری کیا کہ تمام خلق مطیع
اوسکی ہوئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ دی اوسکو خدا نے بادشاہی اور پیغمبری تا
زندگی اور تعلیم کیا داود کو اوس چیز سے کہ چاہا یعنی دیا علم شریعت کا اور یا مراد
علم زرہ سازی کا ہی کہ بی اعانت آگ کی آہن سے زرہ بناتے تھے اور یا مراد علم
زبان والے جانوران پرندوں اور چوپایوں کا اور یا علم منطق کا تھا یعنی خدا نے قادر کیا تھا
کہ بس خوش آواز ایسے پڑھیں زبور میں اور یہ قصہ جناب صادق علیہ السلام سے
اسطرح سے مروی ہی کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ حق تعالی نے وحی کی تھی پیغمبر اشموئیل کو
کہ قتل کریگا جالوت کو وہ شخص کہ جسکی قد پر زرہ موسی کی ٹھیک ہووے اور اسمیں
داود [illegible] پیدا ہوا اور ایشا کی دس بیٹے تھے کہ چھوٹا اونمیں سے داود تھے بکریاں چرایا
کیا خدا نے طالوت کے طرف بنی اسرائیل کی اور جمع کیا دشمن لوگوں کو واسطے جنگ
کے پس ایشا کو فرزندان طلب کیا ہر گاہ کہ ایشا مع فرزندان حاضر ہوئے ایک
ایک اوسکی فرزند کو زرہ موسی پہنائی کسیکی قد سے چھوٹی تھی اور کسیکی قد سے بڑی
پس ایشا سے کہا کہ کسی فرزند اپنے کو گھر میں چھوڑا ہی ہو کہا کہ آری صغیر میں [illegible]
ہوں واسطے چرانے کو [illegible] کہا اوسکو طلب کر چنانچہ بموجب طلب کے داود
حاضر ہوئے اور زرہ پہنائی اوسکی قد پر درست ہوئی پس [illegible]
جنگ آراستہ ہوئیں داود مقابل جالوت کی کھڑے ہوئے اور جالوت [illegible]
فیل پر سوار تھا تاج مرصع سر پر اور ایک یاقوت درخشندہ اوس تاج سے
چمکتا تھا پس داود نے ایک پتھر درست ہاتھ اوسکے [illegible] پس خوف درست

درست ہاتھ کی بعد اوسکی ایک پتھر درست جیب کو [illegible] پس خوف درست جیب [illegible]
بعد اوسکی پیشانی پر پتھر مارا کہ جائے تکلی یاقوت کی نکلا اور پشت سر سے نکل گیا اور
واصل جہنم ہوا اور فیل سے زمین پر گر پڑا البعض نے کہا ہی کہ دنیا ملک اور حکمت کا
وفات طالوت کے تھا اسواسطے کہ ریاست [illegible] پیغمبری کا [illegible]
اور بعضوں نے کہا ہی درست ہی [illegible] ہو مشہور ہی [illegible]
[illegible] کرتا ہو ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض آیت میں اقوال ہیں
اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا کافر کو بسبب [illegible] تو غالب ہو جاتے کفار
خراب کرتے بلاد کو یہ قول ابن عباس اور مجاہد سے مروی ہی اور دوسرا قول یہ
کہ اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا عذاب ہلاکت کو بسبب نیکوں کے ہر آئینہ بد ہو جاتی زمین
باعث فسق و فجور کی روایت کیا ہی جمیل نے ابن عبداللہ علیہ السلام سے کہ دفع کرتا ہی
عذاب بسبب اوس شخص کی کہ نماز پڑھے ہمارے شیعوں سے ہلاکت تارک الصلوۃ کو اور اگر
سب کے سب نماز نکریں تو ہر آئینہ ہلاک ہوں اور تحقیق کہ خدا دور کرتا ہی بسبب
دینے ایک شخص کی شیعیان ہمارے سے ہلاکت اوس شخص کی کہ زکوۃ نہ دے اور اگر
سب ترک زکوۃ کریں تو ہلاک ہوں اور تحقیق کہ خدا دفع کرتا ہی بسبب اوس شخص
کی کہ حج [illegible] ہمارے سے ہلاک اوس شخص کو کہ حج نکرے اور اگر سب ترک حج
کریں تو ہلاک ہوں اور قریب اوسکے دوسری روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اگر نہوتے کہ بندے خدا کے رکوع کرتے ہیں اور اطفال کہ دودھ پلائے جاتے ہیں اور
کہ چرتے ہیں [illegible] ہر آئینہ [illegible] کیا جاتا تم پر عذاب اور روایت کیا ہی جابر بن عبداللہ

کیا کر و مقابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہمیشہ کو بسبب صلاح ایک مرد مسلمان کی
اصلاح کرتا ہی فرزندان اوسکی کی اور فرزندان فرزندان اوسکی کو اور اتحاد کرو اور
حامیوں کو اور ہمیشہ خطا اوسی مین رہتی ہین اوسوقت تک کہ وہ شخص درمیان اونکی
او تیسرا قول یہہ ہی کہ اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا فساد کو بسبب بادشاہ یا زیادہ
ہر آئینہ فاسد ہوتی زمین اسواسطی کہ خوف سلطان زیادہ ہوتا ہی وعدہ وعید
اور حق تعالی صاحب فضل و رحمت ہی اوپر عالم کی یعنی مومن و غیر دنیا اور آخرت مین

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ

رسل کہ مذکور ہوئی بزرگی دی ہمنی اونکی کو اوپر بعضون کی بعضی اونمین سی وہ ہین کہ کلام کیا خدا نی

بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ

بعضونکو اونمین سی درجی بہت اور دیا ہمنی عیسی بن مریم کو معجزا ہای روشن اور قوت دی ہمنی اوسکو روح

الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَ

پاک کی اور اگر چاہتا خدا تو نہ مخالفت کرتی وہ لوگ کہ بعد انبیا کی تھی پیچھی اسکی کہ آئی اونکی

الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ

نشانیہای روشن اور لیکن اختلاف کیا اونہون نی پس بعض اونمین سی وہ ہین کہ ایمان لائی ...

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ٤

اور اگر چاہتا خدا تو نہ اختلاف کرتی اور لیکن خدا کرتا ہی جو کچھ کہ چاہتا ہی

منهم من كلم الله یعنی وہ انبیا ہین کہ جن سی کلام کیا ہی خدا نی مثل آدم اور موسی اور
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تو صفت حق از جملہ صفات ذاتی کی متکلم ہی اور ...

اوسکی یہہ ہی کہ خلق کلام کرتا ہی جس جسم مین کہ چاہتا ہی اسواسطی کہ کلام متضمن حروف
اور اصوات کو ہی اور یہہ لازم جسم کو ہی اور خدا جسم سی منزہ ہی اسواسطی کہ وہ
صورت جسم ہونی خدا کی احتیاج لازم آتی ہی اور احتیاج شایان خدا کی نہین ہی
صفت تکلم قدیم نہین ہی جیسا کہ صفت خلق کی قدیم نہین ہی اسواسطی کہ قوت
تکلم متکلم کہلاتا ہی اور وقت خلق کی خالق اور اس صفت کا قدیم ہونا باعث نقص
حق تعالی کا نہین ہی آتی اگر نقص ہی تو اس مین ہی کہ خدا اقدر خلق و غیر پر ہو
لہذا امامیہ اثنا عشریہ صفت قدرت کو قدیم جانتی ہین اور عین ذات سمجھتی ہین
مثل روشنی کی کہ ذات و صفت اوسکی دو روشنی ہین اور وجہ قائل ہونی
صفات کی یہہ ہین کہ تا خدا کو احتیاج طرف غیر کی لازم نہ آوی بخلاف اہل سنت
و جماعت کی کہ صفات حق تعالی کو غیر ذات قدیم سمجھتی ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ
کتاب ملل و نحل کا کہ اہل سنت و جماعت سی ہی ذکر کرتا ہی شبہ شہرستانی زیادہ
شبہہ پر کلام الہی کو درباب قرآن کی برستی کہ حروف اور اصوات اور رقوم
لکھی گئی ہین ازلی اور قدیم ہین اور کہا ہی شارح مقاصد نی کہ حنابلہ اور حشویہ کہتی
تھی برستیکہ یہہ آوازین اور حروف سانہ ہیں مرتب ہونگی اور ترتیب بعضو کی
اوپر بعضو کی قدیم ہونا حرف دوم کا ہر کلمہ سی بعد حرف اول قدم کی ثابت ہی
ازلی کی اور قائم ذات باری تعالی ہین اور جیسی سنا جاتا ہی آواز قاری سی
... قرآن سی نقش کلام خدا ہی قدیم اور کفایت کرتا ہی ...
... اور ... کی ... کلام ... نقل کیا ہی بعضون ... کہ جلد اور

خلاف ہی قدیم ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ جسم ہی جس سی لکہا جاتا ہی جو قرآن
پس غلط اور آراستہ ہوتی ہین حروف اور رقوم وہ بعینہ کلام اللہ تعالی ہی تو
بیشک ہو گیا قدیم بعد اسکی کہ حادث تہا اور اگر کوئی کہی کہ اشاعرہ اسکی قائل نہین
ہین بلکہ کہتی ہین کہ ایک چیز کلام نفسی ہی کہ قائم بذات الٰہی ہی پس اون پر الزام
مذکورہ وغیرہ نہو کا جواب ہین اسکی کہا جاتا ہی کہ دوئی انواع مثل منابلہ کی بطابقہ قول
سخیف یعنی وہ قائل نہین ہین لیکن بعد تامل کی معلوم ہوتا ہی کہ قول انکا ہی خالی
از سخافت نہین ہی اولا اس جہت سی درصورت تغایر صفت تکلم کی اور قدیم
اتباع الطرف غیر لازم آتی ہی اور قباحت اسکی صاحبان عقول کا مد نظر نہین
ہی اور قدیم ہونا غیر خدا کا منافات رکہتا ہی ساتہہ قول حق تعالی کی کان اللہ
ولم یکن معہ شیٔ یعنی تہا خدا اور نہ تہی ساتہہ اسکی کوئی شی اور ثانیا اس
جہت سی کہ منشا قائل ہونا اس قول کا اشاعرہ کو یہہ ہی کہ وہ سمجہی ہین کہ صادق ہی
مشتق مین قیام مبدأ کا ضروری ہی مثل اسکی کہ عالم اوسکو کہتی ہین کہ جسمین علم قائم
ہو اسیطرح سی متکلم اوسکو کہتی ہین کہ جسمین کلام قائم ہو حال آنکہ یہہ قاعدہ کلیہ
نہین ہی واسطی کہ دوّان اوسکو کہتی ہین کہ وہ بنائی روغن [illegible]
وانکو کہتی ہین پس صادق آئی مشتق مین دوّان اور [illegible] قیام مبدأ کا
ضرور نہین ہی یعنی روغن اور [illegible] ہمیشہ اون دونوں کی ساتہہ نہین رہتا ہی
وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ یعنی قوت دی ہم نی اوسکو ساتہہ جبرئیل [illegible]
کی کہ جبرئیل نہ ہو سکتا تہا [illegible] وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ یعنی اگر چاہتا خدا [illegible]

ساتہہ اکراہ و اجبار کی تو نہ اختلاف کرتی وہ لوگ کہ جو بعد اونہین انبیا کی تہی پس از
اوسی چیز کی کہ آئین اونکو نشانیان روشن قولہ ما یُرِیدُ انتہی محققین علمائی
امامیہ سی مثل محقق طوسی وغیرہ کی قائل ہوئی ہین کہ ارادہ حق تعالی کا عین علم
بالصلاح ہی یعنی علم اس بات کا کہ فلان چیز وقتی از اوقات معین مین ہونا اوسکا
صلاح ہی اور اس علم کا نام ارادہ ہی اور شبہہ نہین ہی کہ ارادہ باین معنی
قدیم ہی اور عین ذات حق تعالی ہی مثل سائر صفات ذات کی نہ کہ صفات
فعل کی مانند خلق وغیرہ کی اور ہر گاہ وہ کہا بعضی علماؤن نی کہ مقصود آیہ شایع
کو بیان کرنا خدا کا ہی سب وقتون مین تمام چیزون کی تا کہ شر و نیک کرین بندی
بطاعت اور دور کرین معصیت سی اور باقی رہی خوبی و عالم خلقی کی اور بعد [illegible]
دینی کی اور صلہ رحمی کی اور درصورت قدیم ہونی ارادہ کی تو ہم ہوتا ہی کہ [illegible]
و فعل طاعت اور معصیت مین اور داخل ہونی بہشت اور دوزخ مین [illegible]
ویسی ضرور ہونی مراد حق تعالی کی موافق ارادہ کی اور ارادہ مین تغییر [illegible]
ممکن نہین ہی اور جہت قدیم ہونی ارادہ کی اور ایضا توہم ہوتا ہی کہ [illegible]
قدیم ارادہ اکثر آیات اور حدیث انبیا اور اوصیا [illegible] ہوتا ہی اس جہت سی
کہ اون آیات اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی کہ ارادہ [illegible] تعالی حادث ہونا
بحسب مصالح اور مفاسد کی ابتدا اور ہونی معنی ارادہ کی [illegible] ہین کلام
ظاہر [illegible] اون آیات مین سی یہہ ہی کہ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنَاہُ
اَنْ نَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ حاصل اس آیہ کا یہہ نہین ہی کہ ہمارا واسطی [illegible]

جبکہ ارادہ کرتی ہین ہم ارادہ اسکو تو کہتی ہین ہم ہو جا پس ہو جاتی ہی [illegible] تعالی
فرماتاہی مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَۃً یعنی
کہ کون ہی وہ شخص کہ بچاوی تمکو خدا سی اگر وہ کری ساتھہ تمہارے بدی کا یا ارادہ
کری ساتھہ تمہارے رحمت کا اور حق تعالی فرماتاہی یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ پس ان [illegible]
معلوم ہوتاہی کہ ارادہ حق تعالی کا حادث ہی بعد ازجملہ ان احادیث سی
ہی کہ بیچ کتاب توحید ابن بابویہ علیہ الرحمۃ کی مذکور ہی کہ راوی نی ابی جعفر علیہ السلام
سی سوال کیا کہ ہمیشہ خدا مرید ہی یعنی ارادہ کرنی والا ہی حضرت نی فرمایا کہ مرید
نہین ہوتاہی مگر یہہ کہ مراد اوسکی ساتھہ ہو بلکہ ہمیشہ عالم اور قادر ہی اور روایت
ہی صفوان ابن یحیی نی کہ سوال کیا یعنی ابو الحسن علیہ السلام سی ارادہ خدا کی کیا معنی
ہین اور ارادہ مخلوق کی کیا معنی ہین حضرت نی فرمایا کہ ارادہ مخلوق کا قصد ہی اور
وہ چیز ہی کہ ظاہر ہوتاہی بعد اوسکی مقصود واسطی اوسکی اور ارادہ خدا کا ساتھہ
یقین اور ایضا امامیہ قائل ہین کہ ارادہ حق تعالی کا سب چیز کو لاحق نہین ہوتا مثل
کفر کافر کی یا ظلم کی یا اور بد ان کی بخلاف اشاعرہ کی کہ قائل ہوتی ہین کہ ارادہ
حق تعالی کا سب اشیا [illegible] حق ہوتاہی اور اسمین شک نہین ہی کہ آیات اس
بابمین مختلف وا[illegible] ہین چند آیتین موافق مذہب امامیہ کی ہین اور چند آیتین
موافق مذہب [illegible] کی چنانچہ موئیدات مذہب امامیہ کی یہہ آیتین ہین کُلُّ ذٰلِکَ
کَانَ سَیِّئُہٗ عِنْدَ رَبِّکَ مَکْرُوْہًا حاصل اسکا یہہ ہی کل وہ چیزین کہ بری ہوئی ہین
اوسکی نزدیک رب تیری مکروہ ہی اور کراہت منافی [illegible] کی ہی [illegible]

فرماتاہی وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ یعنی خدا دوست نہین رکھتا فساد کو اور حق تعالی
فرماتاہی لَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ یعنی نہین راضی ہی واسطی بندون کی کفر کو اور حق تعالی
فرماتاہی کہ وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ارادہ کرتاہی خدا
ظلم کو واسطی بندون کی اور بہت آیتین ہین کہ ذکر انکا موجب طول ہی اور مؤیدات
مخالفین سی یہہ آیتین ہین مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ فِتْنَتَہٗ فَلَنْ تَمْلِکَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا حاصل یہہ ہی
کہ جس شخص کو چاہی خلقت فتنہ اوسکی کو پس نہین مالک ہوتا خدا سی کسی چیز کو اور حق تعالی
فرماتاہی مَنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یُضْلِلْہُ جس شخص کو چاہی خدا گمراہ کرتاہی اوسکو اور حق تعالی
فرماتاہی اِنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ یعنی خدا حائل ہوتاہی انسان مین یہہ آیتین [illegible]
اونکی مذہب کی تائید کرتی ہین پس اگر کوئی کہی کہ تاویل کرنا مردونمین احد المذہبین
کا آیات مخالفہ مذہب اپنی کو ممکن ہی پس قول فیصل حق و باطل مین اور معیار
دونون مین چاہیئی تاکہ تاویل امامیہ کا اولی ہو اور تاویل اشاعرہ کا باطل
اور بیجا ہو والا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی [illegible] اسکا سطرحسی دیا جاتی کہ معیار حق
و باطل مین عقل ہوتی ہی اور یہہ کلیہ ثابت ہی کہ جس چیز کہ ادلۂ قاطعہ عقلیہ دلالت کرتی ہین
اوسکو مسلم رکہتی ہین اور آیات مخالفہ کو تاویل کرتی ہین اور بجملہ اسکی یہہ اشاعرہ کو شعور
کو ممکن نہین ہی اسواسطی کہ وہ عقل سی دست بردار ہوتی ہین [illegible] ہین کہ حسن و قبح
کسی چیز کا [illegible] معلوم ہوتاہی الحال ادلۂ قاطعہ عقلیہ [illegible] مین جستہ جا بجا
[illegible] سی تعالی نی کفر کافر [illegible] یا ہو اور دعا اپنی گمراہ اوسکو حکم
[illegible]ن کرتی پس محالیکہ نادانی خدا کی [illegible] ہی اسواسطی کہ حق تعالی جانتا

کہ ساتھ ارادہ اپنی کی کفر کو کافر مین خلق کرتا ہون پس امر کرنا ایمان کا اسوقت
محض عبث اور بیفائدہ ہی پس اس دلیل سی معلوم ہوا کہ مذہب اشاعرہ کا کہ جو قائل
ہین کہ کفر اور شر بارادہ خدا ہوتی ہین باطل ہی اور ہر گاہ کہ اس دلیل سی مذہب
اونکا باطل ہوا حقیت مذہب امامیہ کی اس قول مین ثابت ہوئی کہ ارادہ حق جمیع
سب چیزون کو لاحق نہین ہوتا اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر کافر کا مراد حق
ہو پس چاہئی کافر بنا بر کفر اپنی کی قابل ثواب ہو اس واسطی کہ کفر کو کافر اس صورت
مین موافق ارادہ خدا کی بجا لایا ہی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر بارادہ خدا ہو
پس قضاء و قدر خدا کی ہو گا اور راضی ہونا بقضاء حق تعالی کی واجب ہی اور ثابت
ہوا یہی کہ راضی ہونا بکفر کفر ہی پس لازم آتا ہی راضی ہونا کفر پر ایک وقت مین
اور یہہ اجتماع نقیضین ہی چوتھی دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر کافر مراد خدا ہو ایمان لانا اونکا
محال ہوا اسواسطی کہ لابد ہی اس صورت مین کہ مراد خدا واقع ہو پس تکلیف کرنا
با ایمان اسوقت مین اونکو تکلیف بمحال ہی اور پانچوین دلیل آیاتین اور حدیثین
ہین کہ جو مذکور ہوئین [illegible] اوصاف ملاحظہ کیا چاہئی یہہ بہتر ہی کہ ان دلائل
مذکورہ اور اون آ[illegible] ہو کہ دلالت اوپر عدم تعلق ارادہ حق کی ساتھ کفر و شر
کی رکھتی ہین [illegible] ویز اپنا کری اور اون آیتون کو کہ جن سی عموم تعلق ارادہ حق
تعالی معلوم ہوتا ہی تاویل کری یا یہہ بہتر ہی کہ آیات عموم تعلق ارادہ خدا کو دستاویز
اپنا کری اور اون ادلہ قاطعہ عقلیہ کو اور اون آیتونکو کہ [illegible] مذہب اونکی [illegible] پس
پشت پھینکی اور تاویل کری [illegible] یہہ بجز اس دو شخص کی [illegible] صاحب عقل کامل اور فہم [illegible]

رکھتا ہو [illegible] سنتا ہی الحمد للہ کہ بنہایت حق امامیہ مین مصداق اس آیت کا ہی اور بجا ہی
فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ
هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور معنی اس آیت کی یہہ ہین پس بشارت دی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اون لوگونکو کہ سنتی ہین قول کو پس پیروی کرتی ہین احسن قول کی
کو یہہ وہ لوگ ہین کہ ہدایت کی ہی اونکو خدا نی اور یہہ وہ لوگ ہین کہ وہ ہی صاحب
عقل ہین اسواسطی کہ وہ دو قول مین امامیہ نی احسن قولکو اختیار کیا ہی کہ تعلق ارادہ
حق تعالی کفر اور شر کو نہین ہوتا اور حق اشاعرہ مین مصداق اس آیت کا
كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا نہایت زیبا ہی اور معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ مانند گدھی کی
کہ لادی جاتی ہین ساتھ کتابین بزرگ اور تاویل ان آیتونکی جو خلاف مذہب امامیہ کی
اسطرح سی ممکن ہی پس لفظ فتنہ کی کہ آیہ اول مین ہی معنی اوسکی عذاب کی ہین
چنانچہ حسن بصری اور قتادہ سی یہہ منقول ہی اور اسی معنی کو بھی جبائی نی اختیار
کیا ہی اور قرینہ اسکا یہہ ہی کہ حق تعالی نی [illegible] قرآن اپنی مین فتنہ سی عذاب مراد
لیا ہی مثل قول حق تعالی کی ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ [illegible] چکھو تم عذاب اپنی کو اور
تاویل مَن يَشَأِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ کی یہہ ہی کہ ہر کا [illegible] بسبب اختیار کفر و معصیت کی
خدا الطاف اپنی کو باز رکھتا ہی پس گویا کہ باز رکھنا [illegible] الطاف کا گمراہ کرنا
ہی اور تاویل إِنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ یہہ ہی [illegible] نی کہا ہے
کہ مراد اس [illegible] کہ حق تعالی حایل ہوتا ہی درمیان مرد کی اور دل اوسکی
[illegible] کی کہ ہر مکہ [illegible] قائل ہوتی تھی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

[illegible]

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ

[illegible]

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ

[illegible]

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ

[illegible]

ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

[illegible]

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ

[illegible]

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا

[illegible]

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

[illegible]

مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

[illegible]

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

[illegible]

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

[illegible]

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ

[illegible]

ع اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

[illegible]

چرچا ہی اینکہ قائل قرآن ہو جواب مین اوسکی کہا جائیگا کہ یہہ مسلم ہی لیکن غرض ہماری
یہہ ہی کہ عقل اور نقل ایک دوسری کی تائید کرتی ہی دلیل نقل تو یہہ آیہ ہی کہ لو
ہوتی اور دلیل عقل کہ ثبت خصم بی یہہ ہی کہ اگر فرض کیے جائین کہ دو خدا ہین اور
من جمیع الوجوہ یکسان ہین اور بادشور و انتظام امور دین و دنیا کرتی ہین اور
باہمدیگر رشک اور حسد نہین کرتی ہین پس اسوقت ہم مدعی سے پوچھتے ہین
کہ مثلا جسوقت کہ ایک خدای آفتاب کو وقت صبح بر آمد کیا اور بلند ہونے لگا تو
دوسریکو طاقت اور قدرت ہی کہ آفتاب کو نکلنے دے اور بلند ہونے دے اگر تو
کرتی دو دونو مشہور ہین لیکن اوکی قوت کو ہم پوچھتے ہین پس اگر مدعی کہے کہ طاقت
منع کی ہی پس اسصورت مین خدای اول عاجز ہوتا ہی اور عجز شایان خدای
نہین ہی اور اگر اوسکو طاقت منع کی نہین ہی تو یہہ عاجز ٹھہرتا ہی پس شایان خدائی کے
کی نرہا اور اگر دونو کا مطلب بر آیا دونو عاجز ہوئے شایان خدائی دونو نہی
پس اس سے معلوم ہوا کہ خدا ایک ہی اور جبر کا وہ کہ عقل سے ثابت ہوا کہ خدا واحد ہے
مین معترض سے کہا جائیگا کہ ہمارا [illegible] مانع نہین ہی وہ چیز وارد ہی کہ جو موافق عقل
کی ہی اور عقلائی ہی ہو [illegible] تعالی پر اتفاق کیا ہی لیکن معنی حیات مین جمہور نے
اختلاف کیا ہی متکلمین [illegible] بیان کہ حیات ایسی صفت ہی کہ جس کیا نسبت کرے علم
اور قدرت کا [illegible] ہوتا ہی اور اشاعرہ کہتی ہین کہ حیات ایک صفت ہی وراء صفت
قدرت اور علم کی بلکہ [illegible] زائد ہو کہ بسبب اوسکی ذات [illegible] تا کی کہ قدرت اور
علم متصف ہوتی ہی نہ کہ جمادات [illegible] کی ذات اسواسطے کہ در صورت عدم اوس

صفت

صفت کی اگر حق تعالی حی ہو وے تو چاہیے کہ جمادات وغیرہ بہی متصف بحیات
ہوں ورنہ مخصص ہونا بعضی کا بعضی سے بدون مخصص لازم آتا ہی اور تخصیص
اسکا مخفی نہین ہی لیکن اولا پس اس جہت سے کہ بنا اس دلیل کی اسپر ہی کہ
ذاتین کی حد ذاتہ برابر ہوں اور حال انکہ یہہ ممنوع ہی اسواسطے کہ ذات حق تعالی کے
کی مخالف سب ذاتون سے ہی اور ثانیا اس جہت سے کہ در صورت ہونی صفت
حیاتکی بہی اعتراض لازم آتا ہی اسواسطے کہ ہونا اس صفت کا حق تعالی مین نہ کہ
جمادات مین آیا محتاج مخصص کا ہی یا نہین شق اول پر ہونی مخصص کی واسطے
اور مخصص چاہیے اور اسیطرح سے الی غیر النہایہ تسلسل لازم آتا ہی اور بر شق ثانی کے
کی مخصص ہونا ذات حق تعالی کا نہ کہ اور جمادات کا بدون مخصص لازم آتا ہی پس
جو جواب کہ اشاعرہ اسکا دینگی ہم بہی وہی دینگی خلاصہ اس چیز کا کہ اعتقاد
کرنا جسکا واجب ہی یہہ ہی کہ خدا حی [illegible] یعنی کہ ذات اوسکی ایسی ہی کہ علم
اور قدرت بیا بدون زیادتی بعد حیات [illegible] علم اور قدرت کی اور معنی قیوم
یہہ ہین یعنی قائم بتدبیر اور نگہبان خلق ہی حدیث [illegible] مین وارد ہوا کہ حی و قیوم
بہترین نامہای خدا سے ہین ہی واسطے روایت صحیح [illegible] کہ اکثر دعا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہہ تہی یا حی یا قیوم اور خبر مین وارد ہی [illegible] اسم واقع
[illegible] مین اور اصل قیوم کی قیووم تہی بروزن فیعول [illegible] پس جسوقت کہ
یا اور واو جمع ہوئے [illegible] اول انکا ساکن ہو تو واو [illegible] واو کو یا سے بدل کرتی ہین
اور یا کو یا مین ادغام کرتی ہین قولہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یعنی نہین

ہی نہ کچھ فوت ہو کہ مقصد یہ خوف کا بھی اور نہ خواب کہ باطل کرنی والا حواس کا ہی
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہی کہ قوم موسی نے کہا موسی سے کہ
خدا پر اخواب کرتا ہی موسی نے عرض کی بار خدایا تو آگاہ ہی گفتار اس قوم سے
خطاب آیا کہ مجکو ای موسی آگاہ کرتی ہیں ہم ایک شبانہ روز تو نہ سو موسی اوس گھڑی
کر بجا لائی بعد اسکی حق تعالی نی ایک فرشتہ کو فرمایا دو شیشہ باریک کی بجاے او
اوس فرشتہ نی کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ آج کی شب ان دونو شیشونکو ہاتھ میں نگاہ
رکہہ تا اینکہ صبح ہو موسی نی بحکم الہی ان شیشونکو ہاتھ میں رکہا اور اپنی نیند ضبط
کرتی تہی تا سو نجایں اخر الامر خواب نی غلبہ کیا اور ہاتھونسی شیشی چہوٹ پڑی اور
بلکہ پر ضرب کہا کر ٹوٹ گئی فی الحال جبرئیل نازل ہوئی اور کہا حق تعالی فرماتا ہی
کہ تو خواب میں دو شیشہ نگاہ نرکہہ سکا اگر میں سو جاؤن تو آسمان اور زمین کو
کون نگاہ میں رکہی کا لہذا یہہ آیۃ نازل ہوئی تا شبہہ اس امر کا کسی کی دل میں
نرہے لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ اور لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ کی معنی
یہہ ہیں واسطی اوسی کی ہی ملک اور پیچ لی کہ آسمانوں اور زمین میں ہی اور واسطی اسکی
تصرف ہی بیچ اون دونونکی جس طرح سی کہ چاہی اور لفظ مَن کی مَن ذَا الَّذِي
يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ میں سی استفہام انکاری ہی یعنی نہیں شفاعت کرتا
روز قیامت میں کوئی واسطی کسی کی مگر اوس نی ہدا اور يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ میں کئی معنی کہی گئی ہیں ایک یہہ ہی کہ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
سی مراد وہ چیزیں کہ گذر گئی دنیا میں اور مَا خَلْفَهُمْ سی مراد آخرت ہی یہہ و

سدی کی اور مجاہد سی منقول ہی اور دوسری وجہہ یہہ ہی کہ مراد یعلم ما بین ایدیھم
سی وہ غائب چیزیں ہیں کہ قبل اوس شخص کی ہوتی ہیں اور ما خلفھم سی وہ
چیزیں ہیں کہ بعد اوسکی ہونگی اور یہہ وجہ ابن عباس سی منقول ہی اور تیسری وجہ
یہہ ہی کہ ما بین ایدیھم سی وہ چیزیں مراد ہیں کہ ابہی نہیں ہوئی بلکہ زمانہ آیندہ میں ہونگی اور
ما خلفھم سی وہ مراد ہی کہ زمانہ ماضی میں ہو چکی ہیں اور یہہ وجہ ضحاک سی منقول ہی
وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ اور آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ علم صفات خدا سی ہی
پس اگر کہی کوئی کہ اضافت علم کی طرف خدا کی تغایر کو چاہتی ہی اسواسطی کہ مضاف
اور مضاف الیہ میں تغایر ضرور ہی پس معنی آیہ کی بنا بر مذہب اشاعرہ کی صریح ہی
میں کہ وہ صفات حق تعالی کو غیر ذات کہتی ہیں بخلاف مذہب امامیہ کی کہ وہ عینیت
صفات کی قائل ہیں جواب اسکا یہہ ہی کہ تغایر مضاف اور مضاف الیہ میں مسلم لیکن
تغایر سی مفہوم میں مراد ہی اور مفہوم علم اور مفہوم ذات باری میں یقینا تغایر ہی پس
اضافت کی واسطی تغایر کفایت کرتا ہی اور اگر یہہ تغایر کفایت نکری پس چاہیے کہ
اضافت وجود کی طرف ذات باری کی درست نہو اسواسطی کہ وجود بنا بر مذہب ابو
الحسن اشعری کی عین حقیقت موجود ہی پس جو جواب اسکا اشاعرہ دینگی ہمارا بہی
جواب ہی اور دلیل امامیہ کی اختیار کرنی عینیت صفات پر یہہ ہی کہ اگر صفات حقیقیہ
غیر ذات ہوں پس اس صورت میں استفسار کیا جا سکا قائل اوسکی سی کہ وہ صفتیں
ہوئی اپنی [illegible] محتاج غیر خدا ہیں کہ نہیں اگر کہو کہ ہوئی اپنی میں غیر کی محتاج ہیں یعنی کسی
کہ وہ غیر اون صفتونکو پیدا کری اور سو وقت قدما میں پائی جائیں اس صورت میں

ند محتاج غیر کا ہوا ہر گاہ کہ وہ عالم کردی تو یہہ عالم ہوا اور ہیولیٰ سی اور
مستغنی ہیں ہی اور اگر یہہ کہی کہ وہ صفتین اپنی پیدا ہوئی ہین خدا کی محتاج ہین یعنی
ہر گاہ کہ خدا پیدا کری او سوقت ذات خدا مین پائی جائین پس اسوقت مین کہا
جائیگا کہ خدا فاعل بالایجاب ہی اون صفتون کا مثل آتش کی کہ جلانی اپنی مین
فاعل بالایجاب ہی کہ اوس سی جلانا جدا نہین ہو سکتا اور اس صورت مین
نقص خدا لازم آتا ہی یا خدا فاعل بالاختیار اون صفتونکا ہی پس اس
صورت مین اشاعرہ قدیم ہونی صفات سی دست بردار ہون اس واسطی کہ صفات
اسوقت مین حادث ہوتی ہین اور اگر وہ صفتین نہ محتاج خدا کی ہون اور نہ غیر خدا کے
ہونی اپنی مین تعدد واجب الوجود کا یا قدماؤ کا لازم آتا ہی اس صورت مین اشاعرہ
کو چاہیی کہ توحید حق تعالیٰ سی دست بردار ہون اور یا اس ایت سی دست بردار ہون
کان اللّٰہ ولم یکن معہ شئی لیکن اس صورت مین تو اسی یعنی ہر دو سی خلیفۂ ثانی سی
سی حسبنا کتاب اللّٰہ سی باز رہتی مین بخلاف [illegible] ب امامیہ کی کہ کوئی اعتراض اونپر
لازم نہین آتا ہی اور اگر کوئی کہی کہ اشا[illegible]ین سی کہ فاعل بالایجاب ہونا خدا کا
اپنی صفات کمال مین نقص نہین [illegible] نقص ہی تو اون صفتون کا کہ صفت کمال ہو
پس جواب اس کا یہہ ہی کہ ہم [illegible] مسلم نہین رکھتی مین اور جہد اون اثبات کرکا
تیسری اسواسطی کہ تم مدعی ہو کہ صفات غیر ذات خدا ہین پس مدعی کی واسطی چاہیی
کہ استدلال اوپر اثبات مدعا کی [illegible] اور علاوہ اسکی یہہ ہی کہ شارح مقاصد کا قول
دلالت کرتی ہی اسپر کہ کہتا ہی کہ فاعل موجب ہونا نقص ہی خواہ صفات کمال خواہ

و ذات کمال مین ہو وقولہ وسع کرسیہ السموات اس آیت مین چند قول ہین
ایک اونمین سی یہہ ہی وسع علمہ السموات والارض یعنی احاطہ کی ہی علم اسکی نی آسمانون
اور زمین کو یہہ ابن عباس اور مجاہد سی مروی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ مراد
کرسی عرش ہی اور کرسی کو کرسی اسواسطی کہتی ہین جہت ترکیب بعضی کی اوپر بعضی
کی اور تیسرا یہہ ہی کہ مراد کرسی سی سلطنت اور قدرت ہی یعنی قدرت اسکی احاطہ
کی ہی آسمانونکو اور زمین کو اور چوتھا قول یہہ ہی کہ کرسی ایک تخت ہی نیچی عرش
کی اور عطائی روایت کی ہی کہ تمام آسمان اور زمین بہ نسبت کرسی کی مثل حلقہ
کی ہی صحرا مین اور اسیطرح کرسی نسبت عرش کی یعنی بہ نسبت عرش کی کرسی
چھوٹی ہی اور روایت کی اصبغ بن نباتہ نی بدرستیکہ علی علیہ السلام نی فرمایا
کہ آسمان اور زمین اور جو چیز کہ بیچ اون دونو کی ہی مخلوقات سی بیچ کرسی کی
کی ہی اور واسطی کرسی کی چار فرشتہ پیدا ہوئی ہین کہ اوسکو اوٹھاتی ہین
باذن خدا کی ایک فرشتہ اونمین سی [illegible] ت بصورت انسان کی ہی اور وہ
بزرگترین صورتہا سی نزدیک خدا کی ہی اور [illegible] تضرع کرتا ہی طرف خدا کی اور
طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی بنی آدم کی اور دوسرا فرشتہ مشابہ
صورت گاو نر کی ہی اور وہ سردار بہایم کا ہی کہ وہ دعا اور تضرع کرتا ہی طرف
خدا کی اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق بہایم کو اور تیسرا فرشتہ مشابہ
صورت نسر کی ہی اور وہ سردار پرندونکا ہی دعا اور تضرع کرتا ہی طرف خدا کے
اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی تمام پرندونکی اور فرشتہ چوتھا

شاہ بصورت سعدی ہی کہ وہ سجدہ اور خدا کی دعا اور تضرع کرتا ہی طرف حق کی
اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی تمام درندونکی اور آنحضرت نی فرمایا
ہی نہتہا اون سب صورتون سی بہتر کا ذکر نا اور ایک قوم نی بنی اسرائیل سی
عبادت کو سالہا کی کیا سو تب پست ہوگیا وہ فرشتہ واسطی جیسا اس امر کی کہ انہون
نی عبادت کی اوس چیز کی کہ مشابہ صورت اوس فرشتہ کی تہی اور خوفناک تہا
ہی عذاب خدا سی اور نہین شاق ہی حق تعالی پر نگاہ رکہنا آسمانون اور زمین کا
قولہ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ یعنی وہی حق تعالی بلند ہی ضد اور مثل سی اور نشانیان
نقص سی اور بعضون نی کہا ہی کہ بلند ہی از روی قدرت اور قہر کی اور جلال
اور بزرگی اور عظیم ہی شان اوسکی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی
ہی کہ جو شخص ان دو آیتونکو وقت شب پڑہی حق تعالی اوسکو سب بلاونسی اور
آفتونسی نگاہ رکہتا ہی صبح تک اور صبح کو پڑہی تو محفوظ رہتا ہی شب تک اور
وہ دو آیتین یہ ہین ایک آیۃ الکرسی اور دوسری اول سورہ حم مومن سی الیہ
المصیر تک اور آنحضرت سی منقول ہی کہ جس گہر مین آیۃ الکرسی پڑہی جاتی
شیاطین تیس دن تک اوس گہر مین داخل نہین ہوتی اور چالیس دن تک
جادو ساحر کا اثر نہین کرتا ہی مردمان اوس گہر کو اور اون حضرت سی
منقول ہی کہ عظیم ترین آیتونکی قرآن مین آیۃ الکرسی ہی جو شخص کہ اسکو تلاوت
کری حق تعالی دو فرشتونکو حکم کرتا ہی کہ نامہ عمل اوسکی مین حسنات نیک لکہو اور
گناہونکو محو کرو تا روز دیگر اوس وقت تک آیۃ الکرسی پڑہی تہی اور جو شخص

بعد نماز فریضہ کی تلاوت کری کوئی چیز مانع نہین ہوتی اوسکو دخول بہشت سی
مگر موت یعنی بعد از موت فی الحال داخل بہشت ہوتا ہی اور اون حضرت نی
فرمایا ہی کہ بہترین سورہای قرآن سورۂ بقرہ ہی اور بہترین آیات سورۂ بقرہ آیۃ
الکرسی ہی اور جابر انصاری سی منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی پڑہی بعد ہر نماز فریضہ کی در ہای بہشت ہمان کشادہ
ہوتی ہین تا اینکہ حق تعالی اوسکو بنظر رحمت کی دیکہتا ہی اور گناہونکو اوس کی
عفو کرتا ہی اور بعد اسکی ایک فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ لکہتا ہی نیک اوسکی لکہی
کردارہای بد کو محو کرتا ہی تا روز دیگر اوس ساعت کہ آیۃ الکرسی پڑہی تہی اور
جو مومن کہ آیۃ الکرسی پڑہی اور ثواب اوسکا اہل گورستان کو بخشی حق تعالی
چالیس قندیلین نور کی قبر ہر مومن مین داخل کرتا ہی اور اگر مشرق سی مغرب تک
ہون قبرین اونکی نور سی بہرتا ہی اور قبرین اونکی کشادہ ہوتی ہین اور ہر ایک مردی
کی واسطی ایک درجہ بلند ہوتا ہی اور واسطی پڑہنی والی اوسکی ثواب سائہ پیغمبر کا
عطا کرتا ہی اور بعد ہر حرف کی آیۃ الکرسی کی ایک فرشتہ کو پیدا کرتا ہی کہ واسطی
اوسکی تسبیح کرتی ہی قیامت تک اور حضرت نی فرمایا ہی کہ یہ آیہ عظیم ترین آیات
قرآن کا ہی اور دو سکو ایک زبان ہی کہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کرتی ہی نزدیک
عرش کی پایہ اور اون حضرت سی منقول ہی کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی پڑہی بعد ہر نماز فریضہ
کی حق تعالی بذات خود متوجہ قبض روح اوسکی کی ہوتا ہی جیسا کہ لیجاتا ہی ہمراہ پیغمبر
راہ خدا مین اور رتبہ شہادت کا عبد اللہ مسعود نی نقل کیا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ

واآلہ نی فرمایا کہ آیۃ الکرسی عظیم ہی مخلوقات سی امام جعفر صادق علیہ السلام
نی اپنی آبائی کرام اپنی سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا
کہ ہرگاہ آیۃ الکرسی نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ایک
آیۃ نازل ہوئی ہی گنج عرش سی اور جو بت مشرق اور مغرب مین تہا گر پڑا اور
ابلیس کو خوف پیدا ہوا اور اپنی قوم سی کہنی لگا کہ شب کو حادثہ عظیم واقع ہوا ہے
پس لازم ہی کہ تمام اطراف عالم کو گشت کرو من پس تمام ملکون مین پہرا کی
لکتا تا بعد یکہ مدینہ مین پہنچا ایک مرد سی پوچہا کہ کل کی شب کو کیا حادثہ ہوا ہی اور کیا
عظیم نازل ہوا ہی کہا اوس شخص نی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ والہ نی ہمکو
خبر دی ہی کہ آیۃ عظیم کہ جو اعلی عرش خدا سی نازل ہوئی ہی اور ہیبت اوسکی سی
تمام بتہائی عالم گر پڑی کہ مین ابلیس نزدیک قوم اپنی کی گیا اور اس خبر سی آگاہ
کیا سبکی سب غمگین ہوتی اور باز اون حضرت سی منقول ہی کہ جو شخص کہ انگاہ
پڑہی بوقت باہر جانی گہر کی حق تعالی ستر ہزار فرشتی بہیجتا ہی کہ اوسکی واسطی استغفار
اور دعا کرتی ہین اوس وقت تک کہ گہر مین داخل ہو اور حق تعالی تنگدستی اور
درویشی کو اوس سی دفع کرتا ہی بعض حضرات کہتی ہین کہ پچاس کلمہ آیۃ الکرسی مین ہین
اور ہر کلمہ مین پچاس برکت ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی مروی ہی
کہ جو شخص کہ ایکبار آیۃ الکرسی پڑہی حق تعالی ہزار مکروہ و مکارہ آخرت سی دور کرتا ہی
اور ہزار مکروہ و مکروہات دنیا سی دور کرتا ہی کہ کمترین مکارہ دنیا درویشی ہی
اور کمترین مکروہات آخرت عذاب قبر ہی اور نبی سی منقول ہی کہ جو شخص مداومت

کری

کری ہر روز بعد ہر فریضہ کی نماز دوزخ سی امان مین ہوتا ہی اور ساتہ خلائق کی محتاج
نہین ہوتا اور حق تعالی فضل و کرم اپنی سی مال بسیار عطا کرتا ہی اور روزی
اوسکی فراخ کرتا ہی اور ایسی جگہ سی روزی پہونچاتا ہی کہ اوسکی خیال مین نہی
گذرا ہوا اور جو شخص کہ صبح و شام پڑہی شر دزد اور حرامی سی باز رہتا ہی اور آگ
آتش سی محفوظ رہتا ہی اور مال اور اسباب اوسکا چوری سی محفوظ رہتا ہی اور آزار و
پریشان دیکہنی سی اور خواب مین ڈرنی سی اور سانپ اور بچہو سی اور ضرر جن اور
انسان سی محفوظ رہتا ہی اور اگر آیت الکرسی کو لکہکر زراعت مین دفن کری
آفتون سی اور نقصان سی محفوظ رہتی ہی اور برکت عظیم زراعت مین پیدا ہوتی ہی اور
اگر دوکان مین رکہی نفع اوسکو زیادہ ہوتا ہی اور اگر اسباب خانہ مین رکہی ہرگز
دزد اوس گہر مین نہین جاتا ہی اور اگر آیۃ الکرسی کو بہت پڑہی قبل از موت کی
منزل اپنی کو بہشت مین دیکہتا ہی عبد اللہ بن عوف نی روایت کی ہی کہ ایک
شب خواب مین دیکہا مینی کہ قیامت ظاہر ہوئی ہی اور ہیبت اوسکی نہ ظاہر ہوئی
اور خلائق جیسا کہ اوسکی واسطی صف باندہی ہوئی کہڑی ہین مجہکو لائی اور موقف عرصات
مین حاضر کیا اور محاسبہ کیا بہشت مین لائی مجہکو قصر ہائی بلند اور مزین مجہی
دکہلائی کہ حسن و خوبی اوسکا دیکہکر حیران ہوا مین کہا مجہی کہ ہر ایک قصر و شمار
کہ ہرگاہ اونکو شمار کیا مینی پچاس درجی بعد اوسکی کہا کہ اوسکی شمار کر و مجہکو شمار نہ
مینی ایک سو پچیس تہی کہا مجہی کہ یہ سب واسطی تیری ہین اوس وقت مین متعجب ہوا اور
خواب سی بیدار ہوا اور شکر خدا کا کیا مینی اور بعد از صبح نزدیک محمد ابن

کی کہا مین کہ اوسوقت مین تعبیر خواب مین کامل تہی اس خوابکو اوسنی کہا مینی سکالی
جواب مین کہا کہ آیت الکرسی کو بہت پڑہتا ہی تو کہا مینی کہ آری تسنی کہان سی جانا
کہا اس جہت سی معلوم کیا مینی کہ آیۃ الکرسی کی پچاس کلمہ ہین اور ہر ایک سی پچاس برکت
ہین اور ہر کلمہ اسکو سنا مینی تعجب کیا مینی حفظ اور علم اوسکی سی اور بہارت
تعبیر خواب اور علم قرآن مین استقدر ہی پس مجہسی کہا کہ ای عبد اللہ جو شخص کہ
آیۃ الکرسی بہت پڑہی سکرات مرگ اوسپر آسان ہوتی ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی
مروی ہی کہ فرمایا علی سردار بشر کی ہین اور سردار عرب کی محمد صلی اللہ علیہ و
الہ ہین اور یہ فخر نہین اور سردار فرس کا سلمان ہی اور سردار روم کا صہیب
اور سردار حبشہ کا بلال ہی اور سردار پہاڑون کا کوہ طور ہی اور سردار
درختونکا سدرہ ہی اور سردار مہینونکا رجب اور محرم اور صفر ہین اور سردار دنونکا
جمعہ ہی اور سردار کلام کا قرآن ہی اور سردار قرآن کا سورہ بقر ہی اور
سردار آیات بقر کا آیۃ الکرسی ہی قولہ لا اکراہ فی الدین اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک
یہ ہی کہ حق اہل کتاب مین نازل ہوتی ہی کہ جنسی جزیہ لیا جاتا تہا یہ قول مروی حسن
اور قتادہ اور ضحاک سی ہی اور دوسرا یہ ہی کہ جمیع کفار مراد ہین بعد منسوخ ہوئی
ساتہ آیہ جہاد کی یہ سدی وغیرہ سی منقول ہی اور تیسرا قول یہ ہی کہ نہ کہو اوس
شخص کو کہ جو داخل ہو دین مین بعد حرب کی کہ وہ باکراہ ایمان مین داخل ہوا ہی
اسواسطی کہ جب وہ راضی ہوا بعد حرب کی اور درست ہوا اسلام اوسکا پس نہین ہی وہ
باکراہ ایمان لایا ہو زجاج سی مروی ہی اور چوتہا قول یہ ہی کہ نازل ہوتی ہی در حق

اون

اونکی دو شخص تہی کہ فرزند ابو حصین انصاری کی تہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی اور
ابو حصین نی خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین عرض کیا کہ کسیکو بہیجی اونکی طلبکو
اور بعد آنی اونکی ہند بدار تنبیہ کیجئی کہ بہید اسلام لاوین او سوقت مین یہ آیہ نازل
ہوئی یہ ابن عباس وغیرہ سی منقول ہی اور پانچوان قول یہ ہی کہ دین مین اکراہ
اور اجبار از جانب خدا نہین ہی بلکہ بندہ مختار ہی اسواسطی کہ دین درحقیقت اعتقاد
قلبی ہی یعنی دل سی چاہی کہ ایمان لاوی اور اگر باجبار ایمان لاوی کہ باکراہ تو
ایمان درحقیقت نہین لایا اسطرح سی کہ اگر کوئی باجبار کلمہ کفر کہی درحقیقت کافر نہین
اور مراد دین سی وہ دین ہی کہ جس سی راضی ہو خدا کہ وہ بہتر دین ہی ہر چند کہ
چار اقوال سابق بہی محتمل ہین لیکن قول پنجم درنہایت متانت اور مناسبت
مقام کی ہی اولا اس جہت سی کہ قبل اسکی آیہ گذری ہی ولو شاء اللہ ما اقتتلوا و
لکن اللہ یفعل ما یرید اسمین یہ مفہوم ہوتا ہی کہ اگر خدا باکراہ اور اجبار چاہتا
تو نہ اختلاف کرتی وہ لوگ لیکن حق تعالی کرتا ہی اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی مقتضی
اور مصلحت اور وہ یہ ہی کہ تمام اختیار قبضہ قدرت بندون مین دیا ہی اور بخط
اور مجبور نہین کیا ایمان لانی مین اس جہت سی کہ یہ منافی حکمت اور مصلحت کی ہی
اور بعد اسکی حق تعالی نی وحدانیت اور قدرت اپنی بیان کی اور بعد اسکی کہا
قولہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پس اس صورت مین معنی لا اکراہ
فی الدین کی مطابق قول پنجم کی نہایت مناسبت رکہتی ہین اور گویا کہ یہ آیتین ایک
سلک مین منتظم ہوتی ہین اور ثانیا اگر یہ معنی مراد نہ لیجئی تو تخصیص بلا مخصص لازم آئے

بنا بر مذہب اشاعرہ کی اور یہ خلاف اصل ہی اور ثالثاً اس وجہ سی کہ آیہ
لا اکراہ فی الدین کو تاویل کرنا بدون ضرورت اور دلیل قطعی کی قبول حق تعالی کے
کی لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ولقطعنا منہ الوتین
درست نہین اور معلوم ہی بنا بر مذہب اشاعرہ کی اس آیہ مین تاویل بہت لازم
آتی ہی بخلاف مذہب امامیہ کی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ہر کاہ اشاعرہ قائل
ہین کہ خالق افعال بندونکا خیر اور شر سی حق تعالی ہی پس اس صورت مین لامحال
اکراہ اور اجبار لازم آتا ہی حاصل انکہ حق تعالی فرماتا ہی لا اکراہ فی الدین
پس لابد کہ وہ تاویل کرین اس آیہ کو بخلاف امامیہ کی کہ بندونکو فاعل خیر و شر
اپنی افعال کا جانتی ہین پس اس صورت مین تاویل لا اکراہ فی الدین کی مطلقاً
اور اصلا لازم نہین آتی پس اگر کوئی کہی کہ اگرچہ یہہ آیہ بنا بر مذہب تمہاری کی تاویل نہین
کی جاتی لیکن مثلاً ختم اللہ علی قلوبہم کی اور اسی قبیل اور آیتونکی کہ جنسی خالقیت خدا کے
افعال بندونکا خیر و شر پر مفہوم ہوتی ہی لابد کہ تم اونکی تاویل کرو پس کہا جاویگا کہ جو
اسکا تحقیق ہی بتفصیل بار یل سی معلوم ہوتا ہی مگر باقی رہا یہہ امر کہ اوس مقام مین
[illegible] عدم تعلق ارادہ حق تعالی اور بکفر اور شرور کی مذکور ہوئی ہین پس
مقام مین دلیل قطعی عقلی اوپر عدم خالقیت حق تعالی کی افعال بندونکو کیا [illegible]
[illegible] ہوتی قول حق تعالی کی واللہ خالق کل شی کی پس دلیل یہہ ہی کہ اگر خالق افعال
[illegible] حق تعالی ہو جاوی کفر کا فر مخلوق خدا ہوا اس صورت مین باوجود مقابل ہونی لا یرضی
لعبادہ الکفر کی سخافت حق تعالی لازم آتی ہی اسو جہی کہ اولا خلق کفر کیا بعد

اسکی حکم ایمان کیا اور ثانیاً ظلم حق تعالی لازم آتا ہی اسو جہی کہ قتل انبیا اور اوصیا
اور زنا اور لواطہ اور شرب خمر ہر کاہ سبب یہہ امور مخلوق خدا ہون عذاب کرنا ان چیزونپر
بندونکو ظلم صریح ہی اور حق تعالی فرماتا ہی کہ لیس بظلام للعبید بخلاف مذہب امامیہ
کی کہ کسی طرحسی قباحت لازم نہین آتی ہی اور توضیح اسکی درصورت تمثیل یہہ ہی کہ اگر کسی
حکیم عاقل ہو کہ نادان اونکو پس مذہب امامیہ اور اشاعرہ سی حاصل ہوا ہوگی
اوسکی بیان کہتی کہ ایک بادشاہ ہو کمال قدرت اور شوکت مین اور نہایت
تسلط اور اقتدار مین اور ارادہ اوسکا متعلق ہو کہ امتیاز دیا چاہتی بندگان مطیع
اور بندگان عاصی مین اور وہ بادشاہ بنا بر اسکی چند بندونکو تنبیہ کرا اور اوسکی
کی کسی شخص کہ اپنی مالک محروسی روانہ کری اور ارشاد کری کہ جسی مملکت کے
ملکو دیں ہی لازم ہی کہ تم اوس عرصہ مین جاری دستورونکو فرازش اور [illegible] کو
اور منخذول کرنا اور لحاظ خاطر [illegible] رکھنا اور اوامر جاری بجالانا اور مناہی
باز رہنا اور زنہار نا فرمانی اور سرکشی اور عصیان نکیجیو اور اگر مطابق ہماری کہنی
کی عمل مین لاؤگی بانواع انعام اور خلعت فاخرہ سرفراز ہوگی اور اگر نافرمانی
اور سرکشی کروگی ہر چند بنا بر اسکی کہ ہماری شان نہین خلف وعدہ نہین [illegible]
ونکی بلکہ بواسطہ رسل اور رسایل کی تخویف اور تہدید اور یاد دہی کرینگی ہم
لیکن جسوقت کہ سال تمام ہوگا بانواع عقوبت اور ایذا عذاب مین مبتلا کرینگی ہم
پس یقین ہی کہ وہ حکیم بعد استماع اس حکایت کی لا بد ہی کہ کہی وہ بادشاہ جو
کمال عدالت اور خوبی کی معلوم ہوتا ہی اور بسط حسی [illegible] جلال اوسکا [illegible]

جو موت نہیں ہوتا ہی اور اگر اوس حکیم عاقل سی یہہ کہی کہ اس باتین کیا فرماتی ہی
کہ ایک بادشاہ ہو کہ شوکت اور اقتدار میں اوس کا مثل نہ ہو اور وہ اپنی بندوں
ارشاد کری کہ مین تمکو بہمہ وجوہ مجبور کرتا ہون اور جو افعال کہ بجا لاؤ گی سب کا
خالق مین ہون اور جس شخص سی کہ چاہونگا بدون رجحان کی امر خیر جاری کر
کی اصلا اوسکو اوس امر خیر پر قدرت اور اختیار نہیں ہی بلکہ وہ محل بیرا ہوگا
اور اوسکو بعوض امر خیر کی کہ فاعل اوسکا نہیں ہی بانواع انعام سرفراز کرونگا
اور خلعتہای فاخرہ عطا کرونگا اور جس کو چاہونگا بدون تقصیر کی بزور
شرور اور معصیت کو ہاتھ پر اوسکی جاری کرونگا اور روز قیامت خالق اون
کا مین ہون اور اوسکو بعوض ان امور بد کی بانواع عذاب مبتلا کرونگا اور
سعید امین خود ظالم نہیں ہون بلکہ اوس بندہ نی اپنی نفس پر ظلم کیا ہی
وہ حکیم عاقل یقینا کہیگا کہ یہہ بادشاہ ور نہایت ظالم اور جور ہی اور نہایت
اور کاذب ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا یعنی برتر ہی خدا اسی ساتھہ نہایت
بلندیکی اور معنی واللہ خالق کل شئ کی یہہ ہین کہ خالق کل شئ کا ہی خواہ بواسطہ ہو
اور خواہ بیواسطہ ہو پس خالق افعال بندوں کا حق تعالی بواسطہ ہی علاوہ یہہ کہ
بنابر مذہب اشاعرہ کی ہی عموم خالقیت حق تعالی باقی نہیں رہتی اسو اسطی کہ صفات
حق تعالی کو قدیم جانتی ہین اور زمانہ اوسکا حق تعالی کو نہین جانتی اور معنی ختم کی
یہہ ہین کہ حق تعالی الطاف اور توفیقات اپنا کہ جو مومن سی بجا لاتا ہی کافر وسی
باز رکہتا ہی کہ پہر توفیق اوسکو رغبت ہونیکی طرف امر خیر کی نہیں رہتی تکملہ در

ذکر کیا ہی وہ یہہ قولہ العروة الوثقی بارہ حرف مین اکبر ابجد سی جو تین سو قیہ ہوتی ہین نکلی ہی
یہہ عبارت حب امیر المومنین علی النبی صلوات اللہ علیہ اور بینات
اوسکی چارسی ایک ستہ ہوتی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت حب علی ابن ابیطالب
وصی نبی اللہ اور مجموع زبر و بینات کا اکبر ابجد سی پندرہ سو ہوتی ہین نکلی
اوسی یہہ عبارت حب النبی و علی والحسن والحسین و علی و محمد و جعفر
و موسی و علی و محمد و علی والحسن والمہدی قولہ الذین ... اوس حرف مین زبر اوسکی
چار سی ہوتی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت ... اقوام یتولون علیا والاولاد
اور بینات اوسکی یعنی ... ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی وہم
اقوام یحبون آل المصطفی قولہ الطاغوت ... حرف مین زبر اوسکی اکبر
چارسی ستاسی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی غاصب
حق آل الاحمد ... عدو ہم بینات اوسکی تین سی تیس ہوتی ہین نکلی ہی
یہہ عبارت وہم عدو آل العباء واولادہم

الم تر الی الذی حاج ابراہیم فی ربہ ان آتاہ اللہ الملک
[illegible]
اذ قال ابراہیم ربی الذی یحیی ویمیت قال انا احیی و
[illegible]
امیت قال ابراہیم فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق
... کہا ابراہیم نی ... سورج کو ... جانب مشرق سی

فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

پس لے آ تو اوسکو جانب مغرب سے پس حیران ہو گیا وہ شخص کہ کافر ہوا [illegible]

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ

گروہ ستمگاروں کو [illegible]

عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا

[illegible] بعد مرنی اوسکی کی

فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ

پس مار ڈالا اوسکو خدا نے سو برس [illegible]

يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ

ایکدن یا تھوڑا سا دن [illegible] سو برس پس دیکھ طرف

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَ

کہانی اپنی کی اور شراب اپنی کی کہ نہیں تغیر پایا ہی اور دیکھ تو طرف گدہی اپنی کی اور

لِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

[illegible]

ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

[illegible]

قَدِيرٌ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ

قادر ہی اور یاد کر جبکہ کہا ابراہیم نے پروردگار میرے دکھلا تو مجھکو کس طرح سے زندہ کرتا ہی مردوں کو

قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ

کہا خدا نے کیا نہیں ایمان لایا تو [illegible]

أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ

چار جانور کو پرندوں سے [illegible]

مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ

ان سے ایک جزو کو پس بلا اون کو آوینگی تیرے پاس دوڑتی ہوئی اور جان تو

ع أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

تحقیق خدا غالب ہی دانا حکمت ہی

ف اٰتٰہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ دلیل ہی دعوی حجت ابراہیم کی اور تقدیر اوسکی یہ ہی
لان اٰتٰہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ یعنی مخاصمہ اور منازعہ کیا نمرود نے ابراہیم سی درباب
پروردگار کنندہ اوسکی کی کہ میں رب ہوں اور یہ منازعت اسوجہسے تھی کہ دیا تھا اوسے
خدا نے ملک اور بادشاہی اور یہ منازعہ اوس وقت تھی کہ ابراہیم نے کہا کہ رب میرا
پروردگار ہی کہ زندہ کرتا ہی اور موت دیتا ہی کہا نمرود نے کہ میں زندہ کرتا ہوں
اور مارتا ہوں ایک زندانی کو طلب کیا اور اوسکو آزاد کیا اور کہا کہ زندہ کر دیا
اور دوسرے کو کہ بیگناہ تھا طلب کیا اور قتل کیا اور کہا یہ مارتا ہی اور گمان اوس
مردود کا یہ تھا کہ زندہ کرنا ساتھ معاف کرنیکی ہی اور مارنا سبب قتل کی ہی جاہل
وہ شقی نہ جانتا تھا کہ مارنا اور زندہ کرنا فعل خدا کا ہی اسوجہسے کہ زندہ کرنا اور
مارنا سبب تعلق حیات اور ممات کی ہی جسم میں اور یہ دونوں افعال بندی

نہین جیتا اور یا مزہ وہ جانتا تھا کہ یہ افعال بندے سے ہین ہیں لیکن کیا اونے اسلئے
وہلی الزام ظاہر ہوکی کہ حضار مجلس جان گئے کیا خوب ہی جواب دیا اسنے اور حضرت
ابراہیم کو ممکن تھا کہ جواب اسکا مزہ وکو دیتے لیکن معلوم کیا کہ جواب اسکا عوام
بخوبی ظاہر نہو گا لہذا اوہ حضرت نے اسکی جواب سے بلکہ ایسی دلیل سے اعتراض کیا
اور وہ دوسری دلیل کہ روشن تر تھی معرض اظہار مین لائے اور فرمایا بدرستیکہ
خدا آفتاب کو مشرق سے طالع کرتا ہی پس لا تو مغرب سے پس مبہوت اور حیران ہو
وہ شخص کہ کافر ہوا تھا یعنی مزہ وکو یارا طاقت جواب دینے کی نرہی اور مانند بیہوش
کی خاموش ہا شیخ حق مصنف مدارک کا کہ اہل سنت وجماعت سے تھے اس آیت
لکھتا ہی کہ یہ آیہ دلالت رکھتی ہی بطلان مذہب معتزلہ پر در باب اصلح کی اوپر کہ
معتزلہ موافق امامیہ کی قایل ہوتے ہین لہذا توضیح اور تحقیق اس مقام کی بوجہ احسن
جاتی ہی پس مخفی نرہی کہ مذہب امامیہ مین ثابت ہی کہ ہر فعل افعال حق تعالی سے
کمال حکمت اور مصلحت پر مشتمل ہی اگرچہ بعضے مواضع مین عقول بشری دریافت
سے عاجز ہوا اور دلیل اس دعوی کی یہ ہی کہ ہر گاہ ثابت ہوا ہی کہ حق تعالی علیم اور
حکیم اور غنی اور قادر تمام ممکنات پر ہی اور جو شخص کہ متصف بایں صفات ہو فعل
عبث یا قبیح اوس سے ممکن نہین ہی بلکہ جو چیز کہ کمال بہتر اور اصلح ہو اور کوئی مفسدہ
اوسمین متصور نہو ترک اوسکا اوس جناب سے شایان نہین ہی اور عقل مستقیم حاکم ہی
کہ فعل مین لانا اصلح کا عموما ہر شخص کی وہلی نہین ہی اس جہت سے کہ ممکن ہا اصلح کا
وہلی اوس شخص کی کہ جو بابت اصلح کی رکھتا ہو قبیح ہی اور اسیطرحسے کبھا اصلح کا

اوس شخص کی وہلی لایق خذلان ہو قبیح ہی اور اگر کبھی کوئی شخص کو کہ تمام عمر فقر و فاقہ
اور رنج سے گذری ہو اور راحت مین ہمیشہ خدا اوسکو عذاب کرے پس اس صورت مین
بجائے اصلح کی اوسکی حق مین کی اور یہ اعتراض اکثر لوگون مین جواب اسکا یہ ہے
کہ ہم کلیۃ عموم اصلح کی قایل نہین ہین چنانچہ ذکر کیا ہی کہ اگرچہ بسبب کفر وغیرہ کی
قابل خذلان ہو اصلح اوسکی حق مین ترک نہین کرتا اور دوسرا جواب یہ ہی کہ پیدا کرنا کافر کا
فعل خدا ہی اور پیدا کرنا فی نفسہ بہتر اور اصلح ہی اسو جہ سے کہ مستحق اوسکی
تحصیل ثواب اخروی ہی در حالت صحت نفس اور ہنوز مواقع دیگر کی پس اگر کافر
باختیار خود سعادت دائمی کو اختیار نکرے علیحدہ کرتا ہو تو اسکا خدا کو کس وجہ سے تعالی
مصلحت اور بہتری ہو گا اور وہلی تایید اس مذہب کی سوال اور جواب ابو الحسن
اشعری کا اپنے استاد ابو علی جبائی سے ذکر کیا جاتا ہی کہ تا بخوبی حقیقت اسکی ظاہر ہو اور
وہ یہ ہی کہ ابو الحسن اشعری نے اپنے استاد سے پوچھا کہ کیا فرماتے ہو درحق تین برادر
کہ ایک نے تمام عمر طاعت مین بسر کی دوسرا بھی معصیت مین تیسرا بھی صغر سن مین
وفات پائی ابو علی جبائی نے کہا کہ اول جنت مین ہو گا دوسرا عذاب دوزخ مین تیسرا
نہ ثواب دیا جاویگا اور نہ عقاب کیا جاویگا بعد اسکے اشعری نے کہا کہ اگر تیسرا کہے کہ مجھے
کس جہت سے حیات نہ دی کہ مین عمل صالح کرتا اور داخل بہشت ہوتا تو جبائی نے کہا کہ
حق تعالی اوسکو ارشاد کریگا کہ مین جانتا تھا کہ اگر زندہ رہیگا تو فسق اور فجور کریگا
لہذا تجھے حیات نہ دی پھر کہا کہ اگر دوسرا کہے اوسوقت کہ مجھے کیسواسطے صغر سن مین
موت نہ دی کہ مین دنیا مین گناہ نکرتا اور داخل نار نہوتا پس جبائی کہ جواب نہ پایا

اوس روز سی ابو الحسن اشعری مذہب اپنی استاد سی کہ معتزلی تہا دست بردار ہوا اور
ہر گاہ کہ یہ اعتراض مذہب امامیہ پر بہی لازم آتا ہی لہذا جناب والد ماجد علیین مکان
نی کتاب عماد الاسلام مین از طرف جبائی اسطرحسی جواب دیا ہی کہ جبائی کو منظور تہا
کہ کہتا جواب مین کہ حیات دنیا تمکو عبث تہا اسواسطی کہ تیری بہتری تہی موت مین مطلقا اور صلاح
مصلحت نہ واسطی تیری اور نہ واسطی غیر کی تہی لیکن واسطی شخص تیری کی پس اس
کہ مین جانتا تہا کہ تجہسی کفر سرزد ہوگا ولیکن غیر کی واسطی پس اس جہت سی کہ مین
جانتا تہا کہ تجہسی غیر کو فائدہ مقصود نہین ہی پس اس مقام مین اگر وہ کہی کہ پس
کسواسطی صغر سن مین موت نہ دی کہ مین آتش مین مغضوب ہوتا اوسوقت مین تو
کہ خدا ارشاد کری کہ میری علم مین گذرا تہا کہ تیری صلب سی اولاد صالح پیدا ہوگی
انتظام اکا اشعر کا ہوگا تو لیکن ہوتا کفر کا تجہسی ہر گاہ کہ باختیار تیری ہوا ہی مجہپر کیا
الزام ہی اور اگر کوئی اعتراض کری کہ بعضی کفار جنسی مین کہ اونکی ہونی مین کچہ
ظاہر نہوئی مثل فرعون وغیرہ کی جواب اسکا اسطرحسی دین گی ہم کہ مصالح صدہا
نہین مین تاکہ تم کہو کہ ہمین کوئی مصلحت پاتی نہین کی بلکہ افراد مصالح کی بیشمار ہین اور
دریافت ہونا مصلحت کا ہمکو مقتضی اسکی نہین ہی کہ واقع مین اصلا مصلحت ہو
بلکہ ہمکو وہ مصلحت نہ ہونا معلوم نہو لیکن اوسین فی نفسہ کوئی مصلحت ہو اور عقول بشر
دریافت اوسکی سی عاجز ہون اور علاوہ اسکی ممکن ہی کہ شاید مصلحت باقی رکہنی
فرعون مین یہ ہو کہ ہر گاہ اوسنی باختیار خود باوجود ظہور آیات کی کفر اختیار کیا
اوسی حال پر اوسکو چہوڑ دیا کہ اور طغیان اور سرکشی کری تا کہ مستوجب اکمل عذاب

کیا جاتی ہی اور احتمال یہ ہی کہ تا لوگ اور ہر گاہ امتحان اونکی وجود سی ہو کہ کون شکر
کرتی ہی عمل کرتا ہی اور کون نہین کرتا ہی اور احتمال یہ ہی کہ ہونا وجود ہون کا اور
اونکی کا عبرت ہو واسطی بنی آدم کی روز قیامت تک اور علاوہ یہ ہی کہ ہجرہ
کرنی عقول ناقصہ کی اون مصالحون کو کہ جو حق تعالی نی اوسین رکہی ہین لازم کرتا
اس امر کا کہ افعال حق تعالی تمام عبث اور خالی مصلحت سی ہین ظاہر ہوتا ہی کہ کمال
حماقت اور جہل سی ہی قولہ او کالذی یعنی آیا نہ دیکہا تو نی مرد صاحب بصیرت
مثل اوس شخص کی کہ گذرا اوپر قریہ کی در حالتیکہ گرا تہا بر سقفہا خود اور مراد
اوس شخص سی عزیر ہین اور معنی قریہ کی لغت مین جمع کی ہین اور دیہ کو قریہ اسواسطی
کہتی ہین کہ لوگ اوسمین جمع ہوتی ہین اور اس مقام مین مراد قریہ سی بیت المقدس
ہی کہ بخت نصر نی اوسکو خراب کیا تہا اور مراد علی عروشہا سی یہ ہی کہ چہتین
اون مکانونکی منہدم ہوکر گر پڑی تہین اور بعد اوسکی دیوارین اور لغت مین ہر مرتفع
کو عرش کہتی ہین مروی ہی کہ ہر گاہ عزیر کا گذر بیت المقدس پر ہوا در حالیکہ وہ
گدہی پر سوار تہی اور ہمراہ اونکی تہوڑی سی انجیر اور تہوڑا سا شیرہ انگور تہا
زندہ کریگا اوسکو خدا اور مراد زندہ کرنی قریہ سی آباد کرنا اور حیات دینا اہل
کا ہی پس وفات دی عزیر کو خدائی سو برس بعد اسکی زندہ کیا خدائی بعوث
اول کی اور منقول ہی کہ ہنگام وفات وقت چاشت تہا اور جس روز کہ زندہ
کیا بعد غروب آفتاب غروب ہوا تہا اور اوسوقت عزیر اپنی مٹی تہی اوسوقت
الی بحکم خدا اوپر ہا کہ لبثت یعنی کس قدر درنگ کی تمنی کہا کہ دیر کی میں

اور ہر گاہ کہ آفتاب غروب نہیں ہوا تھا بعد اسکے کہا کچھ کم دن سے فرشتہ نے کہا اسطرح
نہیں ہے کہ تم نے گمان کیا ہے بلکہ سو برس کا عرصہ ہوا ہے عزیر نے بعد اسکے دیکھا کہ آب
انگور کا اور طعام بطرز دیگر میں نہایت متعجب ہوئے مرتبہ دیگر فرشتہ نے کہا پس دیکھ تو
طرف کھانے پینے کی اور شیرہ انگور کی اصلاً بدلا اور سڑا نہیں ہوا اور یتسنّه
مشتق سنہ سے ہے اسی عالم یتغیر السنون یعنی نہیں متغیر کیا برسوں نے اوسکو اور نظر
کر طرف حمار کی کہ ہڈیاں اوسکی باقی ہیں اور گوشت اور پوست کہاں گیا ننشزها
معنی اسکے برابر ہمہ اوٹھانے کے ہیں یعنی کسطرح سے ترکیب دیتے ہیں بعضی کو اوپر بعضی کے
معنی اسکے برابر جلانے زندہ کرنے کے ہیں اور قرات اول حمزہ اور کسائی سے مروی ہے
اور قرات اول بنا بر اس قول کے ثم نکسوها لحما کے نہایت مناسب ہے پھر حال یہ ہے
کہ نظر کر تو طرف ہڈیوں اور گوشت کی کہ کسطرح سے ترکیب دیتے ہیں اور بعد اسکے
پہناتے ہیں لباس گوشت کو مروی ہے کہ عزیر ہڈیوں کو دیکھتے تھے اس اثنا میں ندا آئی کہ اے
گوشت و پوست ریختہ اور متفرق شدہ یکجا ہو فی الحال وہ اجزا مجتمع ہوئے اور صورت
دراز گوش ظاہر ہوئی اور حیات اوسکو دی اور بولنے لگا پس ہر گاہ عزیر نے ان
باتوں قدرت بطریق معاینہ اور مشاہدہ کے دیکھا کہا عزیر نے بدرستی کہ خدا اوپر ہر
چیز کے قادر ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ ہر گاہ عزیر دراز گوش پر سوار ہو کر اپنے گھر
کی طرف آئے دیکھا کہ دیوارہای خانہ خلاف عادت بلند ہوئی ہیں اور سرا پر اگندہ
دیکھی اور ایک جاریہ اونکی تھی کہ وقت جانے عزیر کی بیس سال تھی اور وقت مراجعت
کی ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی اور نابینا ہو گئی تھی اوس جاریہ نے پوچھا کہ کون ہے

دیتا ہے جواب میں عزیر نے کہا کہ یہ گھر عزیر کا ہے جاریہ نے کہا کہ ابھی اوسوقت عزیر روتی
تھی جاریہ نے کہا تو کون ہے کہ عزیر کو پہچانتا ہے حال آنکہ سو برس اونکو ہوتے ہیں کہ گم ہو گئے
ہیں اور کوئی شخص نام اونکا نہیں جانتا ہے کہا اونہوں نے کہ میں عزیر ہوں کہ حق تعالے
نے مجھکو سو برس موت دی تھی اور اب زندہ کیا ہے مجھکو جاریہ نے کہا [illegible]
نے کہا کہ وہ ہے پر تمہاری علامت کیا ہے عزیر نے دعا کی کہ وہ چشم اوسکی بینا
ہوئیں اور عزیر کو پہچانا اور کہا میں گواہ ہوں کہ تم عزیر ہو پس نزدیک بنی اسرائیل
کے گئی اور اس خبر سے آگاہ کیا وے متعجب ہوئے اور ملازمت عزیر کو آئے اور فرزند عزیر
سو برس کی تھی کہا اونہوں نے کہ عزیر کے دو شانوں میں ایک خال تھا مثل ستارہ
روشن کے مجھے اوسکو دیکھا عزیر نے جامہ اپنا اوٹھایا اور اوس خالکو دکھایا کہ
اوسوقت یقین ہوا کہ پدر اونکے ہیں بعد اسکے بنی اسرائیل نے کہا کہ بخت نصر نے توریت
جمع کر کے جلا دیا اور کوئی نسخہ اوسکا باقی نہیں رہا [illegible] درمیان [illegible] رکھا ہے کون ہے
اگر تم عزیر ہو تو توریت کو از بر پڑھو [illegible]
ساتھ ایک طرف [illegible] اور عزیر نے کہا اس [illegible] توریت اوسکو
یاد ہو گئی اور حق تعالے نے [illegible] توریت کو پڑھا
پڑھی [illegible] ایک حرف کی کمی [illegible] معلوم ہوئی اور جس وقت کہ عزیر
باہر گئے تھے پچاس سال کے تھے اور زن اونکی حاملہ تھیں اور ہر گاہ کہ عزیر آئے فرزند اون
سو برس کی تھی اور باپ پچاس [illegible] قال فخذ اربعة یعنی تو لے چار پرند کہ وہ
کبوتر اور مرغ اور زاغ اور طاؤس ہیں کر انکو قطع کر اور مخلوط کر پھر [illegible] ساتھ [illegible]

کی کی اور معنی صُرهُنّ کی قطع کرنیکی ہین موافق روایت ابن عباس اور سعید بن جبیر اور
حسن کی اور موافق روایت عطا اور ابن زید کی معنی ضم کرنی کی ہین آور سبب
سوال ابراہیم مین اختلاف واقع ہوا ہی بعضون نی کہا ہی مثل حسن اور قتادہ اور ضحا
ک کی آور مروی ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سی ہی کہ ابراہیم نی دیکھا کہ دریا کی کنارے
ایک بت مردہ لاشہ پڑا ہی اور درندے صحرائی اور ہوائی اور جانوران دریائی
گوشت اوسکا کہاتی ہین اوسوقت سوال کیا ابراہیم نی خدا سی کہ مین جانتا ہون
ای رب میری کہ تو جامع اس جیفہ کا ہی شکم ہائی درندہ اور پرندہ اور جانوران
دریائی سی پس دکہلا تو مجکو کس طرح سی زندہ کرتا ہی میت کو تا بچشم مشاہدہ کرون
اور ابن عباس اور سعید ابن جبیر اور سدی نی کہا کہ ایک فرشتہ نی بشارت دی
ابراہیم کو کہ تحقیق تمکو خدا نی خلیل قرار دیا ہی اور دعا کہ تم کرو گی قبول ہو
باینکہ اگر زندہ کرنی میتکی بہی دعا کرو گی خدا اوسکو حیات دیگا اوسوقت
ابراہیم نی سوال کیا خدا سی کہ زندہ کر مردیکو تا اطمینان قلب میرا ہو کہ مجکو خلیل اپنا
مقرر کیا ہی آور دعا میری قبول ہی اور محمد بن اسحاق بن یسار نی کہا ہی کہ سبب
اس سوال کا منازعہ نمرود کا ہی درباب زندہ کرنی کی دعوی کہ کہتا تہا اوسنی
کہ مین زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون چنانچہ ایک قیدیکو طلب کر کی چہوڑ دیا
اور ایک انسان بیگناہ کو قتل کیا اور کہا کہ جلانا اور مارنا یہ ہی اوسوقت مین
ابراہیم نی کہا کہ یہ زندہ کرنا نہین ہی اور خدا سی سوال کیا کہ دکہلا مجکو کس طرح سی
زندہ کرتا ہی تو مردیکو کہ زندہ جانی زندہ کرنیکو آور مروی ہی کہ قصہ وعدہ خلیل

کا کیا تہا اگر زندہ نہ کریگا خدا اس حیثیت سی کہ مین بمشاہدہ چشم دیکہون پس اوسوقت
ابراہیم نی کہا کہ ای رب میری دکہلا تو زندہ کرنیکو تا اطمینان قلب ہو کہ وعدہ
مجہی قتل نکریگا اور بعضون نی کہا ہی ابراہیم علیہ السلام نی چاہا کہ زندہ کرنیکو بچشم
سر دیکہون مین کہ خاطر میری وسواس شیطانی سی مطمئن رہی ہر چند علم زندہ کرنی
مونی کو باستدلال اور برہان جانتا ہون مین اور صاحب مجمع البیان نی حکم
قوی تر اقوال کا شمار کیا ہی اور راقم ناقص مین تقویت قول محمد بن اسحاق کی کی
معلوم ہوتی ہی وجہ مناسبت مقام کی خصوصاً بلحاظ اسکی کہ انبیا کو وسواس
شیطانی لاحق نہین ہوتا کہ اطمینان قلب اوسکی سی حاصل کرین منقول ہی
کہ ابراہیم علیہ السلام نی پرندونکو ذبح کیا اور تمام اجزا اونکی پارہ کئی اور باہم
ملائی اور بعضون نی کہا کہ ہاون مین خوب کوٹ کیا اور چار پہاڑونپر رکہا
اور سر اونکی ہاتہ مین لئی رہی اور آواز دی کہ ای کبوتر اور ای طاوس
اور ای زاغ اور ای مرغ آؤ بطرف میرے پس فرمان خدا سی
ہر ایک کی جدا ہوتی اور اپنی سرون سی ملی اور زمین پر دوڑتی
کہ ابراہیم انکی ساتہ اونکی سرکی [illegible]

مَثَلُ الَّذِینَ یُنفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ
مثل اون لوگون کی کہ صرف کرتی ہین مالہائی اپنی کو بیچ راہ خدا کی مانند مثل دانہ کی ہی کہ اوگائی
سَبْعَ سَنَابِلَ فِی کُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضَاعِفُ لِمَنْ
سات خوشون کی بیچ ہر خوشہ کی سو دانہ ہین اور خدا زیادہ کرتا ہی واسطی جس

يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ قَوْلٌ
مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ
حَلِيمٌ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ
الْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ
وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ○ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ

ابتغاء

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ
أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ
وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ
نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ

نوع واسع علیم یعنی خدائی بسیار بخشش ہی کہ بعوض ایک درہم کی سات سو در
زیادہ اسی عطا کرتا ہی اور دانا ہی دینی والوں کو اور قدر دینی کی ضعاف کسی مردی ہی
کہ جو شخص کہ دنیا میں ایک چیز دیوی بعوض اوسکی دس سی سات سو تک عطا کرتا ہی بلکہ
زیادہ اسی سی اور بیچ آخرت کی بعوض ایک کی دو ہزار عطا کرتا ہی خبر صحیح میں وارد ہے
کہ ایک روز امیر المومنین صلوات اللہ علیہ حجرہ فاطمہ علیہا السلام میں داخل ہوئی اور ملاحظہ
کیا کہ حسنین علیہم السلام کو سلاتی ہیں اور جناب خابت گرسنگی سی آرام نہیں

مین جناب خطر کی کہا کہ یابن عمر میری دشمنی ان دونو فرزندون نی کچھہ کہا یا نہیں ہی
اور بہت فکر مشکل آرام نہیں کرتی مین جناب امیر صلوات اللہ علیہ اپنی لائی اور
نزدیک عبد اللہ عوف کی گئی ایک دینار قرض لیا اوس عبد اللہ نی کیسہ زر کہ
اوسکی سو دینار تہی پیشکش کی اور عرض کی کہ قبول فرمائی اوس جناب نی فرمایا کہ تو
ہرگز مین نہ لونگا اور قبول کرونگا مین اس جہت سی کہ سنا ہی مینی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی
کہ ہاتہہ دینی والی کا بہتر ہوتا ہی لینی والی سی اور مین نہیں چاہتا ہون کہ کسی کی مجھہ پر منت
یا احسان ہو لیکن ایک دینار مجھی قرض دی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی
ثواب صدقہ کا دس برابر ہی اور ثواب قرض کا اٹھارہ برابر پس ایکدینار اوس
سی قرض لیا اور متوجہ بازار ہوئی کہ تا واسطی اولاد امجاد اپنی کی کچھہ مول لین مقداد
کو دیکھا کہ سر راہ بیٹھی ہین حضرت نی فرمایا کہ ایسی ہوائی گرم مین کسو اسطی یہان بیٹھی
عرض کی کہ چار دن ہوتی ہین کہ کہانا مینی نہیں کہایا ہی اور بی طاقت ہو کر گہر سی باہر
آیا ہون کہ کچھہ سد رمق حاصل کرون اوس جناب نی دینار اوسکی حوالی کیا اور فرمایا
کہ تم اسکی سزاوار ہو اسواسطی کہ تین روز ہوتی ہین انکو چار دن کہ کہانا نہیں کہایا
مقداد نی اوسکو لیا اور امیر المومنین طرف مسجد ہی کی تشریف لائی حق تعالی نی یہہ
آیہ کو شان اونکی مین نازل کیا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
یعنی باوجود اس بات کی کہ آپ نہایت احتیاج اور فاقہ مین تہی غیر کو اپنی اوپر اختیار
کرتی مین تنبیہ حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ یہہ آیہ
منسوخ ہوئی ہی اول یہہ حکم جایز تہا اور مردمان اوس زمانی کو عمل کیا تہا ان

اس گروہ کی ثواب حاصل ہوا اور بعد اسکی خدا نی منع کیا اس سی واسطی ترحم کی اوپر لڑکون کی
اور بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہی وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا
وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا حاصل یہی ہی کہ یہہ مین وہ لوگ کہ مالکو صرف کرتی ہین
اور حد اعتدال سی باہر نہیں جاتی اور کمی صرف کرنی مین تنگی بہی نہیں کرتی ہین اور
درمیان ان دونو حالت کی میانہ روی اختیار کرتی ہین سابق آیہ سی خلاف اسکا
کہ معلوم ہوتا ہی روز دیگر امیر المومنین علیہ السلام مسجد مین بیٹھی تہی کہ ایک اعرابی شتر پر
سوار آیا اور کہا پرانی زرہ کو دیا اور فی الحال غایب ہوا حضرت اوسکو لیکر حجرہ
پیغمبر خدا کی آئی اور صورت واقع کو بیان کیا رسول اللہ نی زرہ کو کہولا اور ملاحظہ
کیا سات سو دینار زر سرخ تہی فرمایا کہ ای علی اوس اعرابی کو پہچانا تہی علی نی
عرض کیا مین نہیں پہچانا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ وہ جبرئیل تہی
کہ حق تعالی نی اوسکو حکم کیا کہ ایک گنج کو خزانہ ہای دنیا سی اوٹہا کر تمکو دی بعوض اوس
دینار کی کہ مقداد کو دیا تہا تم نی اور یہہ عوض دنیا مین تہا اور آخرت مین عوض اوسکا
نعمتہای چند در چند تمکو عطا کریگا کہ کسی چشم نی نہ دیکہا ہوا اور کسی گوش نی نہ سنا ہوا اور
کسی کی خاطر مین خطور کیا ہوا امیر المومنین صلوات اللہ نی فرمایا کہ رسول نی فرمایا ہی کہ
اور رسول خدا نی مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ ... أَذًى کی
یعنی درویش کو وقت صدقہ دینی کی بہتر ہی بافعل جیسی بلند روترشی کی اور اظہار آزار
رنجیدہ کرنا ہی پس ایسی صورتین مین واسطی دینی والی کی ثواب ہی نزدیک رب اپنی کی
اور نہ خوف ہی کہ شاید ثواب کم ہو جاتی اور نہ وہ غمگین ہوتی مین فوت ہونی ثواب

اور وہی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی کہ جس شخص نی کہ منت رکہی صدقہ دینی مین حق تعالی
اوس سی کلام نہین کرتا ہی اور بنظر رحمت نہین دیکہتا اور گناہ اوسکی امرزیدہ نہین ہوتی
اور جو منت رکہنی سی پرہیز ہے تعریف اور ثنا کی ہی فقیر سی اور اسی واسطی حق تعالی نی شان
امیر المومنین اور فاطمہ اور حسنین مین وقتی کہ تصدق کیا تہا مسکین اور یتیم اور اسیر
کی تفصیل حکایت فرماتا ہی **لا نرید منکم جزاء ولا شکورا** یعنی نہین ارادہ کرتی ہم تم سی
جزا کو اور نہ شکر گذاری کو **قولہ غنی** یعنی حق تعالی بی نیاز ہی صدقہ دینی اون لوگون سی
کہ منت رکہتی ہین اور آزار دیتی ہین فقیر کو اور بردبار ہی کہ تعجیل نہین کرتا ہی عقوبت
منت رکہنی والون کو اور آزار دینی والون کو خبر مین وارد ہی کہ حضرت امیر المومنین
اور حضرت خضر سی ملاقات ہوئی جناب امیر نی خضر سی کہا کہ سخن حکمت کہو یا مین یاد
خضر نی کہا کسقدر خوب ہی شفقت اور مرحمت تونگرون کی درویشون پر جہت رغبت ثواب کے
امیر المومنین نی فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ اس سی زیادہ وکیا بہتر ہی حضرت خضر نی کہا کہ نہین
جانتا ہون جناب امیر نی فرمایا کہ نیکو تر اس سی تکبر درویشون کا ہی تونگرون پر جہت اعتماد
اوپر خدا کی اور منت نہ رکہنا تونگرون سی **قولہ صلدا** یعنی وہ پتہر کہ خالی اور پاک ہو گرد
اور خاک سی اور صفوان وہ پتہر ہی صاف ہو کہ اوپر اوسکی خاک جمی ہو پس صفوان
کو تشبیہ دی ہی منت سی اور خاک سی کہ اوسپر جمتی ہی نسبت دی ہی اون نفقون کو
کہ بہہ گئی ہی اور ہر گاہ کہ قطرات باران [illegible] سحاب [illegible] بانی ہی
ہوتی ہین اثار اون منفقون کی محو ہو جاتی ہین اور مثل سنگ بیجا صلی کی رہ جاتی ہین
اور تمام اعمال اہل ریا کی اسی طرح پر ہین **قولہ لا یہدی القوم الکافرین** یعنی کسی

نہین ایک یہ ہی کہ خدا لطف نہین کرتا ہی ساتہہ کفار کی کہ بوجہ اکراہ و اجبار اونکی گردن
اسواسطی کہ یہ منافی حکمت کی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ثواب نہین دیتی جاتی کفار
اوپر اعمال اپنی کی اور جہت کفر کی کہ وہ مانع ثواب کا ہی اور جس نہین ثواب دیتی کی
اسواسطی کہ مانع ثواب کا کہ کفر ہی نہین پایا جاتا ہی ایمان اور تیسری وجہ یہ ہی کہ
یہ ہین کہ نہین ہدایت کرتا خدا کفار کو طرف جنت کی سبب اعمال [illegible]
کہ نہین عطا کرتا کفار کو وہ الطاف اور توفیق کہ مومن کو عطا کرتا ہی **قولہ وتثبیتا من انفسہم**
جس شخص نی کہ مال کی اسواسطی رضا خدا کی [illegible] بعض نفس ہی کو جس شخص نی مال
اور روح دونو کا دیا تمام نفس اپنی کو ثابت کیا اور بعضی کہتی ہین کہ مراد تثبیت سی تصدیق کرنا ہی اسلام اور
تحقیق جزا کی یعنی واسطی تصدیق کی اسلام اور قوت یقین اور بصیرت کی اور تحقیق معانی جزا اور جو عوض
نفقہ دینا ہی اوسکا قصور الٰہی سی **قولہ فطل** یعنی پہنچا ہی اوسکو باران ضعیف
کہ قطرات اوسکی چہوٹی ہوتی ہین کہ کافی ہوتا ہی واسطی [illegible]
اون لوگون کی پاک اور پاکیزہ اور ساتہہ شہرت و ثنا کی مین نزدیک خدا کی اور کسی وجہ سے
ضایع نہین ہوتی ہین اگرچہ باران متفاوت ہو کی اور زیادتی مین اسواسطی کہ حق تعالی
تفضل اپنی اوسکو زیادہ کرتا ہی **قولہ فاحترقت** یعنی وہ باغ جل جاتا ہی بسبب
باد سموم کی اور صاحب متحیر اور مغموم ہوتا ہی غرض اس سی تمثیل حال اوس شخص
کی ہی کہ اعمال نیک کرتا ہو اور اوسکو ریا باطل کرتا ہو ساتہہ حال اوس شخص کی
کہ باغ پر میوہ رکہتا ہو کہ معیشت اوسکی اوسپر موقوف ہو اور بعد اوسکی باد سموم سی
اور اوس باغ کو نابود کری اور صاحب اوسکا فوت ہو اونکی [illegible]

يا ايها الذين امنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم ومما اخرجنا

[illegible]

لكم من الارض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم

[illegible]

باخذيه الا ان تغمضوا فيه واعلموا ان الله غني حميد

[illegible]

الشيطان يعدكم الفقر ويامركم بالفحشاء والله يعدكم

شیطان وعدہ کرتا ہی تمکو محتاجی کا [illegible]

مغفرة منه وفضلا والله واسع عليم يؤتي الحكمة

بخشش کا [illegible]

من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا

جس شخص کو چاہتا ہی اور جس شخص کو دیا حکمت [illegible]

وما يذكر الا اولوا الالباب وما انفقتم من نفقة او نذرتم

[illegible]

من نذر فان الله يعلمه وما للظالمين من انصار ان تبدوا

[illegible]

الصدقات فنعما هي وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو

صدقوں کو [illegible]

خير لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم والله بما تعملون خبير

[illegible]

ليس عليك هداهم ولكن الله يهدي من يشاء وما تنفقوا

[illegible]

من خير فلانفسكم وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله

[illegible]

وما تنفقوا من خير يوف اليكم وانتم لا تظلمون للفقراء

[illegible]

الذين احصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في

[illegible]

الارض يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف تعرفهم

[illegible]

بسيماهم لا يسئلون الناس الحافا وما تنفقوا من خير فان

[illegible]

الله به عليم ع ربع

[illegible]

فائدہ ومما اخرجنا لکم یعنی جو چیز کہ ہم نکالتی ہیں واسطی تمہاری زمین سی شل ان
غلہ کی اور میوہ کی کہ زکوۃ اسمین واجب ہی اور شل معادن کی کہ اسمین خمس واجب ہے

منقول ہی کہ ایک بیاض انصار بوقت رسیدہ ہونی خرموں کی جو خرمی کہ پختہ اور تر و تازہ
ہوتی تہی مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین ایک گوشہ مین رکہتی تہی تا فقرا اور محتاج
اوسی کہاوین ایک روز ایک مالدار دنیا دوست نی ایک صاع خرما کہ [illegible]
رکہتی تہی اور خبیث اور بد تہی اوس متاع خالص مین رکہہ دی لہذا حق تعالی نی
اس حرکت سی منع کیا وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ الآیہ وَمَا يَذَّكَّرُ
إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ اس آیہ سی صریح معلوم ہوتی ہی صاحبان عقل کی کہ بار عقل
حسن و قبح اشیا کی معلوم ہوتی ہین اور یہ خلاف مذہب اشاعرہ کی ہی کہ وہ
قایل ہین کہ حسن اور قبح کسی چیز کا عقل سی معلوم نہین ہوتا اور ہر کاہ کہ یہ مقام
تفصیل طلب اور کثیر الفایدہ ہی بلکہ اکثر امور دین موقوف اسپر ہین لہذا ادلہ
طرفین مع رد و قدح کی بیان کی جاتی ہین تا حقیقت مذہب امامیہ کی روشن اور
ظاہر ہو پوشیدہ نرہی کہ معنی حسن اور قبح عقلی کی یہ ہین کہ ہر فعل کہ جو
کہ وہ فعل موصوف ایسی صفت سی ہو کہ ہر کاہ حکیم دانا کو علم اوس صفت کا حاصل
ہو اوس وقت مین اوس سی نفرت کری اور معنی حسن کی خلاف اسکی ہین اور
اس معنی مین درمیان اشاعرہ اور امامیہ کی نزاع واقع ہی دلیل امامیہ کی یہ
کہ بداہت عقل معلوم کرتی ہین بہتری اور حسن راست گوئی کو کہ نفع دیتی ہو اور
انصاف کرنا بلاریب نیک ہی اور اسیطرحسی رد کرنا امانت کا اور نکالنا غریق کا
خصوصا وقتیکہ غریق جلا او صلا اور صلحائی مومنین سی ہو اور بعد نکالنی والی کو
خوف ضرر نہو اوسکی نکالنی سی اور اسیطرحسی بدی ظلم اور دروغ او جہل کی

اور

اور قتل انبیا کا اور تحقیق کرنا [illegible] درمیان آسمان اور زمین کی معلوم
ہوتی ہی اور حکم [illegible] فرق نہین معلوم ہوتا ظاہر ہوتی حسن و قبح ان امور
مین اور دیگر بدیہیات جلی اور روشن مین مثل شیرین ہونی اور ترش ہونی
چیز کی یا گرم ہونی یا بارد ہونی کسی چیز کی پس جو شخص کہ امور سابقہ کی حسن و قبح
کا منکر ہو اور حقیقت منکر ترش ہونی اور شیرین ہونی چیزونکی [illegible]
کی ہو اور وہ سوفسطائی ہو کہ مذہب انکا یہ ہی کہ جمیع امور جو اس ظاہر مین
ہوتی ہین ممکن ہی کہ خلاف مظنون ہمارے کی ہون مثلا آتش کہ وہ از طرف خود
نہین جلاتی ہی بلکہ واہمہ ہمکو جلا دیتا ہی پس ہر کاہ کہ وہ سوفسطائی ہو
قابل خطاب عقلا نہ ہو اور دوسری دلیل یہ ہی کہ اگر تمام افعال مساوی ہون اور
رجحان کسی کی کسی مین نہو پس منع کرنا خدا کا بعضی سی اور حکم کرنا بعضی کا ترجیح
بلامرجح کا ہی اور در مقام خود باطل کیا گیا ہی اور دلیل تیسری یہ ہی کہ اگر
عاقل نی ایک صحرا مین نشو و نما پائی ہو اور کانی کوئی شرع شرعہای پیغمبرونسی
نہ پہنچی ہو اور کوئی احکام گوش زد اوسکی نہوا ہو پس اگر کوئی اوس سی پوچہی
کہ دو امر مین تمکو اختیار دیا ہی جسکو چاہی اختیار کر ایک یہ ہی کہ راست گوئی کو
پیشہ اپنا کر اور ایک درہم لیکو دیجاوے اور دوسرا یہ ہی کہ کذب اور دروغ کو شعار
کر اور ایک درہم لیکو [illegible] اس صورت مین یقین کلی ہی کہ امر اول کو اختیار کریگا
اور دوسری کو ترک کرے پس اگر عقل حاکم بقبح دروغ اور حسن صدق کی نہین ہوتی
بسبب اوسکی اختیار اوسکو دو امر مین حاصل ہوا اور صدق کو اختیار کیا [illegible]

یہہ ہی کہ اگر حسن اور قبح عقل سی دریافت ہنوا اور منحصر شرع مین ہو یعنی فقط شرع سی
حسن اور قبح معلوم ہوتا ہو تو جائز ہی کہ کوئی امر حق تعالی سی قبیح اور ہم ہو جیسی
اظہار کرنا معجزات کا پیغمبران جھوٹی کی ہاتھہ پر تو قبیح نہوا اور فرق ہی کا ذب اور صادق
مین نرہی اور راستی سد باب نبوت لازم آتی ہی اور دلیل پنجم یہہ ہی کہ اگر حسن اور
قبح منحصر شرع ہو پس جہان وعدہ و وعید خدا پر ہیکا اسواسطی کہ ہر کا خلف وعدہ
عقلا قبیح نہوا پس اگر حق تعالی خلف وعدہ کری تو کچھہ قبیح نہوا محال اور مخالفین کی
ایک دو دلیل پر کہ نہایت متین اور ستہوار ہین بمقتضای اینکہ مشتی نمونہ از خروارے
اکتفا کیا جاتا ہی ساتھہ جواب اوسکی کی اول یہہ ہی کہ اگر حسن اور قبح عقلی ہو جاوی تو
حق تعالی تکلیف بمحال نکرتا مال آنکہ تکلیف بمحال کی ہی اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے
کہ جو چیز کہ علم حق تعالی مین ثابت ہی ہونا اوسکا واجب اور لازم ہی اور جو چیز کہ
نہین ہی محال ہی ہونا اوسکا او تحقیق علم حق تعالی مین گذرا ابتا کہ ابولہب ایمان نہ
لاویگا اور باوجود اسکی تکلیف بایمان کی اور اسیطرحسی سارے کافر ہیں کہ علم حق تعالی
مین گذرا ابتا کہ ان تکلیفوں کو مکلف نکرین کی جواب اسکا یہہ ہی کہ تکلیف ایمانی ابولہب کو
تکلیف بمحال نہین ہی اسواسطی کہ علم تابع معلوم کی ہوتا ہی اور حکایت کرنیوالا او
اوپر مرتبہ علم کا بعد مرتبہ معلوم ہی اور معلوم اصل ہی اور علم تابع اوسکی ہی اور
یہہ کلیہ تمہارا اشتباہ ہوا ہی در باب فعل حق تعالی کی اسواسطی کہ علم ہر فعل اپنی کا
قبل اوس فعل سی رکھتا ہی پس لازم ہوا یہہ کہ چاہیئی کہ حق تعالی اپنی افعال مین مضطر ہو
حال آنکہ وہ قائل ہین کہ حق تعالی فاعل مختار ہی پس جو جواب اسکا اشاعرہ دین کی

وہی جواب در باب افعال بندگان کہین کی ہم اور واسطی توضیح اس مطلب کی ایک مثال
بیان کی جاتی ہی کہ علم کو بجای آئینہ بشر کی تصور کیا چاہیئی اور معلوم کو بجای صورتکی
پس جو شخص کہ صورت مین ہو گا وہی آئینہ مین نظر آویگا اسیطرحسی جو چیزکی اور معلوم
کہ معلوم مین ہو کی بیچ علم کی وہی تصور ہو گی نہ یہہ کہ جو آئینہ مین نظر آتی ہی بعینہ شخص
کا صاحب صورت مین ہوا ہو مثلا یہہ کہ آئینہ مین دریافت ہوا کہ زید آنکھہ مین نہین رکھتا
ہی پس یہہ نظر نہ آنا آنکھوں کا باعث کوری زید نہین ہوتا بلکہ کوری اوسکی کہ حقیقت
حقیقت تہی باعث نہ دکہنی چشمون اوسکی کی آئینہ مین ہوئی ہی دلیل دوسری
مخالفین کی یہہ ہی کہ اگر ظلم قبیح ہو پس ہو سی اوسکی یا نظر بمحض ذات فعل سی
یا نظر بصفات اوسکی سی ہی کہ اوسین موجود ہین اور یا نظر ساتھہ ان صفتوں کی
کہ اوسین موجود نہین ہین یا نظر ساتھہ مجموع دونو صفتوں کی ہی شق اول پر لازم آتا ہے
کہ تمام افعال قبیح ہون اسواسطی کہ حقیقت فعل ہونی سی تمام افعال اپنی ذات مین
برابر ہین پس اگر ایک فعل قبیح ہو تو چاہیئی سب فعل قبیح ہون اور دوسری شق مین
یہ کہا جائیگا کہ یہہ صفات لازم ہین یا کبہی جدا بہی ہوتی ہین اگر اختیار لازم ہونے
صفاتکا کرو پس وہی اشکال سابق جاری ہوتی ہی یعنی ہر گاہ کہ لازم ہونا
صفاتکا اختیار کیا گیا پس چاہیئی سب افعال کو لازم ہو تو چاہیئی سب افعال
قبیح نہین اور اگر اختیار جدا ہونی صفاتکا کیا جاوی کسی وقت مین پس اس صورت مین
لازم آتا ہی کہ ظلم بوقت عارض ہونی صفت کی قبیح ہوا اور ہونی اوس صفت کے
نیک ہوا اور اسکا کوئی قائل نہین ہی کہ ظلم ایکوقت مین قبیح اور ایک وقت مین

احسن ہی اور تیسری شق پر لازم آتا ہی کہ امر عدمی علت ثبوتی کا ہو یعنی نہ ہونا صفت کا امر
ہی علت ہو اوسی فعل کا کہ امر ثبوتی ہی اور یہہ امر ممکن نہین ہی اسواسطی کہ جو چیز کہ
ہو گی علت ہستی دوسری کی نہو گی اور شق چہارم پر لازم آتا ہی کہ امر عدمی جز علت کا
ہو اور یہہ بھی باطل ہی جواب اول سی یہہ ہی اختیار شق اول کیا ہمنی کہ بعضی افعال کی
حیثیات ذاتی ہی ہین اور اس صورت مین لازم ہوتی ہی تمام افعال کی ہم نہین کہتی ہو
در حقیقت خلو کی مختلف ہوتی ہین اور ہر کا مکہ حقیقتین مختلف ہین پس ایک فعل کی ہو
دوسری فعل کی لازم نہین آتی ہی اور جواب دوسری شق کا یہہ کہ اختیار شق دوسری کو کیا ہمنی اور
قائل ہوتی ہین ہم ساتہہ زائد ہونی صفت کی اور کوئی اشکال صحیح تجہ لازم نہین آتی اسواسطی کہ ہر
افعال مختلف ہین پس صفات لازمہ ہر فعل کی بحسب حقیقت اوس فعل کی مقتضی حسن یا قبح
ہو گی اور جواب تیسری شق سی یہہ ہی کہ اختیار کیا اوسکو ہمنی اور اوسکی قائل نہین ہین ہم کہ قبح
امر وجودی ہی تا تم کہو کہ امر عدمی علت امر وجودی کا ہوتا ہی بلکہ قبیح وہ چیز ہی کہ کرنا اوسکا
سزاوار ہی عاقل اور قادر کو اور چوتھی شق سی جواب یہہ ہی کہ اختیار شق چہارم کیا ہمنی اور
بطلان اس امر کا کہ امر عدمی جز علت وجودی کا ہو مسلم نہین کہتی ہم بلکہ جائز ہی کہ امر عدمی جز
علت تامہ موجود کی مثل اسکی کہ نہونا مانع کا جزو علت تاثیر موثر تام کا طرف موقوف یعنی ہوا اور
اوسکا نام ومایانا لا یستطیعون یعنی بواسطہ مشغول جہاد یا سایر طاعات کی طاقت
نہین رکہتی زمین مین چلنی کی تجارت اور طلب رزق کی اور وارد ہی وہ مہاجرین فقرا جناب
شخص کی مثل عمار اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان وغیرہ کی کہ مدینہ مین ایک
منزل رکہتی تہی کہ اوسکو بسر کرین بلکہ مسجد پیغمبر مین کہ صفہ نام اوسکا ہی مسکن اونکا تہا

اور ایسو ہی انکو اصحاب صفہ کہتی ہین اور انکو ملازمت پیغمبر خدا مین مشغول
رہتی تہی اور نظر التفات کسب غیرہ پر نکرتی تہی اور نہ کسی سی سوال کرتی تہی اسی
جہت سی حق تعالی نی بیان کیا ہی یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ یعنی نادان
اونکو غنی جانتا ہی اونکو مرو مان غنی بسبب باز رہنی کی سوال سی اور پہچانی
تو انکو ای محمد ساتہہ نشان اور علامات اونکی کی کہ وہ زردی رنگ اور
ضعف بدن اور خشکی پوشش ہی اور وہ ایسی ہین کہ نہین سوال کرتی ہین لوگو
ور حالت کہ الحاح کرنی والی ہون اور بعضون نی کہا ہی کہ اصلا اور مطلقا نہین
سوال کرتی ہین ابن عباس سی مروی ہی کہ ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ اصحاب صفہ پر گذری اور فقر اور مسکنت اونکی دیکہکر فرمایا کہ جو شخص امت
میری سی اس حال پر ہو کہ جیسی تمہارا حال ہی سزاوار ہی کہ وہ خورسند ہو کہ رفقا
جنات بہشت مین ہمسایہ میری ہو گا اور منقول ہی کہ فقرا اصحاب جنات مین
حاضر ہون گی اور فرشتی کہین گی کہ حساب گاہ مین آؤ تا حساب تمہارا
لیا جاوی جواب مین کہین گی کہ ہمین اسقدر نہین دیا کہ حساب اوسکا دیوین پس
بیحساب انکو داخل بہشت کرین گی قبل از تونگروں کی قبل یعنی پانسو برس کی
تکملہ در رکوع پنجم یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَشَاءُ سترہ حرف ہین ہر ایک کی
تین سی ستائیس موتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وہی طاعة اللہ والنبی
الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
وہ لوگ کہ دیتی ہین اموال اپنی کو ساتہہ رات اور دن کی بیچ پوشیدگی کی اور آشکار

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ثواب اونکا ہی نزدیک پروردگار انکی اور نہیں خوف ہی اوپر انکی اور نہ وہ غمگین ہونگے

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

وہ لوگ کہ کھاتے ہیں سود کو نہیں قایم ہونگے وہ مگر جیسا کہ قایم ہوتا ہی وہ شخص

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ

کہ گراتا ہی اوسکو شیطان از جہت مس کرنیکی یہ عذاب بسبب اسکی ہی کہ وہ لوگ کہا اونہوں نے [illegible] بیع

مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ

مانند سود کی اور حلال کیا خدا نے فروخت کو اور حرام کیا سود کو پس جسکو پہنچی نصیحت

مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ

[illegible] پس واسطے اوسکی ہی جو کچھ کہ گذرا اور امر اوسکا [illegible] طرف خدا کی ہی اور جس نے پھر کیا

فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَمْحَقُ اللَّهُ

پس وہ لوگ [illegible] آتش میں کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے [illegible]

الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝

سود کو اور زیادہ کرتا ہی صدقوں کو اور خدا نہیں دوست رکھتا ہر ناشکر گنہگار کو

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ

تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے نیکیاں اور برپا کیا نماز کو اور

آتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

دیا اونہوں نے زکوٰۃ کو واسطے انکی ہی ثواب [illegible] نزدیک رب اونکی اور نہ خوف ہی اور نہ [illegible]

وقف لازم

لَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا

اور نہ وہ غمگین ہونگے ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو ڈرو تم خدا سی اور ترک کرو

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا

او جو کچھ کہ باقی رہا ہی سود سے اگر ہو تم ایمان لانی والی پس اگر نہ کرو گے پس [illegible]

بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ

ساتھ جنگ کی خدا سے اور رسول اوسکی [illegible] اور اگر توبہ کرو گے تم پس واسطے تمہارے ہی اصل مال تمہارے

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ

نہ ظلم کرو گے تم اور نہ ظلم کیے جاؤ گے تم اور اگر ہو صاحب تنگی کا پس مہلت [illegible]

مَيْسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

فراخی تک اور صدقہ دینا تمہارا بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

اور ڈرو اوس دن کو کہ بازگشت کیے جاؤ گے تم بیچ اوسکی طرف خدا کی پھر تمام دیا جاویگا ہر کسی کو جو کچھ کہ کمایا ہی

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ ع

اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے

ابن عباس سی منقول ہی کہ یہ آیۃ نازل ہوئی ہی حق علی ابن ابیطالب علیہ السلام میں کہ
پاس اونکی چار درہم تھی ایک دن کو تصدق کیا اور ایک شب کو اور ایک کو
پوشیدہ اور ایک کو ظاہر اور یہ ابی جعفر اور ابی عبداللہ سی مروی ہی اور بعض
تفاسیر میں بعد اس مضمون کی یہ منقول ہی کہ ہر گاہ یہ عمل سید اوصیا سی اس نہج

صادر ہوا اور سید انبیا آگاہ ہوئی استفسار کیا کہ اسی عمل باعث کیا ہی کہ اس پنج
خاص پر تصدق کیا تھی علی صلوات اللہ علیہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ طریقہ تصدق کا کہ خوشنودی خدا تعالی جسپر مترتب ہو خالی ان چار صورتوں سے
نپایا مینی اس جہت سی چاہا کہ ایک اون مین سی بشرف قبول پہنچی اور رضامندی
اوسکی حاصل ہوا اس پنج خاص پر عمل مین لایا مین ہرگاہ کہ پیغمبر خدا نی سنا فرمایا
اے ابو الحسن جس چیز کا جویا تہا تو میسر ہوا اور جس چیز کا امیدوار تہا حق تعالی
تجکو عطا کیا اور تفسیر ثعلبی مین لکہا ہی کہ یہ آیہ علی کی حق مین نازل ہوئی ہی اور
روایت کی ہی ابن مغازلی اور شافعی نی بیچ کتاب مناقب اپنی کی اور فخر رازی
نی تفسیر کبیر مین لکہا کہ تین کئی روایت مین ایک یہ ہی کہ عبد الرحمن بن عوف نے
دینار چند صحاب صفہ پر تصدق کئی اور علی نی ساتہ ایک وزن وسق کی تمر سی
شب کو تصدق کیا پس حبیب تر دونو صدقون کا صدقہ علی صلوات اللہ علیہ کا
پس نازل ہوئی یہ آیا الذین ینفقون اموالہم الخ پس صدقہ شب علی کا ہی اور صدقہ دن کا
صدقہ عبد الرحمان بن عوف کا ہی اور روایت دوسری ابن عباس والی ہی کہ
مولف نی سابق ذکر کیا ہی اور روایت تیسری یہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو صاحب
کشاف نی کہ یہ آیہ نازل ہوئی حق ابو بکر صدیق مین وقتی کہ تصدق کیا تہا چالیس
ہزار دینار کو دس دنکو اور دس رات کو اور دس پوشیدگی مین اور دس ظاہر
مین انتہی کلامہ اور محقق صاحب مدارک نی بہی مثل کشاف کی لکہا ہی اور
بعد اسکی کہا ہی کہ بعضی حق علی مین کہتی ہین اور حق یہ ہی کہ سوائی حق علی کی

کہنا کہ یہ آیت انکی حق مین نازل ہوئی ہی ناشی ہی کمال تعصب اور عناد اور حق پوشی سے
اور لداد سی اوّل تو اسواسطی کہ حق امیر المومنین مین نازل ہونا اس آیہ کا قرین
مین ثابت ہی اور متفق علیہ کو ترک کرنا بنا بر اسکی کہ لا تجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی نہین
جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کی درست نہین ہی پس بنا بر تعصب کی حق
سی تجاوز کرنا اور کہنا کہ حق امیر المومنین مین یقینا وارد نہین ہی بلکہ غیر کی حق مین
محتمل ہی کمال ناانصافی ہی اور معلوم نہین کہ اس اجماع مین کس وجہ کا نقص رخ
ہوا ہی کہ مسلم نہین رکہتی مین اور دوا اجماع کہ خلافت خلیفہ اول پر واقع ہوا تہا
باوجودیکہ بنی ہاشم اور ابن ابیطالب نی چندی بیعت نکی تہی چنانچہ صحیح بخاری
مین لکہا ہی کہ تا جین جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ نی بیعت
نکی اور ثانیا اسواسطی کہ آخر آیہ کا لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون دلالت کرتا ہی کہ
اون لوگون پر خوف اور حزن نہین ہی اور کہنا ابی بکر کا لیتنی لم اکشف بیت
فاطمۃ یعنی کاش کہولتا مین خانہ فاطمہ کو دلالت کرتا ہی کہ خلیفہ اول کمال حزن
مین تہی اوس حرکت سی کہ واقع ہوئی تہی خدمت فاطمہ صلوات اللہ علیہا اور
صلوات اللہ علیہ مین پس معلوم ہوا کہ اونکی حق مین یہ آیت نازل نہین ہوئی اور
ثالثا اسواسطی کہ تصدق کرنا چالیس ہزار درہم کا خلیفہ ثانی سی اوسوقت بنابر عدم
بلکہ محال تہا اس باعث سی کہ خود و اطفال یہود کی حکم کری کرتی تہی بقدر [illegible]
بہم پہنچایا اور جمیع مفسرین نی لکہا ہی کہ ہرگاہ آیہ نجوی نازل ہوئی کسی نے
تصدق نکیا اور پیغمبر خدا سی متکلم نہوئی ہونے تصدق سی سوائی علی صلوات اللہ

علیہ کی کہ ہر روز ایک درہم تصدق کرتی تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہمکلام
ہوتی تہی پس معلوم ہوا کہ حال علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہی نہایت تنگ دست تہے
کہ ایک درہم ہی اونکو میسر ہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہمکلم ہوتے بلاشبہ یہ
ہوا کہ ایک خطا ایک گروہ نان میسر نہوا کہ تصدق کرتی اسواسطے کہ آیہ نجویٰ
مین قدر تصدق بیان نہین کی گئی کہ تا اوس قدر تصدق دینا لازم ہوتا پس معلوم
ہو کہ سوائی حق علی کی کسی کی حق مین یہہ آیہ سزاوار نہین ہی اور یہہ امر عاقل
متدین پر پوشیدہ نہین ہی اور معنی خبط کی لغت مین مارنا دست وپا کا غیر حرکت
طبیعی پر ہی اور اس مقام مین مراد دیوانگی اور صرع ہی اور مزعوم عرب کا یہہ
تہا کہ ہرگاہ کوئی جن آدمی کو مس کرتا ہی عقل اوسکی زائل ہوتی ہی اور دماغ اوسکا
پریشان ہوتا ہی اور صرع و دیوانگی عارض ہوتی ہی اسواسطے حق سبحانہ وتعالی نے
بنا بر زعم اونکی کی استعارت تہا بیان کیا ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ سود کی لینی والے
اور کہانی والی روز قیامت مین بشکل دیوانگان قبور سے محشور ہونگی اور
اہل عرصات اسی نشان سی پہچانینگی کہ یہہ سود خوار ہین آنحضرت ﷺ سے مروی ہی کہ روز
قیامت مین شکم سود کہانی والونکی پر از مار ہونگی اور پوست اونکا اسقدر باریک
ہوگا کہ مار اونکی شکم سی نظر آوینگی اور مروی ہی کہ سود کی گناہ باب مین قسم
اونکا نزدیک خدا کی مانند زنا کی ہمجنابہ مادر کی قولہ [illegible] یعنی ترک اور
واگذاشت کرو اوس چیز کو کہ باقی ماندہ ہی سود سی اگر ہو تم ایمان لانی والی مگر
سود کی پس اگر نکرو تم پس آگاہ کرو حرب خدا و رسول سی اور حرب خدا کے

اوسکی دو نوع ہی اور حرب رسول کی شمشیر ہی اور لفظ فأذنوا مین دو قراءت ہی ایک
یہہ ہی مشتق اذن سی بمعنی وقفی کہ جانی اوسکو باب علامی مجرد اور دوسری یہہ ہی
کہ صیغہ امر ہی باب افعال سی اور معنی اوسکی یہہ ہین آگاہ کرو اس حکم سی غیر کو
قولہ لا تظلمون یعنی نہ ظلم کرو تم قرضدارون پر بسبب لینی سود کی اور نہ ظلم کیے جاؤ
بسبب کم دینی اصل مال سی تکملہ در رکوع ششم الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اس حرف مین زبر اوسکی چار سو تین سی ہوتی
ہین سنگے اوس سی یہہ عبارت وهي الآية نزلت في علي بن ابي طالب علیہ السلام
كان معه أربعة دراهم فتصدق بواحد ليلا وبواحد نهارا وبواحد سرا
٤١ ٥٥ ١٦٣ ٢٥ ٩٤٣ ٣١ ٩٤١ ٤٢١ ٢٥ ٩ ٣١ ٣٦١
وبواحد علانية
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ
ای لوگ کہ ایمان لائی ہو جب قرض لو دو تم ساتھ قرض کے ایک مدت معلوم پس لکھو اوسکو
وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ
اور چاہی کہ لکھی درمیان تمہاری نویسندہ ساتھ عدل کے اور نہ باز رہی نویسندہ یہہ کہ لکھے
كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ
مثل اوس چیز کے کہ تعلیم کیا ہی اوسکو خدا نے پس چاہی کہ لکھے اور چاہیے کہ بتلاوی وہ شخص کہ اوپر اوسکے قرض ہے
وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ
اور چاہیے کہ ڈری اللہ سے کہ پروردگار اوسکا ہی اور کم کری اوس قرض سی کچھ پس اگر ہووے وہ شخص کہ اوپر

الحق سفيها او ضعيفا او لا يستطيع ان يمل هو فليملل

[illegible]

وليه بالعدل واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم

[illegible]

يكونا رجلين فرجل وامراتان ممن ترضون من الشهداء

[illegible]

ان تضل احدىهما فتذكر احدىهما الاخرى ولا ياب

[illegible]

الشهداء اذا ما دعوا ولا تسئموا ان تكتبوه صغيرا

[illegible]

او كبيرا الى اجله ذلكم اقسط عند الله واقوم للشهادة وادنى

[illegible]

الا ترتابوا الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم

[illegible]

فليس عليكم جناح الا تكتبوها واشهدوا اذا تبايعتم

[illegible]

ولا يضار كاتب ولا شهيد وان تفعلوا فانه فسوق بكم

[illegible]

واتقوا الله ويعلمكم الله والله بكل شيء عليم ○ وان

[illegible]

كنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهان مقبوضة فان امن

[illegible]

بعضكم بعضا فليؤد الذي اؤتمن امانته وليتق الله ربه ولا

[illegible]

ع تكتموا الشهادة ومن يكتمها فانه اثم قلبه والله بما تعملون عليم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم

[illegible]

او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب

[illegible]

مَن يَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ
جسکو چاہیگا اور خدا اوپر ہر شیٔ کی قادر ہی ایمان لایا محمد ساتھ اوس چیز کی

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
کہ نازل کیا گیا ہی طرف اوسکی جانب اللہ کی ہی اور مومنین اور تمام ہر ایک ایمان لایا ساتھ اللہ کی اور فرشتوں اوسکی

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا
اور کتابوں اوسکی کی اور رسولوں اوسکی کی نہیں فرق کرتے ہم درمیان کسی کی رسولوں اوسکی سی اور کہا اونہوں نی سنا ہم نی

وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
اور اطاعت کی ہم نی بخشش تیری چاہتے ہیں اے رب ہمارے اور طرف تیری ہی پھر جانا نہیں تکلیف کرتا ہی خدا

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
کسی نفس کو مگر ساتھ طاقت اوسکی کی واسطے اوسکی ہی جو کچھ کہ کمایا اور اوپر اوسکی ہی جو کچھ کہ کمایا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اے رب ہمارے مت مواخذہ کر ہمکو اگر بھول جاویں ہم یا خطا کریں ہم اے رب ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
بار گراں جیسا کہ رکھا تو نی اوسکو اوپر اون لوگوں کی کہ قبل ہمارے تھی اے رب ہمارے اور مت اٹھوا ہمکو وہ چیز کہ نہیں

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا
طاقت ہی واسطے ہمارے ساتھ اوسکی اور عفو کر ہم سی اور بخش ہم کو اور رحم کر ہمکو تو کارساز ہمارا ہی

ع فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ
پس نصرت دی ہمکو اوپر قوم کافرین کی

قولہ تعالی وَاِنْ تُخْفُوْهُ اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ محاسبہ تمام چیزوں کا کہ جو دلمیں خطور
مین لیا جاتا ہی اور نزدیک اہل سنت کی وہ معاصی کہ خطور کرین دل میں اور قصد کرے
ترک کرنا ہو حق تعالی مواخذہ اوسکا نہیں کرتا ہی چنانچہ خبر میں ہی کہ ہر گاہ ابلیس کو حق تعالی
نی مسلط کیا بعد اوسکی مثل خون کی رگ و ریشہ فرزندان آدم میں سرایت کرتا ہی حضرت آدم
حق تعالی سی مناجات کی کہ بس فرزندان میری واسطی کیا عطا کرتا ہی تو فرمایا کہ ہر گاہ
فرزندان تیری گناہ کرینگی ایک گناہ لکھا جاویگا اور نیکی دس برابر لکھی جاویگی کہا آدم
کہا پروردگار زیادہ کر فرمایا کہ توبہ اونکی قبول کرونگا میں اوس تک کہ جان اونکی
حلقوم میں پہنچی آوے ایک روایت میں یہ ہی کہ حق تعالی نی فرمایا کہ جو فرزند تیرا قصد
گناہ کا کریگا اوس قصد پر مواخذہ نکرینگی اور اگر عمل میں اوسکو لاویگا تو ایک گناہ لکھینگی
اور اگر قصد نیکی کا کریگا گو عمل میں نلاوی ایک ثواب لکھینگی اور اگر عمل میں لاویگا
تو دس ثواب اوسکی واسطی لکھی جاوینگی پس بنا بر اس خبر کی معنی اس آیت کی یہ ہیں کہ جو
بندہ کہ قصد کرتی کسی چیز کا رکھتا ہو اور یقین کنندہ ہو بجالانی اوس چیز کا تو محاسبہ
اوسکا کیا جاتا ہی چنانچہ اخبار میں وارد ہی کہ منتظر رہنی والا وقت صلوات کو مثل اوس
شخص کی ہی کہ نماز میں ہو اور یہ بھی الطاف حق تعالی سی ہی بندی پر خبر میں وارد ہی
کہ روز قیامت میں بندیکو حاضر کرینگی اور صحیفہ عمل اوسکی ہاتھ میں دینگی اور جو
نامہ اپنی میں ملاحظہ کریگا کہ اول اوس صحیفہ میں حج مقبول لکھا ہی ایکساعت میں تفکر
اور اندیشہ کریگا اور کہیگا کہ بار خدایا سہوا و غفلت بخیر روا نہیں ہی اور تو عالم ہی
کہ دنیا میں حج نہیں کیا میں اور یہاں حج مقبول لکھا ہی حق تعالی فرماویگا کہ اگرچہ تو

نہیں کیا تو بی لیکن اگر وہ قافلہ حج کو جاتا تھا دیکھکر تو چشم پرآب ہوا اور کہتا تھا کہ کوئی
طاقت ہوتی مجکو کہ مین بہی اکی ساتہ ہم جاتا فی المصیف جب آیا تو سورہ بقرہ کی وہ
جبرئیل شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی ہی چنانچہ صحیح مسلم مین
بروایت ابن مسعود وارد ہی کہ وہ حضرت شب معراج کو پہنچا کا سدرۃ المنتہیٰ تک
تین چیزین حق تعالی نی عطا کین اول نماز ہاء پنجگانہ دوسری یہہ دو آخرین آیتین
سورہ بقرہ کی تیسری آمرزش گناہان کبیرہ اس اُمت مرحومہ سی بعد توبہ کی بجز
شرک کے ہوا اور تبایع مین وارد ہی کہ جب حضرت معراج کو گئی اور منزل قرب
پر پہنچی کہ جس سی مراد قاب قوسین او ادنیٰ ہی حضرت عزت سی خطاب آیا کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ طلب کرو جس چیز کی کہ خواہش ہو حضرت نی عرض کیا التحیات
للہ والصلوات الطیبات الطاہرات المبارکات للہ جواب مین حق
نی ارشاد کیا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی واسطی موافقت کلام خدا کی کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
بعد اسکی حق تعالی نی فرمایا آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ سید عالم نی چاہا
کہ اس خصوصیت مین مجکو شب اس کرامت کا بدون مومنین کی گوارا نہین ہی حصہ
دی نہ پایا والمومنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ بعد اسکی حق تعالی نی پیغمبر خدا سی
استفسار کیا کہ امت تیری قبول احکام ہماری مین کیا کہتی ہی عرض کیا کہ وہ کہتی ہین
سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر یعنی کہا انہون نی کہ سنا ہمنی اور طاعت

کی ہمنی اور اے رب غفرانک یہہ ہی اللہم اغفر لنا غفرانک یعنی خداوند
بخش وسطی ہماری ساتہ بخشش اپنی کی اور پہر کا ذکر حق تعالی نی سنا کہ وہ
مین سنہ پایا حق تعالی نی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنی تکلیف نہین کرتا خدا
نفس کو مگر مقدار کہ طاقت سی اور معنی وسع کی لغت مین مادون الطاقت کی
اور وجہ وسعت کی یہہ ہی کہ ہر گاہ جو کہ طاقت سی کمتر ہو تو اوس شخص کو وسعت
اور تنگی نہین ہی اور اسی جاسی ہی کہ شبانہ روز مین زیادہ پنجگانہ سی نماز
نہ کی اور تمام سال مین ایک مہینی سی زیادہ روزہ واجب نہین ہی با وجودیکہ
بندہ کو طاقت اس سی زیادہ کی ہی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا اس آیہ مین چند وجہ
منقول ہین ایک یہہ ہی کہ مراد نسینا سی ترک ہی مثل قول حق تعالی کی نسوا اللہ
فنسیہم یعنی ترک کیا انہون نی طاعت خدا کو پس ترک کیا خدا نی انکو اور
مراد خطانا سی اذنبنا ہی یعنی اگر گناہ کرین ہم باسطی کہ عاصی خاطی ہی کو مؤاخذہ
ہو پس گویا کہ معنی یہہ ہوئی کہ نہ عقوبت کر ہمکو اگر ترک طاعت کرین ہم یا مرتکب فعل
قبیح ہون ہم اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ ہین کہ اگر غافل
ہون ہمکو ایسی اسباب کہ جنکی ہونی سی نسیان واقع ہوتا ہی اور غفلت وجہالت
وغیرہ سی ہوتی ہو یا عارض ہون وہ اسباب کہ جنکی بعد خطا لاحق ہوتی ہو اور تیسری
وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ ہین کہ نہ مواخذہ کر ہمکو اگر ترک کرین ہم فعل واجب
بنابر سہو اور غفلت کی اور معنی خطانا کی یہہ ہین کہ بجا لاوین ہم اوس امر کو کہ ترک اوسکا واجب
ہی بدون قصد کی اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو ابن عباس اور عطا نی

یعنی نہ عذاب کر ہمکو اگر نسیان کرین ہم یا تقصیر ہووی ہم سی ہو خواہ عمد سی کہ ہو ربنا
معنی اصر کی لغت مین ثقل کی اور اس آیہ مین دو وجہین منقول ہین ایک یہ ہی کہ
ہم سی ایسی عہد مین کہ نہ عمل کرا اوپر ہمارے ایسی عہد کو کہ عاجز ہوں اوسکی بجالانی سی
پس عذاب کری تو ہمکو بسبب ترک اوسکی کی دوسری وجہ یہ ہی کہ نہ سخت کر اوپر ہمارے
جسطرح سی کہ سخت کیا ہی تونی اوپر ان لوگون کی کہ قبل ہمارے تہی چنانچہ اخبار مین
وارد ہی کہ شبانہ روز مین حق تعالی نی امت موسی پر پچاس نماز واجب کی تہی
اور زکوۃ دینی بقدر ربع مال حکم ہوا تہا اور وقتی کہ جامہ نجس ہوتا تہا حکم تہا کہ قطع
کرو اوسکو اور نماز سوای مسجد کی جایز نہ تہی اور ہر گاہ کہ پانی ہم نہ پہونچی تیمم نہ کرتی
ترک کرتا تہا اور وقت گناہ کی علامت گناہ کی پیشانی پر ظاہر ہوتی تہی اور جسوقت کہ کوئی
بیچ معصیت مین کرکی مشغول ہوتا تہا ہر روز دروازے پر اوسکی بخط روشن لکھا جاتا
کہ فلان شخص فلانی امر مین مشغول ہی حق تعالی نی ببرکت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
والہ کی ان تکلیف کو امت مرحومہ سی باز رکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی
کہ یہ دو آیہ کنجہای بہشت سی ہین اور حق تعالی نی دست قدرت اپنی کی دو ہزار
سال قبل خلق جہان کی اور زمین کی ان دو کو مرقوم کیا تہا جو شخص کہ اسکو بعد نماز
عشا کی پڑہی گویا کہ تمام شب عبادت مین بسر کی اور فرمایا کہ جو شخص کہ ان دو آیہ کو
پڑہی حق تعالی تمام مہمات دنیا اور آخرت کی کفایت کرتا ہی اور شیطان گرد اوسکی
پہرتا ہی اور خبر مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کیا لوگون نی کہ
ان قصص ابن عباس کی گہر سی نور مانند چراغ کی روشن ہی فرمایا کہ آخر سورہ بقرہ

تلاوت فرمایا تہا عبد اللہ بن عباس سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا ہی کہ ہر گاہ بندہ ان دو آیہ کو تلاوت کری اور اس مقام کو
پہنچی کہ غُفْرَانَكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ حق تعالی فرماتا ہی کہ غفرت لک
یعنی بخشا مین تجھکو اور جسوقت بندہ کہتا ہی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا حق تعالی
فرماتا ہی کہ نہ عذاب کرونگا مین تجھکو اور جسوقت کہ بندہ کہتا ہی وَلَا
تُحَمِّلْ عَلَيْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ تکلیف کرونگا مین تجھکو اوس
امر کی کہ نہ طاقت رکہتا ہو تو اوسکی اور ہر گاہ بندہ کہتا ہی وَاعْفُ
عَنَّا حق تعالی فرماتا ہی کہ عفو کیا مینی اور جسوقت کہ بندہ کہتا ہی وَاغْفِرْ
لَنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ درگذری ہم گناہ تیری سی اور جسوقت کہ
بندہ کہتا ہی وَارْحَمْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ رحم کیا مینی اور
ہر گاہ کہ بندہ کہتا ہی فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ حق تعالی
فرماتا ہی کہ نصرت کی مینی اور یاری دی مینی تجھکو اوپر قوم کافرون کی
تکملہ در کوع شریف واللہ الموفق لنا ... مین بینات اوسکی تین
سی چوراسی ہوتی ہین نکلے اوس سی یہ عبادت ... المعصوم ...
اور زبر اوسکی دو سو اونچاس ہوتی ہین اور مجموع اونہین دونو کا
چہ سو تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہ عبارت هو آلاء الائمة النجباء

آیاتها ۲۰۰ کلماتها ۳۴۸۰ سورة آل عمران مدنية حروفها ... رکوعها ...

بسم الله الرحمن الرحيم

ابتدا کرتا ہوں ساتھ نام خدا کے کہ رحمان ہے اور رحیم ہے

الٓمٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

خدا ... نہیں کوئی معبود مگر وہی زندہ ... اتارا اوپر تیرے کتاب [illegible]

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ

[illegible] اور نازل کیا توریت کو اور انجیل کو آگے [illegible]

هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ

[illegible]

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى

عذاب سخت ہے اور خدا غالب ہے صاحب انتقام ہے بدرستیکہ خدا [illegible]

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي

اوپر اوسکے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے وہی ہے [illegible]

الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ

[illegible] نہیں کوئی معبود مگر وہی غالب ہے حکمت والا وہی ہے جس نے

اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ

کہ نازل کیا اوپر تیرے قرآن کو بعضی اوس کی آیتیں روشن ہیں کہ وہ ہیں اصل قرآن کی

وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۗ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا

اور دوسری ہیں متشابہ ہیں [illegible]

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ

[illegible]

وقف لازم تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ

[illegible]

عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

[illegible]

بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

[illegible]

ع رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

[illegible]

ابن عباس نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص کہ سورۂ
آل عمران روز جمعہ پڑھے حق تعالی فرماتا ہے فرشتوں کو اوپر اوسکے صلوات بھیجیں
تا وقتیکہ آفتاب غروب کرے اور بریدہ نے روایت کی ہے کہ جو شخص کہ سورۂ
بقرا اور آل عمران کو پڑھے روز جمعہ کو یہ دو سورتیں روز قیامت میں مانند
دو قطعہ ابر کے بالائے سر اوسکے سایہ کرینگی اور نہ جانتا ہو تو سیکھے کہ وہ
زہراوین ہیں یعنی دو سورتیں درخشندہ ہیں اور روشنی دینے والی ہیں اور
روایت دوسری میں آیا ہے کہ جو شخص کہ شب جمعہ کو سورۂ آل عمران پڑھے ورد
جانے کو حق تعالی اوپر اوسکو عطا کریگا کہ مثل برق کے صراط سے گذر جاوے

الحی القیوم مرادی ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ اسم اعظم اون تین
سورتون مین ہی ایک یہہ کہ اللّٰہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہ سورہ بقر مین واقع
ہی اور دوسری الم اللّٰہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہ سورہ آل عمران مین ہی تیسری
وعنت الوجوہ للحی القیوم کہ سورہ طٰہٰ مین ہی اور آصف بن برخیا نی
ہو کی تخت بلقیس کا سبا سی سلیمان کی پاس لانی مین اسی آیہ اول اس سورہ کی پانچ
گروہ نجران کی نازل ہوئی ہی اور یہہ ساٹھ سوار تہی کہ بحث مناظرہ کی مدینہ مین
آئی تہی اور پیشوایان اونمین سی تین شخص تہی ایک عاقب کہ امیر انکا تہا اور دوسرا
ایہم کہ کاردار اور مدبر انکا تہا اور تیسرا ابو حارثہ بن علقمہ تہا کہ مدرس انکا تہا اور یہہ
تینون بادشاہان روم اور حکام روم سی تہی القصہ سب جا بجا سی مدینہ مین کر
با آہستگی تمام مسجد رسول مین آئی وقتیکہ حضرت نماز عصر پڑہ چکی تہی اور دیکہ
اونکی تہی اور ہر طرح سی باتین کرنی لگی تا آنکہ وقت اونکی نماز کا آیا اجازت چاہی
اور رو بمشرق کیا اور ناقوس بجایا اور نماز اپنی مین مشغول ہوئی بعد انفراغ نماز کی
پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اسلام لاؤ عاقب اور ایہم نی کہا کہ ہم قبل از تیری اسی دین
مین داخل ہوئی مین حضرت نی فرمایا کہ تمکو نسبت کرنا زن اور فرزند کی طرف خدا کے
اور عبادت صلیب کی اور کہانا خنزیر کا اسلام سی باز رکہتا ہی اون لوگون نی
کہا ہم بیچ نسبت کرنی فرزندی عیسی کی حق پر مین اگر عیسی فرزند خدا نہین ہی تو باپ
اونکا کون ہی کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ بیچ مذہب تمہاری کی خدا کو فنا نہین
ہی اور تم جانتی ہو کہ عیسی کو اجل ہوئی تہی اور اعتقاد رکہتی ہو کہ تصویر صورت عیسی

کی رحم مریم مین تقدیر خدا سے تہی اور یہی قائل ہو کہ عیسی کو اکل و شرب تہا اور پیچ
کو وہ کے سی زندگی کو پہنچا تہا اور خواب بیداری کی اونکو لاحق ہوتی تہی اور حق تعالی
ان سب امور سی منزہ ہی اور وہ اس دلیل سی قائل ہوئی اور مجلس سی اوٹہ کہ چلی گئی
ہوئی حق تعالی نی اسی آیۃ الم اس سورہ کی اون لوگون کی حق مین نازل کین
ہر گاہ نزاع ان لوگون کی اول الوہیت عیسی مین تہی اور دوسری ثبوت ثالث ثلاثہ
مین لہذا اول سورہ مین ذکر الوہیت اپنی اور حیات اور قیومیت کا کیا بعد اسکی
بیان حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی جیسا کہ فرمایا ہی نزل
علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ وانزل التوراۃ والانجیل
من قبل ہدی للناس وانزل الفرقان نازل کیا خدا نی اوپر تیری قرآن کو بتدریج ساتہ عدل و
کی درحالیکہ تصدیق کرنی والا ہی قرآن واسطی اون کتابون کی قبل اسکی نازل ہوئی
تہین درباب توحید اور نبوت اور معاد کی اور سایر اصول دین کی اور نازل کیا
توریت اور انجیل کو قبل از نازل کرنی قرآن کی درحالیکہ راہ نماینده تہین مردود
تہامین مردمان کی بہی ہر ایک کو ساتہ طریقہ حق کی اور نازل کیا خدا نی کتابہای دیگر
کو کہ جدا کنندہ ہین حق و باطل مین اور یا مراد فرقان سی معجزات انبیا ہین کہ فارق
حق و باطل ہین ہو الذی یصورکم وہی تصویر کرتا ہی حق تعالی بصورت تہاری نطفہ
کی مانند کوتاہی اور درازی کی اور مرد و عورت کی اور سفید و سیاہ کی اور نقص اور
کمال کی اور زشتی اور زیبائی کی اور عیسی کو قدرت کاملہ سی اپنی اسی طرح رحم
مریم مین مصور ہوئی تہی پس اس صورت مین کس طرح سی اپنی تصویر کی مصور ہوتی

فائدہ محکمات کے معنی محکم اور متشابہ مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ جو وضاحت
اور دلالت کی مراد اوس کی عبارت سی ظاہر ہو اسکو محکم کہتی ہین اور متشابہ خلاف
اسکی ہی کہ معنی اوسکی مشتبہ ہین مثل محکم کی جیسی مثل اس آیہ کی ہی وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ یعنی حکم کیا رب تیری نی اس بات کا کہ عبادت نکرو مگر اوسکی اور
مثال متشابہ کی اس آیہ کی ہی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یعنی پہر وہ برابر ہوا اوپر عرش خدا
اور لغت مین استوا کی کئی معنی ہین مثل برابر ہونی بیٹھنی والی کی تخت پر اور معنی قہر
اور غلبہ کی بہی آئی ہین پس معلوم نہین کہ مراد حق تعالی اس سی کیا ہی پس وہ شخص
کہ دل اوسکی مین کجی اور انحراف ہی مثل مجسمہ کی اس آیہ کو تاویل کرتی ہین موافق
خواہش اپنی کی چنانچہ وہ کہتی ہین کہ مراد اس سی یہہ ہی کہ خدا بیٹھنی والا ہی عرش پر
اور اس سی جہت حق تعالی معلوم ہوتی ہی اور وہ لوگ کہ جو رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ
ہین یعنی وہ لوگ کہ جو خالص اور کامل ہین علم حق مین اور سلسلۂ علم اونکا منتہی ہوتا ہی
بہ باب مدینۂ علم کہ باتفاق فریقین در شان علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہی موجود ہی یعنی
کہ جنکی شان مین نازل ہی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ثابت ہی
وہ لوگ اس آیہ کی یہہ معنی کہتی ہین کہ استوا بمعنی قہر اور غلبہ کی ہی اور بمعنی جلوس کی اور معنی
جلوس کی خدا پر روا نہین ہین اور اولا اس دلیل سی کہ آیہ دیگر محکم ہی خلاف اسکی واقع
ہوئی ہی وہ یہہ ہی لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ یعنی مانند اوسکی کوئی چیز نہین ہی اور اس سی
معلوم ہوتا ہی کہ خدا جسم نہین رکہتا ہی اور متشابہ معارضہ محکم کا نہین کر سکتا ہی دوسرا
یہہ کہ حدیث حق صلوات اللہ علیہ کا یہی ہی کہ خدا جسم نہین رکہتا ہی چنانچہ ناظرین کلام حضرت

پر مثل الٓمٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ وغیرہ کی کہ ظاہر اور روشن ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ محکم ناسخ
کو کہتی ہین اور متشابہ منسوخ کو اور تیسرا قول یہہ ہی کہ محکم وہ ہی کہ اوس مین ایک ہی وجہ
سی تاویل ہو سکتی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ کئی وجہ سی تاویل کر سکتی ہون یہہ معنی
مروی محمد بن جعفر بن زبیر اور ابو علی جبائی سی ہین اور معنی دوسری ابن عباس
سی مروی ہین اور چوتہا قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ جسکی الفاظ مکرر
نہون اور متشابہ وہ ہی کہ جسکی الفاظ مکرر ہون مانند قصہ موسی وغیرہ کی یہہ
معنی ابن زید سی مروی ہین اور پانچوان قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ معلوم
کیا جاتا ہی تعین ہونا تاویل اوسکی کا اور متشابہ وہ ہی کہ جسکی تاویل معین کی گئی ہو
مثل قیام قیامت کی یہہ جابر بن عبد اللہ سی مروی ہی اور بیچ تفسیر اہلبیت علیہم السلام
کی مذکور ہی کہ مراد راسخون فی العلم سی اہلبیت نبوت ہین کہ علم انکا علم رسول سی ہی
اور علم رسول علم جبرئیل سی ہی اور علم جبرئیل لوح محفوظ سی ہی اور کتابت لوح
محفوظ کی جانب رب العزۃ سی ہی تو ہم نہو کہ ہر کاہ تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین
امر وارد ہی پس اولا اس جہت سی ذکر کیا کہ مراد راسخین سی اہلبیت نبوت مین جواب
مین کہا جاویگا کہ ہر چند اولاد کر علما کا ہی لیکن عبارت سابق سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد
علما اور راسخین کی جمعیت مین پس یقینا وہ راسخین مین داخل ہونگی اور اگر کوئی کہی کہ کہنا
ہی کہ حق تعالی نی هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ کہا اور هُنَّ اُمَّهَاتُ الْكِتٰبِ نہ کہا حالانکہ هُنَّ
اُمَّهَاتُ الْكِتٰبِ بقاعدہ عربیت مناسب ہی جواب اسکا دو وجہ سی ہی اول یہہ ہی کہ
جو یہان واقع ہوئی ہی بہ تاویل تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ گویا استفسار کیا جاتا ہی مَا اُمُّ

الکتاب سوا اوسکی جو ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ ہن ام الکتاب اور نظیر اوسکی پس ہی

کہ مثلا کوئی کہی کہ من نظیر زید یعنی کون ہم مثل ہی زید کا اور اوسکی جواب مین کہا

جاتا کہ الحر نظیرہ یعنی ہم نظیر اوسکی ہین اور دوسرا جملہ ہی کہ گویا آیات کو مجموعہ حروف

کہا ہی اور اوسکو ام الکتاب کہا ہی محکمٰت در کوع ہم قولہ آیات محکمات

دس حروف ہین بینات اوسکی پانسو پندرہ ہوتی ہین جملہ اوس سے یہ عبارت علی ابن

ابیطالب و الائمۃ الاطہار اولو الالباب اٹھارہ حروف ہین برابر اوسکی چارسو بچانوی ہوتی ہین

نکلی اوس سے یہ عبارت و ہو امیر المؤمنین و آخر متشابہات بارہ حرف ہین بینات

چارسو تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سے یہ عبارت ہی ابوبکر و ابو حفص جلا الرجس فاما الذین

فی قلوبہم زیغ بیس حروف ہین بینات اوسکی سات سو بچاون ہوتی ہین اوس سے یہ عبارت اولئک

اصحاب الجمل و ہی اہل الولایۃ ؟ و الراسخون فی العلم سولہ حروف ہین برابر

اوسکی ہزار دوسو پندرہ ہوتی ہین نکلی اوس سے یہ عبارت و ہو آل امیر المؤمنین و اولادہ

ہی النقباء آیات بینات اوسکی چھ سو ستانوی ہوتی ہین نکلی اوس سے عبارت و ہو آل علی و اولادہ

الائمۃ الطیبین اور مجموع اولو الالباب ورثۃ المطہر و نسی بارہ ہوتی ہین نکلی اوس سے عبارت النبی و علی

و الحسن و الحسین و علی و محمد و جعفر و موسی و علی و محمد و علی و الحسن و المہدی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم

تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہرگز نہ غنی کرینگے اونکو اموال اونکی اور نہ فرزند اونکی

مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ

عذاب خدا سی کسی چیز کو اور یہی لوگ ہین ہیزم آتش دوزخ کی عادت ان کفار کی مانند عادت قوم فرعون کی

وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ

اور وہ لوگ کہ آگی تھی قوم فرعون سی انکی تکذیب کی ہماری آیات کی پس گرفتار کیا خدا نی اونکو بسبب گناہون اونکی کی اور خدا

شَدِيدُ الْعِقَابِ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ

سخت ہی عذاب اوسکا کہہ تو اوس لوگونکو کہ کافر ہوئے کہ عنقریب مغلوب ہو گی تم اور جمع کئے جاؤ گی

إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ

طرف دوزخ کی اور بری جگہ ہی کہ تحقیق تمہاری واسطی نشانی تھی بیچ دو گروہ کی کہ ملاقی ہوئی

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ

جنگ کرتی تھی بیچ راہ خدا کی اور دوسرا گروہ کافر تھا دیکھتی تھی مومنین کو دو برابر اپنی ساتھ دیکھنی

الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي

آنکھ کی اور خدا قوت دیتا ہی ساتھ مدد اپنی کی جسکو چاہتا ہی تحقیق بیچ اوسکی البتہ عبرت ہی واسطی صاحبان

الْأَبْصَارِ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ

بینائی کی زینت دیگئی ہی واسطی لوگوں کی محبت خواہشون کی عورتون سی اور اولاد

وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

اور مال کثیر سی جمع کیا گیا ہو سونی اور چاندی سی اور گھوڑیان علامت دار

وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ

اور چارپایونکی اور کھیتی سی یہ متاع حیات دنیا کی ہی اور خدا نزدیک اوسکی

حُسْنُ الْمَآبِ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ

نیک بازگشت ہی کہہ تو آیا خبر دون تمکو ساتھ بہتر اس سی واسطی اون لوگوں کی کہ پرہیزگاری کی نزدیک

لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ

واسطے انکے بہشتیں ہیں کہ جاری ہیں نیچے انکے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ انکے اور بیبیاں

مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ الَّذِينَ

پاکیزہ ہیں اور رضامندی ہے خدا سے اور خدا بینا ہے ساتھ بندوں کے یعنی وہ بندے جو

يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش ہم کو گناہ ہمارے اور بچا ہم کو عذاب آتش دوزخ سے

الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ

صبر کرنے والے اور سچ کہنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور خرچ کرنے والے اور طلب مغفرت کرنے والے

بِالْأَسْحَارِ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ

بیچ اوقات سحر کے گواہی دی خدا نے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ اور فرشتوں نے اور صاحبان علم نے

قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ نصف

حالانکہ قائم ہے ساتھ عدل کے نہیں کوئی معبود مگر وہ غالب حکمت والا تحقیق دین پسندیدہ نزدیک خدا کے

الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ

اسلام ہے اور نہیں اختلاف کیا ان لوگوں نے کہ دئیے گئے تھے کتاب توریت و انجیل مگر بعد اس کے

مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

کہ آیا انکو علم واسطے حسد کے درمیان انکے اور جو شخص کہ کافر ہوتا ہے ساتھ آیتوں خدا کے پس تحقیق خدا جلد

الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ

حساب کرنے والا ہے پس اگر مخاصمہ کریں تجھ سے تو کہہ اسلام لایا میں ساتھ ذات اپنی کے خدا کے اور جس نے

اتَّبَعَنِ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ

پیروی کی میری اور کہہ واسطے ان لوگوں کے کہ دئیے گئے کتاب اور جاہلان عرب کو کیا اسلام لائے تم پس اگر

أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ

اسلام لائے پس تحقیق ہدایت پائی انہوں نے اور اگر پھریں پس سوائے اس کے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہے

ع ۷ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

اور خدا بینا ہے ساتھ بندوں کے

فائدہ: اس گروہ سے مراد لشکر ظفر پیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی کہ بیچ جنگ بدر کی رکاب اون حضرت میں حاضر تھی اور شمار مردمان اوس لشکر کا تین سو تیرہ تھی ستتر شخص مہاجرین میں سے تھی اور دو سو چھتیس انصار میں سے تھی اور علمبردار یعنی کہ صاحب نشان حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام تھی اور تمام لشکر میں دو گھوڑے تھی اور باقی پیادہ ایک مقداد و آمدہ دوسری مرثد بن ابی مرثد اور چہ شخص زرہ پوش تھی اور جمعیت لشکر کفار کی نو سو پچاس تھی سو سوار ان میں تھی اور باقی پیادہ اور سب زرہ پوش تھی اول جنگ کہ اسلام میں واقع ہوئی یہ تھی اور باوجود اس قلت کی بتائید الٰہی کفار پر غالب ہوئی اور شیخ ... منقول ہی کہ زنان بدترین دام شیطان ہیں چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ زنان شیطان ہیں اور بہی اون حضرت نے فرمایا ہی کہ نہ چاہیے خلوت کرے کوئی شخص ساتھ بیگانہ عورت کے اس واسطے کہ شیطان تیسرا انہوں کا ہوگا اور چاہیے کہ زنان ... شنیع صادر ہوا اور اخبار میں وارد ہے کہ اکثر معاصی اور فتنہ کہ عالم میں واقع ہوئی ہیں

شناخت زمان سی ہی قوله قنطار یعنی مال بسیار کی ہی اور کہتی ہین کہ بارہ ہزار
مثقال طلا کو قنطار کہتی ہین اور نزدیک بعضون کی آٹھ ہزار مثقال نقرہ کی ہین اور
ابی عبداللہ علیہ السلام سی منقول ہی کہ قنطار اتنا ہی کہ پوست ایک گاو نر بہر جاوی
دینار سرخ درہم سفید سی قوله المسومة مسوم مشتق ہی سوم سی اور سوم
علامت کی ہین یعنی وہ گہوری کہ علامت نیکو رکہتی ہین حسن صورت اور خلقت کی
اور بہتر رفتار سی اور لوگ بہت مشغول ہوئی ان چیزونکی عبادت الہی سی غافل
ہوتی ہین قوله مُطَهَّرَةٌ یعنی جورین پاکیزہ ہین اون آلایشون سی کہ عورتونکو دنیا
مین لاحق ہوتی ہی مثل حیض اور نفاس کی پاک ہین نقص خلقت سی اور خلق سی
قوله واولوا العلم بیشک بیان ہی کہ اولوا العلم شامل مجتہدین امامیہ رضوان اللہ علیہم
کی ہی اور حدیث نبوی علیہ السلام باعتبار اون جابر انصاری سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ ایک ساعت کہ عالم بستر اپنی پر تکیہ کری اور علم دین مین فکر کری
بہتر ہی عبادت ہفتاد سالہ سی اور اوسی سی مروی ہی کہ تعلیم کرو علم کو پس تحقیق
کہ سیکہنا اوس کا واسطی خدا حسنہ ہی اور درس اوسکا تسبیح ہی اور بحث
کرنا علم مین جہاد ہی اور سکہلانا اوسکا جاہل کو صدقہ ہی اور دینا اوسکا
اہل اوسکی تئین موجب قرب حق تعالی ہی اس واسطی کہ علم موضع شناخت حرام و
حلال ہی اور منارہ ہی راہ جنت اور نار کا اور رفیق ہی وحشت مین اور مصاحب
ہی غربت مین اور حدیث کرنی والا ہی تنہائی مین اور دلیل ہی سرور اور ضرر
مین اور سلاح ہی اوپر اعدا کی زینت کرتی ہین ملائکہ حلقہ مجلس علما مین حاضر رہتی

مین

مین اور پر رکہو اون سی متعلق ہین اور نماز مین برکت اونکی واسطی طلب کرتی ہین
اور جو تر و خشک ہی استغفار اونکی واسطی کرتی ہین یہانتک کہ ماہیان دریا اور جانور
اوس دریا کی اور درندہ زمین اور جانور اوسکی اور آسمان اور ستارہ کہ ان
آگاہ ہو کہ علم حیات قلب ہی جہل سی اور نور بصر ہی اور قوت بدن ہی کہ پہونچاتا ہی بندہ کو
ساتہ منازل آزادونکی اور مراتب بادشاہان ابرار کی اور ساتہ درجات بلند
آخرت اور دنیا کی اور فکر کرنا علم مین برابر روزہ کی ہی اور درس دینا برابر
بیداری شب کی کہ عبادت مین بسر کی ہو اور بسبب علم پہچانا جاتا ہی حلال اور حرام اور
سبب صلہ رحم کا ہی اور حق عبادت اوسکی سبب سی ادا کیا جاتا ہی اور علم پیشوا ہی
عمل کا اور عمل تابع اوسکی ہی ملہم ہوتی ہین ساتہ اوسکی ابرار اور محروم ہوتی ہین اوس سی
اشرار انس نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ جو شخص اس آیہ شہادت
کو پڑہی اور آخر کو کہی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ حق تعالی بعدد ہر حرف
کی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ واسطی اوسکی استغفار اور آمرزش طلب کرتا ہی تا روز
قیامت اور حق تعالی آٹہ دروازی بہشت کی اوسکی واسطی کہولتا ہی اور سات
دروازی دوزخ کی بند کرتا ہی اور جو شخص کہ وقت خواب اس آیہ کو پڑہی حق تعالی
ستر ہزار فرشتی پیدا کرتا ہی تا روز قیامت واسطی اوسکی استغفار کرتی ہین اور ابو علی بن
قطان نی کہا ہی کہ ایک وقت واسطی تجارت کی کوفی کو گیا مین اور ہمسایہ اعمش کی
اوترا مین آخر شب کو اعمش نی آیہ شہادت کو پڑہا اور ہر بار آخر اوسکی مین
کہتا تہا کہ وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ

وہی عند اللہ ودیعۃ حتی یؤدیہا الیہ یوم القیامۃ ہر گاہ کہ وہ مرا
نزدیک اوسکے گیا مین اور کہا مینے کہ شب گذشتہ آیۂ شہادت پڑہتا تہا تو اور تجہ
اوسکے مین کتنی کلما ور پڑہتا تہا اس باب مین کوئی کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
سے سنا ہے تو نے کہا کہ ہان کہا مینے کہ مجکو اوس سے آگاہ کر اوسنے کہا جب تک
ایک برس خدمت نکرے گا تو ہرگز اوس سے آگاہ کرونگا مین اور وہ شخص
کہتا ہے کہ مین بر سر راہ تہا بمجرد اوس سخن کے جناب بار کیا ہوا کہو لا مینے اور ایک
سال خدمت اوسکی کی مینے جب مدت آخر کو پہنچی کہا مینے کہ اے شیخ سال تمام ہوا کہا
اوسنے کہ آگاہ ہو حدیث کی مجکو ابو وائل نے ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا ہے کہ اس آیہ کو پڑہ اوس طریق پر کہ مینے پڑہا تہا حق تعالی روز قیامت کے
پڑہنے والے اوسکے کو حاضر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے بندے میرے ساتہ میرے وفا
تو نے کہ وہ عہد ہے اور مین سزاوار تر ہون اوس شخص سے کہ وفا ساتہ عہد کے
کرے اے فرشتو میرے در ہائے بہشت کو کہولو کہ جس جگہ چاہے داخل ہو
اور بہی اون حضرت سے مروی ہے کہ دو فرشتے ہوا مین ملاقی ہوئے ایک نے
دوسرے سے پوچہا کہ کہان سے آئے ہو اوسنے کہا کہ نزدیک بندہ عاصی سے کہ گناہ روزگار معصیت
مین بسر کیا اور خدا کو آزردہ کیا اب دیوان عمل اوسکا سیاہ ہو رہا ہے آسمان پر
لیجاتا ہون اوس دوسرے فرشتے نے کہا عجب حالت ہے کہ مین تمام اوسکی برات
آزادی نامہ اوس دوزخ سے زمین پر لیجاتا ہون اوس فرشتہ نے کہا ہر گاہ کہ گناہ
بعد ہوا آیۂ شہادت کے پڑہا اوسنے حق تعالی نے فرمایا کہ محو کیا اوسکا سب

در معرفت اوسکے کی بخشا اور ابو عبیدہ بن جراح سے روایت ہے کہ اوس
مین بین نبی مارے شب غضب کی تہی ہر گاہ کہ یہ آیہ نازل ہوئی
ان الذین یکفرون بایات اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق
بیشک وہ لوگ کہ انکار کرتے ہین ساتہ آیات خدا تعالی کی اور قتل کرتے ہین پیغمبرون کو
ویقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس فبشرہم بعذاب
اور قتل کرتے ہین اون لوگون کو کہ حکم کرتے ہین ساتہ عدل کے لوگون سے پس بشارت دے اونکو ساتہ عذاب
الیم ۝ اولئک الذین حبطت اعمالہم فی الدنیا والاخرۃ وما لہم
دردناک کے وہ گروہ کہ ضائع ہوگئے اعمال اونکے بیچ دنیا اور آخرت کے اور نہین واسطے اونکے
من ناصرین ۝ الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یدعون الی
کوئی مددگار کیا نہین دیکہا تو طرف اون لوگون کے کہ دیے گئے حصہ توریت سے بلائے جاتے ہین طرف
کتاب اللہ لیحکم بینہم ثم یتولی فریق منہم وہم معرضون ۝ ذلک
توریت خدا تعالی کے تا حکم کرے درمیان اونکے پہر جاتا ہے ایک گروہ اون مین سے اور حالانکہ وہ روگردانی کرنے والے ہین یہ
بانہم قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات وغرہم فی دینہم
ساتہ اسکے ہے کہ کہا اونہون نے کہ ہرگز نہ پہنچیگی ہمکو آتش مگر روز ہائے چند اور فریب دیا اونکو بیچ دین اونکے
ما کانوا یفترون ۝ فکیف اذا جمعناہم لیوم لا ریب فیہ ووفیت
اوس چیز نے کہ افترا کرتے تہے پس کیا حال ہوگا جس وقت جمع کرینگے اونکو واسطے روز کے کہ نہین شک بیچ اوسکے
کل نفس ما کسبت وہم لا یظلمون ۝ قل اللہم مالک الملک
ہر نفس بدلا اوسکا کہ کیا ہے اور وہ ظلم کیے نہ جاوینگے کہہ اے خدا اے مالک ملک

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ

عطا کرتا ہی ملک جسکو چاہتا ہی اور لے لیتا ہی ملک جس شخص سی چاہتا ہی اور عزت دیتا ہی جسکو چاہتا ہی

تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ

اور ذلیل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی ساتھ ہاتھ تیرے کے بہتری ہی تحقیق تو اوپر ہر شئی کی قادر ہی داخل کرتا ہی

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

رات کو بیچ دن کی اور داخل کرتا ہی دن کو بیچ رات کی اور باہر لاتا ہی زندہ کو مردہ سی

وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اور باہر لاتا ہی مردہ کو زندہ سی اور روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بے شمار

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ

نہ پکڑیں مومن کافروں کو دوست سوائی مومنوں کی اور جو کوئی

يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَ

کریگا اسکو پس نہیں ہی اللہ سی بیچ کسی چیز کی مگر یہ کہ ڈرو تم ان سی ڈرنا اور ڈراتا ہی تمکو

يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي

اللہ اپنی ذات سی اور طرف اللہ کی ہی بازگشت کہہ تو اے محمد اگر چھپاؤ تم جو کچھ کہ بیچ

صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

سینوں تمہارے کی ہی یا ظاہر کرو تم اسکو جانتا ہی اسکو خدا اور جانتا ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کی ہی اور جو کچھ کہ بیچ

الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ

زمین کی ہی اور خدا اوپر ہر شئی کی قادر ہی جس دن پاویگا ہر نفس جو کچھ کہ عمل کیا ہی

خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ

بہتری سی حاضر کیا گیا اور جو کچھ کہ عمل کیا ہی برائی سی دوست رکھیگا کہ کاش اسکے اور اسکے بیچ میں

أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ع

زمانہ دراز ہوتا اور ڈراتا ہی تمکو اللہ عذاب اپنی سی اور خدا مہربان ہی ساتھ بندوں کی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ منقول ہی کہ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں اکثر

ایک زن شریف اہل خیبر سی مرتکب زنا کی ہوئی اور توریت میں حکم رجم شادی شدہ

کی زن کا تہا پیغمبر خدا کی آنے سی پہلی اس امر کی کہ اس حد میں حکم تخفیف ہو لیکن ابتدا

تہی کہ ساتھ رجم کی مار ڈالنا موقوف کیا تہا اور تعزیر کا حکم کیا تہا کہ یہ قضیہ بسبب شرافت

پہونچا مطابق حکم توریت کی حکم کیا نعمان بن عوف اور عمران عوف اور عمران عار

نی کہا کہ ظلم کیا تم نی اسواسطی کہ رو برو کی حد رجم واقع نہیں ہی رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ نی فرمایا کہ دروغ کہتی ہو تم بیچ کتاب توریت کی حکم اوپر رجم کا ہی کہا انہوں نی

کہ اسطرح سی نہیں ہی حضرت نی فرمایا کہ توریت کو لاؤ پس کتاب توریت کی آئی

فرمایا کہ تم میں سی کون ایسا ہی کہ دانا تر ہو ساتھ توریت کی کہا انہوں نی کہ ایک مرد ہی

یعنی ایک چشم فدک میں رہتا ہی اور اوسکو ابن صوریا کہتی ہیں اسکو طلب کیا اور

مدینہ میں خدمت پیغمبر خدا میں حاضر ہوا اور توریت پڑہنی لگا جب کہ آیۂ رجم تک پہنچا

تو عبداللہ بن سلام اوٹہا اور وہ آیہ کو پڑہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حکم

ہم موافق حکم توریت کی ہی اور حکم توریت میں اسطرح سی تہا کہ مرد و زن دار اور

شوہر دار ہو کہ وہ زنا کریں اور شاہد گواہ اس امر کو دیکہیں اسوقت انکو رجم

کیا چاہی اور اگر زن حاملہ ہو درنگ کرین کی تا اسکو بہی مرواو ریعد اوسکی سنگسار
کرین کی بسبب پیغمبر خدا نی اونکو حکم رجم کیا اور اون نعت حق سبحانہ و تعالی نی بیہ آیت نازل کی
فنزلہ الم تر الی الذین اوتوا نصیبا منقول ہی کہ جنگ خندق مین
جبکہ خندق کہودتی تہی ایک سنگ عظیم ظاہر ہوا کہ آہن پر کارگر نہوتا تہا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی اوس پتہر پر نگاہ کی اور تبر آہنی سلمان فارسی سی لیکر
آستین مبارک کو چڑہا کر اور بقوت روحانی بتائید ربانی ایک ضرب ایسی ماری کہ وہ
پتہر سی ٹوٹ گیا اور برق اوسمین سی چمکی مانند روشنی چراغکی شب تاریک مین
اور درخشندگی اوس آتش سی کہ وہانسی مدینہ روشن ہوئی مدائن ملک اور کنگرا
ایوان کسری کی اوسکو نظر آئی پیغمبر خدا اور صحابون نی تکبیر کہی اور ہر گاہ ضرب
دوسری ماری تہائی اوس پتہر کی اور ٹوٹ گئی اور روشنی اوس سی چمکی کہ
صنعای یمن نظر آئی پیغمبر خدا اور اصحابون نی تکبیر کہی اور جس وقت کہ ضرب تیسری
ماری قیاصرہ اور خانہ ہائی روم نظر آئی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی پہر تکبیر کہی
بعد اسکی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جبرئیل نی مجھکو خبر دی ہی کہ عنقریب آثار و بہرہ اسلام
باطراف عالم پہونچیگا اور تمام نواحی اور جوانب مین اہل اسلام ہونگی تمام صحابہ شکر کر
اس نعمت مین مشغول ہوئی اور مردمان منافق تہہرا کرنی لگی اور کہا اونہون نی
کہ عجب کام ہی کہ یہہ مرد خوف کا ر از مشرکان عرب سی خندق کہودتا ہی اور اسکو
سائنہ ہوا فتح مدائن کا وعدہ کرتا ہی حق تعالی اس آیہ کو بہیجا کہ یہہ تو ہی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کہ بار خدایا تو صاحب ملک کا ہی دیتا ہی تو بادشاہی کو جسکو کہ چاہتا ہی

ہی اور زائل کرتا ہی تو بادشاہی کو جسکی کہ چاہتا ہی تو ہی بجا ہی ملکوت کا اور اطراف
اوسکی کی تہی کہ کفار قریش سی لیکر طلازمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حوالہ کی
اور ملک روم اور فارس اونہین اہل بیت رسول کو ارزانی کی اور مفسرین نی
کہا ہی کہ مراد ملک سی نبوت ہی کہ بنی اسرائیل سی لیکر اولاد اسمعیل کو دی اور بعض
نی کہا ہی کہ مراد آئمہ معصومین کی عطا فرمانی ہی اور معنی تولج اللیل فی النہار کی یہہ ہین کہ
رات کو دن مین زیادہ کرتا ہی تو [illegible] مثل اسکی کہ اول جدی مین کہ دن نہایت کم
ہوتا ہی اور سرطان مین نہایت زیادہ ہو جاتا ہی اور [illegible] حسن عسکری [illegible] نقل
کرتا ہی بحکایت سی مثل خارج کرنی حیوانکی ہی نطفہ سی یا مثل مرغکی ہی تخم سی اور
درخت کا دانہ سی اور برعکس اسکی نطفہ کو اور دانہ کو تخم کو حیوان اور درخت اور
مرغ سی نکالتا اور بعضون نی کہا ہی کہ ظاہر کرتا ہی مومن و طیب کو خبیث و کافر سی منقول ہی کہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک ایک وحشی کی آئی ایک زن پاکیزہ نظر خوش صورت [illegible]
ہی دیکہکر حضرت نی پوچہا کہ یہہ کون ہی [illegible] کہا کہ ایک [illegible] ہماری قبیلہ مین حضرت نی پوچہا
کہ کون سی خاندان کہا کہ خالدہ بنت اسود [illegible] یہہ خالدہ مومنہ تہی اور اسود
کافر تہا اسوقت حضرت نی فرمایا کہ سبحان الذی یخرج الحی من المیت الخ
معاذ بن جبل نی روایت کی ہی کہ مین بسبب مطالبہ قرض خواہ کی ایک جمعہ کو نماز
مین حاضر نہوا پیغمبر خدا نی فرمایا کہ کس خبر نی تجھکو نماز جمعہ سی مانع ہوئی عرض کیا [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ یوحنائی یہودی کا اوپر میری قرض تہا اوسنی مجھکو [illegible] کہ مین نماز مین
ہوتا [illegible] فرمایا کہ اس آیہ کو تو پڑہ [illegible] تنگ اور بعد اوسکی کہو کہ یا [illegible]

ولا تخف وحيهما انقطى من يتقا فاقصر عن ذنبى جو شخص اس آیہ کو پڑہی بعد اسکی اگر قرض اسکا اسقدر ہو کہ زمین اور سکی گنجایش نرکہتی ہو حق تعالی اوسکو ادا کرتا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ جبکہ حق تعالی نی چاہا کہ سورہ حمد اور آیۃ الکرسی اور آیہ شہادت اور آیہ ملک زمین پر نازل کری یہ آیات عرش مجید پر آویختہ تہین اور حق تعالی مین اور اون مین کوئی حجاب نتہا عرض کی بارخدایا ہمکو زمین پر بہیجتا ہی اور گنہگارونکی صحبت مین حق تعالی نی فرمایا کہ قسم ہی عزت و جلال اپنی کی کہ کوئی بندہ مومن بعد نماز فریضہ کی نہین پڑہتا مگر یہ کہ اوسکو حظیرۂ قدس مین جگہ دیتا ہون مین اور ہر روز ستر مرتبہ نظر رحمت اوسپر کرتا ہون مین اور ہر روز ستر حاجت اوسکی روا کرتا ہون مین کہ کمترین اون حاجتونکا آمرزش ہی اور دشمنون سی اوسکو نگاہ رکہتا ہون مین اور اعدا پر نصرت دیتا ہون مین اور کوئی چیز جنت سی مانع نہین ہوتی ہی مگر موت تقۃ وبحبذکم اس آیہ مین تصریح کی ہی کہ مومنونکو واجب ہی تقیہ کرنا مخالف دین سی اور جب ظاہر ہووی اونکی کرنی چاہیئے ولیکن ابن بابویہ نی رسالہ اعتقادیہ مین لکہا ہی کہ تقیہ واجب ہی وقت ظہور صاحب الزمان علیہ السلام تک جو شخص کہ تقیہ کو ترک کری گویا ترک نماز کی جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی لوگون نی عرض کیا کہ ہم ایک شخص کو دیکہتی ہین کہ مسجد مین آواز بلند لعن کہتا ہی دشمنون تمہار یکو اور نام ہر ایک لیتا ہی فرمایا کہ خدا اوسکو رحمت اپنی سی دور کری ہمکو معرض دشمنان مین لاتا ہی اور حق تعالی فرماتا ہی ولا تسبوا الذین یدعون

من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم یعنی برا کہو تم اون لوگون کو کہ دعا کرتی ہین وہ غیر خدا سی پس برا کہیں گی وہ خدا کو از روی جہل و نادانی کی آنحضرت پہر اون حضرت سی منقول ہی کہ مقرب ترین تمہارا نزدیک خدا کی وہ شخص ہی کہ دانا تر اور زیادہ عمل کرنی والا ساتہ تقیہ کی ہو اور فرمایا ہی کہ تقیہ دین میرا اور آبا میر یکا ہی اور اون حضرت سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اوائل اسلام مین اہل مکہ سی ملائمت کرتی تہی اور امیر المومنین علیہ السلام ساتہ اہل خلاف کی بطریق ملاطفت سلوک کرتی تہی اور ہر گاہ کہ قوت پیدا ہوئی اہل خلاف سی محاربہ کیا مروی ہی کہ ایک مرد نزدیک رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میری فرمانا کو پہنچو فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی کہ کفار قریش مین گرفتار ہوا تہا مین اور مجکو ایذا دیتی تہی کہ تا کلمہ ناسزا نسبت کرون مین ساتہ جناب تمہاری کی بسبب طاقت نہو مین اور جو کچہ کی ارادہ اون لوگون کا تہا زبان میری پر جاری ہوا فرمایا کہ دل تیرا کسطرح پر تہا کہا کہ بہت کراہت رکہتا تہا مین فرمایا کہ اگر بار دیگر یہ اتفاق ہووی کچہ کہ تجہی کہا اوسی کہیو اور دل مین کراہت رکہنا مخفی اور پوشیدہ نرہی کہ بہت سی مین کہ دلالت کرتی ہین جواز تقیہ پر و سہل نبی کی اور ائمہ معصومین کی اور غیر اونکی کی چنانچہ ایک اونمین سی یہہ ہی کہ بیضاوی نی ذکر کیا ہی ذیل تفسیر اس آیہ مین الم نربک فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی زندگی کی ساتہ اونکی جابلقا اور دوسرا یہہ ہی کہ صحیح بخاری مین بیچ کتاب اکراہ کی باب قول حق تعالی مین الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان

اور قول حق تعالی کا اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً مین کہا ہی کہ یہ تقیہ ہی اور لکہا ہی
اس مقام پر ہی کہ کہا ہی حسن نی کہ تقیہ تا روز قیامت ہی آور تفسیر ابیہ ہی کہ حق تعالی
فرماتا ہی وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ یعنی مرد مومن ہی آل فرعون سے
کہ پوشیدہ کرتا تہا ایمان اپنی کو پس اس آیہ سی تعریف پوشیدہ کرنی ایمان کی
معلوم ہوتی ہی آور چوتہا یہہ ہی کہ حق تعالی نی فرماتا ہی وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ
بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا الخ حاصل اسکا یہہ ہی وقتیکہ ذکر کیا نبی نی بعضی ازواج اپنی سی اور
منع کیا کہ کسی سی اظہار نکرنا اگر تقیہ پیغمبر کو درست نہوتا تو سختی سی ممانعت کی بعضی
ازواج کو کہ اس راز سی کسیکو آگاہ نکرنا اور طرفہ تر یہہ ہی کہ صحیح بخاری مین لکہا ہی
کہ سورۃ التحریم اور بعد اسکی اس آیہ کو لکہا ہی وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ الخ اور بعد اسکے
لکہا ہی کہ عبد اللہ بن حنین کہتا ہی کہ سنا مینی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ کہتے
تہی کہ ارادہ کیا مینی اس بات کا کہ سوال کرون مین عمر سی پس کہا مینی یا امیر المومنین
کون ہین وہ دو عورتین کہ جنہون نی افشاء راز پیغمبر کیا پس ہنوز کلام میرا تمام نہوا تہا
کہ کہا عائشہ اور حفصہ تہین آور پانچوان یہہ ہی کہ کشاف مین لکہا ہی ذیل تفسیر قول
حق تعالی کی لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ مین کہ ابو حنیفہ فتوی دیتی تہی پوشیدہ کی
مین ساتہہ واجب ہونی نصرت زید بن علی رضوان اللہ علیہم کی اور بہیجنی مالکی
اونکی اور وجوب ہونا خروج کا ساتہہ اونکی اوپر دزد متغلب کی کہ جنہون نی نام اپنا
بدروغ خلیفہ اور امام رکہا تہا مثل دوانیقی اور امثال اونکی کی پس اگر تقیہ درست
تہا پس کس واسطی ابو حنیفہ پوشیدہ کی مین فتوی دیتی تہی آور چہٹا یہہ ہی کہ روایت کی جمیع

حمیدی نی اپنی کتاب مین بیچ مسند عائشہ کی حدیث ایسی جو متفق علیہ ہین بسند اونکی
سی کہا عائشہ نی بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ای عائشہ اگر نہوتی قوم
تیری قریب العہد جاہلیت سی اور بعضی روایت مین ہی کہ کفر سی اور بعضی مین کہ
شرک سی اور خوف نہوتا کہ ہون مین انکار کرنی قلوب اونکی سی ہر آئینہ امر کرتا مین
منہدم کرنی کعبہ کو پس داخل کرتا اوسمین وہ چیز کہ خارج ہوگئی تہی اور برابر زمین
کی کرتا مین اوسکو اور دو دروازی اوسکی ایک شرقی اور ایک غربی مقرر کرتا مین پس پہنچاتا
مین اوسکو بنای ابراہیم تک پس نہ کرنا کعبہ کا خوف انکار لوگون سی تقیہ نہین کیا
ہی آور ساتوان یہہ ہی کہ فرار نبی کا کفار سی اور پوشیدہ ہونا غار مین پس اگر تقیہ
جائز نہوتا تو چاہیی تہا غار مین پوشیدہ نہوتی آور آٹہوان یہہ ہی کہ ذکر کیا ہی اوسکو
حسین بن محمد بن حسن دیار بکری نی بیچ کتاب خمیس اپنی کی ذکر اسلام حمزہ مین اور
ترجمہ اوس عبارت کا یہہ ہی کہ تہی حمزہ بن عبد المطلب کہ اسلام لائی روز دوم ... کی
کی اور یہہ روز وہ کوہ بطلع سی ہی کہ جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جمع ہوئی اور وہ
انتالیس تہی تو الحاح کیا ساتہہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی درباب ظاہر ہونیکی پس کہا
حضرت نی کہ ای ابا بکر ہم قلیل ہین پس ہموارہ الحاح کیا کیا ساتہہ اونکی تا اینکہ ظاہر
ہوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اطراف مسجد مین اور ایستادہ ہوئی ابو بکر لوگون مین
حالیکہ خطبہ پڑہتی تہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ بیٹہی تہی اور تہی ابو بکر اول خطیب
کہ دعوت کی طرف خدا اور رسول اوسکی کی اور شدت کی مشرکون نی اوپر ابو بکر کی
اور مسلمانون کی پس مارا اونکو اطراف مسجد مین نہایت ضرب شدید سی اور کچلا ابو بکر کو

اور خوب زد و کوب کی اور قریب ہوا ابو بکر سے عتبہ بن ربیعہ فاسق پس لاتون سے
اونکو ساتھ نعلین اپنی کی مونہہ اونکی پر کہ اثر اوس کا مونہہ پر معلوم ہوتا تہا یا ناک
پہچانی جاتی تھی ہی مونہہ اونکی سے اور زنان بیبی کہ ذکر کیا ہی فضل بن
روزبہان نی بیچ کتاب ابطال الباطل کی کہ تہی عمر بیچ حالت جاہلیت کی عجب
اور معظم اور مقبول القول اور ریاست جوانان قریش کی تہی اور غلبہ اور
قوت منتہی ہوتا تہا طرف ابی جہل کی اور طرف ابی الحکم بن ہشام کی اور ہرگاہ
مبعوث ہوئی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور غالب تہی کفار مسلمانون پر اور
ضعیف تہا امر اسلام کا اور پوشیدہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ غار ارقم
مین واسطی خوف اور دبدبہ کفار کی اور نہ قادر تہا کوئی اظہار اسلام پر دعا کی
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ خداوندا عزت دے اسلام کو بسبب ابی الحکم بن ہشام
یا عمر بن الخطاب کی پس قبول ہوئی دعا رسول کی پس اسلام لائی عمر بیچ
گہر اوس شخص کی کہ وہان مخفی تہی اور داخل ہوئی اوپر رسول صلی اللہ علیہ کی اور
کامل ہوئی چالیس مرد ساتھ اسلام عمر کی کامل ہوئی عدد مسلمین کے
ساتھ چالیس کے اور کہا واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
اور عمر کے عبادت کی جائین ظاہر مین اور عبادت کیا جاوی خدا پوشیدہ کی
مین پس نکلی عمر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اور سائر صحاب اور آگی ہوئی ابو بکر
اور حمزہ اور عمر یہانتک کہ داخل ہوئی مسجد مین اور نماز پڑہی اونہون نی بیچ حرم کے
اور طواف کیا اور کئی پہرون اپنی مین اور کہا ہی صحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ کی کہ ہمیشہ ہم عزت مین رہی ابتدائی اسلام عمر سی بعد اسکی تہی عمر وزیر تہی
واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی طول حیات مین اور نہ کرتی تہی پہر کوئی امر
بشورہ اونکی انتہی پس ان دو روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ قبل از اسلام
عمر اور حمزہ پیغمبر خدا اور صحاب اونکی نہایت تقیہ مین بسر کرتی تہی اور تفسیر مجمع
البیان مین لکہا ہی کہ صحاب ہماری قائل ہوتی ہین کہ تقیہ جائز ہی نزدیک خوف ضرر کی
کی سب احوال مین اور کبہی تقیہ واجب نہین ہی اوس وقت کہ اوسمین ایک نوع صلاح کا
ہو اور نہین جائز ہی ترک بلکہ افضل اسکی قتل ہو مومن کا ہو اور سبب تقیہ اصلاح ہوتی ہو
اور قتل سی وہ بچتا ہو پس اوس وقت مین تقیہ واجب ہی اور واجب ہی اوس وقت جبکہ
کہ یقین ہو یا ظن غالب ہو کہ فساد دین مین ہوتا ہی اور کہا ہی شیخ مفید علیہ الرحمہ نے
کہ تقیہ کبہی واجب ہوتا ہی اور کبہی جائز ہوتا ہی بدون وجوب کی اور کبہی ترک تقیہ
کرنا افضل ہوتا ہی ترک تقیہ سی اور کبہی ترک تقیہ افضل ہی تقیہ سی اگرچہ کرنی والا
تقیہ کا اوس وقت مین معذور ہی اور معاف ہی از روی تفضل و مہربانی کی اور شیخ
ابو جعفر طوسی نی کہا ہی کہ ظواہر آیات دلالت کرتی ہی کہ تقیہ درصورت خوف
نفس واجب ہی اور بعضی روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ تقیہ وقت خوف مین
جائز ہی اور اظہار حق بہی جائز ہی روایت کیا ہی حسن نی کہ مسیلمہ کذاب نے
دو شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی گرفتار کئی پس ایک سے کہا کہ آیا تو گواہی
دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا کہ ہان پس کہا مسیلمہ کذاب نی کہ
آیا تو گواہی دیتا ہی کہ مین رسول خدا ہون کہا اوسنی کہ ہان تم بہی نبی ہو بعد اسکی

دوسرے کو بلایا کہا کہ تو گواہی دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا اونکو
کہ ہاں کہا مسیلمہ نی کہ گواہی دی تو کہ مین بہی رسول خدا ہون کہا اوسنی کہ مین بہرہ
ہون تین مرتبہ مسیلمہ نی تکرار کی اوسنی وہی جواب دیا پس مسیلمہ نی اوسکو قتل کیا
پس پہونچی یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو پس فرمایا کہ کیا نقص ہی واسطی اوس
مقتول کی کہ گذرا اوپر صدق اپنی کی اور فضیلت عمل مین لایا پس مبارک ہوا اوسکو
اوس فضیلت کی اور لیکن دوسرا کہ پس کہا اوسنی تقیہ کو بنا بر رخصت خدا کی پس گناہ
نہین اوپر اوسکی پس بنا بر اوس روایت کی معلوم ہوا کہ تقیہ رخصت ہی یعنی جائز ہی
اور اظہار حق فضیلت ہی انتہی **فائدہ** اور بظاہر خاطر قاصر مین یہ آتا ہی کہ توجیہ
جمیع ان روایتوں کا اسطرح سی محتمل ہی کہ در صورت گوارا ہونی اظہار حق کی اور
باقی رہنی اختیار کی اگر تقیہ نکری تو اظہار حق افضل ہی اگرچہ ہلاکت نفس ہو واللہ اعلم
توضیح مختصر الکتاب تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہی کہ کیفیت ظاہر ہونی عمل مین اختلاف
ہی ابی مسلم وغیرہ نی لکہا ہی کہ صحیفہ اعمال بدی و نیکی کی آخرت مین حاضر ہونگی
اور یہی کو اختیار کیا ہی قاضی نی اور بعضون نی کہا ہی کہ جزا عمل نیک و بد ثواب
اور عذاب سی دیکہا جائیگا اور اعمال حاضر نہین ہو سکتی ہین اور اعمال اعراض مین
کہ باطل ہوگئی ہین کہ نہین جائز ہی اعادہ اونکا اسواسطی کہ اعادہ معدوم محال ہی کہ
اعمال دیکہی جائین اور جناب والد ماجد علیین مکان نی کتاب موعظہ حسنہ مین بعد
نقل اس عبارت کی لکہا ہی کہ ہر چند بابعد القولین مشکل ہی اسواسطی کہ احتمال مجاز کا کہ
کلام مین جائز ہو سکتا ہی لیکن شک نہین ہی کہ ظاہر اکثر آیات کا کہ اوس جگہ ہی

ایک

ایک آیہ مذکور ہی اور دوسری یہ ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل
مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی جو شخص کہ عمل کریگا بقدر ذرہ کی خیر سی دیکہیگا اوسکو اور
جو شخص کہ عمل کرتا ہی بقدر ذرہ کی بدی سی دیکہیگا اوسکو والا یکہ کوئی تاویل کرے
کہ اعمال خیر اپنا و شر آخرت مین حاضر ہوتی ہین بلکہ ظاہر اکثر آیات اور احادیث سی
دریافت ہوتا ہی کہ اعمال اس دار مین بصورت جواہر ظاہر ہوتی ہین اگرچہ یہان بصورت
اعراض سی ہون اور تمام اعمال محال ہونا اعادہ معدوم پر دلیل تام نہین ہوتی ہے
اور بعضی سی معلوم ہوتا ہی کہ دار آخرت مین بصورت جواہر ظاہر ہونگی ازانجملہ یہ ہی
کہ جناب امیر المومنین نی فرمایا ہی جس وقت کہ فرزند آدم کو ہر کا وقت پہنچتا ہی وہ روز کہ
آخر ایام دنیا ہی اول ایام آخرت ہی نظر مین اوسکی شبیہ مال اور فرزند اور اعمال کی
معلوم ہوتی ہیں پس وہ شخص اول متوجہ ہوتا ہی طرف شبیہ مال کی اور کہتا ہی
کہ قسم بخدا کہ نہایت مجہسی رغبت رکہتا تہا مین اور واسطی حاصل کرنی تیری حرص
اور بخل اختیار کرتا تہا مین احوال کیا مدد ساتھ میری کر سکتا ہی تو پس وہ کہتا ہی
کہ لی مجہسی کفن اپنا کہ مجہکو زیادہ اسکی مجہپر کچھ حق نہین ہی بعد اوسکی طرف شبیہ فرزندان
متوجہ ہوتا ہی کہ قسم بخدا تمکو دوست رکہتا تہا مین اور ہمیشہ حامی تمہارا تہا مین اور
دفع آزار او را ذا کرتا تہا مین اسوقت مین تمسی کیا اعانت میری ہو سکتی ہی کہا
کہ ہم لیجاوینگی تمکو قبر تک بعد اوسکی متوجہ ہوگا طرف شبیہ اعمال خیر کی اور کہتا ہی
قسم بخدا کہ مین تمسی بی رغبت تہا اور مجہپر نہایت گران تہا تو اب واسطی میری تمسی
کیا ہو سکتا ہی عمل جواب مین کہی گا کہ مین قرین اور مصاحب تیرا ہون قبر مین اور

روز برزخی قبر کی اور روز حشر خلائق کی پس اگر وہ شخص دوست خاندان ہو اور دیکھا آتا ہی ساتھ نہایت
خوبصورتی کی اور خوبی لباس کی اور کہتا ہی کہ بشارت ہو تجھکو ساتھ راحت ابدی کی
اور بہشت پر رحمت کی پس وہ شخص کہتا ہی اوس صورت سی کہ کون تو ہی کہ یہ بشارت
مجھکو دیتا ہی اور ساتھ اس عنایت کی خاطر ہم حیرت زدہ کی مطمئن کرتا ہی پس وہ
صورت کہتی ہی کہ مین عمل صالح ہون تیرا اس دنیا سی خالی سی کہ لائق کدورت
جسمانی اور روحانی سی فرشتہ بہی رحلت کر طرف بہشت عنبر سرشت کی کہ محل آسائش
اور راحت کا ہی پس وہ شخص دنیا سی رحلت کرتا ہی اور قبض روح اوسکی ہوتی
در حالیکہ وہ پہچانتا ہی حامل اپنی کو اور سوگند دیتا ہی اوٹہانی والی اپنی کو کہ مجھی
جلدی لیچلو پس جسوقت داخل قبر کرتی ہین دو فرشتگان قبر یعنی منکر و نکیر آتی ہین
حالت مین کہ بال اونکی زمین پر کہینچتی آتی ہین بسبب درازی کی اور شدت چلنی اونکی
سی زمین شگافتہ ہوتی ہی اور آواز اونکی مثل رعد کی ہی اور آنکہین اونکی مثل بجلی
کی ہین پس کہتی ہین اوس سی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین کہ اختیار کیا ہی تو نے
اور کون پیغمبر تیرا ہی کہ ایمان لایا ہی تو اور اسیطرح ہر ایک امام سی سوال کرتی ہین
پس وہ جواب مین کہتا ہی کہ خداوند عز و جل پروردگار میرا ہی اور اسلام دین میرا ہی
اور پیغمبر میرا احمد مصطفی ہی بعد اوسکی اسما دوازدہ امام لیتا ہی پس دعا کرین کی
اوسکو فرشتی اور کہین کی کہ ثابت رکہی تجھکو خدا بیچ اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی
تو اور راضی ہوا ہی تو اور بعد اسکی قبر اوسکی وسیع کرتی ہین اور کشادہ کرتی ہین جہانتک
کہ نظر کام کری اوسکی پس کہولین کی واسطی راحت اوسکی کی ایک در بہشت کا اور کہین

سو رہ ساتھ خواب آسایش کی مثل جوانو کی کہ نعمت پروردہ ہون بعد از ان حضرت
امیر المومنین فرماتی ہین کہ اگر وہ شخص دشمن خدا کی ہو بہ بدترین صورت عمل اوسکا
حاضر ہو گا اور نہایت بدبو اوس مین ہو گی پس وہ ملازم دوزخ کی کہی گا کہ بشارت
ہو تجھکو ساتھ آب و طعام بسیار گرم کی اور دخول جہنم کی اور وہ شخص پہچانتا ہی
حامل کو اور سوگند دیتا ہی اوٹہانی والی اپنی کو کہ مجھکو نہ لیچلو اور جسوقت قبر مین اوسکو
رکہتی ہین منکر و نکیر داخل ہوتی ہین اور کفن اوسکا پہینک دیتی ہین اور کہتی ہین
کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا پس وہ عاجز ہی
کا اقرار کرتا ہی اور جواب مین کہتا ہی کہ مین کچہ نہین جانتا ہون پس وہ دونو فرشتی
نفرین اوسکو کرتی ہین اور کہتی ہین لا دریت ولا هديت یعنی نہ دریافت کیا
تو نی اور نہ ہدایت پائی تو نی بعد اوسکی عصائی آہنی سر پر مارین کی ساتھ ضرب کی
کہ حیوانات سوائی انسان اور جن کی ہو گا کہ جزع اور اضطراب مین ڈالی بعد اوسکی کہولین کی
واسطی زیادتی عذاب کی ایک در طرف دوزخ کی اور کہتی ہین کہ سو رہ تو بہ بدترین حال
اور حق تعالی سانپ اور بچہو ونکو اوس پر مسلط کریگا کہ وہ اوسکو کاٹین کی جبتک کہ قیامت
قائم ہو اور اسی قبیل کی احادیث بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین اوپر متشکل ہونی اور
حاضر ہونی مکلف کی آخرت مین اور بعید نہین ہی کہ باختلاف دنیا کی اور آخرت کی
اشیا متبدل ہوتی ہین بحسب صورت اور ہیئت کی اور حق تعالی جمیع اعمال کو
نیستی سی ہستی مین لاتا ہو ہر چند اوا اس مین جسطرح کہ بعضی جواہر کو وجود
مین لاتا ہی انتہی ترجمہ کلام اعلی اللہ فی درجہ الجنان مقامہ

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر

[illegible]

لكم ذنوبكم والله غفور رحيم ۝ قل اطيعوا الله والرسول

[illegible]

فان تولوا فان الله لا يحب الكافرين ۝ ان الله اصطفى آدم و

[illegible]

نوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ۝ ذرية بعضها

نوح کو اور آل ابراہیم اور آل عمران کو اوپر عالموں کے [illegible]

من بعض والله سميع عليم ۝ اذ قالت امرأت عمران رب

[illegible]

اني نذرت لك ما في بطني محررا فتقبل مني انك انت السميع

[illegible]

العليم ۝ فلما وضعتها قالت رب اني وضعتها انثى والله اعلم بما وضعت و

[illegible]

ليس الذكر كالانثى واني سميتها مريم واني اعيذها بك

[illegible]

وذريتها من الشيطان الرجيم ۝ فتقبلها ربها بقبول حسن

[illegible]

وانبتها نباتا حسنا وكفلها زكريا كلما دخل عليها زكريا

[illegible]

المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو

[illegible]

من عند الله ان الله يرزق من يشاء بغير حساب ۝ هنالك

[illegible]

دعا زكريا ربه قال رب هب لي من لدنك ذرية طيبة انك

[illegible]

سميع الدعاء ۝ فنادته الملائكة وهو قائم يصلي في المحراب

[illegible]

ان الله يبشرك بيحيى مصدقا بكلمة من الله وسيدا وحصورا

[illegible]

ونبيا من الصالحين ۝ قال رب انى يكون لي غلام وقد بلغني

[illegible]

الكبر وامرأتي عاقر قال كذلك الله يفعل ما يشاء ۝ قال رب

[illegible]

اجعل لي آية قال آيتك الا تكلم الناس ثلاثة ايام الا رمزا

[illegible]

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ع

اور یاد کرو پروردگار اپنی کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو

قولہ آل عمران آل عمران سی مراد موسی اور ہارون ہین کہ یہہ دونو اولاد عمران بن
یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد آل عمران سی عیسے
ہین اور مادر اونکی مریم ہین کہ دختر عمران بن ماثان ہین اور درمیان ان دونو کی
فاصلہ ایکہزار اٹہہ سو برس کا تہا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین وارد ہی کہ مراد آل
عمران سی علی بن ابیطالب اولاد اونکی ہین اور عمران اسم شریف ابوطالب ہی
اور احادیث متواترہ ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم سی اس باب مین وارد ہوئی ہین [illegible]
اور ابوذر اور انس نی بہی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ فرمایا آل ابرہیم مین ہون
اور آل عمران علی صلوات اللہ علیہ وسلام اور حاصل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ انبیا
اور اولاد اونکی کو برگزیدہ کیا ہی اور فضیلت دی ہی اوپر عالمیان کی اور بعد [illegible]
رکہتی ہی ہبات پر یہہ گروہ فضل مین دوسری سی قولہ اذ قالت امرأت عمران یعنی یاد
اسی محمد کہ ہرگاہ کہا زن عمران ابن ماثان نی کہ نام اوسکا حنہ دختر فاقود تہا [illegible]
ہوئی مین مریم کہا اور بعضون نی کہا ہی کہ پروردگار میری تحقیق کہ مینی نذر کی ہی واسطی تیری
چیز کہ جو بیچ شکم میری کی ہی درحالیکہ آزاد کیا گیا ہو قید تعلق دنیا سی اور اوسکو مشغول
بامور دنیا کی نہ کرون تا مخصوص تیری عبادت مین مشغول رہی اور خدمت مسجد [illegible]
مشغول رہی اور اوس زمانہ مین خدمت مسجد کو عظیم عبادات سی جانتی تہی اور فرزند اپنی
اپنی مجالس کام کی نذر کرتی تہی کہ تا اوسکو پاک و پاکیزہ رکہین اور چراغ روشن رکہین

اور

اور بعد حمد فرزند کی اوس مسجد سی باہر نہ جاتی اور وہی حال پر رہتی جبتک کہ بالغ
ہون اور بعد بلوغ اختیار تہا اوسکو رہنی کا اور نہ رہنی مین اور اوس وقت مین نذر اولاد
ذکور مین ہوتی تہی اور کوئی انبیا اور علما کی سی نہ تہا کہ جسکی ایک یا دو فرزند کو نذر
کرتا تہا داخل خدمت بیت المقدس کی اور ہرگاہ کہ حنہ نی اس طرح سی نذر کی شوہر اوسکی
عمران نی کہا کہ کیا تو نی کیا شاید کہ شکم تمہاری مین دختر ہو کہ وہ داخل خدمت
کی نہین سزاوار ہی اور اوس وقت زبان حنہ پر جاری ہی جو ہدیہ کا فتقبل منی
قولہ سمیتہا مریم [illegible] نام رکہا ہی اوسکا مریم اور معنی مریم کی [illegible]
ثعلبی مین مذکور ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ بہترین زنان چار ہین زمین مین ایک مریم
دختر عمران اور دوسری آسیہ زن فرعون اور تیسری خدیجہ بنت خویلد اور چوتہی
فاطمہ بنت محمد صاحب [illegible] نقل کی ہی کہ ہرگاہ خدیجہ حاملہ بفاطمہ ہوئین کہا اونہون
کہ بار خدایا تو دانا ہی کہ مین زن عمران سی بہتر ہون اور محمد عمران سی بہتر ہین مین ایک
فرزند کو محرر کرتی ہون حق تعالی نی وحی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہ خدیجہ سی کہو کہ
اوسکو پیغمبر جو نذر کہ وہ صفیہ اور برگزیدہ میری ہی اور مادر ائمہ کی ہی اور آزاد کردہ
دوزخ سی ہی خدیجہ نی کہا اگرچہ یہہ دختر ہی دل میرا خوشحال ہی اس واسطی کہ وہ مادر اصفیا
اور مادر ائمہ کی ہی قولہ وکفلہا زکریا یعنی ضامن پرورش مریم کی زکریا
ہوئی اور اپنی گہر لیجا کر ایک دایہ اونکی واسطی مقرر کی ہرگاہ کہ حد طفولیت سی تجاوز [illegible]
بیت المقدس مین لائی ایک غرفہ اونکی واسطی ترتیب دیا اور جس وقت زکریا خدمت [illegible]
اونکی سی فارغ ہوتی تہی دروازہ اوس غرفہ کا قفل سی محکم کرتا تہی اور کنجی اوسکی اپنی ساتہ

گئی تھی تا معلوم ہو کہ مریم بزرگ ہوئین انوار ولایت اونسی ظاہر ہوئی اسطرحسی جبکہ زکریا
داخل حجرہ ہوتی تھی پاتی تھی نزدیک اوسکی روزی کو اور وہ روزی میوہ تھی کہ میوہ
موسم گرما موسم سرما مین حاصل ہوتی تھی اور برعکس اسکی میوہ جاڑیکی گرمی مین موجود
ہوتی تھی کہا زکریا نی کہ ای مریم یہ کہانسی ہی کہا مریم نی کہ یہ روزی نزدیک سے
خدا کی ہی پس اگر کوئی کہی کہ وقت طفولیت مین رزق کیونکر کہاتی تھین اور وہ روزہ دار
تہین جواب اوسکا یہ ہی کہ ممکن ہی کہ قبیل از کرامات باخرق عادت ہو اور پوشیدہ
نہی کہ یہ اعتراض بنا بر اوس روایت کی ہی کہ زکریا نی دایہ اوسکی واسطی مقرر کی تھی
قوله فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا پس قبول کیا مریم کو پروردگار نی ساتھ قبول نیک کی
اسطرحسی نشو ونما اوسکی ہوئی کہ ہر گاہ یہ سال کی ہوئین عبادت مین سب عابدون پر
غالب ہوئین جو اوس زمانی مین تہی مروی ہی کہ ہر گاہ مریم متولد ہوئین مادر اوسکی
ایک کپڑی مین لپیٹ کر بیت المقدس مین لائین خادمونسی کہا کہ لو اسکو یہ محرر ہی پس
لوگون نی اختلاف کیا اسواسطی کہ عمران اوسوقت مین امام مسجد تہی لوگ اوسکی تعظیم
کوشش بہت کرتی تہی اسی جہت سی ہر شخص خواہش تربیت مریم کی تہی جملہ خادمین
زکریا نی کہا کہ مین اولی ہون ساتھ تربیت مریم کی اسواسطی کہ خالہ اوسکی میری گہر مین
ہی لوگ راضی نہوئی بعد اسکی بنا بر قرعہ راضی ہوئی اسطرحسی کہ قلمون اپنی کو کہ جس
سی کتابت توریت کرتی تہی کنارہ نہر اردن پر ہوئی آب مین ڈالین جس شخص کا قلم
آب پر رہی وہ مریم کی پرورش کری چنانچہ قلم زکریا بر سر آب ہوا کفالت مریم مین مشغول
ہوئی قوله اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ الخ اس آیہ مین دو وجہین مین ایک یہ ہی کہ حکایت

قول مریم ہی اور دوسرا یہ کہ کلام خدا ہی طریق مخالف اور موالف سی صحبت
کو ذکر و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی زمانہ قحط اور تنگ سالی مین جناب فاطمہ
مین قدم رنجہ کیا اور فرمایا کہ کچھ طعام ہی کہ تو تیرا آج روزہ ہی گرسنہ ہی اور حسنین
اور حسنین اور امیر المؤمنین علیہم السلام کچھ روزی کچھ نوش نفرمائی جناب فاطمہ حجرہ مین
تشریف لی گئین اور سجادہ پر دو رکعت نماز پڑہی اور مناجات کی کہ الٰہی غیب سی طعام
ہمکو بہیج اور دل میرا کہ وہ گرسنگی پدر اور شوہر اور فرزندان سی نجات دی بعد
دعا کی ایکطرف خالی تہا دیکہا کہ دو ... ہی باہر آئی ہر گاہ قریب اوسکی گئین دیکہا
کہ طعام سی مملو ہی اوسکو اوٹہا کر حضور پدر بزرگوار مین لائین اور امیر المؤمنین اور فرزند
حاضر کیا اور سرپوش اوس ظرف کا اوٹہایا نان ہای لطیف اور گوشت ہای لذیذ
اوسمین دیکہا اور خوشبو اوس سی مشک کی سی آتی تہی سیدہ عالم نی کہا اَنّٰى لَكِ هٰذَا
یعنی کہانسی واسطی تیری کہا ہم پہنچا فاطمہ علیہا السلام نی بالہام الٰہی فرمایا کہ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ کہ نزدیک خدا سی ہی تحقیق کہ خدا روزی دیتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہی جناب
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ الحمد للہ تعالی نی تجہکو مثل مریم بنت عمران کی
کیا جسطرح سی کہ حق تعالی نی اوسکو روزی دی تہی اور زکریا نی اوسنی پوچہا کہ یہ روزی
کہانسی ہی تو کہا اوسنی نی ہی جواب مین کہا تہا کہ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پس سب
بزرگوارون نی اوس سی کہایا اور سیر ہوئی اور باوجود اسکی وہ کہانا کم نہوا بلکہ
اوس ہمسایون کو بھی بہیجا قوله حَصُوْرًا یعنی درحالیکہ باز رکہنی والا ہو نفس اپنی کو
لہو ولعب سی مروی ہی کہ بچپن سالگی مین بچی ساتھ ایک جماعت کو دکان کی کہ

کر بازی مین مشغول تھی اور تمھو ترغیب کی تم بھی بازی مین مشغول ہو یحیی علیہ السلام
نی کہا کہ ہمکو واسطی بازی کی خلق نہین کیا ہی امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ سی
پوچھا لوگون نی کہ کونسی فضیلت فضایل امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بیان کیجے
فرمایا کہ طویل یا مختصر لوگون نی عرض کی کہ مختصر فرمایا کہ ہم مین کہ کبھی قصد گناہ
کا نہین کیا ہی جسطرح سمجھا کہ یحیی پیغمبر نی کبھی قصد معصیت کا نہین کیا اور ابن عباس
سی مروی ہی کہ حصور وہ شخص ہی کہ کبھی عورت سی مقاربت کی ہوا ور کچھ
بحث مشغول ہونی عبادت اور طاعت کی اور متوجہ ہونی امور آخرت و دنیا کی
[illegible]

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ
اور جس وقت کہا ملایکہ نی ای مریم بدرستیکہ خدا نی قبول کیا تجھکو اور پاک کیا تجھکو اور قبول کیا
عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ○ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي
اوپر عورات تمام عالم کی ای مریم اطاعت کر واسطی پروردگار اپنی کی اور سجدہ کر اور رکوع کر
مَعَ الرَّاكِعِينَ ○ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ
ساتھ رکوع کرنی والونکی یہ قصہ مریم و زکریا کا خبرہای پوشیدہ سی ہی کہ وحی بھیجتی ہین ہم اسکو طرف تیری اور نہ تھا
لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ
نزدیک علمای بیت المقدس کی وقتیکہ ڈالتی تھی وہ قلمہای اپنی کو کون ان مین سی خبرگیری کریگا مریم کا اور نہ تھا تو نزدیک انکی وقتیکہ
يَخْتَصِمُونَ ○ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ
منازعہ کرتی تھی یاد کر اس وقت کو کہ کہا فرشتون نی ای مریم بدرستیکہ خدا بشارت دیتا ہی تجھکو ساتھ کلمہ

مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ
بیجانب کی نام اسکا مسیح عیسی بن مریم ہی در حالیکہ با آبرو صاحب جاہ ہی بیچ دنیا اور آخرت کی اور
الْمُقَرَّبِينَ ○ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ○
نزدیکان سی ہی اور کلام کرتا ہی لوگونکی ساتھ بیچ گہوارہ کی اور بڑی عمر مین اور [illegible] صالحون سی
قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ
کہا مریم نی ای پروردگار کیونکر ہوگا میری فرزند حالانکہ نہین چھوا مجھکو کسی آدمی نی کہا [illegible]
اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○
خدا خلق کرتا ہی جسکو چاہتا ہی وقتیکہ حکم کرتا ہی کسی امر کا بس سوای اسکی نہین کہ کہتا ہی اوسکو کہ ہوجا پس ہوجاتا ہی
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ○ وَرَسُولًا
اور تعلیم کرتا ہی اسکو خدا کتابہای آسمانی اور حکمت کو اور تعلیم کرتا ہی توریت اور انجیل کو اور رسالت دیگا اسکو
إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ
طرف فرزندان یعقوب کی [illegible]
الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ
مٹی سی مانند شکل پرندہ کی [illegible]
الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ
[illegible]
وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
اور جو کچھ ذخیرہ کرتی ہو تم بیچ گھرون اپنی کی بدرستیکہ بیچ اسکی البتہ نشانی ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم ایمان لانیوالی

ومصدقا لما بين يدي من التورىة ولاحل لكم بعض الذي

اور سچا کرنیوالا ہوں اوس چیز کا جو آگی میری ہی توریت سی اور تاکہ حلال کروں واسطی تمہارے بعض وہ چیز کہ

حرم عليكم وجئتكم باية من ربكم فاتقوا الله واطيعون

کہ حرام کی گئی تہی اوپر تمہارے اور لایا ہوں تمہارے پاس نشانی رب تمہارے سی پس ڈرو خدا کو اور اطاعت کرو

ان الله ربي وربكم فاعبدوه هذا صراط مستقيم ○

بیشک خدا پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکی یہ راہ راست ہی

فلما احس عيسى منهم الكفر قال من انصاري الى الله قال

پس جبکہ دریافت کیا عیسی نی اونسی کفر کہا کون ہی مددگار میرا طرف خدا کی

الحواريون نحن انصار الله امنا بالله واشهد بانا مسلمون

اصحاب عیسی نی ہم ہیں مددگاران دین خدا کی ایمان لائی ہم ساتھ خدا کی اور گواہ رہو تو کہ ہم مسلمان ہیں

ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين

ای پروردگار ہمارے ایمان لائی ہم ساتھ اوس چیز کی کہ اتاری تونی اور پیروی کی ہم نی رسول کی پس لکھ ہمکو ساتھ گواہی دینی والوں کی

ع ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين ○

اور مکر کیا یہودیوں نی اور مکر کیا خدا نی اور خدا بہتر جزا دینی والا مکاروں کا ہی

فضلک علی نساء العالمین اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ مریم کو فضیلت ہی نساء عالمین
اور رجال اکثر نسا میں فاطمہ زہرا داخل ہیں اور خلاف اوس روایت سی ہی کہ جو ابن عباس
سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ فاطمہ دختر میری سیدۂ زنان
عالم ہی خلق اولین اور آخرین سی وہ پارۂ جگر میری ہی اور نور چشم میری ہی اور روح

میری ہی اور میوۂ دل میری ہی ہرگاہ کہ محراب میں وہ بی بی عبادت کی کہڑی ہوتی ہی نور
ان کا فرشتوں کو روشنی دیتا ہی جس طرح سی کہ ستارگان اہل زمین کو روشنی دیتی ہیں
حق تعالی فرشتوں کو خطاب کرتا ہی کہ دیکھو سیدۂ زنان میری کو کس طرح سی عبادت میں با
خضوع اور خشوع متوجہ ہی تمکو گواہ دیتا ہوں میں کہ اسکو اور شیعیان اسکی کو
آتش دوزخ سی نجات دی میں اور جس طرح سی کہ حق مریم میں کہا واصطفاک وطہرک
حق تعالی نے بیچ اہلبیت رسول کی حق میں فرمایا ہی ویطہرکم تطہیرا اور جس طرح
کہ حق مریم میں کہا ہی بتول اور جس طرح سی حق فاطمہ میں بھی بتول وارد ہی چنانچہ منقول
ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی ایکروز لوگوں نی پوچھا کہ معنی بتول کی
کہ فرمایا ہی آپ نی کہ مصطفی مریم بتول ہی فاطمہ بھی بتول ہی اور بتول کی کیا معنی ہیں
فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مریم کو حیض نہ آتا تہا فاطمہ کو بھی نہیں ہوتا ہی اور معنی بتول کی
لغت میں قطع کی ہیں پس ضرور ہی کہ یہ آیت مقید ہوا اور قید اس آیت میں دو وجہ سی
ہی ایک یہ ہی کہ نساء عالمین کہ جو اس زمانہ میں تہیں اونپر مریم کو فضیلت تہی دوسرے
یا یہ کہتی کہ فضیلت تہی مریم کو تمام نساء عالمین پر اس حیثیت سی کہ بدون شوہر کے
حضرت عیسی متولد ہوئی اور وجہ اول اقرب بصواب ہی قولہ تعالی وارکعی اس آیہ
تاکید نماز جماعت معلوم ہوتی ہی کہ پہلی واسجدی ہی اور بعد اسکی وارکعی مع الراکعین
سی معلوم ہوتا ہی اور وجہ تقدیم سجدہ کی اوپر رکوع کی یہ ہی کہ شریعت اونکی سجود
مقدم رکوع پر تہا اور بعضون نی یہ کہا ہی کہ واو حرف عطف کا تقدیم اور تاخیر کو نہیں چاہتا
منظور سجدہ اور رکوع کا بیان ہی کہ ذکر کرنی میں سجدہ کا ذکر پہلی ہو قولہ تعالی ذلک کلمہ اس

اور بین دو وجہ منقول ہین ایک یہہ ہی کہ نام مسیح کا ساتہہ کلمہ کی رکہا ہی اور وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ پیدا ہوئے ساتہہ کلمہ کن کی بدون والد کی اور دوسری وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی بشارت دی ہی اوسکی کتب سابقہ مین پس حاصل
اوسکی ہوا کہ یہہ نام اونکا کلمہ ہی اور مسیح لقب ہی القاب ہای شریف سی اور معنی کلمے
مبارک کی بین شامل حق تعالی کی وجعلنی مبارکا اینما کنت اور بعضون نے
کہا ہی کہ مسیح اسواسطی اونکو کہتی ہین کہ جس بیمار کو مسیح کرتی تہی شفا پاتا تہا یا واسطی
وہ مساحت زمین کی کرتی تہی ساتہہ سیاحی کی قولہ تعالی وکہلا یعنی کلام کرنا اونکا
لوگونسی حالت طفولیت مین اور پیری مین مساوی تہا قولہ تعالی ومن الصالحین یعنی
درحالیکہ جو نبیانکی شائستہ سی ہی اور سخن کرنا عیسی کا زمان طفولیت مین معجزہ
اونکا تہا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ وہ پیغمبر خدا ہین اور مادر اونکی کو صاحب عفت جانین
اور فضل شیخ کا احتمال نہ لیجاوین مجاہد نی کہا ہی کہ ہر گاہ مریم تنہا ہوتی تہین عیسی
شکم اونکی مین سی کلام کرتی تہی اور ہر گاہ مشغول کسی امر کی ہوتی تہین شکم مادر مین
تسبیح پڑہتی تہی عبد اللہ عباس نی روایت کی ہی کہ وقتی کہ خدیجہ بفاطمہ حاملہ ہوتین
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک اونکی آئی دریافت کیا کہ خدیجہ باتین کر رہی تہین
پوچہا کہ ای خدیجہ کس سی باتین کرتی ہو کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ساتہہ
اس بچہ کی کہ شکم میری مین ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بشارت ہو تجہے
کہ جبرئیل نی مجہی خوشخبری دی ہی کہ یہہ فرزند دختر ہی کہ نسل اسکی سی ائمہ دین پیدا
ہونگی کہ بندگان خالص ساتہہ اونکی اقتدا کرین کی قولہ تعالی احی الموتی مروی ہی

کہ عیسی نی چار شخص کو زندہ کیا تہا ایک عاذر کہ اونکی دوست تہا اور دوسرا
ایک پسر پیرزن تہا کہ فوت ہو گیا اور ماں اوسکی بہت بیتابی کرتی تہی اور قوم اوسکے
بہت جزع اور فزع کرتی تہی حق تعالی نی اوسکو بدعای عیسی زندہ کیا اور تیسری
ایک عورت تہی کہ وہ فوت ہوئی تہی اور قوم اوسکی بہت سی بیتابی کرتی تہی
بدعای عیسی زندہ ہوئی اور چوتہا سام بیٹا نوح کا کہ قریب چار ہزار برس فوت ہوئی
سی گذری تہی قوم اوسکی نی کہا کہ اگر تم اوسکو زندہ کرو تو ہم ایمان تمہارا لاوین
عیسی بسر قبر اوسکی آئی اور فرمایا کہ قم باذن اللہ یعنی اوٹہہ تو بحکم خدا فی الحال قبر سی
ہوئی اور سام باہر آیا کہ بال سر کی سفید ہو گئی تہی اور کہا کہ آیا قیامت برپا ہوئی
ہی عیسی نی کہا نہین لیکن مینی خدا سی درخواست کی تہی کہ زندہ کیا تجکو پس اوسنے
کہا کہ تو جوان مرگیا تہا بال تیری کس جہت سی سفید ہو گئی کہا ہر گاہ وہ آواز تمہاری
سنی مینی معلوم ہوا مجہکو کہ قیامت برپا ہوئی ہی ہول قیامت سی ہوئی سر میری
سفید ہو گئی پس عیسی نی کہا اوسکو کہ مت باذن اللہ یعنی جا تو ساتہہ حکم خدا کی
فی الحال مر گیا قولہ تعالی بما تاکلون منقول ہی کہ چالیس شخص نی باہمدیگر اتفاق کیا
کہ ہر ایک طعام ہای مختلف طیار کرتی تہی اور مقدار معین اوسکی کہاتی تہی اور بعد
اوسکی سی جا ہای متفرقہ مین رکہتی تہی اور بعد اونکی نزدیک عیسی کی آتی تہی اور
کہتی تہی کہ ہمکو آگاہ کرو کہ کیا کہایا ہی ہمنی اور کیا ذخیرہ کیا ہمنی اور کہان رکہا ہے
ہمنی جبرئیل آئی اور اونکو خبر دی عیسی نی ہر ایک کو آگاہ کیا قولہ تعالی لاحل یعنی تا کہ
حلال کرون مین واسطی تمہاری بعض اوس چیز کا کہ شریعت موسی مین حرام کیا گیا

تہا اور بہتا دہی شغل پہرلی ررروزہ ہو سفید اور رنگا دہی اور شغل قوت ماہی کی اور
تعلیم کرنا شبہ کا قولہ قال الحواریون کہا حواریون نی یعنی ایک جماعت
صیادون نی کہ ساتہہ اونکی ایمان لائی تہی کہ ہم مددی کرنی والی دین اوسکی کی
ہین اور لغت مین معنی حور کی سفید مین اور ہر کا وجا جہاہی سفید یعنی تہی اوسکی سبب
سی انکو حواریون کہتی تہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ ازجمل کا ذرون کی تہی کہ کپڑو کو
سفید اور پاک کرتی تہی اور یا یہہ مراد ہی کہ ہرکا و ساتہہ عیسی کی یکرنگ اور مخلص تہی
اس جہت سی حواریون مشہور ہوئی قولہ ومکروا یعنی مکر کیا یہودیون نی
اس خبر پر کہ تہی ایک جماعت کو واسطی قتل عیسی کی مقرر کیا اور صحیح ہی کہ نوع
حیلہ ایک شب عیسی کو گرفتار کیا اور ایک گہر مین محبوس کیا اور قبل اس مکر کی
عیسی نی حواریون کو جمع کیا تہا اور جو کچہہ کہ وصیت کرنی تہی کی اور حواریون سی
کہا کہ تم اطراف عالم مین متفرق ہو جاؤ اور ہر کا وکہ اوس گہر مین محبوس ہی
یہودیون نی ارادہ کیا کہ صبح کو اوپر دار کی کہینچین کی پس تمام شب چوکی دی
اور علی الصباح جمع ہوئی اور سردار نی کو کہ یہودا نام کہا تہا اندرون خانہ
بہیجا کہ عیسی کو باہر لائی حق تعالی اوس شبکو عیسی کو آسمان پر لی گیا معجزہ اسکی کہ
یہودا اوس گہر مین داخل ہوا اور عیسی کو نہ دیکہا حق تعالی نی صورت اوسکی شکل
صورت عیسی کی کر ڈالی ہر کا وکہ باہر آیا اور ارادہ کیا کہ کہی کہ عیسی اس گہر مین نہین
ہی لوگون نی اوسکو گرفتار کیا ہر چند فریاد کرتا تہا کہ مین یہودا ہون لیکن نہ سنا اور سولی پر
کہینچا اور تیر باران کیا اور اہل تواریخ نی لکہا ہی کہ اوس شب مین کہ عیسی آسمانکو گئی

بست ونہم ماہ رمضان تہی کہ ایک شبہا ہی تقصیر ہی اور جناب امیر المومنین نی رحلت
رحلت کی فرمایا ہی کہ واللہ اوس شب محمد مصطفی ... [illegible]

اذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین

[illegible]

کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ

[illegible]

ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ۝ فاما الذین

[illegible]

کفروا فاعذبہم عذابا شدیدا فی الدنیا والاخرۃ وما لہم من

کہ کافر ہوئی پس عذاب کرونگا مین انکو عذاب سخت بیچ دنیا اور آخرت کی اور نہین ہی واسطی اونکی

نصرین ۝ واما الذین امنوا وعملوا الصلحت فیوفیہم اجورہم

مددگار اور لیکن وہ لوگ کہ جو ایمان لائی ہین اور کیا کام اچہی نیک [illegible]

واللہ لا یحب الظلمین ۝ ذلک نتلوہ علیک من الایت

اور خدا نہین دوست رکہتا ہی ستمگارونکو یہہ کلام [illegible]

والذکر الحکیم ۝ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم خلقہ

اور یاد کرنا محکم [illegible] بدرستیکہ مثل عیسی کی نزدیک خدا کی مانند مثل آدم کی ہی کہ پیدا کیا اوسکو

من تراب ثم قال لہ کن فیکون ۝ الحق من ربک فلا تکن من

خاک سی پس کہا خدا نی واسطی اوسکی ہو پس ہو گیا حق رب تیری سی ہی پس نہ ہو تو

الممترین ○ فمن حاجک فیه من بعد ما جاءک من العلم

شک کرنی والوں سی۔ پس جو شخص کہ جھگڑا کری تجھسی بیچ اسکی بعد اوس چیز کی کہ آئی ہی تجھکو علم سے

فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا

پس کہہ آؤ بلاویں ہم فرزندان اپنی کو اور فرزندان تمہاری کو اور زنان اپنی کو اور زنان تمہاری کو اور نفسوں اپنی کو

وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله علی الکاذبین ○ ان

اور نفسوں تمہاری کو پس لعنت کریں ہم پس کر ڈالیں ہم لعنت خدا کو اوپر دروغ گوؤں کی بہ تحقیق

هذا لهو القصص الحق وما من اله الا الله وان الله لهو العزیز

یہہ ہی البتہ وہی قصہ حق ہی اور نہیں ہی کوئی معبود سوای کہ خدا اور بتحقیق کہ خدا البتہ وہی غالب

الحکیم ○ فان تولوا فان الله علیم بالمفسدین ○ ع

حکمت والا۔ پس اگر پھر جاویں وہ مباہلہ سی پس بتحقیق خدا دانا ہی ساتھ مفسدوں کے

قوله تعالی انی متوفیک ای انی ہی عیسی بدرستیکہ میں تمام کرنی والا ہوں اجل تیری اور تاخیر کرنی والا ہوں میں اوسکو ساتھ اس معنی کی کہ نگاہ رکھنی والا ہوں تجھکو قتل یہود سی جب تک کہ اجل مکتوب تیری پہونچی آوے اور ابن عباس سی منقول ہی کہ حق تعالی نی روح عیسی کو قبض کیا اور اوسکو زندہ کر کی آسمان پر لیگیا قوله ورافعک الی اور بلند کرنی والا ہوں میں تجھکو طرف اپنی یعنی طرف آسمان کی صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں مذکور ہی کہ حضرت رسالت صلی الله علیه وآله نی فرمایا کہ قریب ہی کہ پسر مریم آسمان سی نزول کری اور امام تمہارا تم میں سی ہوگا انتہی اور ثعلبی اور حافظ محمد بن یزید قزوینی نی بعد ذکر احادیث طویل کی نقل کیا ہی کہ جلال و بزرگی سی ہی کہ عیسی علیه السلام آسمان سی نازل ہونگی بعد

میں

میں اور امام اونکا صاحب الزمان صلوات الله علیه ہنوز آیا ہوگا کہ عیسی اونکی پیچھی نماز پیش نمازی کرین گی اور منتظر وہ سکی ہیں کہ آنا حضرت صاحب الزمان اون کی بعد اسکی عیسی دونو باتیں اپنی دوستوں امام پر کہیں کی اور کہیں کی امام کی گویں ہو اور امامت کہ دو گریہ منصب تمہارا ہی کہ کمال الدین بن طلحہ شافعی کہ علماء اہل سنت اور جماعت سی ہی کتاب اپنی خطبہ اثنا عشریہ میں لکھتا ہی لیکن مولد انکا شہر سر من رای ہی بتاریخ بست وسوم ماہ رمضان کی ساتھ دوسو انچاس میں اور لیکن نسب اونکا از طرف پدر و مادر ہے جس طرح سی ہی کہ باپ اونکی ابو محمد حسن الخالص بن علی متوکل اور وہ پسر محمد تقی کی اور وہ پسر علی الرضا کی اور وہ پسر موسی کاظم کی اور وہ جعفر صادق کی اور وہ بیٹی محمد باقر کی اور وہ بیٹی علی زین العابدین کی اور وہ حسین زکی کی اور وہ بیٹی مرتضی علی امیر المومنین صلوات الله علیه کی ہیں اور تحقیق مقدم ہوا ذکر اسکا مفصلا اور مان اونکی ام ولد ہیں اور نام اونکا صیقل اور بعضوں نی کہا ہی کہ حکیمہ ہی اور بعضوں نی اور نام ذکر کیا ہی اور لیکن نام اونکا پس محمد ہی اور کنیت اونکی ابو القاسم ہی اور لقب اونکا حجة اور خلف الصالح ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ منتظر ہی اور لیکن وہ چیز کہ وارد ہوئی ہی نبی صلی الله علیه وآله سی بیچ صحیح احادیث صحیحہ سی پس بعضی اونھیں سی یہہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو امام ابو داود و امام ترمذی نی ساتھ سند اپنی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی کہ پہنچا ہی سند اپنی طرف ابو سعید خدری کی کہا کہ سنا میں نی رسول صلی الله علیه وآله سی کہ فرمایا کہ مہدی مجھسی ہوگا کشادہ پیشانی اور باریک ناک اور بلند بینی ہی بھریگا زمین کو از روی عدل کی

کہ بھر جاوے گی دنیا جور و ظلم سے اور بادشاہی کریگا سات برس اور اسی جلد سے
وہ روایت کہ روایت کیا ہے اوسکو ابو داؤد نے بسند خود صحیح اپنی میں کہ علی صلوات اللہ
علیہ نے کہا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اگر نہ باقی رہے زمانہ میں بجز یکروز
البتہ مبعوث کریگا خدا ایک رجل کو اہلبیت میرے سے کہ زمین کو پر از عدل و داد کریگا جیسے
کہ پر از جور و ظلم ہوگی اور اسی جلد میں سے یہ ہے کہ روایت کیا اوسکو ابو داؤد نے
صحیح اپنی میں ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا اونہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ فرماتے تھے کہ مہدی ذریت میرے سے ہوگا اور اولاد فاطمہ سے اور اسی جلد سے
وہ روایت ہے کہ نقل کیا ہے اوسکو قاضی ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رضی اللہ عنہ نے
کتاب اپنی میں کہ نام اوسکا شرح السنت ہے کہ روایت کیا ہے امام بخاری نے اور
امام مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے کہ پہونچاتے ہیں سند اپنی طرف ابی ہریرہ کی کہا اوسنے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کیسے ہوگے تم وقتیکہ نازل ہوگا ابن مریم درمیان
تمہارے اور امام تمہارا تم سے ہوگا اور اسی جلد سے وہ روایت ہے کہ روایت کیا ہے
اوسکو ابو داؤد نے اور ترمذی نے بسند ہائے خود بیچ صحیحین کی کہ سند اوسکی پہنچاتے
ہیں طرف عبد اللہ بن مسعود کی بدرستیکہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
اگر نہ باقی رہے دنیا سے مگر ایکدن ہر آئنہ دراز کریگا خدا اوس دنکو تا اینکہ مبعوث کرے
خدا ایک مرد کو مجھسے یا اہلبیت میرے سے کہ موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے سے اور پدر اوسکا
نام پدر میرے سے اور زمین کو پر از عدل و داد کریگا جیسے کہ پر از جور و ظلم ہوگی اور
اسی جلد سے وہ روایت ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو امام ابو اسحاق بن محمد ثعلبی نے بیچ

تفسیر

تفسیر اپنی کے کہ سند اوسکی انس بن مالک سے پہنچاتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
نے کہ ہم فرزندان عبد المطلب سرداران بہشت میں ہیں اور حمزہ اور جعفر اور علی اور حسن
اور حسین اور مہدی انتہی ترجمۃ کلامہ — فائدہ مخفی نہ رہے کہ الحق یعلو ولا یعلی
ہر چند اہل خلاف نے ارادہ پست کرنے کلمہ حق کا کیا لیکن ممکن نہوسکا ملاحظہ کیا چاہیے کہ
یہ اخبار معتبرہ کتب اہل سنت و جماعت میں مذکور ہوں اور بسیط سے ہر ائمہ اثنا عشر
اخبار اور احادیث کتب اہل خلاف میں مذکور ہوں کہ امامت رکھتے ہوں چنانچہ کتاب
سابق میں امامت ہر ایک پر روایتیں آئی ہیں اور بعد ملاحظہ کرنے اسکی کے حق بنظر
منکشف نہوا ان ہذا لشیء عجاب یعنی بدرستیکہ یہ شی عجیب ہے اللہم ارزقنا لقاء
المہدی صاحب الزمان علیہ صلوات اللہ الملک المنان اور بحار
الانوار میں وارد ہے کہ جو شخص کہ اس دعا کو چالیس دن تک پڑھے حق تعالی اوسکو یاوران
صاحب الزمان سے کریگا روز خروج صاحب الزمان کی اور وہ دعا یہ ہے
اور سکو پڑھا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم رب النور العظیم ورب
الکرسی الرفیع ورب البحر المسجور ومنزل التوراۃ والانجیل والزبور و
رب الظل والحرور ومنزل الفرقان العظیم ورب الملائکۃ المقربین
والانبیاء والمرسلین اللہم انی اسئلک بوجہک الکریم وبنور وجہک
القدیم المنیر وملکک العظیم یا حی یا قیوم اسئلک باسمک الذی
اشرقت بہ السموات والارضون وباسمک العظیم یا حی قبل کل
حی ویا حی بعد کل حی یا حی لا الہ الا انت

اللهم بلغ مولانا الإمام الهادي المهدي الحجة القائم بأمر الله صلوات الله
عليه وعلى آبائه الطاهرين عن جميع المؤمنين والمؤمنات في مشارق الأرض
ومغاربها سهلها وجبلها وبرها وبحرها وعني وعن والدي وولدي و
إخواني وأخواتي من الصلوات والتحيات زنة عرش الله ومداد كلماته
وما أحصاه كتابه وأحاط به علمه اللهم إني أجدد له في صبيحة هذا اليوم
وما عشت فيه من أيام حياتي عهداً وعقداً وبيعة له في عنقي لا أحول
عنها ولا أزول أبداً اللهم اجعلني من أنصاره وأعوانه والذابين عنه والمسارعين
إليه في حوائجه والممتثلين لأوامره ونواهيه والسابقين إلى إرادته و
المحامين عنه والمجاهدين معه والمستشهدين بين يديه اللهم فإن
حال بيني وبينه الموت الذي جعلته على عبادك حتماً مقضياً فأخرجني
من قبري مؤتزراً كفني شاهراً سيفي مجرداً قناتي ملبياً دعوة الداعي
في الحاضر والبادي اللهم أرني الطلعة الرشيدة والغرة الحميدة
واكحل عيني بنظرة مني إليه وعجل فرجه وسهل مخرجه وأوسع
منهجه واسلك بي محجته وأنفذ أمره واشدد أزره وقو ظهره و
طول عمره واعمر اللهم به بلادك وأحي به عبادك فإنك قلت
وقولك الحق ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس فأظهر
اللهم لنا وليك وابن وليك وابن بنت نبيك المسمى باسم رسولك
صلواتك عليه وآله في الدنيا والآخرة حتى لا يظفر بشيء من الباطل

إلا مزقه ويحق الله الحق بكلماته ويحققه اللهم اجعله مفزعاً للمظلوم
من عبادك وناصراً لمن لا يجد له ناصراً غيرك ومجدداً لما عطل من
أحكام كتابك ومشيداً لما ورد من أعلام دينك وسنن نبيك محمد صلواتك عليه
وآله واجعله اللهم ممن حصنته من بأس المعتدين اللهم وسر نبيك
محمداً صلواتك عليه وآله برؤيته ومن تبعه على دعوته وارحم استكانتنا
من بعده اللهم اكشف هذه الغمة عن هذه الأمة بحضوره وعجل لنا
ظهوره إنهم يرونه بعيداً ونراه قريباً برحمتك يا أرحم الراحمين
پس کف دست بر ران خود زند سه مرتبه و در هر مرتبه بگوید العجل يا مولاي يا صاحب الزمان
صلوات الله عليك أنا منتظر إليك حتى يمكنني الله من رؤيتك وسعادة
وصلتك يا مولاي العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة يا صاحب الزمان
يا صاحب الزمان يا صاحب الزمان الأمان الأمان الأمان الغوث الغوث الغوث
أدركني أدركني أدركني بحقك وبحق آبائك الطاهرين اللهم بحق محمد وآله
الطاهرين صل على محمد وآله وارزقني طلعته البهية البهيجة برحمتك يا أرحم
الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين المعصومين
أئمة الدنيا والدين فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم تفسیر کشاف میں زمخشری نے کہ جو
علمائے اہل سنت وجماعت سے ہیں تفسیر سورہ آل عمران ذیل تفسیر آیہ مباہلہ میں تحریر کیا
کہ ترجمہ اوس عبارت کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے تحقیق ہر گاہ کہ بلایا نصاری کو طرف مباہلہ
کی یعنی بد دعا کرنے کی کہا اونہوں نے کہ ہمکو مہلت دیجیے تا فکر کریں ہم اور کل حاضر

ہوئی ہم دیگر باہم یکدیگر خلوت کی اونھون نی کہا عاقب سی کہ وہ صاحب رائی اونکا تہا
کہ اسی عبد مسیح کیا مصلحت ہی کہا اوسنی قسم بخدا کہ تم جانتی ہو ای گروہ نصاری کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ پیغمبر مرسل ہی اور درباب عیسی حجت قاطعہ تم پر قائم کی قسم بخدا کہ
مباہلہ نکرو کسی گروہ نی اپنی پیغمبر سی مباہلہ نہین کیا کہ بزرگ اونکی زندہ رہی ہون
اور طفل اونکی بڑی ہوئی ہون اور اگر مباہلہ کروگی سب کی سب ہلاک ہوگی اور اگر
الفت اپنی دین سی رکہتی ہو اور چاہتی ہو کہ دین اپنی سی دست بردار نہون پس اوسی
مصالحہ کرو اور اپنی شہرونکو پہر چلو پس حاضر ہوئی روز دیگر نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور وہ حضرت کہ صبح تشریف لائی دست حسنین ہاتہہ مین تہا
اور حضرت فاطمہ پس پشت اونکی تہین اور حضرت امیر صلوات اللہ علیہ اونکی پیچھی او
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اونسی فرمایا کہ ہرگاہ مین دعا کرون تم آمین کہو
پس اسقف نجران نی کہا کہ ای گروہ نصاری دیکہتا ہون مین روہائی چند کو کہ اگر خدا سی
درخواست کرین زائل ہونی پہار کو پر آئینہ پہاڑ دور ہو جاتی اپنی جگہہ سی پس مباہلہ کرو
کہ ہلاک ہوگی تم اور روی زمین پر کوئی نصرانی باقی نرہیگا قیامت تک پس نصاری
نی کہا کہ ای ابو القاسم رائی ہماری اسپر قرار پائی ہی کہ ہم ساتہہ تمہاری مباہلہ نکرینگی
اور تمکو تمہاری دین پر چہوڑینگی اور ہم اپنی دین پر رہین کی حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ
مباہلہ سی انکار کرتی ہو پس مسلمان ہو کہ جو نفع واسطی مسلمانونکی ہی تمہاری واسطی
بہی ہو اور جو کچھ کہ مسلمانونپر لازم ہی تمپر بہی لازم ہو پس انکار کیا اسلام سی حضرت
نی فرمایا کہ مین تمہاری ساتہہ جنگ کرونگا کہا اونہون نی کہ ہمکو طاقت جنگ عرب

کی نہین ہی لیکن صلح کرتی ہین ہم اس شرط پر کہ ہر سال دو ہزار حلہ واسطی جزیہ کی دین
ہزار حلہ ماہ صفر مین اور ہزار حلہ ماہ رجب مین اور تیس زرہ عادی فولادی ہم دین پس آنحضرت
نی اس شرط پر مصالحہ کیا اور فرمایا کہ بحق اوس خداوند کی کہ جان میری دست قدرت مین
اوسکی ہی ہلاکت نزدیک ہوا اہل نجران پر معلق ہو گیا تہا اور اگر مباہلہ کرتی مسخ ہو جاتی
ہوتی بصورت بندر اور خوک کی اور یہ صحرا اونپر تمام آگ ہو جاتا برآئینہ خداوند عالم
ہلاک کرتا نجرانکو اور اہل اوسکی کو یہانتک کہ پرندی درختونپر ہلاک ہو جاتی اور درمیان ایک
سال کی تمام نصاری ہلاک ہو جاتی اور عائشہ سی روایت ہی بدرستیکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ خارج ہوئی در حالیکہ عبا صوف خیبری کہ علامت کی کشی تہی ہوئی
سیاہ سی اوڑہی تہی پس آئی حسن پس داخل کیا اونکو زیر عبا پس آئی حسین پس داخل کیا اونکو
پس بعد اوسکی فاطمہ اور علی کو داخل کیا بعد اوسکی فرمایا حضرت نی انما یرید
اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا نہین ارادہ
کرتا اللہ مگر [illegible] کہ لیجاوی تمسی ناپاکی کو ای اہلبیت اور پاک کری تمکو پاک کرنی کی طرح
حق یہ آیت دلالت رکہتی ہی اوپر عصمت رسول خدا اور امامت علی مرتضی کی اور
فضیلت مجموع آل عبا علیہم السلام کی ساتہہ چند وجہ کی اول یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کمال اہتمام اوپر عصمت ان لوگون کی رکہتی تہی اور اگر نہ بسبب حقیقت انکی کا یا
احتمال اوسکا ہوتا تو ہمراہ انکو لیتی جاتی اور دوم یہ ہی کہ آنحضرت نی فرمودی کہ
اگر مجہسی مباہلہ کروگی عذاب حق تعالی پر نازل ہوگا اور برغبت تمام وہ حضرت مباہلہ
کرنی پر مستعد تہی اگر یقین عصمت اپنی کا نرکہتی ہوتی تو البتہ مباہلہ نکرتی اسواسطی کہ گناہ

عاقل کو جس امر مین کہ شبہہ ہو دروغ باندہنیکا جو عمل مین نہین لاتا کہ مبادا کذب ظاہر ہو جاے
اور بعد اوسکے حضرت باتفاق دانا ترین عقلاے اولین اور آخرین سے تہے اور رسوم ...
مباہلہ سے باز رہنا نصاری کا دلیل ہے کہ اونکو یقین حقیت اون حضرت کا حاصل تہا
مباہلہ سے باز رہتے اور یہہ مقتضاے فطرت سے ہے کہ انسان ایسی زوال عزت کا
دینا قبول کرتا ہے چنانچہ جنگ مین اکثر قوم عرب خوف فرار سے زنان اور اولاد اپنی کو
ہمراہ رکہتی تہی کہ بسبب حاضر اونکی کی جان دینا سہل ہے پس یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ
بعد گفتگوے بسیار کے مباہلہ پر مقرر پایا ہوا اور بعد اسکے تامل ایک شب مین ذلت جزیہ
کی اختیار کرین اور مباہلہ سے دست بردار ہوون باوجودیکہ وہ جانتے تہے کہ
قبول جزیہ عوض بچشم مین زہر ہے پس منشا اسکا سواے یقین ہونی حقیت نبی کے امر دیگر
خیال مین نہین آتا ہے اور چہارم یہہ ہے کہ اکثر احادیث مین وارد ہے کہ نصاری
مباہلہ کرنے سے منع کرتی تہی اور کہتی تہی کہ حقیت اونکی پیشتر ظاہر ہو چکی ہے اور
معلوم ہوا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان کی کتب سماویہ مین علامات اوسکی لکہی ہین یہہ وہی
اور بسبب اسکے مباہلہ سے انکار کرتی تہی اور پنجم یہہ ہے کہ اس قصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور جناب فاطمہ اور حسنین صلوات اللہ علیہم بعد حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کے بزرگترین خلق خدا سے ہین اور عزیز ترین لوگون سے نزدیک
اون حضرت کے تہی چنانچہ علماے اہل خلاف کہ نہایت متعصب اپنے دین مین رکہتے ہین
مانند زمخشری اور بیضاوی اور فخر رازی اور غیر اونکے نے ساتہہ اس بات کے اقرار
کیا ہے اور زمخشری کہ سب سے متعصب تر ہے بیچ تفسیر کشاف کے بعد عبارت سابق کے

لکہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مباہلہ کرنا دشمن سے اسلئے تہا کہ ظاہر ہو وے کہ وہ
کاذب ہے یا دشمن اوسکا کاذب ہے اور یہہ مخصوص اون حضرت کے تہا اور خصم کی
کیا سبب ہمراہ لیجانا لڑکون کا اور عورتون کا مباہلہ مین کیا فائدہ رکہتا تہا جواب مین کہا
کہ ہمراہ لیجانا اون لوگون کا مباہلہ مین دلالت کرتا ہے کہ کمال اعتماد حقیت کا
رکہتی تہی اسواسطے کہ جرات کی ایسی لوگون پر کہ عزیز ترین اپنی اور پارہ ہاے
جگر اپنی اور محبوب ترین لوگون کی نزدیک اپنی معرض لعنت اور ہلاک مین لای اور
اکتفا نہ کیا اپنی اوپر تنہا اور دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خصم کو کمال وثوق
کہ وہ خصم ساتہہ عزیزان اور اہل اپنی کی ہلاک ہو اگر مباہلہ واقع ہووے اور خاص مباہلہ کے
پسران اور زنان کو مخصوص کیا اسواسطے کہ یہہ لوگ عزیز ترین اقربا ہین اور
دوسرے سے محبت اونکی اثر کرتی ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ آدمی اپنی تئین معرض ہلاکت مین
لاتا ہے واسطے حفاظت اونکی کی اور اسی سبب سے لڑائیون مین زن و فرزند کو ساتہہ لیجاتے
ہین کہ تاکہ گریز نکرین اور اسی جہت سے خدا تعالی نے آیہ مباہلہ مین اونکو نفس پر مقدم رکہا
کہ تا آگاہ کرے کہ یہہ لوگ جان پر مقدم ہین اور بعد اسکی زمخشری نے لکہا ہے کہ یہہ ایسی
دلیل ہے کہ اس سے قوی تر کوئی دلیل فضیلت اصحاب عبا پر نہین ہے انتہی کلامہ پس
معلوم ہوا کہ حبیب ترین اور عزیز ترین خلق کے تہی نزدیک آنحضرت کی یہہ لوگ
یا اینکہ بہترین خلق تہی ہون بعد اون حضرت کے اسواسطے کہ ہر عاقل متدین پر ظاہر ہے کہ
محبت اون حضرت کی از قبیل محبت اور وونکی واسطے رابطہ بشریت کے نہ تہی بلکہ جو شخص
نزدیک خدا کی محبوب تر ہوتا تہا وہ حضرت اوسکو زیادہ دوست رکہتی تہی اور کیونکر

حال انکی آیات اور اخبار سے بیان میں مذمت محبت اولاد کی اور اقربا کی اور مردان کی جو
جہت دین کی وارد ہوئی ہی اور سیرت اون حضرت سے یہہ تھا کہ خویشان نزدیک کو اپنی
سے دور کرتی تہی بسبب اسکی کہ دشمن خدا اور نبی تھی اور بعید کو از جہت خوبی ایمان کے
مانند مقداد و ابوذر و سلمان اور امثال انکی کو دوست رکھتی تہی اور شرف قرب انہیں بخشش
کیا تہا چنانچہ حضرت سید الساجدین صلوات اللہ علیہ وصف اون حضرت میں فرماتی ہین
الاَبعدین وعادی فیک الاَقربین یعنی دوستی کی راہ تیری میں بعید و
اور دشمنی کی بیچ راہ تیری کی قریبون سے اور ہر گاہ محبوب ترین خلق ہوئی نزدیک حق تعالی
کی تو بہترین محبت کی ہوئی پس اس صورت میں متقدم کرنا اور انکو اوپر اون لوگوں کے
ہی از روی عقل کی قبیح ہی اور ششم یہہ ہی کہ فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر میں لکہا ہی
کہ مسئلہ پانچوان یہہ ہی اگر کہ وہ تہا رازی ہین کہ کہا جاتا تہا دیلم میں ایک محمود بن الحسن الحمصی اور
تہا وہ متکلمین اثنا عشریہ سے اور تہا وہ کہ زعم کرتا تہا کہ علی صلوات اللہ علیہ افضل تمام انبیا سے
ہین سوای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے کہا ہی اسنی وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی اوپر افضل ہونے
کی قول حق تعالی کا انفسنا وانفسکم اور نہین ہی مراد ساتھہ قول انفسنا کی کہ نفس محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہو اسواسطی کہ انسان نفس اپنی کو نہین طلب کرتا ہی بلکہ مراد ساتھہ انفسنا
غیر نفس محمد ہی اور اتفاق کیا ہی لوگون نی اس بات پر کہ وہ غیر علی صلوات اللہ علیہ تہی
پس آیت دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ نفس علی نفس محمد ہی اور نہین ممکن ہی یہہ کہ ارادہ
کیا جاوی اس آیہ سی کہ نفس علی بعینہ نفس محمد ہی پس مراد یہہ ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور یہہ مقتضی ہی کہ تمام وجہون سی برابر ہون ساتھہ نفس پیغمبر کے

مگر ساتھہ اس عموم کی ترک کیا گیا ہی بیچ حق نبوت کی اور باب فضیلت کی واسطی نہ
ہونی دلیلوں کی اوپر اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نبی تہا اور نہ تہی علی نبی اور واسطی منعقد
ہونی اجماع کی اوپر اس بات کی کہ محمد افضل ہین علی سی پس باقی رہا عموم اس آیہ کا
سوای انکی پیغمبر کی اور اجماع دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہین سارے
انبیا سی پس حضرت امیر ہی افضل ہوں سب انبیا سی پس یہہ وجہ استدلال کی ہی ساتھہ
اس آیہ کی بعد اسکی کہا ہی اوس مرد نی کہ تائید کرتی ہی اس استدلال کو وہ حدیث کہ جو
مقبول ہی نزدیک موافق اور مخالف کی وہ قول اونہین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی
جو شخص کہ ارادہ کری یہہ کہ دیکھی آدم کو بیچ علم اونکی کی اور نوح کو بیچ طاعت اونکی
کی اور ابراہیم کو بیچ خلیل ہونی اونکی کی اور موسی کو بیچ قرب اونکی کی اور عیسی کو بیچ
پرہیزگار ہونی اونکی کی پس چاہیی کہ نظر کری وہ طرف علی صلوات اللہ علیہ کی اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر اس بات کی کہ جمع تہین بیچ علی کی وہ صفات کہ جو متفرق تہین انبیا میں
اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر اس بات کی کہ علی افضل تہی سب انبیا سی سوای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کی اور لیکن سارے شیعہ قدما اور متاخرین سی تحقیق استدلال کرتی ہین ساتھ
اس آیہ کی اوپر فضیلت علی کی سارے صحابہ سی اور یہہ استدلال ظاہر حسن ہی کہ ہر گاہ ثابت
مذکور دلالت رکہتی ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی تمام امور میں مگر
اوس امر مین کہ بدلیل خارج ہو گیا ہو اور نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہی صحابہ سی تو نفس
پس نفس علی بہی واجب ہی کہ افضل سارے صحابہ سی ہو یہہ تقریر کلام شیعہ کی ہی اور جواب
یہہ ہی تحقیق کہ جس طرح سی اجماع مسلمین منعقد ہوا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل علی سی ہین

پس جو اس سے اجماع منعقد ہوا ہی قبل از ظاہر ہونے شخص منع کی کہ نبی کا افضل ہونا ہی غیر کی
اور اتفاق ہی کہ علی نبی نہ تہی پس لازم ہی یقین کرنا اس امر کا کہ جو اس سے ظاہر ہے مخصوص
ہی نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ میں جو اس سے بیچ حق [illegible] انبیا کی ہی تمام ہوا ترجمہ کلام رازی
کا پوشیدہ نہیں ہی کہ کلام رازی مردود ہی چند وجہ سے اول اس جہت سے کہ اجماع
کیا مراد ہی اگر کثرت مراد ہی پس یقینا حجت نہیں ہی اور کافی ہی واسطے رد اسکی کے کلام
حق تعالی کا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ یعنی کم ہیں بندہ ہای شکر گذار میری اور قول
حق تعالی ہی وَکَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً یعنی اور بہت ہی کہ گروہ کم تھا
میں گروہ کثیر پر اور کافی ہی قول سب کا کہ باتفاق فریقین ثابت ہی سَتَفْتَرِقُ
اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدًا یعنی قریب ہی کہ
پیدا ہوگی امت میری میں تہتر فرقے تمام ناری ہیں مگر ایک ناجی پس اگر کثرت حجت ہو
تو چاہیے کہ بہتر فرقے ناجی ہوں اور ایک ناری اور اگر اجماع کل امت مراد ہی پس سب امت
مسلم لیکن یہ اجماع کہاں ہی سو [illegible] کہ یقین ہونا اس بات کا کہ علمای شرق اور غرب کے
سوا تو کسی امر پر متفق ہیں یہ ممکن نہیں ہی خصوصا [illegible] بلکہ خود مقر ہی کہ محمود بن الحسن جیسے
افضل علمای [illegible] الاعلی کا [illegible] اس جہت سے کہ دعوی کرنا اس کا جو اس سے اجماع
عدم افضلیت علی کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہی پس جو اس سے اجماع افضلیت علی کا
اوپر انبیا کی ہی باوجود مقر ہونی کی کہ محمود بن الحسن اس اجماع سے خارج ہی کمال ایسی
عالم سے تعجب اور بیجا ہی اور ثالثا اس جہت سے کہ تقریر اخبر کا از طرف شیعیان کی تہی
علی صلوات اللہ علیہ افضل [illegible] مطلقا اور صلاح جواب اسکی کا متعرض نہیں ہوتی

نہیں ہی تو وہ علی کمال ظہور آفتاب ترجیح اور افضلیت اہلبیت علیہم السلام کا اور ابطال حجت
سے کہ یہ فخر رازی خود قائل ہی کہ تقدیم مفضول جاہل کی فاضل پر درست ہی چنانچہ
خود استدلال کرتا ہی کہ جواز اس قاعدہ کا معلوم ہوتا ہی امیر کرنی جناب رسالت [illegible]
اسامہ بن زید کو ابوبکر اور عمر پر بانضمام عمر بنا بر اختلاف روایت کی باوجود اسکی
یہہ دونو بالاتفاق اسامہ سے بہتر تہی آہ جو اس سے امیر کرنا عمرو بن عاص کا ان دونوں پر
پس بنا بر مسلک فخر رازی وغیرہ مفضول کی افضل ہونا رعیت کا امام اپنی سے درست ہی
اگر امام اور نائب نبی کا افضل نبی سے ہو سو علی جائز نہیں ہوا اور کسو علی تکلف اور سخن
کہ جناب امیر المومنین انبیاء سابقین سے افضل نہیں ہیں اور طرفہ یہہ ہی کہ محی الدین عربی
[illegible] افضل خاتم المرسلین سے سمجھتا ہی اور خاتم الاولیا اپنی تئیں جانتا ہی چنانچہ قیصری
شارح فصوص نی لکہا ہی کہ اوسنی بیچ فتوحات اپنی کی خاتم الاولیا اپنی تئیں شمار کیا ہی
اور مرتبہ ولایت کا اہل سنت اور جماعت افضل مرتبہ نبوت سے جانتی ہیں اور [illegible]
مولوی [illegible] روم سی بہہ ہی کہ [illegible] شمس تبریز میں ہی میں سے انبیا و اولیا [illegible] حضرت
یحیی و یعقوب و یوسف [illegible] مطلق تبریز عیسی موسی چہ باشد پاکان حضرت شمس جبرئیل
اندر [illegible] سحر مطلق تبریز پس شمس سی کی [illegible] شک و ریب نہیں ہوتی ہی کہ ہر کا
اعتقاد ہی اور کوشش عدم افضلیت علی صلوات اللہ علیہ میں اوپر انبیاء سابقہ کی کرتی
ہیں باوجود اسکی کہ انکو خلیفہ چہارم ہی جانتی ہیں افضل ہونا محی الدین عربی اور شمس تبریز
کا اوپر پیغمبران سے مردود اور [illegible] نہیں جانتی ہیں اور اصلا اور مطلقا در پی رد
و قدح انکی نہیں ہوتی ہیں باعث اسکا سوای عداوت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی [illegible]

امر خیال میں نہیں آتا ہی اور عجیب تر یہہ ہی کہ غزالی نی احیاء العلوم میں لکہا ہی کہ الشیخ
فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی مرید شیخ کا قوم اپنی میں مثل نبی کی ہی اور فخر رازی نے
امام سیوطی کا ہی ابو ہریرہ سی روایت کرتا ہی جو شخص کہ نماز پڑہی پیچہی عالم کی علماء
پس گویا کہ نماز پڑہی اوسنی پیچہی نبیوں کی نبیوں سی ایہہ اونکی کتابوں میں لکہا ہی علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل یعنی علماء امت میری کی مانند پیغمبران بنی اسرائیل کی ہین تمام
حیف ہی کہ باوجود ہونی ان احادیث کی اہل خلاف نزاع کرتی ہین بیچ افضلیت علی ابن
ابیطالب کی پیغمبران سابق سی تکملہ در رکوع چہارم قولہ ابناءنا سات حرف
ہین بینات اوسکی چار سی بینالیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی
ہم الحسن والحسین آل احمد قولہ نساءنا سات حرف ہین بینات اوسکی
تین سو تیس ہوتی ہین مطابق اوسکی پیدا ہوئی یہہ عبارت وہی
الزہراء ولد النبی قولہ انفسنا سات حرف ہین بینات اوسکی چار سی ہوتے
ہین کل ... سی یہہ عبارت علی مرادہ ایضا علی نفس محمد ...

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

کہہ اے محمد اہل کتاب آؤ تم طرف ... کے درمیان ہمارے اور تمہارے ہی

أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر خدا کو اور نہ شریک کرین ہم ساتہہ اوسکی کسیکو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعضی کو

أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ○

خدایان سوا خدا کے پس اگر پہر جاویں ... کہو گواہ رہو تم ساتہہ اسکی کہ ہم ...

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ

اے یہود و نصاری کیوں ... ابراہیم ... [illegible]

وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ

اور انجیل ... [illegible]

فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

[illegible]

وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

اور تم نہیں جانتے ... نہ تہی ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی

وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّ أَوْلَى

ولیکن تہی ... [illegible]

النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَ

لوگون کی ساتہہ ابراہیم ... [illegible]

اللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ○ وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ

اور خدا دوست ہی مومنوں کا ... دوست رکہتی ہی ایک گروہ اہل ... [illegible]

يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ يَا أَهْلَ

گمراہ کرین تمکو اور نہیں گمراہ کرتی ... [illegible]

الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ○ يَا أَهْلَ

... کیون منکر ہوتی ہو تم ساتہہ آیات ... [illegible]

اے اہل

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون ع

کتاب کسواسطی پوشیدہ کرتی ہو حق کو ساتھہ باطل کی اور چھپاتی ہو تم حق کو حالانکہ تم جانتی ہو

قولہ تعالی تعالوا الی کلمۃ منقول ہی کہ نصاری نجران ہرگاہ مدینہ مین داخل ہوئی

یہودان مدینہ سی درباب ابراہیم مناظرہ کیا یہود نی کہا کہ ابراہیم یہود تھی اور

تہا کہ ترسا تھی ہر دو اہل محاکمہ کی نزدیک رسول خدا کی حاضر ہوئی اون حضرت نی

ارشاد کیا کہ ابراہیم نہ یہودی ہی اور نہ ترسائی تھی بلکہ مسلمان تھی ہم گروہ مسلمان نزدیکتر

ترین ہین اوس سی از روی اعتقاد کی اوسمین ابراہیم کی یہودیون نی کہا کہ مدعا تمہارا یہی

ہی کہ ہم تیری حق مین وہ گمان کرین کہ ترسایان عیسی کی حق مین وہ گمان کرتی تہی اور

ترسایون نی کہا کہ غرض تمہاری یہہ ہی کہ ہم تمہاری حق مین وہ گمان کرین کہ یہودیون

نی عزیر کی حق مین کیا تہا حق تعالی نی بجہت رد دعوی کی یہہ آیہ نازل کیا قل

یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کہدی ای محمد کہ ای اہل کتاب آؤ طرف

سخن راست اور درست کی کہ درمیان ہماری اور تمہاری ہی اور کسی پیغمبر نی اوسمین اختلاف

نہ کیا ہو اور کسی کتاب الہی مین خلاف اوسکی نہو اور وہ کلمہ یہہ ہی کہ عبادت کرین ہم

الا خدا کی اور نہ شریک کرین ہم ساتھہ اوسکی کسی کو اور نہ لی بعض ہمارا بعضی کو خدا

اور مراد کلمہ سی کلام ہی کہ جسمین بیان ایک قصہ کا ہو اور اسی جگہہ سی ہی کہ عرب قصیدہ

کو کلمہ کہتی ہین اور سواء بمعنی مسویۃ کی ہی اور ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا

سی یہہ ہی کہ نہ کہو عزیر کو یا عیسی کو کہ پسر خدا ہی اسواسطی کہ بنابر بشریت کی ہم اور عزیر

اور عیسی بعضی بعضی مین بشر ہین اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ نہ لو تم علما کو رب اپنا اطاعت

کرنا اطاعت اونکی کر مثل اطاعت خدا کی اور تحقیق اس مقام کی انشاء اللہ العزیز اوپر

بتشریح آیات مستعار زیادہ تر اس سی ذیل تفسیر قول حق تعالی اتخذوا احبارھم

ورھبانھم اربابا من دون اللہ مین ہوگی فانتظر جلیلہ اور ہرگاہ کہ اس آیت

تو شرک کی بحوث خیال معلوم ہوتی ہی لہذا استنباطات علما کی بیچ مذہب اور دین کی مجتمع

ہوکر خدمت جناب سید المرسلین مین حاضر ہوتی تہی درباب نفی شرک کی اقوالی انکی

سی بہی ذکر کیا جاتا ہی کتاب احتجاج طبرسی مین جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی

منقول ہی کہ ایک روز نزدیک جناب سید المرسلین کی یہود اور نصاری اور دہری

اور ثنویہ اور مشرکان عرب جمع ہوتی تہی یہود اسکی یہودیون نی کہا کہ ہم قائل ہین اس بات کی

کہ عزیر بیٹا خدا کا ہی اور آئی ہین ہم کہ ساتھہ تمہاری اس باب مین مباحثہ کرین اگر تمنی

ساتھہ ہماری موافقت کی پس ہم جیب سبقت کرنی ابتی کی طرف اوتکی تم سی افضل ہونگی

اگر تمنی مخالفت ہماری کی پس ہم تمسی اسباب مین مخاصمہ کرینگی اور نصاری نی کہا کہ ہم

عیسی کو پسر خدا جانتی ہین اور دہریہ نی کہا کہ ہم قائل اس بات کی ہین کہ عالم قدیم ہی

اور کوئی خالق نہین ہی اور ثنویہ نی کہا کہ نور اور تاریکی دونو خالق اور مدبر ہین

مین مشرکون نی کہا کہ ہم اصنام کو خدا جانتی ہین اوسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ

علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ایمان لایا مین ساتھہ اوس خدا کی کہ وحدہ لاشریک ہی اور انکار

کیا مینی ساتھہ ہر چیز کی اور ساتھہ کل معبودون کی کہ جو سوای اوسکی ہی اور فرمایا کہ حق تعالی

نی مجکو ساتھہ رسالت کی اوپر تمام عالم کی بہیجا ہی تا بشارت دینی والا اور ڈرانی

والا ہون قریب ہی کہ حق سبحانہ وتعالی رد کری مکر کرنی والون کا بعد اسکی حجت

فرمایا کہ اگر وہ یہود تم جانتی ہو کہ بغیر حجت و برہان کی قول تمہارا اعتبار کردن مین گیا
اونہون نی کہا کہ یہہ منظور نہین ہی پس حضرت نی فرمایا کہ کس دلیل سی عزیر کو پسر خدا جانتی ہو
کہا اونہون نی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ جسوقت توریت ہماری درمیان سی غائب ہوئی
عزیر نی بار دیگر توریت کو واسطی ہماری پیدا کیا حضرت نی فرمایا کہ ہر گاہ وہ کہ یہہ بخشش
اسکی ہوئی پس موسی کسواسطی بیزار اور محروم ہونی کی ہوئی حال آنکہ ہمی سی یہہ چند در
چند کرامات زیادہ عزیر سی ظہور مین آئی ہی اور آدم کو کسواسطی پسر خدا نہین کہتی ہو اور
مراد تمہاری فرزند عزیر سی یہہ ہی کہ معاذ اللہ صلب حق تعالی سی پیدا ہوئی ہین پس تم
بسبب اس اعتقاد کی کافر ہوئی اسواسطی کہ حق تعالی کو وہ چیز ثابت کی کہ صفات مخلوق کی
ہی حق تعالی اس سی نہایت بلند ہی یہودیون نی کہا کہ مراد ہماری فرزندی سی
بر سبیل ولادت نہین ہی بلکہ یہہ کہنا ہمارا اس قبیل سی ہی کہ کوئی علما ہمارے کسی کو از راہ
گرامی اور بزرگی کہی اسی پسر سبطر حسی کہ اور سبطر حسی نگر حالانکہ جسا ولادت اسی ہو ... نشع
... اور علاقہ نسبت نہین ہوتا ہی پس اس سبطر سی مراد ہماری یہہ ہی کہ حق تعالی نی از راہ
کرامت کی عزیر کو فرزند مین لیا ہی نہ از راہ ولادت کی اسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ و آلہ نی فرمایا کہ اگر سبطر حسی ہی پس موسی کو کسواسطی یہہ مرتبہ ثابت نہین کرتی ہو کہ وہ
سزاوار تر ہین ساتھ اس منزلت کی عزیر سی اور بدرستی کہ حق تعالی فضیحت کرتا ہی
ہر باطل کنندہ کو ساتھ اقرار اوسکی کی اور یہی اگر نظر بقول بزرگان تمہاری کی مقام
بزرگی مین کہی کسی شخص کو کہ پسر اپنا کہتی ہین اسواسطی عزیر کو پسر خدا کہتی ہیں پس نظر ساتھ
اسکی کی کہ بزرگ تمہاری کبھی کسی کو کہا مقام مین بھائی یا پدر یا شیخ یا استاد ہماری کہکر

تمہاری خطاب فرماتی ہین پس چاہئی کہ موسی کو بھائی یا شیخ یا پدر یا سید خدا کا کہکر خطاب
کرو اسواسطی کہ حق تعالی نی موسی کو بنسبت عزیر کی بہت گرامی کیا ہی پس قوم یہود حیرت مین
اور بہت حیرانی مین رہے اور طاقت جواب دینی کی نہ رہی پس اونہون نی عرض کیا کہ مہلت دیجئی ہم
... فکر کرین حضرت نی فرمایا کہ بچشم انصاف اس باب مین تامل کیجیو تا کہ حق تعالی
تمکو ہدایت کری بعد اسکی وہ حضرت طرف نصاری کی متوجہ ہوئی اور فرمایا کہ مذہب تمہارا
یہہ ہی کہ قدیم عز و جل نی عیسی کو پسر اپنا کر دیا پس مراد تمہاری اس سی کیا ہی یا یہ ہی
کہ حق تعالی حادث ہوگیا کہ عیسی حادث مین وجود مین لایا تا یہہ کہ عیسی قدیم ہوگیا اسواسطی کہ
قدیم سی یعنی بنا بر تقدیر اول قدیم حادث ہوگیا اور تقدیر ثانی پر حادث قدیم ہوگیا
اور یہہ محال ہی کہ قدیم حادث ہو یا حادث قدیم ہو نصاری نی کہا الہی محمد جسوقت کہ
حق تعالی نی ہر گاہ اشیای عجیبہ ہاتھ عیسی سی ظاہر کئی اسواسطی اوسکو بسبیل کرامت
بیٹا اپنا کیا حضرت نی فرمایا کہ جواب اسکا وہی ہی کہ جو در باب عزیر یہود کو بیان
کہا گیا پس نصاری ساکت ہوئی سوای ایک شخص کی اونمین سی کہ اونسی کہا کہ
ابراہیم کو کسواسطی خلیل اللہ کہتی ہو جو کچھ کہ تم جواب اسکا دو گی وہی جواب ہمارا بھی
بیچ کہنی ہمارے کی کہ عیسی فرزند خدا ہی حضرت نی فرمایا کہ قیاس مع الفارق کیا تمنی اسواسطی
کہ معنی خلت کی احتیاج اور فاقہ کی ہین پس ہر گاہ کہ ابراہیم نی تمام خلق سی انقطاع کیا
اور بطرف محض ذات پاک اوسکی کی رجوع کیا جیسے کہ ظاہر ہوتا ہی حال اونکی سی
بیچ اوسوقت کی کہ اونکو منجنیق مین رکھکر آگ مین ڈالا اور جبرئیل اوس حالت مین کہ قبل
اسکی کہ جسم اونکا بیچ آگ کی پہنچی درمیان ہوا کی ملاقاتی ہوئی اور عرض کیا کہ حق تعالی

مجھکو وہی نصرت تمہاری کی ہیجاہی حضرت ابراہیم نی اوسوقت مین کہا حسبی اللہ ونعم
الوکیل یعنی بس ہی مجھکو خدا اور بہتر وکیل ہی مجھکو حاجت نہین ہی طرف کسی کی سوا
ذات حق سبحانہ تعالی کی پس اوسوقت مین حق تعالی نی اوسکو فرمایا کہ تو خلیل میرا ہی
اور مخبر اور محتاج میرا ہی اور قطع کرنیوالا ہی سوا محتاج میری آور اگر خلیل خالق سی پیدا
کیا ہو یعنی اوسکی وقت ہوتی میرا کی مین پس ہی یہی آمین کچھ مضائقہ نہین ہی اسواسطے
کہ اس صورت مین تشبیہ لازم نہین آتی ہی اس جہت سی کہ محتاج ہونا اور وقت ہونا
ہونا قبیل صفات عارضی سی ہی کہ جنسیت ایک دوسرکو نہین چاہتی ہی بلکہ ہرگاہ
کہ یہہ معنی پائی جاتی خلیل اوسکو کہتی ہین کہ مناسبت ہم جنسی کی ہنو بخلاف علاقہ
فرزندی اور پدری کی کہ یہہ ایسی صفت ہی کہ زائل نہین ہوسکتی ہی اگرچہ چند بدر اوسکو
وخوار کری اسواسطی کہ یہہ صفت مبنی ولادت پر ہی اور زوال ولادت کا بعد تحقق کے
محال ہی پس بعضی نصاری نی کہا کہ بیچ بعضی کتابون مین دیکھا ہی کہ حضرت عیسی نے
کہا ہی اَذْهَبُ اِلٰی اَبِی یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی پس حضرت نی فرمایا کہ
دست آویز تمہاری اگر وہ کتاب ہی پس بیچ اوس کتاب کی سطر سی وارد ہوا ہی اذهب
الی ابی وابیکم یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی اور باپ تمہاری کی پس چاہیے تم
مخاطبین کو فرزندان خدا جانو جسطرحسی کہ عیسی کو جانتی ہو اور یہی اوس کتاب سی ظاہر
ہوتا ہی کہ جو وجہ کہ تمنی درباب فرزندی عیسی کی کہی ہی کہ بحیثیت کرامت سی اور دکھانے
ہونی معجزکی ہاتھ اوسکی سی باطل ہوتی ہی اسواسطی کہ معلوم ہی کہ مخاطبین باوجود ہونی اونکی
فرزندان خدا اساتھہ ان کرامتوکی صفت نتہی در حقیقت حال یہہ ہی کہ کلام عیسی کو یاد

یا در کہا تہی اور مطلب اوسکا یہہ بہی تم کسو ہلی جائز ہنو کہ مراد عیسی کی کہنی سی ابی اور
ابیکم سی نوح یا آدم ہون اور منظور یہہ ہو حق تعالی مجھکو اور تمکو کہتا ہی اور یہہ جو
کہ باپ میرا اور باپ تمہارا نوح اور آدم مین پس نصاری سب خاموش ہوئی اور کہا
اونہون نی کہ تا حال مثل جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی کوئی گفتگو کرنی والا
اور نزاع کرنیوالا نہین دیکھا تہی بعد اسکی وہ حضرت طرف دہریہ کی متوجہ ہوئی
اور فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی ہی کہ قائل ہوئی ہو کہ تمام چیزین ابتدا اور زمانی نہین رکہتی
ہین اور قدیم سی موجود ہین اور ہمیشہ رہین کی اہل دہرنی جواب دیا کہ ہر کا وہ نہی دیکھا کہ
سب چیزون کی سی موجود ہین اور فانی نہین ہوتی ہین جانا ہمنی کہ عالم قدیم ہی اور
فانی نہو گا حضرت نی فرمایا کہ جسطرح تمنی حادث ہونی عالم کو نہین دیکھا ہی اسیطرح
قدیم ہونی کو بہی نہین دیکھا ہی اسواسطی کہ جب تک خود چیز قدیم نہو کی قدیم ہونی اوس
چیزکو نہ دیکھہ سکی کی پس کسو ہلی تمنی عالم کو قدیم جانا اور حال انکہ عدم کا بعد حال
حدوث کا ہی بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ آیا تم تحریر کرتی ہو کہ روز و شب ایکوقت
مین اور ایک موضع مین جمع ہوسکتی ہین یا نہین اونہون نی کہا محال ہی کہ جمع ہون
حضرت نی فرمایا کہ پس کیا نہین اس صورت مین کہ ایک اون دونو کو پہلی سی پس یا
عقل حکم نہین کرتی ہی اس بات کی کہ دوسرا اونمین سی چاہیی کہ جانب دیگر مین سابق ہو
پس اونہون نی کہا کہ آری اسیطرح سی ہی حضرت نی فرمایا کہ پس اس صورت مین تمنی حکم حادث
ہونی روز و شب کا کیا اور اس بات کی کہ حدوث اوسکا دیکھا ہو تمنی مولف کتاب ہی
کہ تفصیل اس قول کی یہہ ہی کہ منظور رہنے یہہ ہی کہ حادث ہونا روز و شب کا ثابت کیجے

اور تقریر یاد اوسکی یہہ ہی کہ ایک سلسلہ شب فرض کیجئی اور ایک سلسلہ روز اور ہر دن یا
شب کہ موجود ہی ابتدا اوسکی تو ثابت ہی مگر گفتگو اسمین ہی کہ زمانہ سابق مین ابتدا رکہتی
یا نہین اوسکا بطلان حضرت نی بطرح سی فرمایا کہ ہر گاہ روز کو یا شب کو لیجئی اور
کو مطابق کرنا شروع کیجئی پس ضرور ہی کہ اوس طرف شب یا روز زیادہ ہو کہ اسکی سبب
کہ وہ بعد زیادتی کی تمام ہوا اور وہ ہی ابتدا اوسکی ٹہری اور یہہ جیسہ دلیل برہان تطبیق
ہی کہ علما اور متکلمین اکثر مواضع مین دست آویز اثبات تناہی کی کرتی ہین اور یہہ جملہ معجزات حضرت
سی ہی سمجہنا چاہئی کہ شخص علوم سی کچھہ مہارت نرکہتا ہو بلکہ امی محض ہو اور شائی مباحثہ کو
فرصت دیر نہو ظاہر ہونا ایسی قسم استدلال کا اوس سی بدون معجزہ کی متصور نہین ہوتا
بعد اوسکی اون حضرت نی فرمایا کہ ایام اور لیالی خالی اس سی نہین ہین کہ جانب ازل مین
متناہی ہین یا غیر متناہی در صورت تناہی حدوث لازم آتا ہی و در صورت عدم تناہی
لازم آتا ہی کہ تم اوسکا سابقہ تمہارا پہنچا ہوا اور جو چیز کہ قدیم ہوئی اگر اوسکا سلسلہ حسی سابقہ
اور آری پہنچی کا اسو سی لی کہ جس چیز کا قدم ثابت ہو محال ہی نیستی اوسکی بعد اوسکی حضرت نی
فرمایا کہ ہم دیکہتی ہین ان اشیا کو کہ بایکدیگر محتاج ہین باینطرح سی کہ قوام محتاج کا بدون
محتاج الیہ کی متصور نہین ہوتا ہی پس ہر گاہ دیا وجود قدیم ہوتی کی حال عالم کا ہوتا
ہو تم کہ در صورت حادث ہوتی مین کس طرح سی ہوگا پس سب اہل دہر ساکت ہو گئی
اور کہا اونہون نی کہ ہم اس بات مین فکر کرتی ہین بعد اوسکی وہ حضرت متوجہ ہوئی
ثنویہ کیطرف اور کہا کہ کیا چیز تمکو باعث ہوئی ہی کہ خالق عالم ظلمت اور نور دو کو کہا
جواب اونہون نی کہا کہ ہر گاہ دیکہا ہمنی عالم مین کہ خیر بہی ہی اور شر بہی ہی اور معلوم ہی

ہی کہ خیر و شر آپسمین ضد ہین پس انکار کیا ہمنی اسبات کا کہ ایک شخص خالق ضدین ہو اور ایسا
دیکہتا ہی ہو کہ برف سی محال ہی کہ کار آتش برآوی اور آتش سی کام برف کا لہذا ہمنی حکم
کیا کہ خالق عالم کا ظلمت اور نور ہی نور سی خیر ہی اور جو قبح ہی ظلمت سی ہی پس حضرت نی
فرمایا کہ آیا تم انہین یافت کرتی ہو کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی اور
مانند اسکی آپسمین ضد رکہتی ہین سو جہی کہ محال ہی کہ یہہ ایک محل اور ایک وقت مین جمع
ہون کہا اونہون نی کہ آری حضرت نی فرمایا پس تم کسو جہی وجہی ہر ایک کی کوئی مانع
فراہمی کی تہی ہو اور انہین دو نور کیون اجتماع کیا ہی بعد اوسکی اون حضرت نی فرمایا
نور اور ظلمت آپسمین ضد رکہتی ہین سو جہی کہ ظلمت نہایت پستی مین ہی اور نور نہایت
بلندی اور شرف مین ہی پس کسطرح سی روا ہو کہ ظلمت اور نور آپسمین آشتی کرکی اس عالم کو
کہ در نہایت انتظام ہی خالق ہون پس ثنویہ سب ساکت ہو گئی اور کہا اونہون نی کہ
اس باب مین ہم فکر کرتی ہین بعد اوسکی وہ حضرت طرف مشرکین عرب کی ملتفت ہوئی اور
فرمایا کہ تم کس جہی سی بتونکی عبادت کرتی ہو کہا اونہون نی کہ ہم انکو وسیلہ کرتی ہین طرف خدا
کی حضرت نی فرمایا کہ آیا اونکی کان ہین اور اطاعت پروردگار اپنی کی کرتی ہین کہ اس سبب
سی درگاہ خدا مقرب ہین اور تم انکو وسیلہ بناتی ہو کہا اونہون نی کہ نہین بعد اسکی
اون حضرت نی فرمایا کہ بتونکو تمنی اپنی ہاتہہ سی درست کیا ہی پس اگر صلاحیت عبادت
کرنی کی رکہتی ہین چاہئی کہ وہ بت تمہاری عبادت کرین کہ تمنی انکو بنایا ہی نہ یہہ کہ تم
انکی عبادت کرو بدون سببی کہ وہ خدا کا عوض ساتہہ مصلحت تمہاری کی اور عالم تمام
عواقب تمہاری کی ہی تمکو حکم کیا ہو ساتہہ تعظیم کرنی اور عبادت کرنی بتونکی پس جس وقت

حضرت نے انکو فرمایا بعضوں نے اونمین سے کہا کہ ہر گاہ حق تعالی نے حلول کیا تھا بیچ
بعضی لوگون مین اس جہت سے ہم ان بتونکو ساتھہ صورت ان کی بناکر عبادت کرتے ہین
اور بعضوں نے کہا اونمین سے کہ زمانہ سابقہ مین ایک قوم گذری ہین کہ عبادت حق تعالے
کی بہت کرتی تہی اور اطاعت اور فرمان برداری اونکی بہت بجالاتی تہی اس جہت سے
صورتین اونکی بناکر پتہر سے عبادت کرتے ہین اور بعضوں نے اونمین سے کہا کہ ہر گاہ حق تعالے
نے امر کیا ملائکہ کو ساتھہ سجدہ آدم کے اور واسطے انہون نے سجدہ کیا اونکو پس ہم سزاوار تر ہین
اس بات سے کہ سجدہ اونکو کرین اور ہر گاہ سجدہ آدم ہمکو میسر نہوا اس جہت سے اونکی صورتکو
سجدہ کرتے ہین واسطے تقرب کی جناب حق تعالی مین جسطرح سے کہ ملائکہ نے سجدہ آدم کو کیا واسطے
تقرب حق تعالی کی اور جسطرح سے کہ تم کرتے ہو کہ حق تعالی نے تمکو حکم کیا ہے کہ طرف کعبہ کی
سجدہ کرو پس تم طرف اوسکی سجدہ کرتے ہو اور ہر گاہ وہان سے دور جاتے ہو سجدہ طرف
ہو پھرتے ہو اوسکی کو کہ اپنی ہاتہہ سے تمنے درست کی ہین جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
اول بطرف اونکی مخاطب ہوئے کہ جنہون نے کہا تہا کہ حق تعالی نے حلول کیا تہا بیچ شکل
بعضی شخصونکی اور فرمایا ہر گاہ کہ تم قائل ہوتے حلول حق تعالی پر پس تمنے خدا کو مانند
ایک مخلوق کی جانا کہ جائے حلول احاطہ اوسکو کرتی ہے اور حال خدا کا بنابر رائے تمہارے
مثل حال رنگونکی اور خوشبوؤنکی اور ثقل اور خفت کی ہے کہ بیچ جسمونکی حلول کرتی
ہین پس کسطرح سے جائے حلول آور دیگر حالات حادث ہوئے اور حق تعالی باوجود حلول
کی قدیم ہوا اور ہر گاہ حال حق تعالی کا مثل حال تمام حادث چیزونکی ہو کہ جسمون مین حلول
کرتی ہین پس چاہیے خدا فانی ہو جسطرح سے اور چیزین فانی ہوتی ہین اور اگر الزام کرو

الزام کرو سب صفتین حوادث کی بیچ حق تعالی کی ہین پس چاہیے صفت حدوث کی بہی ہوئی
چاہیے اور حق تعالی اس سے برتر ہے اور ہر گاہ کہ حلول حق تعالی کا باطل ہوا پس سجدہ
کرنا بتونکا کہ مبنی حلول پر تہا باطل ہوا پس وہ خاموش ہوئے اور حضرت متوجہ ہوئے
طرف اون لوگونکی کہ جو کہتے تہے کہ سجدہ ہمارا واسطے بتونکی اس جہت سے ہے کہ وہ بت
مشابہ صورت بعضی مقربان خدا سے ہین اور فرمایا کہ ہر گاہ تمنے عبادت کی بندگانکی حق
اس جہت سے کہ وہ خدا کی عبادت بہت کرتی تہی اور رو رو کے منہ کریم اپنی کو خاکپر رکہتی تہی
پس ای صاحبان عقول نا مقصد واسطے عبادت رب العالمین کی کیا چیز باقی رکہتی تمنے آیا
جانتی تم کہ بہلا حقوق اوس شخص سے کہ تعظیم اور عبادت اوسکی تمپر واجب اور لازم ہے
یہ ہے کہ ساتھہ اوس تعظیم کی بندگان اوسکی کو ساتھہ برابر کرو آیا تمنے دیکہا ہے کسیکو کہ بیچ تعظیم
اور تکریم بادشاہ کی غلام اوسکی کو برابر کرے پس وہ چپ ہوئے بعد اسکی حضرت
طرف فریق تیسری کی متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمنے بیچ باب درست اور ترا اپنے کی مثل
اور غلطی کی اور حال یہ ہے کہ ہمارا اور تمہارا ابراہیم سے ہے واسطے کہ ہم سنگتان خدا
اور مخلوق اوسکی اور ربط اوس سے ہم پہچانتے ہین جو امر کرتا ہے اوسکو بجالاتے ہین اور
جس چیز سے کہ ہمکو منع کرتا ہے باز رہتے ہین اور جس قسم کی کہ عبادت کا حکم کیا ہے اوسکو بجا
لاتے ہین اور اوس سے تجاوز نہین کرتے ہین سوا اسکی کہ ہم خوف مین رہتے ہین اس
سے کہ در صورت تجاوز حق تعالی ہم سے غضب مین ہوا اور کیونکر خوفناک نہوں ہم
حال اگر حق تعالی نے ہمکو منع کیا ہے کہ کوئی چیز عبادت مین اپنی طرف سے اختراع کرین ہم
پس ہر گاہ حق تعالی نے امر کیا کہ جس شہر مین ہو طرف کعبہ کی سجدہ کرو پس ہم سبب فرمان

برداری علم اوس کی اس بات سی قدم باہر نہین رکہہ سکتی ہین کہ کسی غیر کو سجدہ کرین اور
ہرگاہ حق تعالی نی ملائکہ کو حکم کیا ساتہہ سجدہ آدم کی پس حکم تمکو نہین کیا کہ صورت آدم
کو بنا کر سجدہ کرو پس تمکو جائز نہین کہ سجدہ کرنی ملائکہ پر وسیلی آدم کی کہ واقع ہوا تہا
قیاس کرو سجدہ اپنی کو کہ صورت مشابہ آدم کو کرتی ہو سو ہو سکی کہ تم نہین جانتی ہو کہ کچہ
تم کرتی ہو حق تعالی اوس سی راضی ہی یا نہین جسطرح کہ حضرت نی فرمایا کہ خبر دو مجکو
اس بات سی کہ ہرگاہ کوئی تم مین سی اجازت دیوی کہ فلان روز معین مین داخل
ہماری گہر کی ہونا آیا اسیکو جائز ہی کہ سوای روز معین کی بی اجازت مالک کی داخل
ہوا وسکی گہر مین یا یہ کہ کوئی شخص جسکو گہوڑا دیوی یا ایک پارچہ دیوی پس اوس شخص کو
پہنچا ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی گہوڑی یا کپڑی اوسکی لی لی اونہون نی جواب
کہا کہ ہمکو درست نہین ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی داخل اوسکی گہر مین ہون یا
گہوڑی یا کپڑی اوسکی لیلین حضرت نی فرمایا کہ پس کیونکر تجویز کرتی ہو تم سجدہ کرنی
بتونکو بدون اس بات کی کہ حق تعالی نی ہمکو اجازت سجدہ کی دی ہو پس سبکی سب خاموش
ہوئی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو مہلت دیجئی کہ تا اس بات مین فکر کرین جناب صادق
صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ قسم ذات پاک اوس خداوند کی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ کو برسالت بہیجا ہی کہ تیسری دن وی سب آگی نزدیک رسول خدا کی مسلمان
ہوئی اور وی پچیس شخص تہی ہر گروہ مین سی پانچ پانچ شخص تہی تکملہ کی پانزدہم
پارہ سوم قولہ هذا النبي یہ نو حرف مین بینات اوسکی مین سی ایک سطر
مین نکلی اوس سی یہ عبارت وهو محمد الامی سید الانبیاء قوله والله ولی المؤمنین

المؤمنین سولہ حرف مین بینات اوسکی بعد سی جس ہوتی ہین نکلی اوس سی
یہ عبارت وهو الامام علی بن ابی طالب سید المؤمنین و اولاده
وقالت طائفة من اهل الكتاب امنوا بالذي انزل على الذين
اور کہا گروہ نی اہل کتاب مین سی ایمان لاؤ ساتہ اوس کی کہ نازل کیا گیا اوپر اون لوگون کی کہ
امنوا وجه النهار واكفروا اخره لعلهم يرجعون ○ ولا تؤمنوا الا
ایمان لائی ہین اول دن اور منکر ہو جاؤ آخر روز کہ شاید کہ وی پہر جاوین [illegible]
لمن تبع دينكم قل ان الهدى هدى الله ان يؤتى احد مثل ما اوتيتم او
[illegible]
يحاجوكم عند ربكم قل ان الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء والله
[illegible]
واسع عليم ○ يختص برحمته من يشاء والله ذو الفضل العظيم ○
واسع الرحمت ہی [illegible] مخصوص کرتا ہی [illegible] اور خدا صاحب فضل [illegible]
ومن اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يؤده اليك ومنهم من ان
اور بعض اہل کتاب سی [illegible]
تامنه بدينار لا يؤده اليك الا ما دمت عليه قائما ذلك بانهم
[illegible]
قالوا ليس علينا في الاميين سبيل ويقولون على الله الكذب وهم يعلمون
[illegible]

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور جو شخص کہ پورا کیا ساتھ عہد اپنے کے اور پرہیزگاری کی [illegible] پس تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو [illegible]

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ

کہ مول لیتے ہیں ساتھ عہد خدا کی اور قسموں اپنی کی قیمت تھوڑی کو وہ گروہ نہیں نصیب ہے

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

واسطے اونکی بیچ آخرت کی اور نہ کلام کریگا اونسی خدا اور نہ نظر کریگا طرف اونکی روز قیامت کو اور

لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ

نہ پاک کریگا اونکو اور واسطے اونکی عذاب دکھ دینے والا ہے اور تحقیق بیچ اونکی البتہ ایک گروہ ہے کہ مروڑتے ہیں زبانیں اپنی

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

ساتھ پڑھنے کتاب کی تاکہ شمار کرو تم اوسکو توریت سے حال آنکہ نہیں ہے وہ توریت سے اور کہتے ہیں کہ وہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

نزدیک اللہ سے ہے حال آنکہ نہیں ہے وہ نزدیک خدا سے اور کہتے ہیں وہ اوپر خدا کی دروغ کو

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ

حال آنکہ وہ جانتے ہیں نہیں ہے لائق واسطے بشر کی یہ کہ دیوے اوسکو خدا کتاب اور فہم اور

النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ

پیغمبری پس کہے واسطے لوگوں کی کہ ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے سوائے خدا کے اور لیکن

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

ہو تم [illegible] بسبب اوسکی کہ ہو تم سکھلاتے کتاب کو

الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ

کتاب کو اور بسبب اوسکی کہ ہو تم کہ درس پڑہتی ہو تم اور نہ حکم کریگا تمکو

اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ

یہ کہ پکڑو تم فرشتوں کو اور پیغمبروں کو خداوند آیا امر کریگا تمکو ساتھ کفر کی بعد

اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اسکی کہ تم اسلام والی ہو

قوله وقالت طائفة الخ منقول ہی کہ بارہ شخص خیبر اور عرینہ نی اتفاق کیا کہ اول دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین داخل ہوو نا زروئی مکر وحیلہ کی اور آخر روز مین ظاہر کیا چاہی کہ معنی اپنی کتاب مین تامل کیا بطلان تمہاری دین کا ہم پر روشن ہوا پیغمبر آخر الزمان کی کہ بیچ توریت کی ہین محمد مین موجود نہین ہین کہ شاید کہ بسبب اس حیلہ کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی ترک دین ذالین اور کہین طرح سی اہل کتاب بطمع دشمنی [illegible] کذب اور دروغ کی کہین کی اور باوجود علم اور انصاف کی حق سی تجاوز کرین [illegible] حق تعالی اونکی مکر سی خبر دیتا ہی وقالت طائفة من اهل الكتاب الخ قوله ومن اهل الكتاب الخ مروی ہی کہ ایک شخص نی بعض اوقیہ برابر طلا زر و یک عبد اللہ بن سلام کی امانت رکہا عبد اللہ نی تمام وہ طلا ساتھ اوسکی رد کیا اور وہ طلا اوسمین خیانت کی اور ایک اور نی ایک دینار زر و یک فنحاص بن آدورا کی امانت رکہا اور اوسنی اوسمین خیانت کی اور منکر ہو گیا لہذا حق تعالی بیان حال دونونکا کرتا ہی ومن اهل الكتاب الخ قوله سبیل الخ یعنی اعتقاد یہودیوں کا یہ تہا کہ جو شخص کہ توریت کو نجانی مذہب یہود کی پر نہووی ہی اوسکو مال کہانا کہ ہمکو اونکا حلال ہی قوله المتقین یعنی [illegible]

سی مروی ہی کہ جو شخص کہ تین خصلتین اوسمین ہون منافق ہی اگرچہ نماز کرتا ہو اور روزہ رکہتا ہو
ایک یہ ہی کہ دروغ بولتا ہو دوسری خلف وعدہ کرتا ہو تیسری امانت مین خیانت کرتا ہو
اور فرمایا ہی اون حضرت نی کہ بابر امین رہت کو فردائی قیامت کو ساتہ صدیقون اور
شہیدونکی محشور ہوگا اور جو شخص کہ ادائی امانت کہی حق تعالی ساتہہ اوسکی حور العین کو
تزویج کرتا ہی قولہ الذین الخ منقول ہی کلبی سی کہ ایک جماعت علمائی یہود سی سال
قحط مین نزدیک کعب کی آئی اور قدری گندم درخواست کیا اونہون نی کعب سی کہا
کہ خبر اس مرد مین کہ دعوی نبوت کا کرتا ہی کیا کہتی ہو کہا اونہون نی کہ وہ پیغمبر خدا ہی
کعب اس سخن سی غضب ہوا اور کہا چاہتا تہا مین کہ بہت سا تمہین انعام کرون مین تمکو بسبب
اس سخن کی انعام سی محروم رکہا جاؤ تم یہان سی کہ ایک دینار نہ دونگا مین وہ لوگ پشیمان
ہوئی کہنی سی اور کہا اونہون نی ہمکو مہلت دو کہ ہم جائین اور محمد کو دیکہین ہم
اور کتاب اپنی کو ملاحظہ کرین ہم اور اوصاف اوسکی کو اپنی کتاب سی مقابلہ کرین ہم
مخالف [illegible] اوسی کہا کہ بہت بہتر ہی پس نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی
آئی اور صفات اوسکی کو مشاہدہ کیا ہر گاہ کہ نظر توریت مین کی صفات اوسکی کو موافق پایا
اون صفتونکو کہ ضد اوسکی تہین بجائی اوسکی لکہین اور نزدیک کعب کی آئی اور کہا اونہون نی
کہ ہمین غلطی کی تہی صفات پیغمبر آخر الزمان کہ توریت مین لکہی ہین مخالف اس شخص کی ہین کہ
دعوی نبوت کا کرتا ہی پس اون آیات کو تغییر دیا احبار و رؤسا کعب کی کعب اس سی
بہت خوشحال ہوا اور بہت سا انعام کیا پس حق تعالی نی اس آیہ کو اونکی حق مین ذکر کیا ہی کہ ان
الذین یشترون الخ قولہ قلیلا اشارہ کی ہی کہ مراد ثمنا قلیلا سی چند صاع غلہ کی اور چند

جو مقرر ہی سی بسبب تحریف یہ سی لیتا تہا اور بہت پیغمبر تحریف اور تغییر دیتی تہی اور سبب اوس
افترا کی نزدیک عوام کی سوگند کہاتی تہی وہ منفعتین کہ توریت مین لکہی ہین خلاف صفات
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی قولہ ولہم عذاب الیم یعنی واسطی اونکی عذاب دردناک ہی کہ
الم اوسکا ہرگز منقطع نہین ہوتا ہی اسواسطی کہ صفات محمد کو تغییر دیتی تہی توریت مین اور
قسم جہوٹی کہاتی تہی حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ سوگند دروغ کہاتی واسطی مال
خوردنی کی حق تعالی دوزخ اوپر اوسکی واجب کرتا ہی اور بہشت اوسپر حرام کرتا ہی
اور سوگند دروغ گہرونکو ویران کرتی ہی اور گہرونکو لوگون سی خالی کرتی ہی قولہ
ما کان لبشر الخ بعد از بیان تحریف توریت کی ذکر افترا نصارا کا کہ جو بیچ حق عیسی کی
انہی ہی کہ دعوی خدائی کا کیا ہی اور دعوت کو طرف عبادت اپنی کی بلایا ہی پس حق تعالی
بسبب رد اونکی کی فرماتا ہی ما کان لبشر الخ تکملہ شان نزول ہم درسیپارہ سوم
اولئک لا خلاق لہم فی الآخرۃ ولا یکلمہم [illegible] مین بیان ہوا
اکثر ہین کی جو نسبتہ ہوتی ہین [illegible] اولا ابوبکر وعمر وعثمان وغیرہم

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ

[illegible]

ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

[illegible]

قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ

[illegible]

فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين ○ فمن تولى بعد ذلك

پس گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں پس جو شخص کہ پھری بعد اسکے

فاولئك هم الفاسقون ○ افغير دين الله يبغون وله اسلم

پس وہ لوگ وہی فاسقوں ہیں آیا پس سوائے دین خدا کے طلب کرتے ہیں [illegible]

من في السموات والارض طوعا وكرها واليه يرجعون ○ قل

[illegible] آسمانوں اور زمین کے ہیں [illegible] اور اوسی کی طرف [illegible] کہو

امنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل

ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہم پر [illegible]

واسحق ويعقوب والاسباط وما اوتي موسى وعيسى و

اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان [illegible] اور جو کچھ دیا گیا موسی اور عیسی کو اور

النبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له

پیغمبران جانب پروردگار [illegible] نہیں فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اون میں سے اور ہم اوسی [illegible]

مسلمون ○ ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو

[illegible] اور جو شخص کہ طلب کرے سوائے اسلام کے [illegible] ہرگز قبول کیا جاوے گا [illegible]

في الاخرة من الخاسرين ○ كيف يهدي الله قوما كفروا بعد ايمانهم

[illegible] آخرت کے [illegible] کیونکر ہدایت کرے [illegible] کافر ہوئے بعد ایمان [illegible]

وشهدوا ان الرسول حق وجاءهم البينات والله لا يهدي

اور گواہی دی [illegible] رسول حق ہے اور آئیں [illegible] روشن اور خدا نہیں ہدایت کرتا

القوم الظالمين ○ اولئك جزاؤهم ان عليهم لعنة

[illegible] قوم ستمکاروں کو وہ گروہ [illegible] اونکا یہ ہے کہ اوپر اونکے لعنت

الله والملائكة والناس اجمعين ○ خالدين فيها لا يخفف

خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سبکی در حالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اوس کے [illegible]

عنهم العذاب ولا هم ينظرون ○ الا الذين تابوا من بعد ذلك

اون سے عذاب [illegible] اور نہ وہ مہلت دیے جاوینگے مگر وہ لوگ کہ توبہ کی انہوں نے بعد [illegible]

واصلحوا فان الله غفور رحيم ○ ان الذين كفروا بعد ايمانهم

اور اصلاح [illegible] پس تحقیق کہ خدا [illegible] مہربان ہے تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے بعد ایمان [illegible]

ثم ازدادوا كفرا لن تقبل توبتهم واولئك هم الضالون ○ ان

[illegible] ہرگز قبول نہ کی جاوے گی توبہ اونکی اور یہ گروہ وہی گمراہ ہیں تحقیق

الذين كفروا وماتوا وهم كفار فلن يقبل من احدهم ملء

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور مر گئے [illegible] پس ہرگز قبول نہ کیا جاوے گا [illegible]

ع الارض ذهبا ولو افتدى به اولئك لهم عذاب اليم وما لهم من ناصرين ○

زمین کو [illegible]

قوله وتنصرنه یعنی یاری کرو اوس کی ساتھ نفس کی اور مال کی اور اظہار [illegible]

[illegible] اور راہ معاف اوسکی کی کہ جو صحیح [illegible] سابق کی مذکور میں جناب امیر المومنین صلوات

علیہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ عہد لیا ہے کہ ساتھ محمد

اور آل اوسکی کے ایمان لاوے اور قوم اپنی کو تاکید ایمان لانے ان حضرت کی حکم کری

قوله افغیر دین الله ابن عباس سے مروی ہے کہ اہل کتاب نے باہم مخاصمہ کیا
درباب اولیت ابراہیم کے اور ہر فرقہ نزدیک رسالت کے پہنچی اور ہر ایک یہود سے
نصاری سے نے کہا کہ ابراہیم ساتھ ہمارے اولے ہیں اون حضرت نے فرمایا کہ یہود و نصاری
ابراہیم سے خالی ہیں ہمراہ اس سننے کے یہ لوگ غضبناک ہوئے اور کہا کہ واللہ ہم راضی
نہیں ہیں ساتھ حکومت تیری کے اور دین تیرے کو اختیار نکرینگے لہذا حق تعالی اونکی شان
میں فرماتا ہے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ الخ قوله طوعا و کرها مراد طوعا سے رغبت ہے بسبب نظر
کرنے دلایل کے اور حدیث میں مثل مومنان حقیقی کے اور مراد کرہا سے نفرت اور
کراہت ہے مثل منافقون کے کہ بجہت ضرب شمشیر اہل اسلام کے اظہار اسلام کرتے تھے اور
مراد طوعا سے اختیار ہے یعنی بعضی باختیار خود اسلام لاتے ہیں مانند ملائکہ کے اور
مومنین کے اور مراد کرہا سے وہ کافر ہیں کہ جس وقت مسخر ہوتے ہیں اور کوئی جا گریز
نہیں پاتے ہیں اوس وقت ایمان لاتے ہیں اور قتادہ نے کہا ہے کہ جو برضا و رغبت
ایمان لاتے ہیں مومن ہیں کہ باختیار خود ایمان لاتے ہیں اوس وقت میں کہ ایمان نفع
دیتا تھا اونکو اور وہ لوگ کہ باکراہ ایمان لاتے ہیں وہ کافر ہیں کہ بوقت مرگ ہرگاہ معاینہ
عذاب کیا ایمان لاتے اور ہیچ فایدہ نہ دیا اونکو قوله تعالی قوما کفروا تفاسیر میں آیا ہے کہ بارہ
شخص تھے کہ بعد اظہار اسلام کے اور قبول شرائط ایمان کے روبر تافتہ دار الکفر میں داخل
ہوئے مانند طعمہ بن سرق کے اور حارث بن سوید کے اور قیس بن ضبابہ اور مثال انکے
قوله تعالی الا الذین منقول ہے کہ برادر حارث بن سوید نے ان آیتونکو بوسطہ ایک امین
نزدیک حارث کے بھیجا بعد از ملاحظہ کے حارث نے توبہ کی اور متوجہ مدینہ ہوا اور بوقت رجوع

ہر جوع طرف مدینہ کے انہیں آیتونکو اور گیارہ شخص دوسرے جانکی تلاوت کی اونہوں نے
خذیہ سے انکار کیا لہذا حق تعالی نے اونکی خبر اس آیہ میں دی ہے کہ قوله اِنَّ الَّذِیْنَ تَابُوْا
الخ قوله ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ یعنی قبول نہوگی توبہ اونکی نزدیک
دیکھنے بلا اور عذاب کے قوله اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الخ یعنی وہ لوگ کہ جو کافر ہوے
ہیں بعد ایمان لانے کے بعد اسکے زیادتی کی اونہوں نے کفر پر یعنی ثبات قدم اور
اصرار کیا کفر پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ نازل ہوئی ہے بیچ حق اون لوگونکے
جو مرتد ہوگئے اور لاحق ہوے مکہ میں اور زیادتی اونکی کفر میں یہ تھی کہ وہ کہتے تھے
کہ ہم مکہ میں ہیں اور منتظر گردش والے ہونگے اونکی نبوت میں قوله والله [illegible] مقبول ہے
قیامت میں کافر کو ما فدیہ کرینگے اور اوس سے کہینگے کہ اگر تیرے پاس [illegible] پر زمین کے
ہوتا [illegible]

الجزء الرابع

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
ہرگز نہ پہنچوگے نیکی کو [illegible] جب تک صرف کرو تم اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم اور وہ چیز کہ صرف کروگے تم
شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْ
[illegible] تمام کھانا تھی حلال واسطے بنی
اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ
اسرائیل کے [illegible] اوپر نفس اپنے کے آگے اس سے کہ نازل کی جاتی
التَّوْرٰىةُ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
توریت [illegible] پس لاؤ تم توریت کو پس پڑھو تم اگر ہو تم راست گو

مَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ہُمُ
پس جو شخص کہ افترا کرے اوپر خدا کے جھوٹ کو بعد اس ظاہر ہونے کی پس وہ لوگ وہی
الظَّالِمُوْنَ ○ قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّۃَ اِبْرَاہِیْمَ حَنِیْفًا
ستمگار ہیں کہہ تو اے محمد سچ کہا خدا نے پس پیروی کرو تم دین ابراہیم کی
وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
اور نہ تھے وہ مشرکوں سے بدرستیکہ اول گھر کہ بنایا گیا واسطے لوگوں کے
لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّہُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ فِیْہِ اٰیٰتٌ
البتہ وہ ہے کہ بیچ مکہ کے ہے در حالیکہ وہ مبارک ہے اور ہدایت واسطے عالم کے بیچ اوس کے نشانیاں
بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰہِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی
روشن ہیں مقام ابراہیم اور جو شخص کہ داخل ہوا اوس میں ہوا امن والا اور واسطے خدا کے اوپر
النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ
لوگوں کے حج کرنا خانہ کعبہ کا اوس شخص کو کہ قدرت رکھے طرف اوس کی جانے کی اور جو شخص کہ کافر ہوا
فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○ قُلْ یٰاَہْلَ الْکِتٰبِ لِمَ
پس بدرستیکہ خدا بے نیاز ہے تمام عالم سے کہہ تو اے محمد اے اہل کتاب کیوں
تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ شَہِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ○ قُلْ
انکار کرتے ہو تم آیات خدا کی حالانکہ خدا گواہ ہے اوپر اوس کے کہ عمل کرتے ہو تم کہہ تو
یٰاَہْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ
اے اہل کتاب کیوں باز رکھتے ہو تم راہ خدا کی سے اوس شخص کو کہ ایمان لایا

تَبْغُوْنَہَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُہَدَآءُ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا
ڈھونڈتے ہو اوس کے واسطے کجی حالانکہ تم گواہ ہو اور نہیں ہے خدا غافل اوس چیز سے کہ
تَعْمَلُوْنَ ○ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ
کرتے ہو تم اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اگر اطاعت کرو تم ایک فریق کی اون
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ ○
لوگوں میں سے کہ دی گئی ہے ان کو کتاب پھیر دیں گے تمکو بعد ایمان لانے تمہارے کی طرف کفر کے
وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَفِیْکُمْ
اور کیونکر کافر ہوتے ہو تم حالانکہ تم وہ ہو کہ تلاوت کی جاتی ہیں اوپر تمہارے آیات خدا کی اور درمیان تمہارے
رَسُوْلُہٗ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ہُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ ع
رسول اوس کا ہے اور جو شخص کہ چنگل مارے ساتھ خدا کے پس تحقیق کہ ہدایت کیا گیا طرف راہ راست کے

فائدہ لن تنالوا البر الخ منقول ہی کہ امام حسن ابن علی صلوات اللہ علیہ شکر و
تصدق فرماتی تہی باعث اسکا استفسار کیا فرمایا کہ میں ان دونوں چیزوں کو دوست
رکہتا ہوں اور حق تعالی فرماتا ہی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون
اور اس آیہ میں دو احتمال ہیں ایک یہ ہی کہ زکوۃ واجبہ مراد ہی چنانچہ کہ قول ابن
عباس کا ہے پس مراد یہ ہی کہ مال زبون کو واسطے زکوۃ مال جید کے نہ دیں شامل ہو
عبادات کی و واسطے زکوۃ کو نقصان صحیح کی اور یہ سیاق کا مقتضی ہی کہ یہ ...
اور دوسرا احتمال مراد صدقہ نفلی ہی پس معنی یہ ہی میں کمال بہتری یہ ہی کہ دوست رکہتے ہو
مالوں اپنی کا صدقہ میں دیں فلو مما تحبون یعنی اوس مال سی کہ دوست رکہتے ہو

تم اوپر فقرا کی تصدق کرو یا جن کو قوت اوسکی کو وقت محبت الٰہی کر دیا جان کو اپنی
راہ خدا مین نثار کرو ابو طلحہ انصاری نی ہر گاہ یہ آیت سنا نزدیک جناب رسالت
کی آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ ایک باغ رکہتا ہون کہ کوئی چیز اوس سی نزدیک میری
دوست تر نہین ہی جسجگہ کہ خدا حکم کری صرف مین لاوی حضرت نی درمیان اقربا
کی قسمت کیا اور زید بن حارث نی کہا کہ ایک گہوڑا رکہتا ہون مین کہ اوس سی کوئی
دوست تر میری مال مین نہین ہی اوسکو صرف راہ خدا مین کیجئی حضرت نی وہ گہوڑا اسامہ
بن زید کو بخشا قولہ تعالی كُلُّ الطَّعَامِ الخ مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
مین ملت ابراہیم خلیل اللہ پر ہون یہودیون نی کہا کہ کسطرحسی تم کہتی ہو حالانکہ تم گوشت شتر
و شیر شتر کا کہاتی ہو اور دودہ اوسکی کا اوپر ابراہیم کی حرام تہی یہ دونو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ غلط کہتی ہو تم اسواسطی کہ شرع ابراہیم مین یہ دونو حلال تہی انہون نی
کہا کہ اسطرحسی نہین ہی بلکہ جو چیز کہ آج ہمپر حرام ہی اوسوقت بہی حرام تہی حق تعالی نی بجہت
تصدیق پیغمبر اپنی کی اور تکذیب کرنی یہودیون کی یہ آیت نازل کی كُلُّ الطَّعَامِ
كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ الخ منقول ہی کہ یعقوب کو ہر گاہ کہ رنج
عرق النسا لاحق ہوا نذر کیا کہ ہر گاہ خدا مجہکو شفا دی جو کہانا اور پینا کہ دوست تر ہو
اپنا اوپر حرام کرون حق تعالی نی اونکو شفا دی اوسوقت انہون نی گوشت شتر
و شیر شتر کو کہ کہانی اور پینی مین دوست تر رکہتی تہی اپنی اوپر حرام کیا از راہ وفا
کرنی نذر کی یہودیون نی نہ مانا اور کہا توریت مین انکی حرمت کا حکم ہی حق تعالی نی
فرمایا کہ اسطرحسی نہین ہی بلکہ یعقوب نی اوسکو بسبب نذر کی اوپر اپنی حرام کیا تہا

نازل کی جاوی توریت قولہ تعالی ذَٰلِكَ الخ یعنی پس جو شخص کہ افترا کری اوپر باندہنی دروغ کی
خدا کی جہوٹ کہ بیچ حرام کرنی اوس چیز کی کہ وہ وارد ہی بیچ اوسکی کہ ظاہر ہوا کہ یہ تحریم
یعقوب کی جہت سی جانب سی تہی نہ جانب علام الغیوب کی پس یہ افترا کرنی والی ستمگارون سی
ہین کہہ تو اے محمد راست کہا خدا نی کہ تحریم جانب یعقوب سی تہی پس پیروی کرو تم شریعت
ابراہیم کی قولہ تعالی لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا الخ مراد اوس سی وہ کعبہ ہی کہ بیچ مکہ کی ہی کہ بنا
واضع اوسکا حق تعالی ہی اور مروی ہی کہ کعبہ اول خانہ ہی کہ آدم علیہ السلام نی بنا کیا
کہ طوفان نوح سی خراب ہوا تہا اور بعد اسکی ابراہیم علیہ السلام نی بنا کیا اور روایت
صحیحہ مین آیا ہی کہ قبل آدم کی اوس موضع مین ایک گہر تہا کہ اوسکو بیت الضراح کہتی
اور ملائکہ طواف اوسکا کرتی تہی اور ہر گاہ آدم زمین پر آئی حکم ہوا کہ حج کرو اور طواف
اوسکا کرو اور تا زمان طوفان مین اوسکو آسمان پر لی گئی اور ملائکہ آسمان پر اوسکا طواف
کرتی ہین اور مجاہد اور قتادہ اور سدی سی روایت ہی کہ معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ اول
بقعہ زمین سی کہ روی آب پر وضع کیا ہی کعبہ تہا حق تعالی نی اوسکو کف سفید سی پیدا
کیا ہی بعد اسکی دو ہزار سال ملائکہ کو حکم کیا کہ زمین کو اوسکی نیچی سی کہینچ کر اطراف عالم
مین پہیلا دو اور بکہ وہ نام مین واسطی بلد الحرام کی اور بعضون نی کہا ہی کہ شہر کا
نام ہی اور بکہ موضع مسجد کا نام ہی اور معنی بکہ کی مزاحمت کی ہین واسطی ازدحام لوگون کی
بیچ اوسکی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ لیا گیا ہی قول عرب سی بَكَّتْ أَعْنَاقَ
الْجَبَابِرَةِ کے دقہا یعنی توڑ ڈالا ہی گردنین جبارہ وغیرہ کی دفعی کی قصد کرتی مین انکی مکہ کا
قولہ مبارکا یعنی بابرکت کہ خیر کثیر اور منفعت ہی اوس شخص کو کہ حج و عمرہ اوسکا بجالاوی

اور روایت مین آیا ہی کہ جو حسنہ کہ اوسمین کری لاکہ حسنی لکہی جاتی ہین اور ایک
دینار تصدق دینا برابر لاکہ دینار کی ہی اور دیکہنا طرف خانہ کعبہ کی برابر
اگر ناہی ساتہہ عبادت اول دنیا سی آخر دنیا تک اور تمام گناہ طواف کرنی والی کی
بخشی جاتی ہین قوله تعالی فیه آیات بینات الخ یعنی اوس خانہ مبارک مین نشانہای روشن
ہین وہ علی معلوم ہوتی شرف و بزرگواری اوسکی کی از انجملہ ایک یہہ ہی کہ کوئی مرغ
بالای اوسکی سی پرواز نہین کرتا ہی بلکہ نزدیک پہنچتا ہی اوسکی اطراف دیکر متوجہ ہوتا ہی
اور جانوران درندہ کہ حرم کعبہ مین رہتی ہین کسی حیوانکو ضرر نہین پہنچاتی ہین اور جو شخص
قصد کرای خانہ کعبہ کا کرتا ہی ہلاک ہوتا ہی مانند اصحاب فیل وغیرہ کی اور مرغان و
اوس موضع مین لوگونسی نہین بہاگتی ہین اور مردمان بیمار بشرف صحت مشرف ہوتی ہین
اور محتاجان فقیر غنی ہوتی ہین اور فراخ روزی ہوتی ہین اور کوئی پرندہ وہان
فضلہ نہین ڈالتا ہی اور جو شخص کہ خانہ کعبہ کو نظر کرتا ہی چشم اوسکی اشکبار ہوتی ہی اور
ہر روز ہزار فرشتی اوسمین داخل ہوتی ہین روز قیامت تک کہ کوئی اونمین سی بار
دیگر داخل نہوگی اور اولیاء اللہ ہر شب اطراف خانہ کعبہ مین حاضر ہوتی ہین اور بعضیان
طواف کرتی ہین قوله مقام ابراهیم موضع استادن ابراہیم کو مقام ابراہیم کہتی
ہین اور وہ ایک پتہر ہی کہ اثر قدم اون حضرت کا اوسپر ہی اور یہہ آیت مشتمل تین
نشانیونپر ہی اول دہنسنا قدم ابراہیم کا اوس پتہر مین کعبین تک دوسری باقی رہنا
اوس نشانکا مدتہای طویل مین تیسری محفوظ رہنا اوس پتہر کا دشمنون سی اور یہہ اثر
قدم اون حضرت کا بیچ اوس وقت کی ہوا تہا کہ بنای کعبہ کو بلند کرتی تہی اور ایک قوم

پتہر بہی قدم چہتی کی جگہہ کر بلند ہوا کرتی تہی اور وقت دونو قدم اوسکی اوسمین رہی
تہی ابو حمزہ ثمالی نی روایت کیا ہی کہ علی ابن الحسین زین العابدین صلوات اللہ علیہما نی
فرمایا ہی کہ ای ابو حمزہ جانو تو کہ بہترین بقعہ عالم مین درمیان رکن یمانی اور مقام
ابراہیم کی ہی اگر کوئی مرد عمر دراز پاوی مثل عمر نوح کی کہ پچاس کم ہزار برس کی تہی
اور اس وقت مین دنکو روزہ رکہی اور شبکو بخضوع و خشوع کہڑی ہو کر اوس مکان
شریف مین عبادت کری اور مرجاوی بی محبت ہماری کچہہ نفع و سکو نہوگی عبادت
اور یہہ مقام ابراہیم عطف بیان ہی آیات بینات سی اور درست ہی بیان کرنا جماعت
کا ساتہہ واحد کی اسواسطی کہ فقط مقام ابراہیم بمنزلہ نشانہای کثیرہ کی ہی قوله کان
آمنا یعنی یہہ موضع امنیت ہی قتل و غارت سی یعنی جو گنہگار کہ پناہ اوسکو مین دی مگر بہی
حرم مین جو حرام ہی کہ دست تعرض ساتہہ اوسکی دراز کری جب تک کہ وہ وہان ہی
اور نقل کیا ہی لوگونی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ جو شخص کی داخل حرم ہو ویگا اور ادای حج
اور عمرہ کی پناہ مین ہوتا ہی عقوبت گناہون کی کہ قبل از حج کئی ہون بلکہ بخشا جاتا
تمام گناہون سی ابو جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص کی حرم مین آوی اور
اعتقاد رکہتا ہو تمام اون چیزون کا کہ حق تعالی نی واسطی حجکی مین بیان کی ہین
ہی آخرت مین عذاب دوزخ سی اور و من دخله کان آمنا عطف بیان
واسطی آیات کی اگرچہ یہہ جملہ ابتدائیہ یا شرطیہ ہی از حیثیت معنی کی ہو واسطی دلالت
کرتا ہی اوپر امنیت داخل ہونی والی اوسکی کی پس گویا تقدیر یون ہی کہ بیچ اوسکی آیات
بینات مقام ابراهیم و امن داخله اور یہہ دونو نشانیان سعی جمع پر بہی

ہی یہہ کہ تو کری کی جاوین یہہ دونون مین اور ترک کی جاوین غیران دونون کی پس گویا
کہدین کیا گیا ہی کہ بیچ اوسکی آیات بینات ہین یعنی مقام ابراہیم ہی اور وہ دوسری
امن و امن داخل کا اوسکی سواہما یعنی اور بہشت ہین سوا ان دونون کی من استطاع الیہ سبیلا
یعنی جو شخص کہ توانائی رکہی طرف اوس گہر کی جانی کی اور وہ کیا ہی کہ صحت بدن سے
اور ہونا زاد و راحلہ کا اور نفقہ واجب النفقہ کا اور پناہ مین ہونا دشمن سی اور مروی
مین آیا ہی کہ جو شخص واجب الحج ہو اور حج نکری ساتہہ یہود اور نصاری کی محشور ہوگا
ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین ترک حج کو نسبت کفر کرنا واسطی تاکید کی ہی اور مبالغہ ہی
اوپر وجوب حج کی اور اشارہ ایسکا ہی کہ ترک اوسکا بزرگترین کبائر سی ہی اور موجب
شدت عقاب ربانی اور غضب سبحانی کا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ
حدیث کہ روایت کیا اوسکو محمد بن فضیل نی امام موسی کاظم علیہ السلام سی کہ
اون حضرت نی ذیل تفسیر آیۃ قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا مین فرمایا ہی کہ
زیانکارترین لوگون کی عمل مین وہ ہین کہ حج اسلام کو تاخیر مین ڈالتی ہین اور
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ مراد ساتہہ قول حق تعالی کی ونحشرہم
یوم القیمۃ اعمی یعنی حشر کرینگی ہم اونکو روز قیامت کی کور کرکی اوپر حج کی جسنی
اوسی ادا نکرین حق تعالی روز قیامت مین اونکو نابینا محشور کریگا حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ نماز پنجگانہ ادا کرو اور روزہ ماہ رمضان رکہو
اور ادا ہی زکوۃ کرو اور حج خانہ خدا بجا لاؤ تا بہشت پروردگار اپنی مین داخل ہو
ویا ایہا الذین آمنوا منقول ہی کہ شاس بن قیس ایک مرد پیر یہودی

یہودی تہا کہ نہایت سنگدل اور شدید الکفر والعناد اور کینہ ور اور عداوت اوسکو
اوپر [illegible] مسلمانون کا تہا ایکروز مجمع اوس اور خزرج مین آیا دیکہا کہ یہہ طائفی
ہوئی از روئی محبت اور کمال دوستی کی باہمدیگر بیٹہی ہین اور ایام جاہلیت مین
ہمیشہ درمیان انکی جنگ وجدال ہوتا تہا جبکہ مسلمان ہوئی وہ خصومت بجائی
اونکی مبدل ہوئی اوس صحبت کو شاس نی اتحاد اور دوستی انکی دیکہی آتش حسد کی
پرکینہ اوسکی مین روشن ہوئی ایک شخص سی کہا اوس نی کہ درمیان جوانان اوس
اور خزرج کی بیٹہہ تو اور جنگہای سابق کو یاد دلا تو اور ایک قصیدہ کہ درمذمت
قوم خزرج مین کہا تہا یاد دلا اوسکو اور کہا اوسکو پڑہ تو اوسی موجب کہنی کی
عمل کیا قوم خزرج نی بعد سننی اوس قصیدہ کی زبان ساتہہ ہجو اوس کی دراز کی
قوم اوس نے تحمل نکیا اور دشنام دینی لگی آخر کار نوبت بکارزار پہنچی جبرئیل
ان آیتون کو لیکر نازل ہوئی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی سرکار اونکی مین آنکر
فرمایا کہ باوجود اس بات کی کہ مین تمہاری درمیان ہون واعیہ رسم کفر نمین ظہور سی
ہو تم سی [illegible] خدائی کیا فرمایا ہی بعد اسکی حضرت نی ان آیتون کو تلاوت کیا
نی استغفار کیا اور ہتہیار پہینک دئی اور اشک ریزان باہمدیگر معانقہ کیا
اور جانا اونہون نی کہ فرمان برداری یہود کی کفر ہی [illegible] کافرین یعنی اگر
متابعت شاس اور تابعین اوسکی کی کرو گی تمکو وہ کافر کرینگی

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا و
ہی دو گروہ کہ ایمان لائی ہو ڈرو خدا کو حق ڈرنی اوسکی کا اور نہ مرو تم مگر

الا وانتم مسلمون ۝ واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا

مگر حالیکہ ہو تم مسلمان ۔ اور پکڑو رسی خدا کی سب ملکر اور نہ پھوٹ ڈالو اور یاد کرو

نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم

نعمت خدا کی اپنے اوپر جبکہ تھے تم دشمن پس الفت دی بیچ دلوں تمہارے پس ہو گئے تم

بنعمته اخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها

بسبب نعمت اوسکی کے بھائی اور تھے تم کنارے گڑھے کے آتش دوزخ سے پس نجات دی تمکو اوس سے

كذلك يبين الله لكم اياته لعلكم تهتدون ۝ ولتكن منكم

اسطرح سے بیان کرتا ہے خدا تمہارے لیے آیتیں اپنی شاید کہ تم ہدایت پاؤ تم اور چاہیے کہ ہووے

امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن

ایک گروہ کہ بلاویں طرف بہتری کی اور امر کریں وہ ساتھ نیکی کے اور منع کریں وہ

المنكر واولئك هم المفلحون ۝ ولا تكونوا كالذين تفرقوا

بری باتوں سے اور یہ وہ گروہ رستگاران ہیں اور نہ ہو تم مانند اون لوگوں کی کہ متفرق ہوئے

واختلفوا من بعد ما جاءهم البينات واولئك لهم

اور اختلاف کیا اونہوں نے بعد اوس چیز کی آئیں اونکو نشانیاں روشن اور وہ گروہ ہیں کہ واسطے اونکی

عذاب عظيم ۝ يوم تبيض وجوه وتسود وجوه فاما الذين

عذاب بزرگ ہی بیچ اوس دن کی کہ سفید ہونگی رو ہا اور سیاہ ہونگی رو ہا پس لیکن وہ لوگ

اسودت وجوههم اكفرتم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب

کہ سیاہ ہوگئی ہیں مونہہ اونکی [illegible] کیا کافر ہوئے تم بعد ایمان لانے اپنے کے پس چکھو تم عذاب

العذاب بما كنتم تكفرون ۝ واما الذين ابيضت

عذاب کو بسبب اوس چیز کی کہ تھے تم کافر ہوتے ۔ اور لیکن وہ لوگ کہ سفید ہوئے

وجوههم ففي رحمة الله هم فيها خالدون ۝ تلك

مونہہ اونکی پس بیچ رحمت خدا کی ہیں وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنے والے یہ

ايات الله نتلوها عليك بالحق وما الله يريد ظلما للعالمين

آیات خدا ہیں کہ تلاوت کرتے ہیں ہم اوپر تیرے ساتھ حق کے اور نہیں چاہتا خدا ظلم کو واسطے عالم کے

ع ولله ما في السموات وما في الارض والى الله ترجع الامور

اور واسطے خدا کی ہے جو چیز کہ بیچ آسمانوں کی ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کی ہے اور طرف خدا کی پھیری جاتی ہیں سب کام

قوله يا ايها الذين امنوا یعنی ای وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو تم ڈرو تم اوس [illegible]
وغیرہ سی ڈرو تم خدا سی جیسا کہ حق ڈرنی کا ہی مثل بجالانی اجابات کی اور باز رہنے
محرمات کی ابی عبداللہ صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ فرمان برداری
خدا کی کرو اور کسی وجہ سی عصیان اوسکا نکرو اور شکر گذار ہو اور شغل میں مشغول رہو
ہمیشہ ذکر اوسکا کرو اور کسی وقت میں اوس سی غافل ہو قوله بحبل الله جميعا
ولا تفرقوا مراد حبل اللہ سی متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہی سب اہل
بیت آون حضرت سی منقول ہی کہ وقت رحلت فرمایا ای مردمان میں تم میں سی جاتا
ہوں اور چھوڑے جاتا ہوں تمہارے دو ثقل تمہیں اگر دست آویز ساتھ ان
دونوں کی کروگی ہرگز گمراہ نہو گی اور ایک اون دونوں میں سی بڑا ہی کہ وہ کتاب
خدا کی اور دوسری اہلبیت میری اور ہرگز جدا نہ ہونگے دونوں ایک دوسری سی بعد [illegible]

کہ نزدیک ہو حوض کوثر پر پہنچین و علی بن الحسین نی امام جعفر صادق صلوات

علیہ سی روایت کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ ہم حبل متین ہین کہ حق تعالی نے

کلام مجید مین فرمایا ہی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی چنگل مارو

تم سب ساتھ رسن خدا کی اور نہ پراگندہ ہو تم طریق حق سی بسبب اختلاف کی درمیان

اپنی مثل اہل کتاب کی مروی ہی کہ گروہ مسجد مین نزدیک حضرت امیر المومنین صلوات

اللہ علیہ کی راس الجالوت کہ سردار احبار او رمہتر یہود کی تہا اور جاثلیق کہ پیشوا

ترسایان کا تہا ان دونو کو نزدیک اون حضرت کی لائی وہ حضرت متوجہ طرف

راس الجالوت کی ہوئی اور فرمایا کہ اے یہودی کہ جانتا ہی تو کہ یہود نے بعد موسی کی

چند فرقی ہوئی اوسنی عرض کیا کہ مین کتاب مین دیکھکر کہونگا حضرت نی فرمایا کہ

لعنت ہو تجہپر اسواسطی کہ تو امامت اپنی قوم کی کرتا ہی بر کیا وہ کسکو حلال یا حرام کبہی

پوچھین اوس ہنگام مین تو کہیگا کہ مین کتاب دیکھکر کہونگا اگر وہ کتاب جل جاوی

اوسکو پارہ کر ڈالین اوسوقت کیا کریگا تو بعد اسکی طرف جاثلیق کی نگاہ کی اور کہا

کہ ترسایان چند فرقی ہوئی کہا اتنا لیس فرقی ہوئی حضرت نی فرمایا کہ تو دروغ کہتا ہے

قسم بخدا کہ مین توریت کو جانتا ہون مین اور انجیل کو جانتا ہون مین بہتر امت عیسی کے

اکہتر فرقی ہوئی ستر اون مین سی ہالک ہین اور ایک ناجی اور یہہ وہ گروہ ہین

کہ حق تعالی نی فرمایا ہی وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ یعنی بعضی قوم موسی

سی وہ امت ہی کہ ہدایت پائی ہی ساتھ حق کی اور امت عیسی کی بہتر فرقی ہوئی

ایک اون مین رستگار ہی اور باقی ہالک اور یہہ وہ جماعت ہین کہ حق تعالی نے

انکے حق مین فرمایا تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ یعنی دیکھتا ہی تو چشمہا

اونکی کو کہ جاری ہوتی ہین اشک اوس چیز سی کہ پہچانا ہی اونھون نی حق کو اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نی تہتر فرقی ہونگی ایک ناجی اور باقی ہالک اور وہ فرقہ ناجی وہ

ہین کہ حق تعالی نی انکی شان مین فرمایا ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

یعنی پس از ہماری ایک امت ہین کہ ہدایت پائی اونہون نی ساتھ حق کی اور ساتھ

اوسیکی عدل کرتی ہین اور بعد اوسکی اون حضرت نی کہا کہ یہہ گروہ شیعہ ہماری ہین

اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ حق ساتھ علی کی ہی اور علی ساتھ حق کی

اور حق علی کی ساتھ دور کرتا ہی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ حق ساتھ شیعہ

کی ہی اور سوا انکی باطل ہی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی قریب ہی کہ امت

میری تہتر گروہ ہو وین کی ایک فرقہ اونمین سی رستگار ہی اور باقی ہالک اون

نی عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ فرقہ ناجی کون ہین حضرت نی فرمایا کہ وہ اہلبیت

میری اور پیروان اونکی ہین اور بعد اسکی فرمایا کہ مثل اہلبیت میری کی مثل کشتی نوح

کی ہی جو کوئی کہ سوار ہوا نجات پائی غرق وہلاکت سی اور جس شخص نی کہ تخلف

اوس سی کیا غرق وہلاک ہوا فایدہ تامہ مصنف مدارک بنابر پاس وہ

ارشاد کرنی خلیفہ ثانی ذیل تفسیر اس آیت مین اس طرح سی تحریر کرتا ہی کہ معنی وَاعْتَصِمُوا

بِحَبْلِ اللّٰهِ تَمَسَّكُوا بِالْقُرْآنِ کی یہ ہین معنی دست او زنید وتمسک کنید بقران کی

کہ ظاہر قول نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو حجت لایا ہی کہ الْقُرْآنُ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ

یعنی قرآن رسن خدا کی ہی مستحکم لیکن منقضا نہی لَانَاوِیدُ شَیءٌ بِمَا فِیہِ

یعنی یا مین ترجیح کرتا ہی ساتھ اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی جو کچھ بطلان اسکی مین ہی و
ظاہر ہوتا ہی اوسکی وجہ یا سدا رہی ارشاد خلیفہ ثانی کی نزدیک قول سے نبی کی یہ ہی بطور
رد اونکو جناب نبی نے حبل المتین کہا ہی ایسے ہی اہلبیت کو بھی حبل المتین کہا ہی آپ نے
قول سے تخصیص اوسکا مقتضی نہین ہی خصوصاً ملاحظہ اسکی کہ فریقین مین ثابت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے قریب رحلت کی فرمایا کہ مین تمہارے درمیان مین
چھوڑتا ہون دو ثقل کو اگر دست آویز کرو تم ساتھ اونکی گمراہ نہو گی تم بعد میرے
ایک کتاب خدا ہی اور دوسری اہلبیت میری اور یہ دونو جدا انہو گی تا وقتیکہ
پہنچین نزدیک میری حوض کوثر پر پس اس مقام سے معلوم ہوتا ہی کہ فقط قرآن کو
حبل المتین کہنا ساتھ قول سے نبی کی درست نہین ہی الحال سند فقط حبل المتین اسکے
کلام اللہ کی سوا حسبنا کتاب اللہ کی اور کچھ نہین ہوسکتی اور علاوہ اسکے
تفسیر صاحب مدارک ثابت ہوتا ہی اسواسطی کہ راضی ہونا کفر پر کفر ہی اور جو شخص کہ
تکذیب پیغمبر کی کری یقیناً کافر ہی پس قول خلیفہ ثانی کا حسبنا کتاب اللہ یقیناً تکذیب
قول نبی ہی کہ یہ دونو جدا نہونگی تا وقتیکہ وارد ہونگی نزدیک میری اوپر حوض
کوثر کی پس مصنف مدارک کا راضی ہونا قول حسبنا کتاب اللہ کو اور پیروی کرنا
اس قول کا کفر ہوا بلکہ جو اہل اسلام کہ راضی اس قول پر ہو کافر ہی اور طرفہ تر یہ ہی
کہ درباب خلافت خلیفہ اول کی اہل سنت وجماعت لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
کو باوجود مخالفت ہونی امامیہ کی کہ وہ داخل امت مین کہ اونوقت مین اجماع امت کا حاصل نہو تھا
دست آویز اپنا کرتی ہین اور جس امر مین کہ یقیناً اجماع امت کا حاصل ہوا ہوا وسکو جلد

ارتحلا سمیہ قول ہمین سنتی ہین مثل عدم نکاح کی کتاب اللہ کی اہلبیت سے کہ فریقین مین
ثابت ہی اور اسی طرح سے تخلف عن جیش اسامہ سی اور ملعونیت متخلف جیش اسامہ کی
قول سے نبی کی فریقین مین ثابت ہی اور اسی طرح سے معزول کرنا خلیفہ اول کا پہنچانے
احکام سورہ برات کو اور منصوب ہونا اس امر کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کا
از حکم ربانی فریقین مین ثابت ہی اور اسی قبیل اور امور مین کہ ذکر انکا باعث
طول کا ہی اور اگر کوئی کہی کہ کس دلیل اور برہان سے معلوم ہوتا ہی کہ فرقہ ناجی
شیعہ امامیہ ہین اور سوای اونکی سب ہالک ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہر گاہ ثابت ہی
کہ مذہب شیعہ اثنا عشری مذہب اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور کتب شیعہ مین
عصمت اہلبیت کی بدلائل قاطعہ اور براہین باہرہ سے ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ
مذہب مین خطا نہین ہی اسواسطی کہ مذہب انکا مذہب معصوم کا ہی کہ جو خطا اور
زلل سے مبرا ہین انشاء اللہ العزیز دلائل عصمت انبیاء و ائمہ اہلبیت مقام مناسب مین
ذکر کیا جائیگا تا فایدہ اسکا تمام اور نفع اسکا عام ہو اور اگر کوئی کہی کہ [illegible]
اہل سنت و [illegible] کا معصوم ہی پس کس جہت سے امامیہ ناجی ہوئی اور اہلسنت ہالک ہوئے
جواب یہ ہی کہ مصداق معصوم کا کون ہی اہل سنت وجماعت اجماع کو کہتی ہین اور [illegible]
نبی کو کہتی ہین پس جواب اسکا یہ ہی کہ اولاً تحقیق ہونی اجماع سب کا نہایت مشکل
بلکہ محال ہی اسواسطی کہ اطلاع ہم پہنچانا اقوال تمام علمای اہل اسلام پر نہایت دشوار
بلکہ محال ہی اور ثانیاً اہل سنت وجماعت اکثر مسائل مجمع علیہا پر عمل نہین کرتی ہین
اسواسطی کہ امامیہ حقیقت مذہب اپنی کی حدیث متفق علیہ سے ثابت اور روشن کرتی ہین

پس یہ نہایت اور وہی امانتیں ہی کہ جن کو دین میں دیا ہے جو کچھ حدیث
متفق علیہ فریقین سے ثابت ہوا وہ بہتر ہم اور تم عمل کریں اور مختلف فیہ کو ترک
کریں قولہ تعالیٰ بما کنتم تکفرون یعنی بسبب اسکی کہ کافر ہوئے ہو تم بعد ایمان لانے
مراد اہل کتاب ہیں کہ ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان نہ لائے بعد اسکی کہ قبل
بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان لائے تھے از جہت اسکی کہ نعت اور صفات
اونکی کو کتب سماوی میں دیکھتا تھا اور امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے
مراد اہل بدعت ہیں بعد از رحلت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور ثعلبی نے بیچ
تفسیر میں لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا قسم بخدا کہ جان میری قبضہ
قدرت اسکی میں ہے البتہ وارد ہونگے اوپر میری کنارے حوض کوثر پر بعضی اصحاب
ایسے جیسے ہر گاہ اونکو نزدیک میری لاوینگے اور طرف جہنم کی لیجاوینگے میں
اونسے کہونگا کہ یہ اصحاب میری ہیں وہ کہینگے کہ تم نہیں جانتے ہو کہ بعد تمہارے
بعضی حادثے کئے ہیں اور یہ مرتد ہوگئے ہیں **تکملہ** [illegible]
چہارم قولہ تعالیٰ **بحبل اللہ جمیعاً** تیرہ حرف میں بینات اسکی ایسے سے اہم
موافق ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت ہے **بکلام اللہ وآل رسولہ** قولہ تعالیٰ
ولا تفرقوا نو حرف میں بینات اسکی تین سے دستیہ موافق ہیں نکلی
اوس سے یہ عبارت **بین کلام اللہ وآل احمد الہدی**

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
[illegible]

بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ولو آمن
[illegible]
اهل الكتاب لكان خيرا لهم منهم المؤمنون واكثرهم
[illegible]
الفاسقون ۝ لن يضروكم الا اذى وان يقاتلوكم يولوكم
[illegible]
الادبار ثم لا ينصرون ۝ ضربت عليهم الذلة اين ما
[illegible]
ثقفوا الا بحبل من الله وحبل من الناس وباءو بغضب
[illegible]
من الله وضربت عليهم المسكنة ذلك بانهم كانوا
[illegible]
يكفرون بايات الله ويقتلون الانبياء بغير حق ذلك
[illegible]
بما عصوا وكانوا يعتدون ۝ ليسوا سواء من اهل الكتاب
[illegible]
امة قائمة يتلون ايات الله اناء الليل وهم يسجدون ۝
[illegible]

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ

ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور امر کرتے ہیں ساتھ نیکی کے اور منع کرتے ہیں

عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ

منع بری بات سے اور جلدی کرتے ہیں بیچ نیکیوں کے اور یہ لوگ ہیں شائستہ کاموں میں

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ○ إِنَّ الَّذِينَ

اور جو کچھ کرینگے [illegible]

كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ

[illegible]

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ

[illegible]

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا

زندگانی دنیا کی [illegible]

أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ

[illegible]

يَظْلِمُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا

ظلم کرتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ پکڑو دوست [illegible]

يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ

[illegible]

أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ

[illegible]

إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ○ هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا

اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم [illegible]

يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا

[illegible]

وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

[illegible]

وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

[illegible]

لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○ ع

نہ ضرر کریگا تمکو مکر اونکا کچھ بھی تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہیں گھیرنے والا ہے

قولہ کنتم خیر امۃ تفاسیر اہلبیت علیہ السلام میں مروی ہے کہ یہ آیت مخصوص
حق ائمہ معصومین میں ہے اور تابعین اونکے میں کہ شیعیان صالح ہیں نازل ہوئی ہے
اسواسطے کہ بہتر ہونا موقوف ہے ذات تقوی اور طاعت پر اور شیعہ مخصوصین
کہ وہی متصف ساتھ ان صفات کے ہیں انس نے روایت کیا ہے [illegible] زبان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا کہا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ چاہتا ہون
مین کہ مسلمان ہوجسمین فرمایا کہ سبب کیا ہی کہا کہ خواب مین دیکہا ہی مینی کہ قیامت
برپا ہی اور لوگون کو مقام سیاست مین لاتی ہین اور سبکی امتونکو لاکر حاضر
کیا ہی ایک گروہ کو دیکہا مینی کہ دست و پا سفید ہین اور مثل برق کی صراط
سی گذرتی ہین مینی کہا کہ یہہ لوگ انبیا ہین فرشتون نی کہا کہ یہہ امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہین مجکو اس جہت سی رغبت مسلمان ہونی کی ہوئی پس
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اسلام اوسپر عرض کیا اور وہ مسلمان ہوا اور
اون حضرت سی منقول ہی کہ فرمایا جب تک کہ مین بہشت مین نہ داخل
ہون کا بہشت اور پیغمبرون پر حرام ہی انس نی روایت کی ہی کہ مین ساتہہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک درہ مین پہنچا ایک آواز وہان سی
آئی مینی طرف اوسکی نگاہ کی دیکہا مینی کہ نیچی ایک درخت کی ایک شخص
نماز پڑہ رہا ہی اور یہہ دعا کرتا ہی کہ ای رب میری مجکو امت مرحومہ سی
کردان تو یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی کر مجکو کہ جن پر تونی رحمت کی
ہی اور عفو گناہان اونکا کیا ہی اور دعا اونکی قبول کی ہی اور رضامن
ثواب اونکی کا ہوا ہی مین آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو خبر دی
فرمایا کہ جا تو اوسکو کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی سلام کہتی
اور کہتی ہین کہ تمہارا نام کیا ہی مین آیا اور اوسنی پوچہا مینی کہ تمہارا
نام کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی پوچہا ہی کہا اونہون نی کہ

در رسول خدا تو میری طرفسی سلام پہنچا اور یہہ کہ تو کہ بہائی تیرا خضر ہی خدا سی درخواست کی
ہی کہ تیری امت سی کری تکملہ بعض روایت مین ہی کہ خیر امتکم تمہارا زمانہ حضرت
ثالث مین تغییر و تبدیل کیا اور خیر امۃ کو خیر ائمۃ کر ڈالا اور منشا اسکا سوائی عداوت
اہلبیت ہی کہ جن کی مودت لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی
الْقُرْبٰی سی فرض و محتم ہی ہمارا مدار ہی مذہب اہلی کا اور امرحیین ہو سکتا ہی
چنانچہ تفسیر کبیر میں ذیل اس آیہ مین لکہتا ہی کہ مسلک دوسرا یہہ ہی کہ احتجاج کیا ہی
اصحاب ہمارون نی ساتہہ اس آیہ کی کہ اجماع امت حجت ہی اور تقریر اسکی دو وجہ سی
پہلی یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰی اُمَّةٌ یَہْدُوْنَ بِالْحَقِّ
اور بعد اسکی خدا تعالی فرماتا ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ پس واجب ہوا حکم اس آیہ کی کہ یہ
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہی اوس امت سی کہ جنہون نی ہدایت پائی ہی ساتہہ
حق کی اور ہر گاہ کہ یہہ فضیلت ٹہری امت موسی سی پس واجب ہی یہہ بات کہ امت
افضل ہی اوس امت سی کہ ہدایت پائی اونہون نی حق کی ایں صورت کہ ہو اجماع کسی
تو ہو کا اجماع محمد کا حجت اور دوسری تقریر یہہ ہی کہ الف لام بیچ المعروف اور
بیچ لفظ المنکر کی مفید مین یہہ دو استغراق کو اور یہہ مقتضی ہی ہونی امت محمد کو علم
والی ساتہہ کل معروف کی اور نہی کرنی والی کل منکر سی اور ہر گاہ کہ ہوئی وہ امت
ساتہہ صفت کی تو ہو کا اجماع اونکا حق اور صدق بالضرورت یہی ترجمہ کلام اسکا
کیا جاتی ہی بنظر انصاف کہ ہر گاہ بخلاف خلیفہ اول موقوف اجماع پر ہی لہذا قرات
خیر امتہ کو ترجیح دیا ہی قرات خیر ائمہ پر حال آنکہ یہہ احتجاج ازسر تا پا مختل اور باطل ہی

بمنزلہ علت کے جمیع امت کا ہونا اسطرح پر کہ امر ہن بکل معروف ہون اور نہی کرین سب
کل منکر سی کوئی اسکا قائل نہین ہی باقی رہا یہہ کہ بعض امت اس صفت پر ہو پس
اس صورت مین حجیت اجماع باطل ہوئی اور رہنا اس آیہ سی ثابت ہوتا ہی کہ بعض
امت معصوم ہین چنانچہ تَأْمُرُونَ عَنْ كُلِّ الْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
دلالت اسپر کرتا ہی باوجود اسکی کہ مذہب اہل سنت وجماعت مین عصمت کسی فرد کے
بنی آدم سی ثابت نہین کرتی ہین اور یہہ قرینہ دیگر ہی خَيْرَ اُمَّةٍ کی ہونی پر فاعل
حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ وقع و حمل کرتی اہل سنت وجماعت سی کہی کہ تامرون
بکل المعروف وَتَنْهَوْنَ عَنْ كُلِّ الْمُنْكَرِ اسوقت مین ہی کہ اتفاق واقع ہو بین اجماع
اولا یہہ کلام سی بعید کلام خدا لازم آتی ہی اور یہہ خلاف اصل ہی اور ثانیا یہہ ہی
کہ الی الآن اتفاق امت کا اس حیثیت پر کہ امر ہن بکل المعروف اور نہی ہون عن المنکر
ہون واقع نہین ہوا ہی پس حق تعالی کی موصوف کیا امت محمد کو اسی صفت سی
کرنا محال وہ صفت واقع نہین ہوئی خالی از سفاہت نہین ہی حاصل اگر سیاق
کنتم تامرون وتنہون دلالت موجود ہوتی ان صفتون پر کرتا ہی اور بطلان نظر اہل
کا بعد از ملاحظہ کرنی اس مقام کی خبیر دانا پر پوشیدہ نہین ہی قولہ الصّٰلِحِيْنَ
ابی عبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ کہتی کہ بیچ اونکی نماز شب ہوتی ہو اور تلاوت
قرآن اوس گہر مین کرتی ہون اہل آسمان کو روشنی دیتا ہی مثل ستارون کی کہ اہل زمین
کو روشنی دیتی ہین اور بعد اسکی فرمایا کہ لازم ہی تمکو نماز شب ادا کرو کہ وہ سنت پیغمبر تمہاری
ہی اور شعار صالحون کا ہی کہ قبل از تمہاری تہی اور دافع درد و نگاہی ہی بدن تمہاری سی اور

اور حضرت نبی نی فرمایا ہی کہ ایک رکعت نماز آخر شب مین بہتر ہی [illegible] دنیا و مافیہا
سی تصدق کرتی اور اگر نماز شب میری امت پر شاق نہوتی ہر آئینہ اونپر واجب کرتا اور بیچ
حدیث مین ہی کہ جناب امیرالمومنین سی خطاب کیا کہ اے علی لازم ہی تمکو کہ نماز
شب کو ترک نکرو اور اس کلمہ کو تین مرتبہ تکرار فرمائی اور روایت ہی حضرت سی کہ فرمایا ہی کہ نماز
شب خوش بو کرو اور بار آور کرتی ہی پس چاہیی کہ نماز شب کو ترک نکرو قولہ [illegible]
یعنی مثل اوس چیز کی کہ صرف کرتی ہین یہود اوپر علماء اپنی کی اور وہ جو خرچ کرتی ابو سفیان اور
اصحاب اونکی بیچ جنگ احد کی لشکر کفار کی مدد کرتی تہی اور وہ چیز کہ [illegible]
[illegible] قولہ حرث [illegible] یعنی اتفاق اونکی کو تشبیہ دی ہی خدا نی ساتہ [illegible]
و [illegible] اور زراعت [illegible] کی اور نسل کو ساتہ باد سرد کی کہ وہ [illegible]
[illegible] قولہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مروی ہی کہ ایک جماعت مسلمانون کی
یہود [illegible] دوستی کرتی تہی بسبب قرابت کی کہ درمیان اونکی تہی حق تعالی نی اونکو
منع فرمایا کہ اے مومنین نہ لو تم دوست خالص سوائی مومنین کی اور بطانۃ کو
کہتی ہین [illegible] اوس شخص کو کہ محرم اسرار باطنی کی ہی پس معنی یہہ ہین کہ [illegible]
باطنی اپنی ساتہ یہود [illegible] کی [illegible] تقصیر نکرین کی حق تمہاری مین
[illegible] یہہ کہ تمہین گمراہ کرین اور کار [illegible] فاسد کرین قولہ ودّوا ما
عَنِتُّمْ یعنی جو چیز کہ مشقت کرتی ہین [illegible]
چیزون کہ زبان پر لاتی ہین یہہ ہی کہ جو چیز زبان پر لاتی ہین بسبب عداوت کی دلی اپنی
[illegible] ہی [illegible] کی ظاہر کیا معنی [illegible] تمہاری آیتون کو کہ دلالت کرتی ہین

[illegible] تكملة [illegible]

[illegible]

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ

[illegible]

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَ

[illegible]

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ

[illegible]

أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ

[illegible]

يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ۝

[illegible]

بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

[illegible]

بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ

[illegible]

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ

[illegible]

الْحَكِيمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا

[illegible]

خَائِبِينَ ۝ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ

[illegible]

ظَالِمُونَ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ

[illegible]

يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

[illegible] اور عذاب کرتا ہی جس شخص کو چاہتا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے

واذ غدوت [illegible] اور یاد کر ای محمد [illegible]

[illegible]

[illegible]

عبد اللہ [illegible] جنگ بدر واقع ہوئی اور قریش مغلوب ہوئی [illegible]

[illegible] ابوسفیان [illegible]

قریش [illegible] لشکر [illegible] انتقام [illegible]

تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادے جمع کئی اور پہر مکہ سی روانہ ہوئی اور حوالی احد
مین فرود آئی اور یہ خبر ہر گاہ کہ جب حضرت رسالت کو پہونچی اصحاب اپنی کو جمع کیا اور
مدینہ سی روانہ ہوئی اثنائی راہ مین عبد اللہ ابن سلول منافق ساتہہ اصحاب
نفاق کی درمیان لشکر اسلام سی برگشتہ ہوئی اور ساتہہ کفار کی ملا اور بنی سلیم
اور بنو حارثہ کو قوم خزرج سی اور قوم اوس تہی اور جملہ انصار حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی اتہی ہر گاہ کہ دیکہا انہون نی کہ عبد اللہ ابی ساتہہ تین سو
شخص کی پہر گیا قصد کیا کہ مدینہ کو پہر چلین لیکن توفیق الہی شامل حال انکی ہوئی
اور ثبات قدمی اختیار کی انہون نی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی اِذْ ہَمَّتْ
طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ یعنی یاد کرو جس
وقت کہ قصد کیا دو گروہ نی مسلمانوں سی یہہ کہ نامردی کرین اور پہر جائین وقتیکہ عبد اللہ
ابن ابی پہر گیا تہا حال انکہ خدا انکا مددگار تہا اون دونو کا تہا اور اوپر خدا کی چاہئی کہ توکل
کرین مومنین القصہ لشکر اسلام با صولت تمام وادی احد مین آئی اور مقابل اہل اسلام
کی مخالف نی صف آراستہ کی اور آغاز حرب کیا اول وہ شخص کہ جانب کفار سی آیا
طلحہ تہا کہ علم لشکر کفار اوسکی ہاتہہ مین تہا امیر المومنین علیہ السلام درمیان لشکر اپنی سی
باہر آئی اور مقابلہ اوسکا کیا اور دو بدل شمشیر ہوئی آخر کار امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ نی ایک ضربت پیش سر اوسکی ماری کہ نیمہ سر اوسکا مع یک چشم کیجانب رو قطع
ہو گیا بعد اسکی بہائی اوسکا مصعب نی نشان اوٹہا لیا عاصم ابن ثابت نی اوسکو تیر
مارا کہ وہ مر گیا بعد اوسکی تیسرا بہائی اوسکا عثمان تہا اوسنی نشان اوٹہا لیا تہا کہ

نی اوسکو بہی ایک تیر وصل جہنم کیا غلام اوسکا کہ صواب نام رکہتا تہا اوسنی
علم اوٹہا لیا اور وہ بسیار مرد دلاور اور شجاع تہا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
اوس سی محاربہ کو آئی اور ایک ضربت دست راست پر ماری کہ قطع ہو گرا اوسنی نشان
دست چپ مین لیا حضرت نی اوسکو قطع کیا الغرض کہ یہہ حال دیکہکر بہاگی اہل اسلام
لینی مین مشغول ہوئی جماعت تیراندازان کہ محافظت درہ کوہ احد کی متعلق اونسی کی
تہی با وجود اس تاکید کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تاکید فرمائی تہی کہ خواہ شکست
ہماری ہو اور خواہ فتح ہو اس موضع سی حرکت نکیجیو وسطی لوٹ کی متوجہ لشکر کا
ہوئی ہر چند عبد اللہ جبیر کہ سردار انکا تہا منع کرتا رہا اور تاکید حضرت رسالت
ونکو آگاہ و سوائی سات شخص کی کہا دہین سی کوئی نہ ٹہیرا اور شامت مخالفت فرمان
نبی کی ظاہر ہوئی لشکر اسلام مین کہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل ساتہہ
ایک جماعت کی پشت کوہ احد پر پنہان ہوئی تہی ہر گاہ وہ درہ پیادہ کو خالی
دیکہا اور اہل اسلام مشغول غنیمت دیکہا عبد اللہ پر گرپڑی اور اوسکو مع ہمراہیان
قتل کیا اور بعد اوسکی متوجہ لشکر اسلام ہوئی کہ جو لوٹ مین مشغول تہی اونکو
آن کر گہیر لیا اور وہ کفار کہ بہاگی تہی پہر پہری اور اکثر مومنین بہاگی سوائی پانچ
یا سات کی نہ رہا اور وہ بہی مقتول ہوئی اور حضرت امیر حمزہ بہی اسی لڑائی مین مقتول ہوئی اور
بسبب شکست یاران کی بعضی مشرکون کی دو دندان مبارک حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ کی ٹوٹی بعد اسکی اوس لشکر کفار مین سوائی علی علیہ السلام اور رسول خدا
کی کوئی نہ رہا اور جو جماعت کفار کی متوجہ حضرت رسالت پناہ ہوتی تہی وہ حضرت

فرمائی تھی کہ اسی علی شہری ہی مجھی محفوظ کہ نی الحال امیر مومنان متوجہ اوس قوم کی
ہوئی تھی بعض کو دہل ہجوم کرتی تھی اور بعضون کو متفرق جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کمال جوانمردی اور نہایت شجاعت
ہی کہ علی اسوقت کر رہی ہین اور ملائکہ مقربین جوانمردی اونکی سی متعجب ہو رہی ہین
پیغمبر نی فرمایا کہ وہ مجھسی ہین اور مین اونسی ہون جبرئیل نی عرض کیا کہ مین تم
دونوسی ہون اور ایک روایت ہی کہ یہی کہتی تھی کہ **لا سیف الا ذو الفقار**
ولا فتی الا علی اور ابی عبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا نی
جبرئیل کو درمیان آسمان زمین کی دیکھا کہ کرسی طلا پر بیٹھی ہین اور کہتی ہین کہ **لا
سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی** اور علی ابراہیم نی تفسیر اپنی
مین لکھا ہی کہ امیر المومنین نی روز احد مین کفار قریش سی مقاتلہ کیا تا بحدیکہ سر
جراحت مقدم جسم اون حضرت پر لگی اور باوجود اسکی اصلا جنگ مین متزلزل نہوی
اور جسمی نی راہ ہنائی اسیوقت یہان سی ندا آئی **لا فتی الا علی لا سیف الا
ذو الفقار** اور جنگ مین ایک کافر لعین نی چہرہ کی ایک پتھر مارا اون حضرت
کی کیا کہ پیغمبر خدا مجروح ہوئی اور ابن وقاص نی ایک سنگ لب و دندان اون حضرت
پر مارا کہ دندان رباعیہ اون حضرت کی شکستہ ہوئی اور ابلیس نی آواز دی کہ محمد
مقتول ہوئی اور تھوڑی دیر مین خبر مدینہ مین پہونچی فاطمہ علیہا السلام سراسیمہ اور
حیران متوجہ احد ہوئین جناب فاطمہ ہر گاہ نزدیک احد پہونچین اور خدمت حضرت
مین آئین اور جسوقت روئی اون حضرت کا اوسطرح خون دیکھا رونی لگین حضرت نی

فرمایا کہ اے فاطمہ گریہ مت کرو کہ حضرت حق نی ہمکو کفار پر نصرت دی اور زبان کو شکوہ سی
نجات دی اور جب تمام کیا اور حق تعالی نی شجاعان عرب کو اونکی ہاتھ سی قتل کروایا بعد اوسکی
امیر المومنین نی شمشیر اپنی فاطمہ کو دی اور کہا اس شمشیر کو لو کہ آج کی دن بہت ساتھ وفا
کی ہی اور قیس بن سعد سی منقول ہی کہ اون نی اپنی باپ سی سنا ہی کہ جناب امیر فرماتی
تھی کہ جنگ احد مین سولہ ضربت شدید مجھکو پہونچین کہ اون مین سی چار ضرب ایسی تھی کہ
اون سی چار مرتبہ زمین پر گرا مین ہر مرتبہ ایک مرد پیر خوشرو نزدیک آتا تھا اور مجھکو اٹھا
کر کہتا تھا کہ متوجہ جنگ دشمنان خدا اور رسول خدا کا ہو تو کہ خدا اور رسول تجھسی خوشنود
ہون پس مین نزدیک رسول خدا کی گیا اور صورت حال سی آگاہ کیا فرمایا کہ اسی علی خدا تیری
چشم تر کو روشن کری بشارت ہو تجھکو اوس شخص سی کہ [illegible] تھا اور [illegible]
ساتھ جنگ دشمنان کی ترغیب کرتا تھا وہ جبرئیل تھی پس حضرت [illegible]
تمام اپنی [illegible] پانی [illegible] دشمنو کو مارا [illegible] اور
قریش کو ہلاک و ذلت پر کر دیا اور تائید الہی نصرت و ظفر پائی اور حق تعالی
بیان جنگ احد مین فتح [illegible] اور اوسکی شکر [illegible]
یاد [illegible] کہ جنگ احد مین [illegible] حق تعالی
فرماتا ہی **ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ** یعنی [illegible] حضرت [illegible] خدا نی
بدر [illegible] درمیان مکہ اور مدینہ کی [illegible] ذلیل اور خوار [illegible]
سی مردی [illegible] اور جنگ بدر کی [illegible] اور انصار [illegible]
[illegible] مشرکین [illegible] اور درمیان [illegible]

کی سواری مقداد اور اسود کی گھوڑا پر تھی [illegible] اونٹ تھی اور باوجود اسکی فتح دی تمکو
پس تم ڈرو خدا سی اور کثرت دشمن سی نہ اندیشہ کرو اور تمام کتب تواریخ میں مذکور ہی کہ [illegible]
نی اس جنگ میں بھی کمال شجاعت اور دلاوری کی [illegible] کفار دست مبارک [illegible]
اور بعض دیگر باقی صحابہ اور ملائکہ سی مقتول ہوئی اور باتفاق فریقین جب کفار [illegible] شجاعان
اور دلاوران [illegible] اور معروف تھی امیر المومنین نی انکو واصل جہنم کیا اور [illegible]
ہوئی کفار [illegible] شکست پائی اور ہر شخص مشرکوں سی [illegible] قولہ تعالی اذ تقول للمؤمنین [illegible]
نی نصرت دی تمکو [illegible]
[illegible]
[illegible] نشان کرنی والی [illegible]
[illegible] اور امیر المومنین اور ابن عباس سی مروی
کہ عمامہ [illegible] سفید [illegible] اور دوسری جماعہ کی [illegible] فرشتوں کی [illegible]
اونہوں نی [illegible] اور مقداد سی مروی ہی کہ [illegible] پر سوار تھی اور [illegible]
اپنی مقرر کرنی میدان کارزار میں آئی حاصل ان آیات کا یہ ہی [illegible] تمہارا ساتھ [illegible]
ہزار فرشتوں کی جنگ بدر میں کفایت نہیں کرتا ہی تمکو اس جنگ میں بھی تمہاری [illegible]
[illegible] ثابت قدمی کری تم اس جنگ میں اور مخالفت خدا اور رسول خدا سی ڈرتی تم تو [illegible]
مدد کرنا تمہاری ساتھ پانچ ہزار فرشتوں کی قولہ تعالی [illegible] علیم حکیم یعنی نصرت تمہاری [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا
ای وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو نہ کھاؤ تم سود کو درحالیکہ زیادہ کیا ہو چند بار اور ڈرو تم
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ
خدا سی شاید کہ تم رستگار رہو اور ڈرو تم اوس آتش سی کہ مہیا کی گئی ہی واسطی کافروں کی
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ
اور فرمان برداری کرو تم خدا اور رسول کی شاید کہ تم رحم کئی جاؤ تم اور سبقت کرو تم طرف بخشش کی
مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ
رب اپنی سی اور طرف بہشت کی کہ کشادگی اسکی مثل آسمانوں اور زمین کی ہی [illegible]
الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَ
ایسی وہ [illegible] کہ صرف کرتی ہیں مال کو بیچ خوشی کی اور بیچ سختی کی اور [illegible]
الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا
معاف کرنی والی ہیں لوگوں کو اور خدا دوست رکھتا ہی نیکو کاروں کو اور وہ [illegible] جب
فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ
[illegible]
وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ
اور کون ہی کہ بخشی گناہوں کو مگر خدا اور نہیں [illegible]
يَعْلَمُونَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ
درحالیکہ وہ جانتی ہیں [illegible] جانب رب انکی سی اور بہشتیں

تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها ونعم أجر العاملين ○

کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اونکے اور اچھی ہی مزدوری عمل کرنے والونکی

قد خلت من قبلكم سنن فسيروا في الأرض فانظروا

بیشک گذری ہین آگے تم سے واقعے بہت پس سیر کرو بیچ زمین کے پس نظر کرو

كيف كان عاقبة المكذبين ○ هذا بيان للناس وهدى

کیسا ہوا انجام تکذیب کرنے والونکا یہ دلیل روشن ہی واسطی لوگونکی اور ہدایت

وموعظة للمتقين ○ ولا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم

اور نصیحت ہی واسطی پرہیزگارونکی اور سستی نہ کرو اور نہ اندوہناک ہو حالانکہ تم برتر ہو اگر ہو تم

مؤمنين ○ إن يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلك

ایمان لانے والے اگر پہنچی تمکو زخم پس تحقیق کہ پہنچی قوم کو زخم مانند اوسکی اور یہ

الأيام نداولها بين الناس وليعلم الله الذين آمنوا ويتخذ

ایام کو پہیرتے ہین ہم اونکو درمیان لوگونکے کبھی عشرت اور کبھی رنج اور تاکہ جانے خدا ان لوگونکو کہ ایمان لائے ہین اور کرے

منكم شهداء والله لا يحب الظالمين ○ وليمحص الله الذين

تم سے گواہان اور خدا نہین دوست رکھتا ہی ستمگارونکو اور تاکہ پاک کرے گناہونسے اون لوگونکو

آمنوا ويمحق الكافرين ○ أم حسبتم أن تدخلوا الجنة ولما

کہ ایمان لائے ہین اور ہلاک کرے کافرونکو کیا گمان کرتے ہو تم یہ کہ داخل ہوگے بہشت مین حالانکہ

يعلم الله الذين جاهدوا منكم ويعلم الصابرين ○ ولقد كنتم

جانتا ہی خدا اون لوگونکو کہ جہاد کیا اونہون نے تم مین سے اور جانتا وہ خدا صابرونکو اور بیشک تھے تم

كنتم تمنون الموت من قبل أن تلقوه فقد رأيتموه وأنتم تنظرون ○

آرزو کرتے تم موت کو آگے اس سے کہ ملاقات کرو اوس سے پس بتحقیق دیکھا تم نے اوسکو اور تم دیکھتے تھے

قوله في السراء والضراء یعنی وہ لوگ کہ صرف کرتے ہین مال اپنی کو بیچ خوشنودی خدا کی وقت آسانی اور سختی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہشت سخی اہل سخاوت کا ہی اور اون حضرت نے فرمایا ہی کہ سخی نزدیک ہی خدا سی اور بہشت سی اور لوگون سی اور نزدیک ہی اور بخیل اون تینون چیزونسی دور ہی اور بخیل ایک درخت ہی دوزخ مین کہ شاخین اوسکی دنیا مین لٹک رہی ہین جو شخص کہ اوسکی شاخ پکڑے دوزخ مین جا پڑے قوله والكاظمين الغيظ روایت ہی آیا ہی کہ جو شخص کہ غصہ اپنی کو پی جاتا ہی اور طاقت انتقام کی ہو تو خدا دل اوسکی کو امن اور ایمان سی پر کرتا ہی اور اون حضرت نے فرمایا ہی کہ صاحب قوت وہ شخص نہین ہی کہ لوگون کو زد وکوب کرے بلکہ وہ شخص صاحب قوت ہی کہ مالک نفس اپنی کا ہو وقت غضب مین اور آتش خشم کو آب حلم سی بجھاوے اور اون حضرت سی مروی ہی کہ کوئی جرعہ نزدیک خدا کی دوست تر جرعہ خشم فرو کرنی سی نہین ہی اور جرعہ صبر کا ترک مصیبت سی ہو اور جو شخص کہ خشم سی باز رہے خدا اوسکو ساتھ حور العین کے تزویج کرتا ہی قوله والعافين عن الناس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص کہ درگذر کرے اوپر اپنی کمونی زیادتی مال کی خدا اوسکو زیادہ درویش کرتا ہی اور جو بندہ کہ لوگون کو صلہ وعطا دیتا ہی حق تعالی مال اوسکی کو زیادہ کرتا ہی اور روز قیامت کے منادی ندا کریگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ اجر اونکا خدا پر ہی پس کوئی نہ اوٹھیگا مگر وہ شخص کہ عفو کیا ہو ظالم اپنی سی قوله يحب المحسنين انس بن مالک نے روایت کی

کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا شب معراج مین بیچ بہشت کی ہوا شنیع بلند دیکہی
جنتی جبرئیل سی پوچہا مین کہ یہہ کس واسطی ہین جبرئیل نی عرض کی کہ واسطی کاظمین غیظ اور
عافین عن الناس اور واسطی محسنین کی عمرو شقی نی بیچ تفسیر اپنی کی بعد از بیان فرمانی
اسی آیت کی نقل کیا ہی کہ فرزند نبی اور جگر گوشہ علی ولی حسین بن علی ہمراہ ایک جماعت
اشراف عرب کی اور بزرگان باعلم وادب کی بیٹہے تہی ایک خوان حبشی تہی خادم اونکا
ایک کاسہ طعام گرم کا مجلس مین لایا جہت خوف ودہشت سی پاون اوسکا فرش کا
اولجہا اور کاسہ اوپر دہان مبارک اون حضرت کی گرا شاہزادہ نی از روی تادیب
کی طرف اوسکی نظر کی خوف سی مدہوش ہوا اور یکایک زبان اوسکی سی جاری ہوا
وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ امام حسین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ مینی خشم اپنی کو فرو کیا
بعد اسکی اوسنی کہا کہ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ امام نی جواب دیا کہ مینی عفو کیا تجہی بعد
اوسکی اوسنی کہا کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ امام نی فرمایا کہ مینی تجہی آزاد کیا اور
معیشت تیری تمام ہی اوپر لازم کی ہی حضار مجلس اوس خواہ دلی خلق اوسکی سی متعجب ہوئے
اور کہا اونہون نی اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ یعنی خدا جانتا ہی کہ کہا
چاہی اور کسی دیا چاہی اور مجمع البیان مین اور بعضی تفاسیر مین اس حکایت کو طرف
امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ کی نسبت کیا ہی کہ ایک کنیز امام زین العابدین کے
ہات پر پانی ڈالتی تہی کہ آفتابہ سر اون حضرت پر گرا حضرت نی اوسکو بنظر غضب دیکہا
اون نی یہی کلمات سابق الذکر کہی اور حضرت نی بہی اوس سی اوسی طرحسی سلوک کیا
اور ممکن ہی کہ یہہ حرکت دو فرزند بزرگوار ان سی عمل مین آئی ہو فَاسْتَغْفَرُوْا

ابن عباس سی منقول ہی کہ ایک جماعت صحاب باہم گفتگو کی کہ بنی اسرائیل تمہی کہ گرامی
تہی نزدیک حق کی اس واسطی کہ جو گناہ کرتی بنی اسرائیل کرتی تہی سحر دروازہ اونکی پر
مرقوم ہو جاتا کہ کفارہ اسکا یہہ ہی مثل گوش بریدن اور بینی بریدن اور سوا اسکی
انواع عقوبات سی ہی تا یہہ کفارہ اوس گناہ کا ہوگا جو اور بعد اسکی باز ہو کر مرتکب اسی
گناہ کی ہون اور تمکو سبب جسی زجر و توبیخ نہین کی ہی کہ گناہ پوشیدہ باز رہین حق تعالی
نی اس آیت کو بہیجا فتلا وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً حاصل یہہ ہی کہ تمکو بنی اسرائیل
سی گرامی تر کیا ہی اس واسطی تم سی توبہ و استغفار راضی ہوتی ہین ہم اور دروازہ گناہ
تمہارسی گناہ پوشیدہ کیا ہی تمہی اور وہ عقوبت کہ بنی اسرائیل پر مقرر کی تہی باز رکہی تمسی
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص کہ گناہ کری اور بعد اسکی
استغفار کری اگرچہ دن بہر مین ستر گناہ کئی ہون اور ہر گناہ کی بعد استغفار کیا ہو تو اوسکو
مصر بہ گناہ نہین لکہتی ہین آئمہ حدیث مین وارد ہی کہ خوشا حال اوس شخص کا کہ روز
کرامہ عمل اپنی کو کہولی اور نیچی ہر گناہ کی ایک استغفار لکہی ہوئی دیکہی اور جناب صادق
صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ جو شخص بعقیب نماز صبح مین کہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ حق تعالی واسطی اوسکی سات سی گناہ کبیرہ
سی درگذرتا ہی اور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ گناہ کبیرہ نہین
ہی ساتہہ استغفار کی اور صغیرہ نہین ہی ساتہہ اصرار کی یعنی اگر گناہ کبیرہ کیا اور
بعد اوسکی استغفار کیا گناہ کبیرہ رفع ہو جاتا ہی اور اگر صغیرہ پر اصرار کیا کبیرہ ہو جاتا ہی
اور جو شخص کہ استغفار بہت کری حق تعالی اوسکو تمام غم و اندوہ سی خوشی دیتا ہی

اور بہر تنگی سی اوسکو باہر لاتی ہی اور روزی اوسکو پہنچاتا ہی اوس جگہ سی کہ مطلق اوسکا
گمان نہ رکہتا ہوا اور ابو عبد اللہ سی مروی ہی کہ ہر گاہ کہ بندہ استغفار بہت کری تو نامہ اوسکا
کہ آسمان پر لیجاتی ہین مانند ستارونکی درخشان ہوتا ہی اور امام رضا علیہ السلام سی مروی
ہی کہ استغفار مانند برگ درخت کی ہی کہ درخت سی ریزان ہوتی ہین یعنی جس طرح سی کہ برگ
درخت سی جہڑ جاتی ہین اسیطرح سی گناہان استغفار کرنی والی سی جہڑتی ہین مروی ہے
کہ ہر گاہ وہ آیہ نازل ہوا ابلیس نی غضب مین آکر حق تعالی سی کہا قسم عزت و جلال
تیری کی کہ بندگان تیری کو گمراہ کرونگا حق تعالی نی کہا قسم عزت و جلال اپنی کی کہ مین
بندون کو بخشونگا جبتک استغفار کرین کی قوله یغفر لکم ابن عباس سی مروی ہی کہ ہر گاہ
روز احد کو شکست اہل اسلام پر واقع ہوئی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی ہاتہ
وسیلی دعا کی بلند کیا اور فرمایا کہ خداوندا اس شہر مین سوا اس گروہ کی کوئی ایسا نہین
کہ عبادت کرتا ہو اگر ہلاک ہو جاوین گی تو کوئی تجکو بوحدانیت عبادت نکریگا حق تعالی نے
یہہ آیہ مذکورہ کو نازل کیا اور سعد بن عدی روایت کی کہ ہر گاہ کہ رسول خدا احد سی
پہری اور صحابہ جمع ہوئی کہ بعضی اون مین سی مجروح ہوئی تہی اور زنان اور کودکان
جمع ہوتی جاتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اس حال سی بہت تنگ ہوئی اوس
ہنگام مین حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا ان یمسسکم قرح الخ یعنی اگر پہونچی تمکو جراحت
اور زخم اس جنگ مین پس بدرستیکہ پہنچی ہین گروہ کفار کو جنگ بدر مین جراحت
زخم مانند اوسکی اور وہ کفار باوجود اس بات کی جنگ مین سست اور بیدل نہوئی پس
تم کہ امیدواری رحمت خدا سی رکہتی ہو سزاوار ہو تم کہ سر تسلیم جہکائی رہو اور

پہنچاتی ہی اور پہنچی کا اونکو سند ہوا اور صبر کرو اور چند روز کو گردش زمانہ کی
گردانتی ہین اونکو درمیان لوگونکی کسی ایام مین دولت و عشرت و ترقی ہین اور کسی ایام مین
نکبت اور عسرت اور کسی ہنگام مین سرور و شادمانی اور کسی ہنگام مین اندوہ
پریشانی تا اہل اسلام لذات فانیہ دنیا پر حریص نہوین اور لذات آخرت باقیہ سی کنارہ
والی ہوں پس اسی جہت سی نصرت اور دولت کو درمیان تمہاری اور کفار کی گردش
مین ہم قوله وانتم تنظرون مراد اس آیہ سی سرزنش لوگونکی ہی کہ اس بات پر کہ
اونہون نی تمنائی حرب کیا اور آمادہ جنگ ہوئی اور ہر گاہ کہ وہ جنگ واقع ہوئی
بیحال ہوئی اور بعضی کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ اوس ہنگام مین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ ہمراہ سات سو اہل اسلام کی مقابل فوج قریش کی کہ تین ہزار تہی اور ایک
روایت مین پانچ ہزار صف آرا ہوئی اور عبد اللہ ابن جبیر کو ساتہ پچاس تیر اندازونکی
رخنہ کوہ احد پر معین کیا کہ تا مشرکین اوس رخنہ سی تاخت نکر پاوین اور اس باب مین
مبالغہ بہت سا کیا اور بعد اسکی جنگ و جدال ہوئی کہ امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ
چار سی شجاعان عرب کو خاک ذلت پر گرایا اور مشرکین منہزم ہوئی اور صحابہ غنیمت
مشغول ہوئی اور وہ پچاس تیر انداز کہ رخنہ کوہ پر مقرر کئی تہی طمع غنیمت کی نافرمانی
اپنی کی اور رخنہ کوہ احد کو چہوڑ کر لوٹ پر گری اور مشرکان کہ پیچہی اوس رخنہ کی
پنہان تہی جس وقت اونہون نی اوس رخنہ کو خالی دیکہا اوپر اہل اسلام کی دوڑ پڑی
اور مسلمان درمیان مشرکونکی گہر گئی اور بہت سی اہل اسلام کو شہید کیا چنانچہ
دندان حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سنگ جفائی مشرکان توڑی اور مسلمان

اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ شہید ہوئے اور بعد اسکے امیرالمومنین
صلوات اللہ علیہ کی مدد الٰہی تمام اور شجاعت تمام اہل شرک کو مغلوب کیا اور ہرگاہ
کہ شکستگان اہل اسلام کی فتح و ظفر کو سنا پھر پھرے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ کی زبان
حالت اوپر کھول اور فرمایا کہ کسو جگہ بھاگی تم اور ونہوں نے عذر کیا اور کہا کہ خبر
آواز قتل تمہارے کی سنی یعنی زمانہ ہم پر تنگ ہوا اور نہایت وحشت سی بھاگے

حق تعالیٰ نے بسبب رفع عذر اون لوگونکی فرمایا

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ

اور نہیں محمد مگر پیغام پہنچانے والا ... گذری ... رسول ...

أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

یا قتل کیا جاوے پھر جاؤ گے تم اوپر پاشنہ اپنی کی اور جو شخص کہ پھر جاوے اوپر پاشنہ اپنی کے

فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ○ وَمَا كَانَ

پس ہرگز نہ ضرر پہنچا سکے گا خدا کو کسی چیز کا اور قریب ہے کہ جزا دیگا خدا شکر کرنے والوں کو اور نہیں ہے

لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ

واسطے کسی نفس کی یہ کہ مرے مگر ساتھ حکم خدا کی یہ حکم لکھا گیا ہے ساتھ وقت معین کے اور جو شخص چاہے ثواب

الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَ

دنیا کا دیتے ہیں ہم اوسکو اوسی دنیا سے اور جو شخص کہ چاہے بدلا آخرت کا دیتے ہیں ہم اوسکو اوسی آخرت سے اور

سَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ○ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ

قریب ہے کہ جزا دینگے ہم شکر گذاری والوں کو اور بہت پیغمبر ہیں کہ جنگ کیا ساتھ اونکے علمای ربانی نے

كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا

بہت سے پس سست نہ ہوئے واسطے اوس چیز کی کہ پہنچی اونکو بیچ راہ خدا کی اور نہ

ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ○ وَمَا كَانَ

ضعیف ہوئے اور نہ عاجز ہوئے اور خدا دوست رکھتا ہے صابروں کو اور نہ تھا

قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ

قول اونکا مگر یہ کہ کہا اونہوں نے کہ اے پروردگار ہمارے بخش ہمارے واسطے گناہوں ہمارے کو اور زیادتی ہماری کو بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ فَآتَاهُمُ اللَّهُ

قدموں ہمارے کو اور مدد کر ہماری اوپر قوم کافروں کی پس دیا اونکو خدا نے

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

ثواب دنیا کا اور نیکی ثواب آخرت کی اور خدا دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو

قوله وما محمد الا رسول اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا محمد اور محمود و
اور محمود وہی محمد بلیغ تر ہی اور ... بلیغ تر ہی اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے قرآن میں
اونکو ساتھ نام محمد اور احمد کی یاد کیا ہی اور اسم اوس حضرت کا بیچ نام سے نکالا
چنانچہ حدیث قدسی میں آیا انا اللہ المحمود وانت محمد یعنی میں خدا ہی محمود ہوں اور
تو محمد ہی اور امام علی بن موسی الرضا سے روایت ہی کہ امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ
فرمایا کہ ہرگاہ کہ فرزند کا نام محمد رکھو اسکی تعظیم کرو اور ہر گاہ مجلس میں آوے جگہ
اوسکے واسطے فراخ کرو اور جو کرو ... مشورہ کریں اور درمیان اونکی وہ شخص ہو
نام اوسکا محمد ہو یا احمد ہو وہ مشورہ بہتر ہوتا ہی اور کوئی گھر نہیں ہی کہ جسمیں

تمھت پہنچایا جاتی اور اوس خوان پر وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد یا محمود ہو
یہہ کہ ہر روز صبح و شام رحمت اوس گہر مین نازل ہوتی ہی اور حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جسکو حق تعالی چار بیٹے عطا کری اور کسی کا نام
نام نہو ظلم کیا مجہپر اور منقول ہی کہ جس گہر مین وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد
یا محمود یا علی یا حسن یا حسین ہو یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا فاطمہ ہو اوس گہر مین
درویشی داخل نہین ہوتی ہی اور ابو جعفر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ شیطان
ہر گاہ کہ سنتا ہی کہ کسیکو یا محمد یا علی کہکر پکارتی مین گداز ہو جاتا ہی مانند قلعی کی گل
ہو گئی اور مروی ہی کہ ہر گاہ روز قیامت ہوگا حق تعالی فرشتی کو امر کریگا کہ نکالی
کہ ہر مومن کو کہ نام اوسکا محمد ہو سیاہ ہووی اور بےحساب بہشت مین جاوی بحرمت
بزرگواری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی قاتل معہ ربیون کثیر معنی مین اسکی چند
اقوال مین ایک یہہ ہی کہ علما اور فقہا مراد ہین اور دوسرا یہہ ہی کہ ربیون بہت سے
جماعتین تین معنی اول ابن عباس اور حسن سی مروی ہی اور معنی دوسری مجاہد
اور قتادہ سی اور تیسرا یہہ ہی کہ ربیون منسوب ہین طرف رب کی ہی اور معنی اسکی
یہ ہین کہ تمسک کرنی والی ساتہ عبادت خدا کی یہہ قول اخفش کا ہی اور بعضون کی جانب
کہ وہ لوگ ہین کہ جنکو نسبت علم رب کی ساتہ ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ ربیون دس ہزار
شخص تہی یہہ قول زجاج کا ہی اور ابن جعفر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی اور
پانچوان یہہ ہی کہ ربیون العبا مین اور ربیون کا مین یہہ قول ابن زید کا ہی اور ربیون
مین تین قرات آئی ہین مفتوح اور مکسور اور مضموم تکملہ کو ع ششم سپارہ چہارم

پہر قولہ انقلبتم علی اعقابکم سے وہ حرف مین منافقات [illegible]
نقل اوس کی یہہ عبارت اهل الانقلاب والفساد ابو بکر و ابو حفص [illegible]

يا ايها الذين امنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم
[illegible]
على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين ۝ بل الله مولىكم وهو
[illegible]
خير الناصرين ۝ سنلقي في قلوب الذين كفروا الرعب
بہتر مددگارون کا ہی [illegible]
بما اشركوا بالله ما لم ينزل به سلطانا ومأوىهم النار
[illegible]
وبئس مثوى الظالمين ۝ ولقد صدقكم الله وعده اذ
اور بری ہی آرام گاہ ظالمون کی [illegible]
تحسونهم باذنه حتى اذا فشلتم وتنازعتم في الامر و
[illegible]
عصيتم من بعد ما اريكم ما تحبون منكم من يريد
[illegible]
الدنيا ومنكم من يريد الاخرة ثم صرفكم عنهم
[illegible]

لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○ إِذْ

[illegible] اور البتہ [illegible] اللہ صاحب فضل و رحمت ہی اوپر مومنوں کی [illegible]

تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ

[illegible] اور رسول بلاتا تہا تمکو بیچ جماعت [illegible]

فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ

[illegible]

بِمَا تَعْمَلُونَ ○ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً

[illegible]

مِّنكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

[illegible]

الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ

[illegible]

لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ

[illegible]

الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ

[illegible]

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَ

[illegible]

لِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ إِنَّ الَّذِينَ

[illegible]

تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ

[illegible]

مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○

اوس چیز کی کہ کسب کیا تہا اور البتہ تحقیق معاف کیا اللہ نے ان سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہے بردبار

توقع سنلقی ... ہر گاہ کہ ابو سفیان اور اصحاب اوسکے بعد از واقع احد کے متوجہ مکہ کے ہوئے [illegible]

ابو سفیان نے کہا کہ پہرنا ہمارا خطا تہا اسواسطے کہ اہل اسلام تہوڑے سے باقی رہے تہے اور [illegible]

مجروح اور متفرق ہوتے تہے پہر چلو تاکہ یکبارہ ہجوم کریں اور سب کو قتل کریں پس قصد کیا

کہ پہر پلٹیں حق تعالی نے رعب اور ترس اونکی دلمیں ڈالا اور نہو سکا کہ پہریں اور حق تعالی نے

قبل از [illegible] کے یہ صورت واقع ہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو اس سے خبر دی اور فرمایا

توقع صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ یعنی البتہ راست کیا خدا نے وعده اپنا [illegible]

دینی کی اسواسطے کہ نصرت اور ظفر مشروط تہی ساتہہ صبر و تقوی کی اور پرہیز کرنا مخالفت

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ یعنی ہر گاہ کہ تم صبر کرتے اور اطاعت اور فرمان برداری

علیہ وآلہ کی بجا لاتے اوسوقت فتح اور نصرت پاتے تم اور ہر گاہ کہ ترک کیا تمنے اور مخالفت

سے مغلوب ہوئے اور ہر گاہ کہ پہر تمنے ثبات قدمی کی پس حق تعالی کا وعده کرنا فتح

اس جنگ میں ساتہہ تمہارے سچ ہوا توقع تَحُسُّونَهُم یعنی حق تعالی نے پہیری [illegible]

او دشمنوں کافروں سے حاصل [illegible] بسبب شامت مخالفت صحابیوں کی حکم نبی سے

حضرت اونکی کی اور اون لوگونکو در حال اونکی کی چہوڑا اور اسی جہت سی وے مغموم
ہوئی قوله عَفَا عَنْكُمْ بدرستیکه حق تعالی درگذرا اُنسی اور انکو نه پایا اعدای کی
مقتول ہوجانی جہت قتل اپنی کی تمہاری حال پر بحیثیت جانی پشیمان ہونی تمہاری کی حکم
رسول الله صلی الله علیه و آله سی قوله غَمًّا بِغَمٍّ اسکی معنی میں چند اقوال ہیں ایک یہ
جانی ایسی ثواب تمکو مغموم کیا بسبب ہزیمت کی اور رنج مشرکونکی باوجود مغموم کرنی تمہاری
رسولخدا صلی الله علیه و آله کا بجہت نافرمانی اونکی کی پس غم اول وہی لوگون کی ہزیمت کا اول
غم ثانی وہی پیغمبر صلی الله علیه و آله کی یہه قول زجاج کا ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ ترتیب
مطلب سی ہی عَلٰی غَمٍّ مَعَ غَمٍّ وَبَعْدَ غَمٍّ یعنی غم اور غم یا غم بعد غم [illegible]
مراد اس سی کثرت غم ہی بسبب ندامت کی حرکات اپنی سی اور بسبب لاحق ہونی
کی اور بسبب اسکی که وه بچاتی تہی اوس چیز کو کہ جسکی سبب سی لائق عذاب خدا کی ہوئی
تہی اور تیسرا یہہ ہی کہ غم اول قتل ہونا اور زخمی ہونا ہی اور غم دوم خوف کیا
خبر قتل پیغمبر صلی الله علیه و آله کی یہه قول قتاده اور ربیع کا ہی اور چوتہا یہہ ہی که پہنچا
تمکو غم جنگ احد میں بعوض اوس غم کی کہ پہنچایا تہا مشرکونکو جنگ بدر میں یہه معنی حسن
مروی ہیں اور صاحب مجمع البیان نی اس قولکو کہا ہی کہ یہه منظور نہ ہی سو یہ علی کہ جو
غم واسطی مسلمانونکی مشرکونکو پہنچایا تہا موجب دینی کراہت کا تہا موجب دینی غم کا اور یہ
یہه ہی کہ مراد غم مشرکین ہی بسبب غالب ہونی مسلمانونکی بعد اسکی کہ وه مسلمان مغلوب
اور مغموم ہوئی تہی یہه قول حسین بن علی مغربی کا ہی قوله نُعَاسًا روایت صحیحه میں وارد
کہ یہه خواب مخصوص امیرالمؤمنین صلوات الله علیه اور حارث بن صمه اور سہل بن حنیف

حنیف اور بعض دیگر مومنین کہ ایمان کامل رکہتی تہی ہی اور حق تعالی کی سبیل سنت [illegible]
کی آنحضرت کو تسکین وه والقا ہی که بعد از غم واندوه رنج کی جن تمام تہی نازل کی آنحضرت خواب
غلبه کیا اور یہه معلوم ہی کہ خواب ساتہ [illegible] اور [illegible] مومنون [illegible]
[illegible] جنکو [illegible] مطلع [illegible] وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ
اے وه لوگو کہ ایمان لائی ہو نہ ہو تم مانند اون لوگونکی کہ کافر ہوئی اور کہا اونہون نی واسطی برادران
إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا
اپنی کی جبکہ چلی وے بیچ زمین کی [illegible] یا ہوئی وه جنگ کرنی والی اگر ہوتی وه نزدیک ہمارے نہ مرتی وه اور
قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّهُ
نہ قتل کی جاتی تا کہ کرے [illegible] خدا [illegible] بیچ دلون اونکی کی اور خدا زنده کرتا ہی اور مارتا ہی اور خدا
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ
ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو دیکہنی والا ہی اور ہر آئینہ اگر قتل کئی جاو تم بیچ راه خدا کی یا مرو تم البتہ آمرزش خدا کی
اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ
اور بخشش بہتر ہی اوس چیز سی کہ جمع کرتی ہو تم اور ہر آئینہ اگر مرو تم یا قتل کئی جاو تم البتہ طرف خدا کی حشر کئی جاوگی
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا
پس بسبب رحمت کی خدا سی نرم ہوا تو واسطی اونکی اور اگر ہوتا تو تند خو سخت دل البتہ پراکنده ہوتی
مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
گرد تیری سی پس درگذر تو اونسی اور طلب بخشش کر واسطی اونکی اور مشوره کر اونسی بیچ کام

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ إِن
[illegible]
يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن
[illegible]
بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ
[illegible]
وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا
[illegible]
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ
[illegible]
بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ هُمْ دَرَجَاتٌ
[illegible]
عِندَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
[illegible]
إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
[illegible]
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ
[illegible]

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا
[illegible]
قُلْتُمْ أَنَّى هَٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
[illegible]
وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ
[illegible]
وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
[illegible]
أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ
[illegible]
مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَ
[illegible]
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۝ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ
[illegible]
أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ
[illegible]
صَادِقِينَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا
[illegible]

بَلْ اَحْيَاۤءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنی کی روزی دیے جاتے ہیں خوش حال ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ دی ہے انکو خدا نے اپنے فضل سے

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ

اور خوشی کرتے ہیں ساتھ انکے کہ نہیں ملے ساتھ انکے پیچھے سے کہ نہیں ہے خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہوں گے خوشی کرتے ہیں ساتھ نعمت کے خدا سے

وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع

اور فضل کی اور یہ بیشک خدا نہیں ضائع کرتا ہے اجر مومنین کا

وشاورهم في الامر ذیل تفسیر اس آیہ میں صاحب مجمع البیان نے لکھا ہے کہ ترجمہ اسکا
یہہ ہے اختلاف کیا ہے لوگوں نے فائدہ مشورہ لینے میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لوگوں سے
باوجود مستغنی ہونے ان حضرت کے بسبب نازل ہونے وحی کی دریافت کرنے رائے صاحب کی بندے کرنے
اور چند اقوال ہیں ایک یہہ ہے کہ بنابر خوش ہونے لوگوں کی اور واسطے مالوف ہونے اونکی
اور دوسرا یہہ ہے کہ امت اونکی اقتدا کرے اونہیں حضرت کی درباب مشورہ لینے کی اور تیسرا
یہہ ہے کہ مشورہ لینا ان حضرت کا واسطے جلالت صحابہ کی ہے اور چوتھا یہہ کہ تا امتحان ناصح
کا و غاش سے اور پانچواں یہہ ہے کہ مشورہ امور دنیا میں اور مکائد جنگ اور مثل ان کے
جائز ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو مشورہ لینا اور **تتمیم تقریر کلام و تحقیق مقام**
ہر گاہ کہ توضیح اور تنقیح اس آیہ کی مناظرہ جناب شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے بعض علمائے عامہ سے
اتفاق ہوا تھا بخوبی ظاہر ہوتا ہے لہذا وہ مناظرہ بیان کیا جاتا ہے جناب شیخ مفید علیہ الرحمۃ

الرحمہ ایک روز خانہ شریف بغداد میں کہ نام اوسکا ابو عبد اللہ محمد بن محمد ابن طاہر حریری
قاتلہ مرحمہ فرمایا اور ایک مضمون میں سے کہ اونکو ثانی کہتی تھی حاضر تھا اور جناب
شیخ سے استفسار کیا اوس نے کہ مذہب تمہارا یہہ ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم معصوم تھے خطا سے اور مجبر الفرض سے اور سہو اور غلطی سے تھی اور مستغنی تھی
اور مستغنی رعیت اپنی سے تھے حال آنکہ حق تعالی نے اونکو امر مشورہ لینے کا صحابہ سے
کیا ہے اور فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
جناب شیخ نے جواب میں ارشاد کیا کہ مشورہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ کا ساتھ صحابہ کے
جہت احتیاج انحضرت کی تہا جیسا کہ تونے توہم کیا ہے بلکہ مشورہ بجہت ایک غایت کی ہے
اوسکا ذکر کرونگا میں تجھسے اسوقت کہ ظاہر ہے کہ وہ حضرت معصوم کیا ہے ہم باتفاق
فریقین اور ضائع ہے معصوم ہونیکا نزدیک مخالفون تیرے کی اور یہہ باتفاق اکمل خلائق
ہوا اور رائے اونکی بہتر اور عقل اونکی وافر تر اور تدبیر اونکی محکم تر ہوا اور مستند وحی
الہام کا درمیان اونکی اور حق تعالی کے متصل ہوئی اور ملائکہ تہوا تر اوپر انکی نازل ہوتے
ہوں اور امور مخفیہ اور مصالح بندگان انکی آگاہ کرتے ہوں کس طرح سے گنجایش سخن کی ہو کہ اونکو
حاجت دریافت کرنے رائے کی رعیت اپنی سے کہ بداہت صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی
کنز [illegible] اور یہہ ظاہر ہے کہ حکیم کا ہے آفرینش [illegible] اپنی کی مشورہ کرتا ہے [illegible]
ہوئے ظن غالب ہو کہ وہ دوسرا رائے اور تدبیر اور کمال عقل میں اوس سے زیادہ ہو
لیکن ہر گاہ وہ حکیم جانے کہ مرتبہ امکان امور و فہم میں کمتر ہے البتہ مستفاد
کی اوس سے کوئی وجہ نہیں رکھتی اور مرتبہ پیغمبر کا نسبت رعایا کی اسی طرح سے [illegible]

اپنا مشورہ دینی میں بہت بڑی سی کوئی وجہ نہیں رکھتا ہی اور مضمون آیہ کریمہ کا بہی و الشورٰی
ہماری مطلوب ہے کہ جیسا اس مطلب کو حق تعالی نی فرمایا ہی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ پس حق تعالی نی اوس ترغیب کو ساتھہ قصد
اوس حضرت کی مربوط کیا ہی ساتھہ رائی اور مشورہ رعایا کی اور اگر امر خدا تعالی کا ساتھہ
مشورہ لینی رعایا کی مطلب نافع ہوتی پیغمبر کی رائی اون لوگون سی جو نا ہر آئینہ فرماتا
حق تعالی فَإِذَا اسْتَشَارُوا وَأَعْلَيْكَ فَاعْمَلْ وَإِذَا أَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ مَصْلَحَةٍ یعنی جبکہ وہ
مشورہ دین اور پر تدبیر سے پس عمل کر تو یہ جو فرق کہ جمع ہوون رائین اونکی پس عمل بہی کرتی
اوسکو اور مانند اسکی اور بہت تو نہیں کہ دلالت رکہتی ہون اوپر موقوف اوس عمل کی
رکہنا ساتھہ قصد اون حضرت کی کو مخصوص ساتھہ اونکی ہی لیکن جبکہ امر کرتی خدا
کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتھہ مشورہ لینے ان لوگوں کی جیسا کہ پہلی نی معہود بیان کرتی وہی کہا گیا تھا
یہہ ہے کہ مراد حق سبحانہ وتعالی کی مشورہ لینے سے حضرت کی اونکا طریقہ تعلیم کا یاد کرنا ساتھہ
اوس اپنی نسبت ہو نیچہ کہ وہ حضرت ساتھہ مشورہ ان لوگوں کی محتاج ہونا وہی حق
کہ وجہ مشورہ لینی کی یہہ ہی کہ ہر گاہ حق تعالی نی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو آگاہ
کیا تھا کہ بعضی منافقان صحابہ سی مقام فساد میں اور مدد کفار میں اور ظاہر میں اظہار
کار کرتی ہیں اور باطن میں خلاف دوستی کو چہپاتی ہیں اور ہمدم کرتی تہان مسلمان پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ میں بہت سی کرتی ہیں اور اونکو نہ جانتا اور بلحاظ اون حضرت کو شناسا
کیا تھا جس طرح سی کہ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ ظاہر ہوتا ہی حاصل ترجمہ کہ

ہی کہ بعضی اہل مدینہ سی فرو جنی سرکشی کیا ہی اوپر نفاق کی تو نہیں جانتا ہی اونکو ہم
جانتی ہیں اونکو قریب ہی کہ ہم عذاب کرین گی دو بار اور بعد اسکی وہ کی جاوین و
طرف عذاب بزرگ کی اور نیز اوس حق تعالی کا ہی وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى
بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ
خلاصہ مضمون اس آیہ کا یہہ ہی کہ ہر گاہ کوئی سورہ نازل ہوتی منافقین مجلس رسول
میں ساتھہ آنکہہ کی ایک دوسری کو اشارہ کرتی تہی اور ایک دوسری کو کہتی تہی
کہ باہر چلو اس مجلس سی اس حیثیت سی کہ کوئی مسلمان سی تمکو نہ دیکھے بعد اسکی وہ نکلتی تہی
اوس مجلس سی کو یا خدا نی پرشتہ کیا ہی قلوب اونکی کو حق سی اس لئے کہ وہ لوگ سمجہ
نہین رکہتی ہیں اور بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی کہ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ
تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ
وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ حاصل اسکا یہہ ہی کہ وہ قسم کہاتی
ہیں واسطی تمہاری تاکہ راضی ہو تم اوس سی پس اگر راضی ہوئی تم اونسی پس مقرر
خدا نہیں راضی ہوتا ہی قوم فاسقون سی اور قسم کہاتی وہ ساتھہ خدا کی کہ مقرر وہ ہم
ہر آئینہ تمسی ہیں حالانکہ وہ نہیں ہیں تمسی اور لاکن وہ قوم ہیں کہ فرق کرتی ہیں قوم
اور فرماتا ہی حق تعالی نی وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ حاصل اسکا یہہ ہی اور جبکہ دیکہتا ہی تو اون کو تعجب
میں لاتی ہیں تجکو ابدان اونکی اور اگر کہتی ہیں سنتا ہی قول اونکی کو گویا کہ وہ لکڑی ہیں

ہین کہ یہ لکھاتی ہوتی ہین اور ایسی وہ لوگ ہین کہ گمان کرتی ہین ہر ایک آواز کو کہ منجملہ
وہی آواز ونکلی جاری وہ دشمن ہین پس ڈر تو انسی ہلاک کری انکو خدا کیونکر جھوٹ
سی بچاو ذکر کرتی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی ولا ینفقون الا وهم کارهون یعنی نہین نفقہ
دیتی ہین مگر در حالیکہ وہ کراہت رکھتی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی واذا قاموا الی
الصلوة قاموا کسالی یراؤن الناس ولا یذکرون الله الا قلیلا اور جس وقت کہ
کھڑی ہوتی ہین طرف نماز کی کھڑی ہوتی ہین حالیکہ سستی کرنیوالی ہین دکھلاتی ہین لوگونکو اور نہین ذکر کرتی ہین
خدا کا مگر تھوڑا سا اور بعد اسکی کہ علی الاجمال حضرت ذوالجلال نی حال منافقین جو ان
حال سی رسول متعال کو خبردار کیا فرمایا ہی کہ ولو نشاء لاریناکهم فلعرفتهم بسیماهم
ولتعرفنهم فی لحن القول حاصل یہ ہی کہ اگر چاہین ہم ہر آئینہ دکھلاوین ہم تجھی انکو پس
ہر آئینہ پہچانتا تو انکو ساتھ پیشانی انکی کی اور علامت انکی کی اور ہر آئینہ پہچانتا ہی
تو انکو بیچ خطائی گفتگو کی اور آنحضرت کو ساتھ ان علامات کی آگاہ کیا کہ اقوال و
افعال انکی کو طریقہ پہچانی حال انکی کا کیا ہی اور بعد اس تفصیل کی اور اجمال کی جو
حضرت کو حکم ساتھ مشورہ او ان لوگونکی کیا ساتھ سخنان بیہودہ انکی کہ غرض آلودہ
ہوتی تھی اور ان سی ظاہر ہوتی ہی اطلاع انکی باطل پر حاصل ہوا سو جلی کہ امور پوشیدہ
دل ہر شخص کی تابع خبر اوسکی سی اور منافق جفا کیش سی تقریرین اور بیان مین او
لغزشہائی لسان مین ظاہر ہوتا ہی اور ہر گاہ حق تعالی نی مشورہ جماعت منافقین
کو طریقہ پہچانی حال انکی کا کیا ہی اور مشورہ ان لوگونکی بیچ اسیران جنگ بدر کی بعد رغبت
کہ وہ سی تہا اور وہ مشورہ یہ تہا کہ جزیہ لیکر سیرون کو چہوڑ دو لا جرم اوس مقام مین

تشبیہ حق تعالی نی انکو ساتھ جبہای کے کو کیا اور امور مخفیہ انکی سی آگاہ کیا چنانچہ وحی کا
کرنا آنحضرت کی سرزنش انکو کرتا ہی اس آیہ مین ما کان للنبی ان یکون له اسری
حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا والله یرید الآخرة والله عزیز
حکیم لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم حاصل اسکا یہ ہی کہ نہین
ہی لایق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہ کہ ہوو ہی واسطی اوسکی قیدیان تا آنکہ قتل کری وہ بیچ
زمین کی ارادہ کرتی ہو تم مال دنیا اور خدا ارادہ کرتا ہی آخرت کا اگر نہ لکہا ہوتا جو ہی
سابق مین بسبب شہرت ہونی اونکی کی ہر آئینہ پہنچتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ عمل مین لائی
ہو تم عذاب بزرگ پس ایک شخص [illegible] حاضرین سی کہ اوسکو [illegible] کہتی تہی متوجہ شیخ
کی ہوا اور کہا کہ سبحان اللہ [illegible] ہی کہ ابوبکر اور عمر اہل نفاق سی تہی ماشا کو
ایسی ہون اور مین گمان نہین رکہتا ہون کہ تو اطلاق نفاق کا ایسی لوگون پر کری اور تو
کس طرح سی انکو منافق کہہ سکی حال انکو [illegible] ان سی مشورت کی جو حاصل
کلام یہ ہی کہ ہمکو خبر نہین آتا ہی کہ ان لوگون کو منافق کہین اور [illegible] اس کلمہ
کی نہین رکہتی جواب اور صواب یہ ہی کہ اقتضاء وجہ اول یہ فرماتی کہ اس وجہ پر جواب
شیخ نی ارشاد کیا کہ اس قسم کی سخنان اونکی ساتھ صاحبان فکر و استدلال کی نہین ہی
مقدار بزرگ کہ معلوم کرتا کسی کو اور حسن ظن رکہتا ساتھ اونکی [illegible] کرنی اشکال مین فایدہ
نہین دیتا ہی باوجود اس بات کی کہ مین بیان کرتی وجہ ثانی مین طریقہ اجمال کا عمل مین لانا
ہون اور شخص معین کو ذکر نہین کیا مین اور اظہار تفسیر نفاق انکی کو ترک کیا اور [illegible]
[illegible] سی اضطراب کی خود [illegible] ظاہر کیا اور اوپر حال کی ابطال اس احتمال مین استدلال

کیا جاتا ہی اور ساتھ محبت اور بزرگی کی ملاحظی اس شکل سی کیا جاتا ہی **فائدہ** تحرہ و کلام
کہ جناب شیخ مفید نی جواب ناصبی مین زبان و زبان اپنی سی ارشاد کیا ہی کمال متانت اور
خوبی مین ہی کہ زیادہ اس سی بیان مین ناممکن ہی لیکن بنابر کثرت فوائد کی ایک
احتمال دیگر کہ خالی از نفع نہین ہی یعنی ملحوظ تھی مین سو مرض تحریر مین آتی ہین اول یہ ہی
کہ بعض نظام مین شعر و بنابر اسکی ہوتا ہی کہ زبان اپنی سی کہنا ایسی کلمہ کا جس مین
خودستائی اور خودبینی معلوم ہوتی ہو مناسب نہین اور یاد رکھی اختیار کرنی مین
شائبہ نقص کا اور لوگون کی نظر مین نہو معلوم ہوتا ہو کہ حقیقت مین نقص نہو جناب
وہ خواب کہ جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی قبل روز جنگ احد کی دیکھا تھا دلالت کی
احتمال پر رکھتا ہی اور وہ خواب یہہ ہی کہ ہر گاہ کہ شب کو اون حضرت نی
خواب مین دیکھا کہ مینی ایک زرہ اپنی بدن پر استوار کی اور شمشیر رخنہ دار ہوئی اور ا
گائی کا سر کا جدا کیا اور بعد اسکی ایک کبش کا جدا کیا لوگون نی عرض کی
تعبیر اس خواب کی کیا ہی اون حضرت نی فرمایا کہ مراد اوس زرہ سی شہر محکم ہی اور
رخنہ دار ہونا شمشیر کا کنایہ رنج سی ہی کہ مجھی اسکا آزار مین کچھ ایذا اور رنج لاحق ہوگی اور
مقتول ہونی گاو سی مراد یہہ ہی کہ ایک جماعت صحابہ میری سی شہید ہوگی اور جدا ہونا کبش
سی کنایہ طلحہ سی کہ کبش کشتا تھا کہ بضرب ذوالفقار حیدر کرار بدار البوار پہنچا بعد اسکی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا اپنی اصحاب سی کہ رائی میری تقاضا کرتی ہی کہ در شہر کو بند
کر کی محاصرہ کیا جاتی ایک جماعت اوپر راضی ہوئی اور جماعت دیگر نی جان نثاران
شاہ رسل سی عرض کی کہ ای سرور کائنات ہم تمام جان و دل سی غلام اور بندی ہین

ہین اور روز جنگ گذشتہ زور علی اماوہ وار خود و اور ایسی ایام کو جہاد سی دور رکھی ہین اور
ایسی مرتبہ جان و دیگر جرم کرتی ہین اور شب و روز خواہان اور جویان ایسی امر کی
دستگاہ مین اکمل کر رہا ہون یعنی جلال نی جا بجا جوشش تعصبی کی ظاہر کیا اور کہا کہ ہو
نہین ہی کہ ہم قلعہ بند ہوکر جنگ کرین اس واسطی دشمن اس صورت مین خیرہ ہوگی
اور سرور کرین کی اس اثنا مین عم مصطفی حضرت حمزہ استادہ ہوکر عرض کرتی
کی روح میری فدا آپ پر سی ہو آج مین صوم سی ہون اور ایک عزیز اور یہی کہ آدم
اوسکا شیر ہی اور وہی ایک مدت سی روزہ رکھتا ہی ہم وہ وہ پر آب و نان حرام
جب تک کہ خون سی لب تر کرین ہر گاہ کہ غلو جان نثاران اپنی کا دیکھا خاموش ہوگی
اور بعد انقضای مجلس برخاست صبح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ زرہ پوشی اور
سلاح بندی مین مشغول ہوتی تھی اس اثنا مین سعد معاذ نی اصحاب سی کہا کہ بعد رائی عقل
ہی کہ رائی پیغمبر خدا پر رائی اپنی کو اختیار کیا اور اوس قدر رسول علی افضل ہو
جاتی ہم کیا جانتی ہین جو کچھ کہ خدا اور رسول جانتی ہین ہر گاہ کہ وہ عندلیب گلشن
یقین ہمکو شمل کلی کی کوشش ہوتا منتظر را ہی اثنائی اس گفتگو مین جناب رسالت پناہ
محل سرا سی برآمد ہوتی اور پردہ داری پردہ بلند کیا جان نثاران نی عرض کی
کہ کل کی دن جو کچھ عرض کیا تھا خطا کی راہی جا ہی تقصیر معاف کرین آپ اور جو
کچھ رائی عالی آپکی تقاضا کرتی ہی عمل فرماوین حضرت نی فرمایا کہ اول ہمکو مناسب تھا
اس طرح عرض کرنا لیکن بحال کہ مینی کمر باندھی ہی ابی نیل مطلوب کی کر کھولنا ہمکو روا نہین
ہی تامل آور احتمال دیگر یہہ ہی کہ بعضی سے کلام مین اپنی ملازمین کی تکمیل منظور ہے

تون جہرہ کا جاری دوستو کو اس وقت سی کہ ہمیں پانی ہی تا رحبت اونکی سایہ جہاں
کی زیادہ ہو حق تعالی وہاں آگاہ کرنی حال اون لوگون کی یہ آیۃ نازل کیا اور فرمایا کہ
یہ لوگ مردہ کہاں نہیں ہیں بلکہ زندہ ہیں قولہ احیاء عند ربہم یرزقون جناب امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ السلام نی جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی کہ ہر کا دین
تہیہ جب نکلا ہی حق تعالی برات آزادی کی آتش دوزخ سی اوسکی وہاں لکھی
اور ستر ہزار فرشتی بروہاں اپنی کو بھی خدا موکل کیا ہی ہین اور سبکو بہشت کی بشارت
دیتی ہیں اور ہر کا وہ آواز ان فرشتون کی گوش اوسکی مین پہنچتی ہی جو حضرت کو پہنچی
لگتی ہی کو اثر ہوتی ہی شاید ان آب سردی ہوتی کہ گرم ہیں اور ہر کا وہ لوگ سبب
سبب خون کی [illegible] جو آتی ہی بہشت اور [illegible]
کہ [illegible] حق تعالی [illegible]
کہ قافلہ اون غزو کا شمل صنعا اور شام کی ہی اور روشنی اوس غزو کی اوسی حجرہ
سی مغرب اور مشرق کو بہر لی اور ہر غزو مین ستر دروازی ہین طلا کی اور ہر دروازہ
پر پردہ طلا اویختہ ہی اور ہر غزو مین تخت طلا کی کہ پانی اونکی زبرجد سی ہین بچہا
گیا ہی سبکو زمردی اور تخت پر ستر بستر ہین اور ایک بستر پر حورالعین ہین کی
زر و جواہر لگی ہی اور ہر ایک ساتہہ ناز و کرشمہ و غمزہ و ادا کی محبوب دلہا
ہر ایک کی وہاں ستر ہزار غلام اور کنیز ستر ہزار ہین اور صورت اونکی مثل
روشن ہین اور آتا جاتی زمین دو لونی ہوتی اور دیکر وہ فون پر وہاں ولی ہیں
ابرق ہاتی شراب ہاتہہ مین لئی ہوتی ہین قسم اوس خدا کی کہ جان محمد صلوات

مشہور ہی اس ہی سی علی کہ جنگ کی دی معلوم ہوئی ہی جس شخص کی خطا
ہو کی آگاہ وفرما دین لی کہ نہیں یہ نقص ایمہ قیامت سی اوسکی وہ ایسی خطا کرتا
ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ یعنی جو شخص کہ خیانت کری غنائم مین لاویگا اوس چیز کو کہ خیانت
اور ہر کو وہ کی روز قیامت مین اگرچہ ایک سوزن یا رشتہ ہو حضرت رسالت نے
فرمایا ہی کہ چاہتی ہین تمکو دیکہون روز قیامت مین اس حال سی کہ شتر تمہاری گردن
پر ہوا اور وہ فریاد کرتا ہوا اور وہ شخص کہی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ میری فریاد
کو پہنچو مین اوسکی جواب مین کہونگا کہ مین نی احکام خدا پہنچایا اور تونی سنا
آج کچہہ بھی خاطر نہیں اور تیری فریاد کو پہنچونگا مروی ہی کہ ایک اصحاب سی روز
خیبر کی وفات پائی لوگون نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوسپر نماز پڑہی
حضرت نی فرمایا کہ تم نماز پڑہو مین نہ پڑہونگا عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ اس سی کیا تقصیر واقع ہوئی ہی فرمایا کہ اوسنی خیانت کی ہی اور فرمایا کہ اوسکی
اسباب کو ملاحظہ کرو ایک مہرہ اوسنی غنیمت خیبر سی چرایا تہا کہ دو درہم
بہا اوسکی نہ تہی قولہ احیاء عند ربہم عبداللہ بن عباس سی منقول ہی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی صحابہ سی فرمایا کہ ہر گاہ برادران تمہاری
روز احد مین شہید ہوئی حق تعالی نی ارواح اونکی کو شکمہای مرغان سبز مین
جگہ دی کہ بیچ ہوا کی بہشت کی طواف کرین اور شاخہای طوبی پر آشیانہ کرین اور
جوبیار و دسیتی پانی پیئین اور طعامہای بہشت کو تناول کرین اور وقت سحر کے
جگہ اپنی قندیلہای زرین مین کہ نیچی عرش کی لٹکتی ہین اور وہ لوگ کہتی ہین کو

علیہ بقبضۂ قدرت اوسکی میں ہی کہ شہیدونکو روز قیامت میں ساتھ اس حشمت کی اور دبدبے
کی عرصات محشر میں لاوینگی کہ اگر پیغمبر انکو راہ میں دیکھیں گی پیادہ پا ہوتی ہوئی تو واسطی
ہمراہی اونکی کی پس وہ شہید آوینگی اور اپنی تختوں پر بیٹھیں گی اور ہر ایک شہید [illegible]
سی ستر ہزار اہل بیت اور ہمسایہ اپنی سی شفاعت کرینگی پس وہ شہید ساتھ پیغمبری
اور ساتھ ابراہیم کی خوان خلد پر بیٹھیں گی اور مروی ہی کہ ہر گاہ ابی سفیان بھاگ کر
متوجہ مکہ کی ہوا ایک جماعت نی بنی عبد قیس سی خبر اہل اسلام کو دی کہ ابی سفیان
بالشکر آراستہ متوجہ تمہارا ہوا ہی اور تمہاری قتل پر کمر باندہی ہی ہر گاہ اہل اسلام نے
اوسکو سنا باوجودیکہ اکثر زخمی تہی اصلا خوف اور ہیبت انکو نہوئی اور خلوص نیت
اور عقیدہ اونکا [illegible] زیادہ ہوا اور کہا اونہون نی کہ حسبنا الله نعم الوکیل اور اون
حضرت نی انکو بہ جہاد و لشکر کو بہر ترغیب کیا اور اونہون نی عرض کیا کہ ہم بسر و چشم
حاضر ہیں اور ہر گاہ کہ معلوم ہوا کہ بنی عبد قیس جہوٹ بولتی تہی اور زمانہ حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ اور اصحاب اونکی دفعۂ مرجعت کفار وستی مطمئن ہوئی متوجہ مدینے کے
ہوئی حق تعالی نی اس آیہ کو در باب اہل رجوع و فروع کی نازل کیا کہ الذین استجابوا
ع تکملہ رکوع ہشتم سپارہ چہارم فَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ سترہ حرف ہیں
بینات اوسکی سات سی ہشتہ ہوتی ہیں نکلی اوس سی یہ عبارت علی الامام و
الائمۃ الہدی فمن کَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ سولہ حرف ہیں بینات
اسکی چہ سی ساٹہ ہوتی ہیں نکلی اوس سی یہ عبارت وہم اعداء الائمۃ
الہدی هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللّٰهِ چودہ حرف ہیں بینات

بینات اوسکی پانسو چورانوی ہوتی ہیں نکلی اوس سی یہ عبارت
یعنی علی ابن ابیطالب فی الہ النقباء

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ
وہ جو لوگ کہ قبول کیا حکم خدا اور رسول کا پس اوسکی کہ پہنچا انکو زخم واسطی اون لوگوں کی
اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ
کہ نیکی کی اونہوں نی [illegible] ثواب بڑا ہی وہ لوگ کہ کہا اونکو ایک جماعت عبد قیس نی کہ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا
ابو سفیان اور اصحاب اوسکی تحقیق کہ جمع ہوئی [illegible]
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ
خدا اور بہتر وکیل ہے پس پہری وہ ساتھ نعمت بخشش خدا کی اور فضل کی نہیں پہنچی اونکو
سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ
بدی اور پیروی کی خوشنودی خدا کی اور خدا صاحب فضل ہی اور بزرگ ہی نہیں ہی یہ مگر
الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ
کہ شیطان خوف دلاتا ہی دوستان اپنی کو اور مت خوف کرو تم اونسی اور ڈرو تم مجہسی اگر ہو تم
مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَلَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ اِنَّهُمْ
ایمان والی اور نہ غمگین کریں تجہکو وہ لوگ کہ جلدی کرتی ہیں بیچ کفر کی تحقیق وہ
لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْئًا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَةِ
نہیں ضرر پہنچا سکتی خدا کو کچھ چاہتا ہی خدا یہ کہ نہ کری واسطی اونکی نصیب بیچ آخرت کے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ

اور واسطی اونکی عذاب بڑا ہی تحقیق جو لوگ کہ مول لیا کفر کو بعوض ایمان کی ہرگز نہین

يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

ضرر پہنچاوینگی خدا کو کسی چیز کا اور واسطی اونکی ہی عذاب دکھ دینے والا اور نہ معلوم کرین وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی

أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ

[illegible]

عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ

عذاب خوار کنندہ نہین ہی خدا کہ چھوڑ دیوی مومنین کو اوپر اوس چیز کی کہ جو تم اوپر اوسکی

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى

تا اینکہ تمیز کری خبیث کو پاک سی اور نہین ہی خدا کہ مطلع کری تمکو اوپر

الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ

غیب کی اور لیکن خدا پسند کرتا ہی رسولون اپنی سی جسکو چاہتا ہے پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کی

رُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ

رسول اوسکی کی اور اگر ایمان لاؤ تم اور ڈرو تم پس واسطی تمہاری اجر بڑا ہی اور نہ معلوم کرین

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ

وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ دیا خدا نی فضل اپنی سی نیک ہی واسطی اونکی بلکہ وہ بری

لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَ

واسطی اونکی قریب ہی کہ طوق کیا جاویگا اوس چیز کو کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوسکی روز قیامت کی اور واسطی خدا کی ہی میراث آسمانوں کی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

آسمانوں کی اور زمین کی اور خدا اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہین وہ آگاہ ہے

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ بعضی مفسرون نی اس آیہ کو اور ما بعد اسکی کو کہ در باب غزوہ بدر صغری کی کہی کہ وارد ہوئی ہی اور بیان اوس غزوہ کا اس طرح سی کہ روز جنگ احد مین ابو سفیان نی ساتھ مسلمانوں کی قرار دیا تہا کہ سال آیندہ ہم تمہی موضع بدر مین جنگ کرین گی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا تہا اوسکی جواب مین کہ ہم مستعد ہین ہرگاہ سال آیندہ موعود آیا ابو سفیان وعدہ سی پشیمان ہوا نعیم ابن مسعود اشجعی کو مقرر کیا کہ مدینہ کو جا اور لشکر اہل اسلام کو دشمن سی خوف دلا اور منع کر کہ بجہت خوف کی مقام بدر مین نہ آوین نعیم مطابق کہنی اوسکی کی مدینہ مین آیا اور چند مومنوں کو کثرت لشکر مشرکون سی اور بسیاری سلاح اونکی سی خوف دلایا مومنون نی جواب حسبنا اللہ نعم الوکیل کی مومنین سی سنا اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ساتہ ان مومنوں کی کہ بہی ایک ہزار اور پانسو تہی طرف بدر کی روانہ ہوئی ابو سفیان اور لشکر اوسکی کا کیا اور وہ نہ آئی اور حضرت نی وہانسی طرف مدینہ کی مراجعت کی پس خدا حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا اور ہرگاہ کہ اہل ایمان نی کام کو خدا پر رکہا تہا حق تعالی نی کفایت مہمات اونکی سب دلخواہ اونکی کی

ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ فرمایا کہ مین تعجب کرتا ہون اس بات سی کہ جسکو چار چیزین لاحق ہون کس واسطی پناہ ساتھ چار چیز کی نہین لیجاتا ہی ایک یہ ہی کہ ہرگاہ دشمن سی خوف کری کس واسطی نہین کہتا ہی کہ حسبنا

نعم الوکیل حال انکہ حق تعالی بعد اسی حسبنا اللہ کی فرماتا ہی فانقلبوا بنعمۃ من اللہ
وفضل لم یمسسہم سوء اور دوسری ہر گاہ کہ دشمن سی خوف کری کسواسطی نہیں
کہتا ہی افوض امری الی اللہ حال انکہ حق تعالی بعد اسی افوض امری کی فرماتا ہی
فوقیہ اللہ سیئات ما مکروا اور تیسری ہر گاہ کہ اوسکو غم پہنچی کیون نہیں کہتا ہی
کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حال انکہ حق تعالی بعد اسی لا الہ کی
فرماتا ہی کہ فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور چوتھی یہہ کہ زیادتی مال طلب کری
کسواسطی نہیں کہتا ہی کہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ حال انکہ بعد اسی ما شاء اللہ
کی حق تعالی فرماتا ہی کہ فعسی ربی ان یؤتین خیرا پس قریب ہی یہہ کہ دی وہی خدا مجھکو
بہتر سی ما کان اللہ منقول ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا جسطرح سے
کہ آدم کو ذریت آدم دکھلائی اسیطرح امت میری کو بصورت اور خلقت [illegible]
اور آگاہ کرد کہ کون ایمان سی نفع پاویگا اور کون بادیہ ضلالت مین سرگردان
رہیگا منافقون نی اسکو سنکر ایکدیگر کہا عجب ہی محمد سی کہ دعوی کرتی ہین کہ جو چیز کہ
عدم مین ہی اور ابہی موجود نہین ہوئی ہی جانتی ہین ہم کہ کون مومن ہوگا اور کون
منافق ہی اور حالات دل لوگون سی غافل اور بیخبر ہین اگر بات کو مین کہہ دین کہ
کون ہمسی مخلص ہی اور منافق ہی ہر گاہ کہ یہہ سخن بسمع شریف حضرت پہنچا منبر پر گئے
اور خطبہ بلیغ ادا کیا اور بعد از حمد و ثنای الہی کی فرمایا کہ کیا ہی لوگونکو مقام اور
تدبیر انہین پہچانتی ہین اور علم میرے مین طعن کرتی ہین اگر مجھسے پوچھین آج کی دن سے
تک جو چیز کہ واقع ہوگی خبر دی سکتا ہون عبد اللہ ابن حذافہ سہمی اوٹہہ کہڑا ہوا

ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کون ہی باپ میرا کہ اسمین کو اتہام تہا اور
علم کو قبول نہیں کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ حذافہ ہی پس حضرت عمر نی بہی [illegible] اور
حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا کہ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من
رسلہ الخ اور لیکن خدا قبول کرتا ہی جسکو مطلع ہونی کی اوپر اوسی امر غیب کی
رسولون اپنی سی جسکو کہ چاہتا ہی اگر کوئی اعتراض کری کہ اس آیہ سی خصوصیت پیغمبر
کی معلوم ہوتی ہی پس مذہب امامیہ مین وہ امر داخل کرو واقع ہوتی ہین کہ ائمہ
اثناعشر کو علم ما کان اور ما یکون تہا مثل یکی گرانبہ کو علم شیعیان اپنی کا تہا کہ روز
قیامت تک کون کون شیعہ ہونگی اور اسامی انکی مع پدران جانتی تہی صورت جمع
اسکی کی کیا ہی جواب مین کہا جاویگا کہ فریقین مین ثابت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا ہی حق علی ابن ابیطالب مین انا مدینۃ العلم و علی بابہا
پس جو علم کہ جناب رسالت کو تہا علی ابن ابیطالب کو تہا اور بواسطہ اونکی سب ائمہ کو
علم حاصل ہوا باقی رہا یہہ امر کہ انبیا اور ائمہ جمیع امور غائبہ کا بالفعل علم رکہتی تہی
کا پس مذہب منصور اور معتمد اصحاب یہہ ہی کہ جمیع امور غائبہ کا علم بالفعل نہ تہا
بلکہ اون امور غائبہ کا علم تہا کہ جن سی خدا نی اونکو آگاہ کیا تہا خواہ بواسطہ جبرئیل
اور خواہ بواسطہ الہام یا سوای اسکی مثل علم جفر وغیرہ کی اور علم جمیع امور غائبہ کا
بالقوہ البتہ تہا اور ائمہ کو حاصل تہا یعنی جس امر کو ارادہ اونکا متعلق ہوتا تہا
مطلع ہوتی اور سکی [illegible] دریافت کر سکتی تہی مثل کتاب جفر و جامعہ سی و مصحف فاطمہ
سی اور علم ہونی جمیع امور غیبیہ پر یہہ آیہ اول دلیل ہی ومن اہل المدینۃ

مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ حاصل اسکا یہہ ہی کہ بعضی فی اہل مدینہ سی سرکشی
کی اوپر نفاق کی تو نہین پہچانتا ہی انکو ہم جانتی ہین انکو اور یہہ بہی آیہ ہی کہ وَاِذَا
رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
حاصل یہہ ہی وقتی کہ دیکہتا ہی تو انکو سرد رہین لاتی ہین تجکو ابدان انکی اور اگر وہ
کہہ بات کہتی ہین سنتا ہی تو قول انکا گویا کہ وہ لکڑیان ہین تراشیدہ ہین کہ
تکیہ لگائی ہین سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حدیث مین آیا ہی کہ جس شخص کو حق تعالی
مال عطا کری اور وہ شخص بسبب بخل کی زکوۃ اوسمین سی نہ دی روز قیامت مین اوس
مال کو بصورت مار کی کرینگی کہ بسبب کثرت زہر کی اوسکی سر کہ بال نہونگی اور
دو نقطی بالائی چشم اوسکی ہونگی اور ایسی سانپ کو کہ زشت ترین سانپونکا ہی
طوق گردن اوسکا کرینگی اور یہہ سانپ تمام روز اوسکی کو اپنی دہن مین اور
زبان اپنی سی سرزنش اوسکو کریگا اور کہیگا کہ مین وہ مال تیرا ہون کہ دنیا مین
ساتہہ اوسکی فخر کرتا تہا تو اور اوسکی دینی مین بخل کرتا تہا تو حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ سخت ترین حسرت روز قیامت یہہ ہی کہ
کوئی شخص مال رکہتا ہو اور حقوق واجبہ اوس سی خارج نکری اور اسی حال پر مرجاوی
اور وہ منتقل اوسکی وارث پر ہو اور وہ وارث اخراج حقوق واجبہ اوسمین سی
کری روز قیامت مین مال جس شخص کا مال تہا میزان عمل اوسکی مین رکہینگی اور
اوسکو [illegible] کو دوزخ مین لیجاوینگی بسبب نہ دینی حقوق واجبہ کی اور وارث کو بسبب دینی
حقوق واجبہ کی بہشت مین لیجاوینگی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی کہ جسکی وا

اوسکی ثواب بہ غیر کا ہیا ہوا ہو اور وارث اوسکی ذمہ مین نہ ہو یہہ ہو مال غیر سی بہشت مین
جائیگا اور مروی ہی کہ جب کہ آیہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی
بعضی یہودیون نی کہا کہ خدا درویش ہی کہ ہم سی قرض طلب کرتا ہی اور ہم
تونگر ہین حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ الخ تکملہ
در رکوع ہم در سپارہ چہارم اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ سورہ عرف مین
بینات اوسکی المختصر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هٰؤُلَاءِ عَلٰى
سَبِيلِ الْاَنْبِيَاءِ اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ سورہ عرف مین بینات اوسکی نو
سی چالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اَوْلَادُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ نائب محمد المصطفى
لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاءُ
[illegible]
سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُولُ ذُوقُوا
[illegible]
عَذَابَ الْحَرِيقِ ○ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
[illegible]
لِّلْعَبِيدِ ○ اَلَّذِينَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ
[illegible]
حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِي
[illegible]

بالبينات وبالذي قلتم فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين ○

ساتھ معجزوں ظاہر روشن کی اور ساتھ اوس چیز کے کہ کہا ہی تم نے پس کیوں مار ڈالا تم نے انکو اگر ہو تم سچے

فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك جاءو بالبينات

پس اگر جھوٹا کیا ہے تجھکو پس تحقیق جھٹلائے گئے ہیں پیغمبر پہلے تجھ سے کہ لائے تھے معجزہ ظاہر روشن

والزبر والكتاب المنير ○ كل نفس ذائقة الموت وانما توفون

اور نوشتے اور کتاب روشن ہر نفس چکھنے والا ہی موت کا اور سوا اسکے نہیں پورے دیے جاؤگے تم

اجوركم يوم القيامة فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد

مزدوریاں تمہاری روز قیامت کے پس جو شخص کہ دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل کیا گیا بہشت میں پس تحقیق

فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور ○ لتبلون في اموالكم

پہنچا مراد کو اور نہیں ہی زندگانی دنیا کی مگر اسباب فریب البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ اموال اپنی کی

وانفسكم ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم ومن

اور نفسوں اپنیوں کی اور البتہ سنوگے تم اون لوگوں سے کہ دی گئی ہی کتاب پہلے تمہارے سے اور اون

الذين اشركوا اذى كثيرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلك

لوگوں سے جو کہ شرک لائے ہیں رنج بہت کو اور اگر صبر کروگے تم اور پرہیزگاری کروگے تم پس تحقیق یہ

من عزم الامور ○ واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب

استواری امور سے اور یاد کر ای محمد جبکہ لیا خدا نے عہد اون لوگوں سے کہ دی گئی تھی کتاب

لتبيننه للناس ولا تكتمونه فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا

البتہ بیان کروگے اوسکو واسطے لوگوں کے اور نہ چھپاؤگے اوسکو پس پھینکا انہوں نے اوسکو پیچھے پیٹھ اپنی کے اور

به ثمنا قليلا فبئس ما يشترون ○ لا تحسبن الذين

اور مول لیا ساتھ اوسکی قیمت تھوڑی کو پس برا ہے جو مول لیتے ہیں مت گمان کر تو ای محمد اون لوگوں کو

يفرحون بما اتوا ويحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا فلا تحسبنهم

کہ خوش ہوتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ کیا ہی اور دوست رکھتے ہیں کہ تعریف کیے جاویں ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں کیا پس مت گمان کر تو انکو

بمفازة من العذاب ولهم عذاب اليم ○ ولله

ساتھ رستگاری کی عذاب سے اور واسطے انکے عذاب دردناک ہے اور واسطے خدا کی

ع ملك السموات والارض والله على كل شيء قدير ○

بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہے

الذين قالوا ان الله مراد ہی کعب بن اشرف اور مالک بن صیف اور

فنحاص بن عازورا وغیرہ کو کہ آئے ساتھ یہود کے پس کہا انہوں نے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی

ہو کہ تجھکو خدا نے ساتھ پیغمبری کے بھیجا ہی اور ایک کتاب بھی بھیجی ہی اور خدا نے ہمارے تئیں

عہد کیا ہی کہ ایمان نہ لاویں ہم کسی پر جب تک کہ وہ قربانی کرے اور آگ اوسکو کھائے

اگر تم دعوی نبوت میں صادق ہو قربانی کرو اور آتش آسمان سے نازل ہو اور اوسکو کھائے

اوس وقت ایمان ہم تمہارا لاویں کی حق تعالی نے اوس وقت یہ آیت نازل کی الذين

قالوا ان الله عهد الينا الا نؤمن الى ان كنتم صادقين علامہ

معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کہہ یہود سے کہ انکا ایمان نہ لانا بسبب اوس کے

کہ جو انکا معجزہ طلب کرتے ہیں پس کس واسطے پہلے انکی ایمان نہ لائے ساتھ اوس شخص

کہ اوس نے یہ معجزہ ساتھ اور معجزہ کی انکو دکھلایا اور بعد اسکی اوس کو قتل کیا اور اولاد

اوسکی کہ سامان مشتری عہد کی ہین ساتہہ اور معجزہ کی راضی ہوتی ہین اور از روی جانبی
بہی معجزہ طلب کرتی ہین اور اگر وہ بچشم معاینہ کرین کی تو بہی ایمان نہ لاوین کی
متاع الغرور اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ دنیا بہ نسبت آخرت کی نہایت ناپایدار اور
بیمقدار ہی چنانچہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ موضع ایک تازیانہ کا
بہشت مین بہتر ہی دنیا اور ما فیہا سی اور مروی ہی کہ وہ حضرت ایک روز ساتہہ ایک
بزغالہ کی گذری فرمایا کہ قسم خدا دنیا نزدیک خدا کی اس سی بہی ذلیل تر ہی اور
منقول ہی کہ بعد از ہجرت مہاجروں کی اہل شرک نی دست تعدی باغات اور مزارع اونکی پر دراز
کیا اور بعض بیچ مین لاتی اور جس شخص کو کہ مہاجرون سی راہ مین پاتی تہی ایذا دیتی
اور بعضونکو قتل کرتی تہی حق تعالی نی واسطی صبر کرنی مومنین کی اوپر ایذا اور آزار کی
خطاب ساتہہ اونکی کرتا ہی لتبلون الخ قولہ فبئس ما یشترون یعنی بری کہ بدل کر
مین تعظیم جاہ و مالی کو ساتہہ دنیای فانی کی یہ آیہ دلیل ہی اوپر واجب ہونی اظہار حق کی
اور حرام ہونی پوشیدہ کرنی حق کی ثعلبی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ محمد بن جعفر نی روایت کیا
ہی کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی سنا ہی کہ انہوں نی فرمایا ہی کہ حق تعالی نی
عہد نہین لیا ہی جاہلونسی تعلیم کا تا وقتیکہ عہد لیا ہی علماسی تعلیم جاہلونکا پس عالم کو
ہی کہ احکام الہی کو ساتہہ جاہلونکی لیجاوین اور جاہلونپر لازم ہی کہ انسی سیکہین
عذاب الہی گرفتار ہونگی قولہ یفعلوا الخ یعنی وفا بمیثاق نہ کیا اور توصیف اور
کی اوس پیمبر کہ بیچ توریت کی تہی نہ کیا بلکہ ضد اوسکی ساتہہ اہل اسلام کی ظاہر
کیا اور باوجود اسکی چشم ثنا اور صفت کی مسلمانوں سی اپنی حق مین رکہتی تہی کہ وہ

رو ہوتی کہ وہ اکثر علماء عصر اور فضلای فضلاء اہل کتاب ہین اور مراد یہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کسی علمای اہل کتاب سی کوئی حکم احکام توریت کا استفسار کیا اوسکو مخفی رکہکر
اظہار کیا اور بطرح سی تقریر کی کہ گویا درستی ہوتی تہی یہ آیہ اونکی حق مین نازل ہوا
اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک جماعت منافقین نی جناب نبوی سی عرض کیا کہ اگر کوئی
جنگ واقع ہوگی تو ہم وہ تمہاری کرین گی اور ساتہہ دشمنان دین کی جہاد کرین کی ہم
اور ہر گاہ کہ وقت جنگ پہنچتا تہا خلاف اسکی کرتی تہی اور جہاد مین شریک نہ ہوتی تہی
ہر گاہ کہ وہ جہاد سی پہر آتی تہی زبان معذرت کہولتی تہی کہ باعث فلان امر کی ہم جہاد مین
وا لا علاوہ بعد از جہاد ... ہم اسکی کہتی تہی ... [illegible]

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ

[illegible]

لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی

[illegible]

جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا

[illegible]

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَاۤ

[illegible]

اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

[illegible]

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

[illegible]

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

[illegible]

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ

[illegible]

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ

[illegible]

عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ

[illegible]

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَ

[illegible]

قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

[illegible]

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

[illegible]

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ

[illegible]

قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

[illegible]

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا

[illegible]

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ

[illegible]

الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ

[illegible]

لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

[illegible]

عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا

[illegible]

وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ع

[illegible]

ف لاٰیات یعنی حاصل اسکا یہی ہے کہ پیدا کرنی آسمانوں کی اور زمین اور اختلاف شب و روز
میں ہر آینہ نشانیاں ہیں وجود صانع پر اور وحدت اور کمال قدرت اوسکی پر واسطے
صاحبان عقل کی کہ بیچ اوسکی فکر کرتی ہیں اور پہچانتی ساتھہ صانع سبحانی میں اور صفات
کمال اوسکی کی عارف ہوتی ہیں حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ

رواہی اوس شخص پر کہ اس آیہ کو پڑہی اور اسمین فکر نکری ثعلبی نی تفسیر اپنی مین عائشہ رضی اللہ عنہا
سی نقل کیا ہی کہ ہرگاہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ شب کو اوٹہتی تہی مسواک کر
تی تہی اور بعد اسکی نظر طرف آسمان کی کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الآیہ اور حضرت رسالت صلی
اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ کوئی عبادت مثل تفکر کی نہین ہی اور تفکر کرنا ایکساعت میں
بہی مین بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سی اور مروی ہی کہ داود پیغمبر علیہ السلام نی
حق تعالی سی سوال کیا کہ بار خدایا مخلوقات کو کس واسطی پیدا کیا تونی جواب آیا کہ مین
گنج مخفی تہا دوست رکہا مین نی کہ پہچانا جاؤن مین پس خلق کو پیدا کیا مین نی کہ مجہی
پہچانین آنحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ ہرگاہ بندہ مومن اپنی
فرش پر استراحت کری اور نظر طرف آسمان کی اور ستارون کی کری بعد اسکی کہی کہ
گواہی دیتا ہون کہ تو پروردگار ہی اے خداوند گناہون میری سی درگذر حق تعالی نظر رحمت
طرف اسکی دیکہتا ہی اور اوسکی گناہونکو بخشدیتا ہی اور اخبار اہلبیت علیہم السلام مین [illegible]
[illegible] ہی کہ تین حالت مین ذکر خدا مین مشغول رہنا اس واسطی کہ حالت قیام مین
اور قنوت مین مشغول ہین اور بعد از فراغ نماز رکعت [illegible] مین اور بعد اسکی
پہلوی راست پر تکیہ کرتی ہین اور ہاتہ کو نیچی سر کی رکہتی ہین اور [illegible] تعجب کی نظر
کرتی ہین کہ کسطرح سی حق تعالی نی اس ہفت گنبد کو بی ستون ہوا پر بلند کیا ہی
اور زینت تمام اوسکو بسبب ستارون کی آراستہ کیا ہی اور سات طبق زمین کو ایک
دوسری پر رکہا ہی اور انواع حیوانات آبادان کیا ہی اور ساتہ اصناف نبات کی آراستہ کیا

کیا ہی اور رسالت پناہی آب روانکی نہر کو کہا ہی و بسبب اس اندیشہ اور تفکر کی [illegible]
جو شناہی کہ یہ افعال محکم اور بکثیر انتظام [illegible] صانع کی کہ قادر اور عالم اور حکیم
ہو اور واحد اور یکانہ اپنی خدائی مین ہو وجود مین نہین شکی ہی وما للظالمین من انصار
ربنا اننا الخ اس آیہ مین نفی شفاعت عاصیان اہل اسلام [illegible] مین آتی ہی جو
دشمنی حضرت کی دفع کرنی عذاب کی ہین ساتہ زور اور غلبہ کی اسلئی مراد ظالمین سی
اہل کفر ہین نہ عاصیان اہل ایمان اور باجماع ثابت ہوا ہی کہ حضرت رسالت صلی
اللہ علیہ وآلہ امت اپنی سی اہل کبائر کی بخشش کروا وینگی اور بخاری نی صحیح اپنی مین
انس بن مالک سی روایت کی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
بعضی امت میری سی ہونگی کہ ایکمدت طویل دوزخ مین عذاب کی جاوینگی [illegible]
اونکی شفاعت کروانگا اور بہشت مین لیجاونگا اور اہل بہشت انکو جہنمی [illegible]
اور ابو سعید خدری نی آنحضرت سی روایت کی ہی کہ بسبب شفاعت میری کی ایک
جماعت دوزخ سی باہر آوینگی کہ نہایت جلی ہوئی مانند کوئلی کی سیاہ ہوگئی ہونگی
اور بعد اسکی ایک نہر مین کہ اوسکو نہر الحیات کہتی ہین اوسمین غوطہ دینگی اور بسبب
غسل دینی کی آثار جلنی کا اونسی زائل ہوجائگا اور بعد اسکی داخل بہشت کرینگی
اور رسالہ اعتقادیہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ مین مذکور ہی کہ کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ
نرہیگا مگر اہل شرک اور کفر لیکن گنہگاران اہل توحید بسبب وسیلہ شفاعت آنحضرت کی جہنم سی
باہر آوینگی تلبیہ [illegible] کہ اہل سنت وجماعت کی یہی شفاعت ہوگی اسواسطی کہ اہل
توحید مین یہ بہی ہین اور وجہ [illegible] یہ ہی کہ تمام علمای اثنا عشریہ [illegible]

باقی ہین کہ حکم اہل سنت و جماعت کا آخرت مین حکم کفار کا ہی اور دنیا مین واسطی [illegible]
شیعیان کی حکم باسلام ہی بلکہ سید مرتضی ۔ واسکی قائل ہین کہ دنیا مین ہی انکا حکم کفار کا
ہی پس ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نی انکو اہل کفر مین داخل کیا ہی قولہ تعالی ربنا آتنا ما وعدتنا الخ
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی جس شخص کو کہ اللہ نی وعدہ ثواب کا
اپنی ساتھ اوسکی وفا کریگا اور جس شخص کو کہ وعدہ عذاب دیا ہی اختیار ہی اگر چاہی
کری اور اگر چاہی نکری اور جو شخص شب کو پانچ آیہ کو تلاوت کری کہ اول اونکا
یہ ہی ان فی خلق السموات اور آخر انک لا تخلف المیعاد لکہا کہ تمام
شب عبادت کی ہی قولہ تعالی فاستجاب لہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی پوچہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قرآن مین ہم ذکر مردونکا ہجرت مین
مین کو ہجرت کی اور جہاد کی ثواب عظیم با دین کی اور [illegible] عورتونکا ذکر نہین
ہی حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا قولہ تعالی لا اضیع حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی
مروی ہی کہ روز قیامت حق تعالی رضوان کو امر کریگا کہ بہشت کو آراستہ کر مانند
عروس کی بعد اسکی حق تعالی فرماویگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ میری راہ مین جہاد کرتی ہی
اور اپنی وطنونکو چہوڑ کر ہجرت کی ہی اور شہید ہوئی ہین اونکو حاضر کرو اور [illegible]
ناقہ پر سوار کر کی بہشت مین داخل کرین کی ہر گاہ کہ وہ مقام مین [illegible] کی [illegible]
کی کہ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار قولہ تعالی قلیل حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ سی مروی ہی کہ نعمت اوس چیز کی کہ دنیا ہی اگر [illegible] سکی ہی کہ کوئی شخص
مین انگشت اپنی کو تر کری اور باوجود اس قلت کی انتہائی سریع الزوال ہی اور [illegible]

ہو اوکہ دنیا مین ظاہر ہو جاتی ہی پس کفار ہر چند دنیا مین تحصیل منتہائی خیر کرین مگر
حقیقت نہین ہی قولہ تعالی للابرار ۔ مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور [illegible]
کی کہ جہال عرفا سی بنا تہا سوتی تہی ہر گاہ صحاب اونکی حاضر ہوتی دیکہا کہ نشان [illegible]
کی پہلو تہی اون حضرت پر ظاہر ہوتی ہین ایک صحاب اون حضرت سی دیکہکر روتی
لگا اور حضرت سی عرض کی کہ کسرا اور قیصر حریر اور دیبا پہنتی ہین اور آپ [illegible]
پر حضرت نی فرمایا کہ [illegible] انکی واسطی دنیا ہی اور ہماری واسطی آخرت [illegible]
جابر سی مروی ہی کہ ہر گاہ نجاشی بادشاہ حبش نی وفات پائی حضرت جبرئیل نی
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو اوسکی وفات سی خبر دی جناب نبی نی صحابہ
کو جمع کیا اور فرمایا کہ آؤ واسطی اداکرنی نماز کی او پر برادر اپنی کی کہ غیر زمین [illegible]
فوت ہوا ہی پس حضرت بقیع مین تشریف لائی اور حق تعالی نی حجاب کو
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی اوٹہایا کہ حضرت جنازہ اوسکی کو ملاحظہ کرتی تہی اور
نماز اوسکی منافقون نی کہا کہ محمد نی نماز ایسی شخص پر پڑہی کہ ترسائی حبش سی ہی اور
اوسکو نہین دیکہا اللہ تعالی نی یہ آیہ نازل ہوا وان من اہل الکتاب الخ قولہ تعالی واصبروا
واتقوا اللہ لعلکم تفلحون یعنی آمادہ اور مہیا ہو واسطی جنگ کی دشمنان [illegible] سی
[illegible] اور جہاد کو مہیا کرو واسطی حفاظت سرحد زمین اسلام کی تا اذیت کفار
کو مومنین سی باز رکہو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص مرابطہ
کری خدا مین ایک شبانہ روز مانند اوس شخص کی ہی کہ تمام ماہ رمضان کو روزہ
رکہا ہی اور تمام شبین اوسکی ماہ رمضان کی بطاعت گذرانی ہون اور حق تعالی

درمیان اوسکی اور دوزخ کی سات خندقیں حائل کرتا ہی کہ فراخی ہر خندق کی [illegible]
سات آسمان اور سات زمین کی ہی **تکملہ** [illegible] در سپارہ چہارم
من ذکر او انثی [illegible] بارہ حرف ہیں بنات اوسکی [illegible] ہوتی ہیں کل
[illegible] علی [illegible] والذین ھاجروا و
[illegible]
[illegible]

سورة النساء مدنية [illegible] ركوعاتها [illegible] حروفها

سورہ نساء مدنی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة
اے لوگو ۔ خوف کرو تم رب اپنے سے ایسا رب کہ پیدا کیا تمکو تن واحد سے
وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء
اور پیدا کیا اوسی تن سے جوڑا اوسکا اور پراگندہ کیا اون دونوں سے بہت مرد اور عورتیں
واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان
اور خوف کرو تم اوس اللہ کا کہ سوال کرتے ہو تم ساتھ اوسکی اور [illegible] بیشک خدا ہے
عليكم رقيبا ۝ واتوا اليتامى اموالهم ولا تتبدلوا الخبيث
اوپر تمہارے نگہبان اور دو تم یتیموں کو مال اونکے اور نہ بدل کرو تم [illegible]

الخبيث بالطيب ولا تاكلوا اموالهم الى اموالكم انه كان
[illegible]
حوبا كبيرا ۝ وان خفتم الا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما
[illegible]
طاب لكم من النساء مثنى وثلاث ورباع فان خفتم الا
[illegible]
تعدلوا فواحدة او ما ملكت ايمانكم ذلك ادنى الا تعولوا
[illegible]
واتوا النساء صدقاتهن نحلة فان طبن لكم عن شيء منه
[illegible]
نفسا فكلوه هنيئا مريئا ۝ ولا تؤتوا السفهاء اموالكم التي
[illegible]
جعل الله لكم قياما وارزقوهم فيها واكسوهم وقولوا لهم
[illegible]
قولا معروفا ۝ وابتلوا اليتامى حتى اذا بلغوا النكاح فان
[illegible]
انستم منهم رشدا فادفعوا اليهم اموالهم ولا تاكلوها اسرافا
[illegible]

وَيَبْدَارًا اَنْ يَكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ

اور اس خوف سے کہ بڑے ہو جاوینگے اور جو شخص کہ غنی ہو تو چاہیے کہ پرہیز کرے اور جو شخص

فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا

محتاج ہو تو چاہیے کہ کھاوے اوس مال سے بقدر معروف پس جب دو تم انکو مال انکے تو گواہ کرو

عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

اونپر اور کافی ہے اللہ حساب لینے والا مردوں کو حصہ ہے اوس مال سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ

وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاۤءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا

اور قرابتی اور عورتوں کو حصہ ہے اوس مال سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی اوس میں سے

قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَفْرُوْضًا وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى

کہ کم ہو یا بہت ہو یہ حصہ ہے فرض کیا ہوا اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت صاحبان قرابت

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوْفًا

اور یتیمان اور مساکین پس کچھ دو انکو اوس میں سے اور کہو انسے بات اچھی اور نیک

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ

اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ اگر چھوڑ جاویں اپنے پیچھے فرزندان ضعیف تو ڈریں اونپر

فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ

پس چاہیے کہ ڈریں خدا سے اور چاہیے کہ کہیں بات درست بدرستی کہ وہ لوگ کہ کھاتے ہیں اموال

الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

یتیموں کے ازروی ظلم کے سوا اسکے نہیں کہ کھاتے ہیں اپنے شکموں میں آتش اور عنقریب داخل ہونگے آتش شعلہ زن میں

ع

ابی بن کعب نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص کہ اس سورہ کو تلاوت

کرے گویا اوس نے ہر وارث کو اوس میراث کی تہائی صدقہ دیا اور اوسکو ثواب اوس شخص کا دیا

کہ کسی آزاد کو اسیری سے مول لیا ہو اور اوسے آزاد کیا ہو اور وہ شبہہ شرک سے پاک ہوا اور گناہ

اوسکے عفو ہوتے ہیں اور خدا اوس سے راضی اور خوشنود ہوتا ہے اور جانشین کی [illegible]

امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے جو شخص سورہ نسا کو ہر جمعہ پڑھے فشار قبر سے

امین ہوتا ہے بسبب برکت اسی سورہ کی قولہ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ مراد نفس سے جناب آدم

علیہ السلام ہیں باتفاق مفسرین اور تانیث واحدہ کی برعایت لفظ نفس کی ہے کہ وہ

مونث ہے [illegible]

[illegible]

سید ماکر [illegible] جاتی ہیں بعضی مفسرین اہل سنت وجماعت نے اس آیہ سے

استدلال کیا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ خلق کیا تمکو ایک نفس سے پس اس سے [illegible]

کہ حوا آدم سے پیدا ہوئی ہیں والا حق تعالی کہتا کہ تمکو دو نفس سے پیدا کیا اور یہی اسی کی

تائید کرتا ہے وخلق منہا زوجہا اور جواب اسکا کئی وجہ سے ہے بنابر مذہب صحیح کی

مذہب صحیح یہہ ہے کہ بقیہ طینت آدم سے پیدا ہوئی ہیں پہلی وجہ یہہ ہے کہ مراد اس سے [illegible]

کہ تمکو ایک پدر سے خلق کیا ہے کہ حوا سے بھی مخلوق ہوتی ہیں اور یہہ کلام بنابر محاورات

عرب وغیرہ کی ہے اور علاوہ اسکی اصل انسان نطفہ پدر سے ہے اور دوسری وجہ یہہ

کہ مراد خلق منہا سے من جنسہا یا نوعہا ہو یعنی خلق کیا حوا کو جنس یا نوع آدم سے اور

تیسری یہہ ہے کہ من تعلیلیہ ہو یعنی پیدا کیا واسطے آدم کی زوجہ اوسکی کو اور یہہ قول صحیح

اور نوی ہی اور چوتھی وجہ یہہ ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ پیدا کیا ہوا کو بقدر طینت
نفس واحد سی قولہ و الارحام مراد اس آیت سی یہہ ہی کہ ہر ایک باکیدیگر انکو کہ تم بیچ
بیچ خویشی بطلب سی کرو اور عادت عرب سی یہہ تہا کہ وقت طلب حاجت کی بسبب
نام خدا سی اور ذکر خویشی سی طلب حاجت کرتی تہی کہ نسبت اوسکی صلہ رحم کی
کو حرکت مین لاتی تہی اور حاجتون اپنی کو حاصل کرتی تہی اور نزدیک بعضی کی معنی
اس آیت کی یہہ ہین کہ ڈرو معصیت خدا سی اور پرہیز کرو قطع کرنی خویشی بلکہ طاعت خدا کرو
اور صلہ رحم کی رعایت کرو اور یہہ قول مروی ہی ابی جعفر سی ہی اور بنابر اسکی حق تعالی
نی ذکر ارحام کو قریب اسم اپنی کی کیا ہی واسطی بزرگی شان صلہ رحم کی حضرت رسالتماب
صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ رحم متعلق عرش الہی مین ہی اور کہتی ہی کہ جو شخص
ساتھہ میری پیوند کری حق تعالی ساتھہ اوسکے پیوند کری اور جو
شخص کہ مجھسی قطع کری حق تعالی اوس سی قطع کری حدیث قدسی مین وارد ہی کہ حق
جل شانہ نی فرمایا ہی کہ مین رحمن ہون اور رحم اپنی اسم سی نکالا ہی اور جو شخص کہ ساتھہ اوسکے
وصل کری مین ساتھہ اوسکی وصل کرتا ہون اور جو شخص کہ اوسی قطع کری مین اوسی قطع
کرتا ہون اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا ہی کہ جو شخص خویش اپنی پر غضب کری
آتش جہنم اوسی مس کرتی ہی پس شفقت کرو حق خویشان اپنی مین فائدہ تو ہم نکلیا
جاتی کہ جو غضب کہ اپنی خویشون پر کری آتش جہنم اوسکو مس کری گی اور یہہ کلمہ مسنی
بلکہ مراد اس غضب سی وہی کہ جو غضب ہی کہ جو امر رسول مین ہو اور خلاف شرع ہو
چنانچہ معاملہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کا ساتھہ بہائی اپنی عقیل کی اس طلب پر دلیل

ہی اور عقیل اوس معاملہ کی یہہ ہی کہ عقیل ایک روز اطفال اپنی کو جمع کرکی خدمت جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ مین حاضر ہوئی اور فاقہ کشی اور تنگدستی اطفال اپنی کی بیان
کی حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی کہا وقت شب کو آؤ مین کچہہ و نکار کام
کو شب ہوئی اور عقیل نابینا ہو گئی ایک فرزند اپنی ہمراہ لیکر خدمت حضرت
صلوات اللہ علیہ مین گئی حضرت نی فرزند اوکی سی کہا کہ تم رخصت ہو جاؤ وہان سی حضرت
نی عقیل سی فرمایا کہ لی عقیل جو ص تمام چیکی اور دکان کیا اونہون نی کہ کوئی کیسہ زر
مجہی دین کی ہر کہ بادشاہ اوسپر رکہا اونہون نی ایک آہن تہا کہ آتش سی شعلہ ور تہا
بسبب سوزش اوسکی ایک آواز کی اونہون نی شغل آواز اوس کا وکی کرو فریاد
سوراخ مینہ عمل کرتا ہی پس حضرت صلوات اللہ علیہ نی اوس وقت مین کہا کہ ماتم کرتی
ترسی مادر میتی کہ یہہ حال ہی بسبب مس کرنی آتش دنیا کی ہی کیا حال میرا
ہو گا کہ آتش دوزخ مس کریگی اور مجہی اور تجہی زنجیر باندہی جہنم مین بند کرین گی اور
بعد اس آیت کو پڑہا اذ الاغلال فی اعناقہم والسلاسل یسحبون اسکی ذکر کرتی
اس سی زیادہ کچہہ نہین کہ حق تعالی نی تیری واسطی مقرر کیا قولہ ع و آتوا الیتمی مروی ہی
کہ والیان مال یتیمون مین تصرف ناشائستہ کرتی تہی مثل اسکی کہ گوسفند لاغر عوض
اپنی کرکی فربہ یتیمان مین چہوڑ دیتی تہی اور درہم اوسکی فربہ اور بہتر کو نکال لیتی تہی
اور کہتی تہی کہ یہی معنی و آتوا الیتامی اموالہم کی ہی اور واسطی انکی یہہ آیہ نازل ہوئی
ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب قولہ ع حوبا کبیرا ابن عباس سی مروی ہی کہ یہہ آیت
حق مین ایک مرد کی قوم غطفان سی نازل ہوئی ہی کہ برادر اوسکی نی وفات پائی

ویسکا ایک جنابانی تہا اور یتیم تہا اوسکا نابر ویسی ہونکی مال اوسکی پر متصرف ہوا
بہابر کاوہ کہ وہ پسر بالغ ہوا اور رشید ہوا مال اپنی کو طلب کیا دینی اوسکی میں اہمال کیا
اور رفتہ رفتہ خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ میں پہنچا اوس وقت یہ آیت نازل
ہوئی لَا تَأْكُلُوا الی قولہ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا کاوہ اوس طفل نی اس آیہ کو سنا کہا
نعوذ باللہ من الحوب اور تمامی مال کو تسلیم یتیم اپنی کو کیا ہر گاہ وہ یتیم نی
مال اپنی تصرف میں کیا اور اوسکو راہ خدا میں صرف کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ ثواب اسکا اوس پسر کو ہوا اور گناہ اوسکا اوسکی باپ کو اور جہت اسکی
یہہ ہی کہ باپ اوسکا حاصل کرنی مال میں شبہات سی پرہیز نکرتا تہا اور ہر گاہ وہ
پسر خرچ کرتا تہا اسکو حلال اور بہر حلال تہا قولہ صَدُقَاتِهِنَّ یعنی وہ تم مہر ہاتی عورتونکو
بعض مفسرین کہتی ہیں کہ حکم ہوا اولیا زمان کو ہی اور اکثر مفسرین کہتی ہیں کہ خطاب
شوہر کی طرف ہی یعنی اے شوہرو دو ازواج اپنی کو مہر اونکی بی سستی کی اور جانتا کہ
وہ مہر ہو یہی اور عطیہ ہی جانب تمہاری سی برضا و رغبت اور حدیث میں روایت کی ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ جو شخص قرض لی بقصد اسکی کہ عوض ادا نکرے
وہ شخص دزد ہی اور اسیطرح جو شخص کہ عورت کو نکاح میں لاوی اوپر ایک مہر کے
اور قصد ادا اسکی کا نکرتا ہو زنا کار ہی قولہ مَرِيئًا تفسیر اسکی یہ کہ ہنیئا
مریئا کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچہا فرمایا کہ ہنیئا وہ ہی کہ جسمین گناہ
نہو اور مری وہ ہی کہ جسکے ساتہہ درد اور رنج نہو مروی ہی کہ ایک مرد نزدیک جناب
امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ کی آیا اور درد شکم سی شکایت کی فرمایا کہ زن اپنی سی طلب

کرکہ کچہہ مہر اپنی سی تجہکو دیوی ساتہہ خوشی کی اور اوسکا شہد مول لی اور ساتہہ آب باران کی
آمیختہ کر اور اوسکو نوش کر کہ جمع کرتی تو درمیان ہنیئا و مریئا کی کی ساتہہ برکت و
کی حق تعالی نی شفا دی ہی ہر گاہ کہ اوس مرد نی اوسپر عمل کیا شفا پائی قولہ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ
مفسرون نی کہا ہی کہ سفہی سی مراد یہ ہی کہ اموال اپنی کو زنان سفیہ کو کہ ناقص العقل ہوتی
ہیں نہ دو واسطی کہ بجہت سفاہت کی ضبط اوسکا نکر سکیں گی اور تلف کرین گی اور حکم
در ... اور ... چیز کرین گی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ وہ فرزند واسطی زنان
سفیہ کی ہی ایک عورت نی اوسکو سنا اور نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہمکو سفیہ آپ کہتی ہیں حضرت نی فرمایا کہ خدا نے
تمکو قرآن میں سفیہ کہا ہی اور اس آیہ کریمہ الی قولہ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الخ کہا اور حق
تعالی نی تمکو ناقص ٹہرایا ہی حضرت نی فرمایا کہ تمکو ناقص اسواسطی ٹہرایا ہی کہ ہر مہینی
اور تمکو عارض ہوتا ہی کہ جسکی باعث چند روز تمکو نماز معاف ہو جاتی ہی بعد اوسکی آنجناب
رسالتمآب نی فرمایا کہ تمکو یہی کافی ہی ہرگاہ کہ تم میں سی کوئی حاملہ ہو اور اسکو ثواب ملتا ہی
مثل اوس شخص کی کہ نفس اپنی کو حبس کیا ہو واسطی جہاد کفار کی اور ہر گاہ کہ وضع حمل ہو
ثواب اسکا مثل ثواب اوس شہید کی ہی کہ اپنی خون میں غلطیدہ ہوا ہو راہ خدا میں
اور ہر گاہ کہ کودک کو شیر دیتی ہی ساتہہ ہر جرعہ کی کہ وہ لڑکا پیتا ہی ثواب آزاد کرنی ایک
فرزندان اسمعیل کا ہوتا ہی اور ہر گاہ کہ واسطی دودہ دینی کی خواب سی اوٹہتی ہی اور رات
خواب سی محروم رہتی ہی ثواب آزاد کرنی بندہ اولاد اسمعیل سی واسطی اوسکی لکہتی ہین
اور بعد اسکی آنحضرت نی فرمایا کہ یہ ثواب مخصوص اوس عورت کی ہی کہ مومنہ اور صابرہ

بمشقت پر صبر کری اور ناشکری نکرین وہ عورتین ایسی نیکوکار ہین اور کہا کہ یہہ تفصیل علیحدہ ہوا اگر
شرط پر موقوف ہوتا اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ وہ لوگ کہ اموال اپنا عوض صحیح مین صرف
کرین وہ سفیہ ہین اور اس آیہ مین خواہ مرد ہون خواہ عورتین ہون قولہ معروفا
یعنی کہو تم واسطی اونکی سخن نیک اور پسندیدہ کہ نفس انکا بسبب اوسکی خوشحال ہو جاوی
مثلا اگر یتیم ہوا اور اوس سی کہی کہ یہہ مال تیرا ہی اور مین خزینہ دار ہون وقت بلوغ تیرے
تجہی حوالی کرونگا اور جو دور ہو تو اونکو بھی وعدہ دی کہ دل انکا خوش ہو قولہ بلغوا النکاح
یہہ کنایہ ہی حد بلوغ سی کہ وقت صلاحیت نکاح کا ہی اور بلوغ مردون مین تین چیز سی
ہوتا ہی ایک احتلام ہوتا ہی آمردہ دوسری جنابا البا سی درشت کا جانا پڑا اور رسالتہ کہ پندرہ
برس تمام ہوجاوین اور عورتون مین ساتہہ نو برس کی تمام ہوجاوی اور یا ایک ان دونو علامتون
گذرنا کوئی جو عورتین سابق مین قولہ للرجال نصیب مما ترک الوالدان الخ منقول ہی کہ عادت
عرب کی جاہلیت مین اسطرح سی تہی کہ عورتون کو کچھ نہ دیتے تھی اور مردان خورد سال کو میراث نہیں دیتے
اور کہتی تہی کہ مال اوس شخص کو دیتی ہین کہ جو دشمن سی قتال کر سکی اور دشمن کو اپنی سی اور
اپنا مال اپنی سی دفع کر سکی ہے گا کہ حضرت مدینہ مین تشریف لائی اسی طرح میراث سی تہا تو
جاری تہا اگر وہ ام کنہ زوجہ ایک حضرت کی آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ شوہر میرا کہ اوس بن صامت نام تہا وفات کی ہی اور تین بیٹیان اوس سی میری باقی ہین
اور مال بہت چہوڑ گیا ہی اور پسران عم اوسکی مال تصرف مین لائی ہین اور مجکو اور دختران
اوسکی کو کچھ نہیں دیتی ہین حضرت نی اون کو طلب کیا اونہون نی کہا کہ ہی قانون بندہ یا ہوا ہے
کہ عورات کو اور اطفال کو میراث نہیں دیتی ہین بلکہ اوسکو دیتی ہین کہ جو دفع کر سکی اوس وقت

وقت حق تعالی نی یہہ آیہ کو نازل للرجال نصیب الخ قولہ معروفا صالحا بعد نزول اس
آیہ کی حضرت نی پسران عم اوسکی کو فرمایا کہ حق تعالی نی ایک حصہ میراث اوس سی واسطی دختران
اوسکی کی معین کیا ہی لیکن بیان اوسکا نہیں کیا ہی اور کیفیت قسمت اوسکی وحی آئی ہی پر
ہرگاہ آیہ یوصیکم اللہ نازل ہوا حضرت نی آٹہوان حصہ اوس مال کا زوجہ کو دلایا اور
باقی دختران کو قولہ قولا معروفا الخ یعنی کہو تم سخن پسندیدہ وہ کہ موجب خوشی خاطر انکی
ہی شامل اونکی کہ اس وجہ پر کہ وہ عاجز ہین اور دینی مین کچہہ منت نرکہی اور اوزرکہی بہ
بعضون کی یہہ آیہ منسوخ ہو گیا ہی ساتہہ آیہ میراث کی اور نزدیک جماعت کی یہہ حکم مستحب ہی
اور منسوخ نہین ہی اور یہہ مذہب صحیح ہی قولہ خافوا علیہم الخ یعنی خوف کرین وارث
ہونی فرزندان ضعیف اور عاجز کی حاصل کلام یہہ ہی کہ وارثو کو سزاوار ہی کہ سلف آداب
اور یتیمون اور مسکینون کو کہ وقت قسمت ترکہ حاضر ہون شفقت کرین کہ تا انکی یتیمون پر
بعد انکی مردمان دیگر شفقت کرین قولہ فی بطونہم نارا حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ
علیہ سی مروی ہی کہ حق تعالی روز قیامت مین ایک فوج کو قبرون سی برانگیختہ کریگا کہ آتش
دہن مین انکی سی شعلہ زن ہوئی اہل عرصات کہین گی یہہ کون لوگ ہین فرمایا کہ یہہ وہ
لوگ ہین کہ کہایا ہی اموال یتیمو نکا ظلم سی اور قریب ہی کہ یہہ ڈالی جاوینگی آتش دوزخ مین
کہ شعلہ ور ہوگی اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ خورندہ مال یتیم کو وہ ساعت مین اوٹہاوینگی
منہہ اور ناک اور کان اور آنکہون سی دہوان نکلتا ہوگا اور بسبب اس علامت کی کہ
جانینگی کہ یہہ خورندہ مال یتیم مین ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو
مال یتیم خواہ تہوڑا خواہ بہت جہنم مین رہیگا اور کہانی مال یتیم مین دو عقوبت دنیا مین

[illegible]

[illegible]

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ

[illegible]

نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ

[illegible]

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

[illegible]

مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ

[illegible]

فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ

[illegible]

وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

[illegible]

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَ

[illegible]

لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن

[illegible]

كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ

[illegible]

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ

[illegible]

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

[illegible]

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ

[illegible]

أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ

[illegible]

فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

[illegible]

غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ

[illegible]

مَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

[illegible]

فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

[illegible]

ع

حدوده يدخله نارا خالدا فيها وله عذاب مهين

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والتي يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهن

[illegible]

اربعة منكم فان شهدوا فامسكوهن في البيوت حتى يتوفهن

[illegible]

الموت او يجعل الله لهن سبيلا واللذان يأتيانها منكم

[illegible]

فاذوهما فان تابا واصلحا فاعرضوا عنهما ان الله كان

[illegible]

توابا رحيما انما التوبة على الله للذين يعملون السوء

[illegible]

بجهالة ثم يتوبون من قريب فاولئك يتوب الله عليهم

[illegible]

النسا

عليهم وكان الله عليما حكيما وليست التوبة للذين

[illegible]

يعملون السيئات حتى اذا حضر احدهم الموت قال اني

[illegible]

تبت الان ولا الذين يموتون وهم كفار اولئك اعتدنا لهم

[illegible]

عذابا اليما يايها الذين امنوا لا يحل لكم ان ترثوا النساء

[illegible]

كرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما اتيتموهن الا ان

[illegible]

يأتين بفاحشة مبينة وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن

[illegible]

فعسى ان تكرهوا شيئا ويجعل الله فيه خيرا كثيرا وان

[illegible]

اردتم استبدال زوج مكان زوج واتيتم احدىهن

[illegible]

قنطارا فلا تأخذوا منه شيئا اتأخذونه بهتانا واثما

[illegible]

شَیْئًا وَکَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰی بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ

اور کیونکر لیتے ہو تم اوس کو حالانکہ پہنچ چکا ہی بعض تمہارا طرف بعض کی اور لیا ہی

مِنْکُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا

اونہون نی تم سی پیمان محکم اور نکاح نکرو تم اوسکو کہ نکاح کیا ہی پدران تمہاری نی زنان سی مگر جو گذر چکا

مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِیْلًا ۝ ع

تحقیق کہ اسلام سی زمانہ پہلی وہ ہی کہ تھا خصلت زشت بہت اور خلقت غضب کی بہت اور برا ہی

قوله تعالی وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْکُمْ یعنی وہ مرد و زن کہ بجا لاوین زنا کو مسلمانون سی پس ایذا دو اونکو

پس اگر توبہ کرین وہ اور صلاح اپنا کرین پس مونہہ پہیرو تم اون سی اور حکم اس آیہ کا

بحکم آیہ جلد منسوخ ہی اور نزدیک ایک جماعت کی مراد ایذا سی جلد ہی بنابر اسکی منسوخ نہین

ہی قوله تعالی اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ ابن عباس و عطا اور مجاہد اور قتادہ سی مروی ہی کہ جو معصیت کہ

بندہ عمل مین لاتا ہی بر سبیل جہالت ہی اگرچہ عمدا اوس سی صادر ہوا ہو اسواسطی کہ جہل اوسکا

باعث ہوا ہی ہر عاقل ایسی گناہ پر اور حدیث حضرت ابی عبد الله علیه السلام مین بہی یہ مضمون

وارد ہوا ہی کہ پس جناب نی فرمایا کہ ہر گناہ کہ عمل مین لاوی اوسکو بندہ اگرچہ عالم

اوسکا ہو پس وہ جاہل ہی ہر عاقل کہ نفس اپنی کو بواسطہ معصیت کی خوف و خطر مین ڈالا ہی

اور حق تعالی بحکایت قول یوسف کرتا ہی کہ تنی مجہکو کہین مین ڈالا پدر کو رنج دیا نتیجہ جہالت

جہالت کی پس نسبت کیا اونکو طرف جہل کی وجہ سی کہ ڈالتی اونہون کی نفس اپنی کو خطرہ مین اور

ابو العالیہ نی اور قتادہ نی کہا ہی کہ جمیع اصحاب متفق ہین کہ جو گناہ کہ عمل مین لاتی اوسکو بندہ

پس وہ بسبب جہالت کی ہی اور زجاج نی وجہ جہالت یہ کہی ہی کہ اس صورت مین اختیار

اختیار کرتا اونکا لذت فانیہ کا اور لذت باقیہ کی لازم آتی ہی قوله تعالی مِنْ قَرِیْبٍ یعنی قبل

موت کی ہو یعنی کی مدت حیات دنیا قریب ہی بہ نسبت حیات آخرت کی اور قول صحیح یہ ہی

کہ زمانہ قریب پیش از مرگ مراد ہی چنانچہ جناب امیر المومنین صلوات الله علیه سی مروی ہی

کہ اگر تائب معصیت سی پہر عود بگناہ کری اور پہر توبہ کری تو اوسکا قبول ہونا ہی فرمایا

بہتر ہی کہ حق تعالی اوسکو معذور کرتا ہی عوض کی اونہون نی کہ کس حد تک حق تعالی توبہ

اوسکی قبول کرتا ہی فرمایا اوس وقت تک کہ شیطان اوس سی گناہ کرا اور معلوم ہی

تا زمان موت شیطان بندی سی جدا نہین ہوتا ہی اور کتاب من لا یحضره الفقیه مین مروی ہی

کہ حضرت رسالت صلی الله علیه و آله نی خطبہ آخرین مین فرمایا کہ جو شخص توبہ کری قبل

موت کی یکسال حق تعالی توبہ اوسکی قبول کرتا ہی بعد اوسکی فرمایا کہ ایک سال بہت ہی

جو شخص توبہ کری قبل از موت کی یک ماہ حق تعالی اوسکو قبول کرتا ہی فرمایا حضرت نی کہ یک

مہینا بہت ہی جو کہ توبہ کری پیش از موت کی یک روز حق تعالی اوسکو قبول کرتا ہی بعد

اوسکی فرمایا کہ ایک دن بہی بہت ہی جو کہ توبہ کری یکساعت قبل از موت کی حق تعالی

اوسکو قبول کرتا ہی پہر فرمایا کہ ایک ساعت بہت ہی جو کہ توبہ کری اور حالت مین

جان اوسکی قریب بحلق ہو حق تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی کو اور یہی ثعلبی نی حسن سی

نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی الله علیه و آله نی فرمایا کہ شیطان لعین کو پروردگار

نی خطاب کیا کہ عزت اور عظمت اپنی کی قسم کہاتا ہون کہ باز نہین رکہتا ہون مین قبول

توبہ کو بندہ اپنی سی یہان تک کہ روح اوسکی بحد غرغرہ پہونچی پس ان احادیث سی مفہوم

ہوتا ہی کہ توبہ عاصی کی تمام وقتون مین مقبول ہی اگرچہ مرض الموت ہو یا بعد از ظہور علامات

ہوتی تھی اور معالم التنزیل میں لکھا ہی کہ آیہ ہر گاہ ایک شخص قبل از مرگ کی توبہ کرتی ہی ایک
طرح خوشحال کی کشتی میں کہ جلد آیا تو اوس ساعت کی توبہ طرف درگاہ الٰہی کی قبول
کرتا ہی منقول ہی کہ رسم جاہلیت میں یہ تہا کہ ہر گاہ کوئی شخص وفات کرتا تہا اور زوجہ
اوسکی کو اقربا بہی اوس مردہ کی استحقاق میراث رکہتی تہی چادر اوسکی سر پر ڈال کر اپنی تصرف
میں لاتی تہی بعد اوسکی چاہتی تہی اپنی نکاح میں لاتی تہی ورنہ کسی شوہر دیگر کو دیتی تہی اور مہر
اوس سی لیکر اپنی تصرف میں لاتی تہی اور یا تزویج اور نکاح سی منع کرتی حبس کرتی
اسقدر کہ جو مال کہ اوس میت سی اوسکو پہنچا ہی اوسکو دیکر اپنی تئین قید سی خلاص کری
یا وہ اسی حال پر مرجاتی اور میراث اوسکا یہ شخص لیوی اور یہی رسم جاہلیت اول
اسلام میں بہی جاری تہا تا اینکہ ابو قیس انصاری نی وفات کی اور ایک زن کہ نام
کبیشہ تہا یعنی اوسکی تہی کہ زن دیگر سی تہا اوسکو بسبب تصرف اپنی میں لایا اور نہ مہر
کی معیشت میں اور عوض اوسکی یہ نہی کہ مال اوسکا لیکر اپنی تصرف میں لاوی کبیشہ نی
سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ سی عرض کی حضرت نی فرمایا کہ تو اپنی گہر جا اور صبر کر تا حکم
وحی نازل ہو جانب رب العزہ سی اس باب میں کبیشہ اپنی گہر کو گئی روز دیگر بعض عورتیں
زنان مدینہ سی کہ اس بلا میں مبتلا تہیں خدمت سید عالم میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم بدستور کبیشہ کی اس بلا میں گرفتار ہیں حق تعالی نی
اوس وقت از روی شفقت اور رحمت کی یہ آیہ بہیجا خَيْرًا كَثِيرًا یعنی فطر
سی عورتوں سی جدائی کرو بہت ایسا ہوتا ہی کہ تم کراہت رکہتی ہو اوس سی اور وہ بہتر
واسطی تمہاری ہی بلکہ چاہی کہ وہ اختیار کرو کہ جسمین صلاح دین تمہاری کی ہو [illegible]

ہی کہ اول اسلام میں اگر کوئی شخص زن صاحب جمال کو دیکہتا تہا اپنی زوجہ کو تہمت زنا کی
نسبت کرتا تہا جب کہ وہ زن تنگ آکر مہر سی گذرتی تہی اور وہ شوہر اوسکا اوسکو طلاق
دیتا تہا لہذا حق تعالی نی منع کیا اوس امر سی اور فرمایا وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ
زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا شاہ عبد العزیز نی اس آیہ میں کلام بہت سی لکہی ہی کہ
کہ جواب اوسکا بسبب طول کی لائق اس تعلیقہ کی نہ تہا لہذا دو تین امر کہ نہایت اوسکو
برہان قاطع اور نص لامع اپنی مقصد پر ہیں لکہی ہی مع جواب اوسکی بہ تحریر میں آئی
چنانچہ شاہ عبد العزیز نی تحفۂ اثنا عشریہ میں اس طرح لکہا ہی کہ عمر نی منبر پر
خطبہ میں منع کیا کہ ان بانوں سی مہر سی اور کہا کہ اگر ان بانوں سی مہر کا خوبی
ہوتا اولی سا تہا اس بزرگی اور خوبی کی
زیادہ و بانسی درہم سی مہر ازواج اور بنات اپنی کا نہیں باندہا پس چاہی کہ ترویج
مقالات صدقات یعنی کہ زن بانوں سی مہر و کی مبالغہ کرو اور پیروی سنت
لازم کرو اور میں بعد اسکی جو کوئی مہر کو ان بانوں سی کا بنا بر سیاست کی قدر زیادہ کو
بیت المال میں ضبط کروں گا اس اثنا میں ایک زن کرسی پر کہڑی ہوئی اور کہا کہ اے
عمر خدا فرماتا ہی وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا
یعنی اگر دیا ہو عورت کو گنج زر اوس سی پس نہ لو اوسکو اسی واسطی کہ یہ
مہر دی ہوی کو فوراً اور دیگران ہو عمر قائل ہوا اور حضرت سے ساتہ
کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال یعنی سب لوگ زیادہ فقیہ ہیں
نشینی والیان پردہ کی یہ کلام موجود علما ہی اور [illegible]

بیان اوس طعن میں تفتیش ہو اور حرکت عمل میں لانی میں منصف عاقل پر پوشیدہ نہیں ہو
اسمعیلی کہتا اس امر کا اگر گران باندھ دیگا خولی رکھنا ہو ساتھ اس بزرگی اور جو
اون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہو نی تہیں سی معلوم ہوتا ہی کہ بنا بر الوہیت کی زیادتی کی
منع کرتی تہی اور اس صورت میں پڑہنا اوس عورت کا آیۂ قنطار کو عبث ہوتا ہی اور ثانیا
اسمعیلی کہتا ہی عمر کا کہ بنا بر سیاست کی قدر مغالات کو بیت المال میں جمع کر دیگا یہ غرض
شاہ صاحب سمجھی اسمعیلی کہ اس ہنگام میں پڑہنا آیۂ قنطار کا اور خاموش ہونا خلیفہ
ثانی کا اور راضی ہونا نصیحت کل ناس کا سب عبث ہوتا ہی اور سیوا علی فخر الدین رازی
نے نہایت العقول میں اس طعن کو گروہ اہل سنت شیعیان نقل کیا ہی بحروف اور جو عمل میں
نہیں لایا ہی چنانچہ اوسنی لکھا ہی کہ سیر اہل تشیعہ کا خلیفہ ثانی پر یہ ہی کہ عمر نی منع کیا
مغالات فی المہر کو پس کہا ایک عورت نی ساتہ قول حق تعالی کی وآتیتم احدیہن
قنطارا پس کہا عمر نی کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات بعد اسکی شاہ
عبد العزیز نی اصل اس طعن کا سطح سی بیان کیا ہی کہ محل طعن یہ ہی کہ سکوت عمر کا حجت
الزامی دلیل عجز سی ہی اور جو شخص کہ جہد و جواب اوس ان کی برتر آیا کسطح سی قابل ...
اور بعد اسکی جواب اس طعن کا سطح دیا ہی کہ سکوت عمر جواب اوس شخص نہ بنا بر عجز کی تہا
جواب با صواب سی تا ثبوت خطا اور کمی فی الواقع لازم آوی بلکہ بنا بر کمال ادب کلام اللہ
کی تہا کہ مقابلہ قرآن میں چون وچرا کرنا او دشمنون ... کا اور توجیہ خرج کرنا مناسب
حال اعاظم اہل ایمان نہیں ہی انکو سوائی تسلیم اور انقیاد ظاہر الفاظ کی رہت نہیں آتی
انتہی ترجمہ جواب ... اور ایہہ ہی کہ ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج البلاغہ میں لکھا ہی کہ

کہ اور خبر میں ہی جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو کہ ابی بکر نی عزم بالجزم ... کیا تہا
... اور شعر ابی بکر میں ہی اور خطبہ پڑہا او جملہ کلمات خطبہ کی یہ تہی
وکانت نازلہ اعلن بہا کتاب اللہ قبل موتہ وقبل وفاتہ قرء بہا فی افنیتہ وما
محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم
ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ الشاکرین
ایہا بنی قیلۃ اہضم تراث ابیہ وانتم بمرئ منی ومسمع تلبسکم الدعوۃ وتشملکم الصوت
ترجمہ ... ہی کہ یہ مصیبت نازل ہوئی وہ ہی کہ کتاب خدا ساتہ اوس کی اعلان کیا تہا
قبل وفات نبی کی اور آگاہ کیا تمکو اوس سی قبل رحلت نبی کی پس کہا حق تعالی نی نہیں
ہی محمد مگر رسول تحقیق کہ گذری اگلی اوس سی ہی کیا اگر پس اگر مرجاوی وہ یا قتل کیا جاوی
وہ پہر جاؤ گی تم اوپر پاشنوں اپنی کی اور جو شخص کہ پہر جاتی اولٹی پاؤن پس
نہیں ضرر پہنچاتا خدا کو اور قریب ہی کہ خدا جزا دیگا شکر گزاروں کو اے گروہ ...
آیا ظلم اور ستم ہوئی میراث پیغمبر کی میں اور تم دیکہتی ہو مجہی اور سنتی ہو مجہی ...
جانتی ہیں ... شامل ہوتی ہی تمکو آواز میری انتہی ترجمہ کلام ... اسی طرح اظہار فضائل
کیا جاتی ہیں کہ ... جناب فاطمہ ... بلکہ جناب ... تہین اور ...
... انکو خلافت کیا ... خلیفہ ثانی کو اس آیہ کا ... علی ...
... اور ... کرنا مناسب ... اعاظم اہل ایمان کی ...
اور تسلیم اور انقیاد ... میں ... ہی اور ...
... کہ ... انا معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ فہو صدقہ یعنی ہم

دنیا کی وارثی میراث نہیں ہی جو چہوڑ جاتی ہین پس وہ صدقہ ہی اور تفصیل اس مقدمے کی
اس طرح سی ہی کہ کتاب امامت اور سیاست ابن قتیبہ مین مذکور ہی کہ عمر نی ابی بکر سی کہا
چلو ساتہہ ہمارے طرف فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس تحقیق کہ ہمنی غضبناک کیا ہی انکو
پس چلی دونو ساتہہ ہی اور بعد اسکی اذن چاہا فاطمہ علیہا السلام سی اور اذن نہ دیا
پس بعد اسکی آئی وہ دونو نزدیک حضرت علی صلوات اللہ علیہ کی اور متکلم ہوئی انسی
پس لی گئی انکو نزدیک فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی اور جناب فاطمہ نی منہ پہیرا
دیوار کی طرف پس سلام کیا دونوں نی اوپر فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس جواب نہ دیا
فاطمہ نی بعد اسکی ابو بکر نی کلام کیا اور کہا ای حبیبہ رسول خدا قسم بخدا کہ قرابت رسول خدا کی
دوست تر نزدیک ہمارے ہی قرابت اپنی سی اور بدرستیکہ تم دوست تر ہو نزدیک میرے
عائشہ سی کہ بیٹی میری ہی اور ہر آئینہ دوست رکہتی ہی ہم کہ روز وفات پیغمبر ہم مرجاتے
اور نہ باقی رہتی ہم بعد انکی کیا تو جانتی ہی مجہکو اور پہچانتی ہی فضل اور شرف تیرا کو نہیں منع کیا
تجہکو حق تیرے سی اور میراث تیری سی مگر تحقیق کہ ہمنی سنا ہی جناب رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ سی کہتی تہی معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنی ہم گروہ انبیا کا مال ورثہ نہیں
اس حدیث کی سنا نہیں ایک یہہ ہی کہ یاقوت حموی شافعی نی کتاب معجم البلدان مین
لکہا ہی احوال فدک مین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی وقت نزول اس
آیہ کی وآت ذا القربی حقہ فدک کو حوالہ جناب فاطمہ کیا تہا پس یہہ آیہ مکذب اس
حدیث کی ہی اسواسطی کہ فدک بحکم الہی جناب نبوی نی حیات اپنی مین دیا تہا اور تسلط انکا
تہا برخلاف اسکی کہ علیہ نکو کہین کہ یہہ صدقہ ہی اور قطع نظر اس سی اگر بالفرض

یہہ فرض محال ہیت صدقہ تہی تو وہ مال ہی کہ بعد موت باقی رہا ہو والا زندگی ہی مین کہ
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تمام عمر مین جو جو عطا کیا اور ہبہ کیا ہوں بیٹی
جاتی ہین اور یہہ چہینا باطل ہی عقلی و قیاس دینا فدک کا حال حیات مین باتفاق فریقین
ثابت ہی پس ثابت ہوا کہ غصب فدک کو صدقہ مین محسوب کرنا اور دوسرا امر یہہ ہی کہ حکایت
زکریا علیہ السلام تعالی کا قول ذکر ہی انی خفت الموالی من ورائی وکانت امرأتی عاقرا
فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب یعنی مین خوف کرتا ہون
بنی اعمام اپنی سی بعد وفات اپنی کی مال اکہٹا کریں اور ہی عاقر پس بخش نزدیک اپنی سی
ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو آل یعقوب سی پس خوف کرنا بنی اعمام سی دیکہ
مال المقصد ہی اور تیسرا امر یہہ ہی کہ علامہ زمخشری کشاف مین بیچ تفسیر ذیل
قول خدا تعالی مین اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد لکہا ہی سلیمان نی اہل
دمشق اور نصیبین سی جنگ کی ہزار اسپ غنیمت مین ہاتہہ آئی اور بعضون نی کہا
کہ میراث پدر سی انکی ہزار اسپ ہم پہنچائی تہی اور صاحب بیضاوی نی بہی لکہا ہی کہ
سلیمان نی وراثت پدری ہزار اسپ ہم پہنچائی تہی پس یہہ آیہ بہی مکذب حدیث کی
ہی امر جو تہا امر یہہ ہی کہ باتفاق فریقین ثابت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق
علی صلوات اللہ علیہ مین کہا ہی کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا پس لازم ہی کہ جو احکام
باجبر کہ جناب نبوی سی صادر ہو علم اوسکا علی کو بہلی سب صحابہ سی حاصل ہوا اور یہہ کہ
جناب امیر صلوات اللہ علیہ اس خبر سی منکر ہوتی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث وضعی ہی اور پانچوان
امر یہہ ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہی پس کسواسطی در صورت صحت حدیث

جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا مانع نہوئی دعوی فدک سی اور اگر کسیکو زیادہ تر
تفصیل منظور ہو چاہئی کہ رسالہ تحفۂ حنفیہ مین کہ مولفات مخبر سی ہی ملاحظہ کری کہ
اصرح صحت اس حدیث کی ثابت ہی اور یہ کہ حقیقت حال بخوبی منکشف ہوتی ہی پس
شاہ صاحب کو موجب اس قول حق تعالی کہ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ کَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ لازم ہی کہ پاس ادب ان آیات کا وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ و إِنِّي خِفْتُ
الْمَوَالِيَ اور إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِ اور وَلِذِي الْقُرْبٰى کرین اور خطاء الانبیاء جائز نجانین اور خلیفہ
ثانی کو زمرۂ اعاظم اہل ایمان سی خارج کرین کہ اوسکو پاس ادب ان آیات کا نہوا
بلکہ لازم ہی کہ زمرۂ اہل ایمان سی خلیفۂ ثانی کو خارج کرین اور کفر اور لعن اوس پر
کرین کیونکہ حق تعالی فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور ایذا جناب نبوی ایذائی جناب فاطمہ سی ہی چنانچہ
اس حدیث کی اَلْفَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ
اور اس حدیث سی کہ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ ثابت ہوتی ہی اور دونون حدیثین
صحیح بخاری مین موجود مین خصوصا قطع نظر ایذا اور بعد اوسکی قول شاہ صاحب کا یہ ہی اونکی
کو صحیح کہا ہی اور صاحبان یقین پاس حرمت علما مین کیونکہ مین حضرت امیر سی ہی
مثل اس قصہ کی صدور مین آیا ہی روایت کیا ہی ابن جریر نی اور ابن عبد البر اور داود
محمد ابن کعب سی کہ کہا اوسنی کہ سوال کیا ایک مرد نی علی صلوات اللہ علیہ سی ایک مسئلہ
مین پس کچھ جواب دیا علی نی کہا اوسنی کہ ایسا نہین ہی اور لیکن جواب اس مسئلہ
کا یہ ہی علی صلوات اللہ علیہ نی کہا کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہون اور فرمایا

فوق کل ذی علم علیم یعنی اوپر ہر ایک صاحب علم کی ایک دانا ہی ہو بہ نہایت بری
بات ہی اگر خلیفۂ ثانی محسوب کیا جاوین اور ارباب یقین مین ہوتی البتہ یکقدم ہونا مسلم نہوتا
غیر مسلم اور بھی بعد اللہ عدم ایمان خلیفۂ ثانی کا قبل اسکی بخوبی ثابت کیا پس درحقیقت
مخبر صادق مین اور مرتبین مین محسوب تہی اس صورت مین قیاس کرنا حال حضرت علی کا حال
علی صلوات اللہ علیہ پر ناشی کمال جہالت سی ہی اور جبکہ اتحرب دین جو کہ صحابہ سی تہی
اونکی ہی اگر تمام و کمال مرقوم ہوتی کتاب طویل ہو جاتی کہ مرقوم ہوا اور یہ تعلیقہ کہ نہایت مختصر
نہین کہا اسنی الطرق المفرح عبارت شارح مقاصد کی ذکر کیجاتی ہی کہ مصنف اوسکا علامہ
علامہ تفتازانی ہی کہ مشاہیر علمائی اہل خلاف سی ہی کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی لیکن وہ چیزکہ
جاری ہوئی بعد اونکی اوپر اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی پس ظہور اوسکا اس حیثیت
سی ہی کہ نہین مجال ہی اوسکی پوشیدہ کرنی کی اور جو اوسکی اس حیثیت سی ہی کہ نہین شناخت
ہی اور کسی صاحبان عقل کی ہی علی کہ نزدیک ہی کہ گواہی دین اسکی جمادات اور حیوانات
اور روتی مین وہ علی اوسکی زمین و آسمان اور پارہ پارہ ہوون پہاڑ اور پتہر اور باقی
رہی گی بری عمل اوسکی کی جب تک کہ پہر پہر آوین مہینی اور گذرین زمانی پس لعنت
خدا کی ہو اوپر ظالم کی اور جو کہ راضی اس امر سی ہوا اور جو کہ ساعی ہوا اس ظلم مین اور
ہر آئینہ عذاب آخرت کا شدید ہی اور باقی ہی اگر کہا جاتی کہ بعضی علمائی مذہب ہماری
سی لعن یزید کو جائز نہین جانتی مین باوجود جاننی اس ظلم کی کہین کی ہم کہ وہ علی حمایت
کرتی اس امر کی کہ سباداً میں ترقی کی کری طرف اعلی کی جیسا کہ یہی شعار روافض کا ہی
پس اس عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو کچھ خرابیان بعد نبی کی واقع ہوئین مین جانتی

حاجت تقریر اور تحریر کی نہیں ہی ہرچند کہ عبارت اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ اپنی خلفا کو بہی کرم
بہتر گردانتا ہی اور اگر خلفای ثلاثہ ہوتی تو اوس قدر تسلط نہ ہوتی یہہ خرابیان کا ہیکو واقع ہوتین
اور اصل اس شجر ظلم کی غصب خلافت ہی اور پہل اسکا شہادت ذریت حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہی چنانچہ ہر عاقل منصف پر پوشیدہ نہین ہی پس شاہ صاحب کی
وہی کہ مقدم ہین جناب علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ اور خلیفہ ثانی مین کمال دوری
انصاف شعر کجا حیدر کجا ان حیدر نام پاک چہ نسبت خاک را با عالم پاک زادہ کعبہ کجا
حیلہ کنندہ کجا نسبت پاک زنا پاک نہ رسد زیرک حال اصحاب بود مختلف ازین لو جب
شہسواری عرب یک وجود کل یک آید اگر مقدم متصور ہی پس جناب رسول
اور علی صلوات اللہ علیہ مین البتہ متصور ہی چنانچہ باتفاق فریقین جناب نبوی کی حق
علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی کہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی
ثابت ہوتا ہی کہ بارشاد نبوی ہارون اور علی ہمقدم تہی پس لا بد یہہ ہی جسطرح کہ زمانہ
ہارون مین سامری امت مین پیدا ہوا تہا اور باعث گمراہی امت موسی ہوا تہا بنا بر یکی
چاہی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین بہی سامری امت پیدا ہوا اور باعث گمراہی امت کا
ہوا اور یہی شرح مقاصد وغیرہ مین لکہا ہی کہ اگر کسی کو کوئی شخص ارادہ کری نظر کرنی کا
آدم علیہ السلام کی علم اوسکی مین اور طرف نوح علیہ السلام کی تقوی اوسکی مین اور طرف ابراہیم
کی خلت اوسکی مین اور طرف موسی کی کلیم ہونی اوسکی مین اور طرف عیسی کی عبادت اوسکی
مین چاہیئی کہ نظر کری طرف علی صلوات اللہ علیہ کی پس اس حدیث سی مستفاد ہوتا ہی کہ جو صفت
علی کی ان انبیا کی تہی بلکہ فضیلت اس علی کی مراکب پیغمبر کو ایک ایک وصف تہا اور آنکی

مین سب وصف جمع تہی اور یہی اگر مقدم ہی تو جناب صلی اللہ علیہ وآلہ ہی جسطرح
مباہلہ کی علی صلوات اللہ علیہ کو حق تعالی نی بمنزلہ نفس پیغمبر کی فرمایا ہی پس جسطرح سی کہ
جناب ہی پر افترا اس حدیث کا باندہا ہی نحن معاشر الانبیاء لا نورث
اسیطرح سی جناب علی صلوات اللہ علیہ پر حدیث کو وضع کیا ہی کہ وہ صواب پر ہی اور
مین خطا پر ہون اور وضع ہونی اس حدیث پر چند امور دلالت کرتی ہین کہ جناب شیخ
زین کہ احمد بن حنبل نی مسند اپنی مین اور مسلم نی صحیح اپنی مین روایت کی ہی کہ کوئی شخص
صحابہ رسول سی نہ تہا کہ دعوا اوسنی کیا ہو سوای علی کی سلونی قبل ان تفقدونی
یعنی سوال کرو تم مجہسی جس چیز سی کہ چاہو قبل وفات میری کی پس یہہ حدیث اول دال
ہی وضع ہونی حدیث سابق پر اور دوسرا یہہ ہی کہ جناب نبی نی حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا ہی کہ
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اور تیسرا یہہ ہی کہ رسالہ فصل الخطاب مین اور صاحب فردوس
نی اور خطیب نی مناقب اپنی مین در باب فضائل علی صلوات اللہ علیہ کی لکہا ہی کہ
علی کو نو حصہ علم تہا اور تمام خلق ایک حصہ باقی مین شریک علی صلوات اللہ علیہ کی
تہی پس بنا بر اس حدیث کی کیا گنجایش رکہتا ہی کہ جسکو نو حصہ علم ہوا وہ اسکو جو ایک
سائل کا ہتا ہی اور وہ منفرد سائل سی کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہون اور چوتہا
امر یہہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ نی حق علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی اقضاکم علی
یعنی دانا تر تمہاری قضایا مین علی صلوات اللہ علیہ ہی اور اس روایت کو ابن عبدالبر
کہ بزرگ علما مخالفین سی ہی استیعاب مین ذکر کیا ہی پس جب تک کہ کوئی مہارت
تمام علوم مین نہ رکہتا ہو کیونکہ یہہ مسائل قضایا وغیرہ کی ہو گا اور پانچوان امر یہہ

کہ بہتی حق میں حق تعالیٰ نے تشنیع و تعییر کیا ہو وہ بہ نسبت جو علم کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کا تہا
وہ جناب علی صلوات اللہ علیہ کا تہا پس در حقیقت تفضیل و تعظیم جناب نبی کی ہی ہرچند کہ
بنا بر مسلک اہل سنت کی خطا انبیا سے جائز ہی لیکن بنا بر اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کی ہر گاہ
وحی الٰہی لازم آتی ہی اور بعد اسکی شاہ صاحب دلیل اس مطلب پر یہہ لاتے ہیں کہ حضرت داؤد
نبی اور بہ نص الٰہی خلیفہ وقت تہی کہ حق تعالیٰ نے انکے حق میں فرمایا ہی یٰدَاوٗدُ اِنَّا
جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ اور باب فہم حکم کو سنتے ان میں سے
شخص کی کہ زراعت شخص دیگر کو تلف کیا تہا حضرت سلیمان سی کہ نہ اوس وقت نبی تہی
اور نہ امام حکم کرنے اس مسئلہ میں پیچہ رہ گئی اور حضرت سلیمان کہ طفل صغیر السن تہی حضرت
داؤد پر سبقت کی اور حکم الٰہی کو دریافت کر گئی مروی ہی ابن بابویہ نے الفقیہ عن احمد
بن عمر الحلبی قال سألت ابا الحسن علیہ السلام عن قولہ تعالیٰ وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ
فِی الْحَرْثِ قال کان حکم داود رقاب الغنم والذی فهم الله سلیمان ان الحکم لصاحب الحرث باللبن والصوف
ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ روایت کیا ہی ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں احمد
ابن عمر الحلبی سی کہ کہا اوسنی کہ سوال کیا میں نے ابو الحسن صلوات اللہ علیہ سی قول حق تعالیٰ
سی کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ داؤد و سلیمان نے جس وقت کہ حکم کیا اون دونوں نے بیچ زراعت کے
کہا اون حضرت نے کہ حکم کیا داؤد نے ساتہہ دینے گردنوں کو سفندوں کی اور سمجہایا خدا نے سلیمان کو کہ
حکم واسطی مالک زراعت کی ہی بیچ شیر اور صوف کی پس اگر با فرض علم ایک مسئلہ کا ایک شخص
کو اونکو سمجہا دین امامت اوسکی مین کیا لازم ہی سوا علم کہ جو غیر مخصوص کی شکل ایسی واقع میں مجہ
مشکل ہوا اور ظاہر ہی کہ امامت نہایت نبوت کی ہی انتہی کلامہ جواب اسکا یہہ ہی معلوم

نہیں کہ شاہ صاحب اس خواب غفلت میں کب تک رہینگے اس قدر تحریر کیا ہی یہہ بہی خوب نہیں
ہیں کہ حق تعالیٰ نے حق داؤد میں فرمایا ہی فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یہہ فرمانا دلالت رکہتا ہے
کہ حکم کرنا داؤد کا برحق ہوا اور بطلان خطا اور غلط اوس میں نہیں پس صورت میں کیا
گنجایش رکہتا ہی کہ داؤد نے خطا کی اور سلیمان نے بصواب حکم کیا خصوصا جو توجیہہ
کہ بقول شاہ صاحب سلیمان اوس ہنگام میں نبی تہی نہ امام پس یہہ مسئلہ بہی ممکن ہو کہ وہ
نبی کہ جسکو ارشاد ہو کہ حکم حق کیجیو وہ خطا کری اور وہ شخص کہ نہ امام ہو نہ نبی وہ حکم
بصواب کری بنا برین شاہ صاحب کو لازم تہا کہ معنی آیہ کی اس طرح بیان کرتی ہو تی کہ تنقیح
و دونو آیہ میں باقی رہتا اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ دونوں حکم موافق ارشاد الٰہی کی تہی نہ بطریق
اجتہاد چنانچہ تقریر شاہ صاحب سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت داؤد نے ظن اور اجتہاد سے
حکم کیا تہا جس طرح سی کہ خلیفہ ثانی نے حکم باجتہاد کیا تہا اسواسطی کہ مدار اجتہاد کا ظن ہی
اور مرتبہ انبیا اور اوصیا کا ارفع اس سی ہی کہ وہ ظن پر عمل کریں اس واسطی کہ انبیا
کو طریقہ دریافت کرنی علم احکام بواسطی وحی وغیرہ ممکن ہی اور جس شخص کو یقین حاصل ہو
اوسکو ظن پر عمل کرنا قبیح ہی اور یہی باعث اسکی میں یہہ قول حق تعالیٰ کا ہی اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ کہ بنا بر اس آیہ کی لازم ہی کہ ظن سی پرہیز کیا جاوے اور اگر کوئی کہی کہ یہہ ظن مجتہد سے
نہیں اجتناب کیا جاتا جواب اسکا یہہ ہی کہ در صورت خلاف احادیث مجتہد کو کہاں
ایسا طریقہ ممکن ہی کہ علم اوسکو احکام کا حاصل ہو زمانہ غیبت امام میں لہذا ناچاری
ہو کہ تکلیف عبادات بحکم ضرورت ظن پر عمل کرین ورنہ تکلیف مالا یطاق لازم آتی ہی اور
اسی واسطی محتمل ہی کہ حق تعالیٰ نے بعضی ظن کو گناہ شمار کیا ہی کہ بعضی اوقات میں سوائے

ان کی چار ہو بیشن ہی اور اعاد [...] در باب حکم کرنی داود کی اور سلیمان کی مختلف واقع
ہوئی ہین ہر چند کہ یقین با محدا جانا نہین ہوتا لیکن یہہ بطریق معلوم ہوتا ہی کہ خطا داود
واقع نہین ہوئی چنانچہ علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق علیہ
علیہ سی کہ فرمایا انہون نی کہ ہرکاہ تہا سمین نزدیک داود کی حاضر ہوتی داود
انکو نزدیک سلیمان کی بہیجا اور سلیمان نی فرمایا کہ اگر گوسفندون نی اصل اور زور
باغ انگور کو بسبب کہانی کی نابود کیا ہو چاہئی کہ اون گوسفندون کو صاحب باغ
کرین اور اگر شاخین اوسکی کہائین ہون تو چاہئی فرع گوسفند کو نتاج اوسکا ہی
صاحب باغ کرین اور یہہ حکم وہی حکم تہا کہ داود پر نازل ہوا تہا اور اگر حکم انکا
مختلف ہوتا تو چاہئی حق تعالی عوض وکنا لحکمہم کی وکنا لحکمہما فرماتا بنا بر اسکی کلام
پہنچی تہا سمین کی نزدیک سلیمان کی یہہ تہی کہ داود بنی اسرائیل پر ظاہر ہو کہ سلیمان بعد
اوسکی وصی اور خلیفہ ہین اور کلینی مین اون حضرت سی مروی ہی کہ امامت ایک عہد
ہی جانب خدا تعالی سی وعلی کہانات کی کہا اوسکی علم الہی مین مقرر ہین اور حق تعالی
نی داود کو وحی نازل کی کہ ایک کو فرزندان اپنی سی وصی اور قائم مقام اپنا
اسکو علی کہ علم میرمین قرار پایا ہی کہ کسی پیغمبر کو مبعوث نکرون مین مگر یہہ کہ وصی اسکا
اہل بیت اوسکی سی ہو داود علیہ السلام کی فرزند بہت سی تہی اور اون مامین کی ایک
کہ مان اوسکی زندہ تہین اونکو بہت دوست رکہتی تہین چاہا کہ اون کو وصی کرین پس
حق تعالی نی وحی طرف داود کی بہیجی کہ اس امر مین تعجیل نکر اور منتظر حکم میرا کا ہو
عنقریب وہ وجہ نزدیک داود کی آئی کہ ایک نی دو ہی دوسری پر کہا کہ

گوسفندان کسی نی رات کو تاک کہائی انگور ریزی کہا [...] برباد کیا [...] اور عقال
نی وحی داود کو بہیجی کہ جمع کرو فرزندان اپنی [...] ری کہ اس قصہ مین حکم ہر دو ہر
کرین اوسکو وصی اپنا کر داود علیہ السلام نی فرزند اونکو جمع کیا ہر کاہ کہ قصہ مذکورہ
مطلع ہوئی سلیمان علیہ السلام نی کہا کہ حکم کیا تمنی صاحب گوسفند کو نتاج اور پشم کرین
سال اوسی حاصل ہو صاحب تاک انگور کو دی اور تا ایک سال باغ انگور کو تربیت
کرین تا مثل سابق کی انگور بار لاوی داود علیہ السلام نی کہا کہ کسو علی حکم کیا
تو نی کہ بالکل گوسفند اونکو تسلیم اوسکی کرین باوجود اس امر کی کہ یہہ تلف ہوئی
باغ انگور سی ہوا تو بسبب گوسفندان اوسکی ہی کہ یہہ حکم نزدیک علماء بنی اسرائیل کی
مقرر اور محقق ہی سلیمان نی کہا اس جہت سی کہ حاصل تاک اوسکا تلف ہوا اور اصل
تاک باقی ہی اور تاک کو کچہہ ضرر نہین ہی اور سال دیگر نشو ونما کریگا اور بارور ہوگا
پس مناسب یہہ ہی کہ وہی حاصل گوسفندان اوسکو دی نہ اصل گوسفندان پس
حضرت داود کو آئی کہ حکم اس مسئلہ مین وہی ہی کہ حضرت سلیمان نی کیا یا داود
المراد دنا یعنی ای داود تو نی چاہا کہ غیر سلیمان کو وصی کری اور ہمنی چاہا کہ سلیمان
تیرا ہو اور سی طرح سی چاہئی کہ جو ظہور مین آیا اور شاید جواب قول ثقلہ صاحب کا
یہہ ہی کہ حق تعالی نی حق داود و سلیمان مین فرمایا ہی وکلا آتینا حکما وعلما
یعنی ہر ایک کو دیا ہمنی حکم اور علم پس اس آیۃ سی معلوم ہوتا ہی کہ حکم داود خطا تہا
اور قطع نظر اس سی ہر کاہ کہ عصمت انبیا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ادلہ
سی ثابت ہوتی ہی کہ مراد ہی کہ معنی اس آیۃ کی محمول ہون بخلاف اطیعوا [...]

عدم عصمت ... ہیں ... پس عمر کو خطا سے پاک کہنا ... صحابہ [illegible]

کہنا اس امر کا ظاہر ہی کہ امامت نیابت نبوت کی ہی پس بنا بر مذہب شیعہ کے [illegible]

مسلم ... کہ علی علیہ السلام نائب نبی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منسوب ... [illegible]

ختم غدیر ... خلاف مسلک اہل سنت کی خلافت خلفا کی باجماع امت ثابت کرتی ہیں [illegible]

نبی منسوب ... سے اور نیابت ہی منسوب ... اور جس شخص کو افضل [illegible]

کرنا ... قول شاہ صاحب کا ... پس چاہئی کہ رسالہ ... [illegible]

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

حرام کی گئیں ہیں اوپر تمہارے مائیں تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری اور پھوپھیاں تمہاری اور خالائیں [illegible]

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ

اور بیٹیاں بھائی کی اور بیٹیاں بہن کی اور مائیں تمہاری کہ انہوں نے ... دودھ پلایا ہو تم کو

وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي

اور بہنیں تمہاری ... دودھ ... اور مائیں زنان تمہاری کی اور دختران تمہاری وہ کہ جو

فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ

[illegible]

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ

[illegible]

وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

[illegible]

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور حرام ہیں شوہر دار زنان ... مگر وہ کہ مالک ہوئی ہوں دستہای تمہاری [illegible]

كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ

[illegible]

مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

[illegible]

فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا

[illegible]

أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ

[illegible]

فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ

[illegible]

فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

[illegible]

مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ

[illegible]

فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْہِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

پس اگر کریں وہ بدکاری تو ان پر ہی آدہا [illegible]

الْعَذَابِ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْکُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

[illegible]

قولہ ایمانکم یعنی وہ عورتین کہ کفار سی ہیں اور قید کرلائی ہیون اور شوہر اونکی کافر ہون
اور تمہاری حلال مین بغیر [illegible] ہوتی ہی لیکن واجب ہی کہ استبرا کرین اونکو ساتھ ایک حیض
اگر حاملہ نہون اور بشرط حامل ہونی استبرا اونکا وضع حمل ہی قولہ فما استمتعتم بہ منہن آیت
فرض متعہ سی مخصوص رہنا نا اور روایت سی ہی چنانچہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ فرماتی ہین کہ اگر عمر لوگونکو منع نکرتا متعہ سی کوئی شخص زنا نکرتا مگر وہ شخص کہ نہایت شقاوت
اور بدبختی رکہتا ہو اور اس آیہ مین نکاح متعہ مراد ہی کئی وجہ سی اول یہہ کہ اجماع اہلبیت
ہوا ہی اور اجماع اونکا حجت ہی چنانچہ علم اصول مین بیان ہی اور وجہ دوم یہہ ہی کہ خاصہ
اور عامہ نقل کرتی ہین کہ ابن عباس فتوی متعہ کا دیتی تہی اور خود بہی اسپر عمل کرتی
اور وجہ سوم یہہ ہی کہ روایت کیا ہی عمر ابن خطاب سی کہ دو متعہ عہد رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ مین تہی کہ مینی اون دونو کو حرام کیا ہی اور لوگونکو اسپر معاقب کرونگا مین ایک
زمان ہی اور دوسرا متعہ حج اور طبری نی بہی عمر سی نقل کیا ہی کہ اوسنی کہا ہی کہ تین چیزین
تہین زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین تہین کہ مینی اون تینو کو حرام کیا ہی ایک
متعہ حج دوسرا متعہ زمان تیسرا حی علی خیر العمل بیچ اذان کی اور وجہ چہارم یہہ ہی کہ متعہ کا
شروع ہونا زمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ مین بالاتفاق ثابت ہی اور دعوی کرنا منسوخیت

اوسکی کا روایت ہی اور مشروعیت اوسکی درایت سی ہی اور روایت معارض درایت
نہین ہوسکتی ہی فائدہ کتاب مصابیح القلوب مین مرقوم ہی کہ ایکروز قاضی عبدالجبار
معتزلی شہر مین مجلس درس مین بیٹہا تہا آیہ فریقین حاضر تہی شیخ مفید بغداد شہر کی
تہی اوس عصر مین اور قاضی نی نام اونکا سنا تہا لیکن دیکہا نہ تہا حاضر ہوئی
اور صف نعال مین بیٹہی اور بعد ایک لحظہ کی خطاب قاضی سی کیا کہ اگر اجازت ہو تو مجہی
سوال کرون مین بحضور ان حاضرین کی قاضی نی کہا سوال کیا شیخ نی کہا کہ یہہ حدیث
کہ طائفہ شیعہ روایت کرتی ہین من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی روز غدیر مین فرمایا ہی یا شیعہ اپنی طرف سی جعل کیا ہی قاضی نی کہا صحت
اس خبر کی ضروری ہی شیخ نی کہا کہ مراد اس خبر صحیح ہوتی لفظ مولا سی کیا مراد ہی قاضی
نی کہا کہ اولی مراد ہی تب شیخ مفید نی کہا کہ اس تقدیر پر خلاف اور خصومت کس واسطی ہی
قاضی نی کہا اسی برادر یہہ روایت ہی اور خلافت ابی بکر کی درایت ہی اور مرد عاقل
بسبب روایت کی ترک درایت نہین کرتا ہی شیخ مفید نی اس مسئلہ کو فرو گذاشت کر کی
پوچہا کہ کیا کہتی ہو اس خبر مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق علی مین فرمایا یا علی حربک
حربی وسلمک سلمی قاضی نی کہا کہ صحیح ہی تب شیخ مفید نی کہا اصحاب جمل مین کیا فرماتی
ہو بقول تمہاری چاہی وہ کافر ہون قاضی نی کہا اسی برادر اونہون نی توبہ کیا تب شیخ
مفید نی کہا کہ اسی قاضی حرب جنگ جمل درایت ہی اور توبہ روایت ہی اور تمہین
آپ فرمایا ہی کہ مرد عاقل درایت کو بسبب روایت کی ہاتہ سی نہین دیتی ہی قاضی متحیر
ہو گیا اور ایک ساعت سر جہکا لیا اور بعد اسکی سر کو بلند کیا اور کہا کہ تم کون شخص ہو

شیخ نے کہا میں حاضر تھا امام محمد بن محمد النعمان حارثی قاضی اور نبعہ کہتا ہوا اور شیخ مفید نے
ہاتھ پکڑ لیا اور مسند پر لا کر بٹھایا اور کہا کرنت المفید حقا کیسی تم عالم دینی و الی [illegible]
اور وجہ کچھ یہ ہی کہ متعہ ایسی منفعت ہی کہ وجوہ قبیحہ سی خالی ہی اور اوس میں ضرر
دنیا اور آخرت کا نہیں ہی اور جو چیز کہ بطرح سی ہو مباح ہوتی ہی پس اباحت متعہ
کی ثابت ہوئی اور احادیث اس باب میں بہت سی وارد ہوئی ہیں ابن بابویہ نی من
لا یحضرہ الفقیہ میں امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی نقل کیا ہی کہ ان حضرت
نی فرمایا کہ وہ ہم سی نہیں ہی کہ حرام جانی متعہ کو اور اون حضرت سی مروی ہی کہ جو
شخص ساتھ عورت کی متعہ کری خالصا لوجہ اللہ تو کلام کہ اوس عورت سی کہی ایک حسنہ اوسکے
واسطی لکھتی ہیں اور ہر گاہ کہ اوس سی نزدیکی کرتا ہی حق تعالی اوسکا گناہ بخش دیتا ہے
اور ہر گاہ کہ غسل کرتا ہی بعدد ہر بال کی کہ پانی اوسپر جاری ہوتا ہی مغفرت اور رحمت
ارزانی کرتا ہی مروی ہی کہ ایک شخص نی امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی پوچھا کہ
میں نی قسم کھائی ہی کہ متعہ نکرونگا اب پشیمان ہوا میں آیا جائز ہی کہ متعہ کرون حضرت نی
فرمایا کہ تو نی قسم کھائی ہی کہ طاعت پروردگار نکریگا اور بحق اون خدا کی کہ اگر طاعت سی اونکی [illegible]
دشمن اوسکا ہوگا پس بنا بر اس روایت کی جو شخص کہ متعہ نکریگا وہ دشمن خدا ہی اور حضرت
رسالت سی مروی ہی کہ جو شخص ایکبار متعہ کری درجہ اوسکا مثل درجہ حسن کی ہوتا ہی اور
جو شخص کہ دوبار متعہ کری درجہ اوسکا مثل درجہ حسین کی ہوتا ہی اور جو شخص کہ تین متعہ
کری درجہ اوسکا مثل درجہ علی صلوات اللہ علیہ کی ہوتا ہی اور جو شخص کہ چار بار متعہ کری
درجہ اوسکا مثل درجہ میری کی ہوتا ہی اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ جو شخص کہ ایکبار متعہ کری

کری [illegible] خدا سی محفوظ رہتا ہی اور جو شخص کہ دو بار متعہ کری ساتھ نیکو کاروں کی محشور ہوگا
اور جو شخص کہ تین بار متعہ کری روضہ جنان میں میری ساتھ ہوگا اور سلمان فارسی اور
مقداد و کندی اور عمار یاسر رضی اللہ عنہم سی مروی ہی کہ ایک روز نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہم حاضر تھی کہ وہ حضرت اوٹھی اور خطبہ فصیح پڑھا اوسمیں نی ارشاد
اوسکی فرمایا کہ [illegible] آگاہ ہو کہ برادر میرا جبرئیل تحفہ نزدیک پروردگار کی سی لایا ہی
اور وہ متعہ زنان مومنہ ہی اور پیش از میں یہ تحفہ حق تعالی نی کسی پیغمبر کو نہیں دیا فرمایا
اور میں تمکو حکم اوسکا کرتا ہوں کہ وہ سنت میری ہی حیات میں اور بعد وفات کی
اور جو شخص کہ اوسپر رد کری وہ مجھسی ہی اور جسنی مخالفت کی [illegible] مخالفت کی
اور اہل دوزخ سی ہی اور جو شخص کہ مدت عمر میں ایکبار بھی متعہ کو عمل میں لاوے [illegible]
ہی اور جو شخص کہ اپنی متعہ کی ہم نشینی کری فرشتی ان پر نازل ہوتی ہیں اور [illegible]
کرتی ہیں تا آنکہ وہ اون مجلس سی اوٹھی اور بات کرنا اسمیں ثواب ذکر اور تسبیح کا ہی
اور ہر گاہ ہاتھ میں ہاتھ لیتی ہیں جو گناہ کہ انگلیوں سی کیا ہو جھڑ جاتا ہی اور ہر گاہ
کہ بوسہ لیتی ہیں حق تعالی بعوض ہر بوسہ کی ثواب حج و عمرہ کا لکھتا ہی اور ہر گاہ کہ مقاربت
[illegible] اور [illegible] کی حسنات اوسکی [illegible] لکھی جاتی ہیں [illegible] اور جب غسل کرنی میں مشغول
ہوتی ہیں حق تعالی فرشتوں سی کہتا ہی کہ نظر کرو طرف ان دو بندوں کی کہ غسل کرنی میں
مشغول ہیں اور اعتقاد رکھتی ہیں کہ میں پروردگار ان کا ہوں گواہ رہو کہ اونکو بخشا
میں اور جس بال پر کہ پانی جاری ہوتا ہی دس حسنہ اوسکی واسطی لکھی جاتی ہیں اور دس
گناہ محو ہوتی ہیں اور دس درجہ بلند ہوتی ہیں پس جناب امیر صلوات اللہ علیہ نی [illegible]

ہوکر روض کی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کیا ہی ہوا اوس شخص کی کہ مساعی ہی اس باب
مین ہو فرمایا کہ بجزا اوسکی مثل اوسکی ہی کہ جو متعہ کرے اور ہر بار کہ وہ غسل سے فارغ ہو تو بعد
ہر قطرہ آب کی کہ بدن اوسکی سی گرتا ہی حق تعالی ایک فرشتہ مخلوق کرتا ہی کہ تسبیح
تقدیس اوسکی کرتا ہی اور ثواب اوسکا واسطی غسل کرنی والی کی ہو تا قیامت تک اسی علی
صلوات اللہ علیہ جو شخص کہ اس سنت کو سہل جانے اور احیا اسکا نکرے شیعہ ہمارے سی
نہین ہی اور مین اونسی بیزار ہون اور اون حضرت سی منقول ہی کہ ایکروز ساتھ حضرت
انبیا کی کیفی ہوتی تھی ارشاد فرمایا کہ اسوقت جبرئیل نازل ہوتی اور کہا اوہون نے
کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو حق تعالی نے تمکو سلام بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ امت اپنی کو حکم
کرو کہ وہ سنت صالحون سی ہی جو کوئی کہ روز قیامت کو نزدیک میری اوس حالت مین
گیا ہو نیکیان اوسکی بقدر ثواب متعہ کی ساقط ہونی مین اور صلی اللہ علیہ وآلہ ایک درہم کہ
مومن متعہ مین صرف کرے افضل ہی نزدیک حق تعالی کی ہزار درہم سی کہ غیر اوسکی مین
صرف کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ایک جماعت بہشت مین حور العین سی ہین کہ حق تعالی
انکو واسطی متعہ کی خلق کیا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہر گاہ کہ مومن یا مومنہ عقد نکاح
مین حق تعالی اون دونو کو گناہون سی پاک کرتا ہی اور عفو کرتا ہی اور رضا وسی بیان
فرماتا ہی کا سی بنج حق تعالی نزہی حق مین کتنا ہی کہ اس بنج میری نی متعہ کیا امید ہی
میری کی ہر آئینہ آج کی دن کی اوسکو سرور کیا اپنی ساتھ عفو کرنی گناہونکی اور ساتھ زنا
جنانکی اور جو عورت کہ مہر اپنا شوہر کو بخش دے خواہ عقد ہو دائمی خواہ غیر اسکا حق
اسکو عوض ہر درہم کی چالیس ہزار شہر بہشت مین اوسکو عطا کرتا ہی اور بعوض ہر درہم

درہم کی ستر ہزار حاجت دیتا اور راکھ کی برا تی مین اور بعوض ہر درہم کی ایک
داخل ہوتا ہی اور بعوض ہر درہم کی ہزار فرشتوں کو امر کرتا ہی کہ واسطی اوسکی حجابان

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ

چاہتا ہی خدا بیان کری واسطی تمہاری احکام اور دکھاوی تمکو راہ اون لوگون کی کہ پہلی تم سی تھی اور قبول کری توبہ

عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ

اوپر تمہاری اور خدا دانا ہی محکم کار ہی ۔ اور خدا چاہتا ہی یہ کہ قبول توبہ کری اوپر تمہاری

وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ○

اور چاہتی ہین وہ لوگ کہ پیروی کرتی ہین آرزوون کی یہ کہ تم خواہش کرو خواہش بڑی کو

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

چاہتا ہی خدا یہ کہ تخفیف کری تم سی اور پیدا کیا گیا ہی انسان ضعیف ۔ ای وہ لوگ کہ

آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ

ایمان لاتی نہ کھاؤ تم اموال اپنی کو درمیان اپنی ساتھ باطل کی مگر یہ کہ ہووی تجارت

تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ وَمَنْ

رضا مند تمہاری سی اور نہ قتل کرو نفسہای اپنی کو درستی کہ خدا ہی ساتھ تمہاری مہربان اور جو کوئی

يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ

بجا لاوی اس محرمات کو از روی تعدی اور ظلم کی پس قریب ہی کہ داخل کرین ہم اوسکو آتش مین اور ہی یہ

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ○ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اوپر خدا کی آسان ۔ اگر پرہیز کرو تم بزرگ اون گناہون کی کہ منع کئی گئی ہو تم اون سی محو کرین گی ہم

سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ

بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ

مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْــَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ع

قولہ ان تمیلوا میلا عظیما مروی ہی کہ جب کہ آیہ تحریم خواہر و دختر برادر و خواہر نازل ہوئی تو یہودیون نی اعتراض کیا کہ نکاح دختر عمہ کا اور دختر خالہ کا حلال ہی باوجود اس بات کی کہ خالہ اور عمہ حرام ہین پس اگر خواہر حرام ہی خواہرزادی کیون حرام ہوئی اور بسبب اس شبہہ کے چاہا کہ اہل اسلام کو طرف باطل کی رغبت دلاوین لہذا رد اونکی مین یہ آیہ نازل ہوئی یرید اللہ ان یخفف عنکم قولہ ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ خدا نے عقوبت اوسکی مقرر کی ہو مانند شرک کی اور زنا کی اور لواطہ کی اور شرب خمر کی اور ربا کی اور عقوق والدین کی اور قمار کی اور فرار جنگ کفار سی حضور امام مین اور قتل کرنا ناحق اور کہانا مال یتیم کا اور تہمت زنا کرنا اور جادو کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور ناامید ہونا رحمت

الٰہی سی اور پناہ مین ہونا عقوبت اوسکی سی اور بعضی علما قائل ہوئی ہین کہ تمام معاصی کبیرہ ہین باعث شریک ہونی مخالفت امر و نہی مین اور اطلاق صغیرہ اور کبیرہ کا اوپر گناہ باعتبار نسبت مافوق اور ماتحت کی ہی مانند بوسہ لینی نامحرم کی کہ نسبت زنا کی صغیرہ ہی اور نسبت نظر نامحرم کی از روی شہوت کبیرہ ہی اور یہ قول شیخ مفید اور ابو الصلاح اور ابن براج اور ابن ادریس کا ہی اور یہ مذہب منافات آیات اور اخبار سی رکہتا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر اجتناب کرو تم گناہان کبیرہ سی کہ منع کیا ہی اوس سی کفارہ کرتی ہین اور بخشتی ہین ہم گناہون تمہارے کو اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ گناہ کبیرہ آدمی کو عدالت سی خارج کرتا ہی اور گناہ صغیرہ بشرط عدم اصرار عدالت سی خارج نہین کرتا ہی اور مشہور علما مین یہ ہی کہ اصرار گناہ صغیرہ کبیرہ ہی اور معنی اصرار مین شہید علیہ الرحمۃ نی کہا ہی کہ اصرار دو قسم پر ہی یا فعلی ہی یا حکمی ہی اصرار فعلی یہ ہی کہ مداومت کرنا یا کثرت سی اوس جنس فعل کا بغیر توبہ ہی اور اصرار حکمی یہ ہی کہ قصد رکہتا ہو دوبارہ اوس صغیرہ کی بعد ارتکاب اوسکی کی لیکن وہ شخص کہ صغیرہ کو عمل مین لاوے اور غافل اوسکی سی غفلت اور رد ہو اوسکی تصدی اور توبہ اوسکی سی ہو ظاہر یہ ہی کہ مصر نہین ہی اور شاید عمل صالح اوسکی از قبیل نماز و روزہ اور وضو کی کفارہ اوسکا ہو جاتا ہی چنانچہ اخبار مین وارد ہوا ہی اسکی طرف اشارہ اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر بعد صغیرہ کی قصد دوبارہ صغیرہ کا رکہتا ہو اور عمل مین نہ آیا ہو مگر بار بار کی فرق صغیرہ اور کبیرہ مین نہین جانتا اور علما مین اختلاف بہت سا ہی گناہ کبیرہ مین بعضی کہتی ہین کہ جو گناہ کہ حق تعالی نی قرآن مجید مین وعدہ عذاب کیا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ گناہ کہ شارع نی حد اوسپر مقرر کی

ہو والتیسیر کہ انمین وعید غضب کی ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ جو گناہ کہ ذکر کیا اوسکا حکم
بنی اسرائیل کی پہرون سی اور بعضون نی کہا ہی کہ جو کہ حرمت اوسکی دلیل قطعی ثابت ہوئے
ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ گناہ ہی کہ وعید شدید قرآن مین یا حدیث مین وارد ہوئی
موافق بعضی چہار عالما اور خاصہ کی گناہ کبیرہ سات مین ایک شرک کرنا ہی اور دوسرا
قتل ہی اور تیسری تہمت کرنا زن عفیفہ کو اور چوتھی کھانا مال یتیم ناحق اور پانچوان زنا
اور چھٹا بہاگنا جنگ وجہد سی اور ساتوین عقوق والدین ہی اور بعضون نی اور
گناہ اوپر زیادہ کئی ہین ایک لواطت اور دوسری سحر ہی اور تیسری ربا ہی اور
چوتھی غیبت اور پانچوین قسم دروغ اور چھٹا پینا شرابکا اور ساتوان استخفاف خانہ
کعبہ کا اور آٹھوین دزدی کرنا اور نوین گواہی دروغ دینا اور دسوان توڑنا بیعت
امام کا اور گیارہوان بادیہ نشین ہونا بعد ہجرت کی اور بارہوان ناامید ہونا رحمت
خدا سی اور تیرہوان امین ہونا عذاب خدا سی اور بعضون نی چودہ گناہ اور اضافہ کئی
ایک کھانا میت کا اور دوسرا کھانا خون کا اور تیسرا گوشت خوک کھانا اور چوتھا کھانا
اوس حیوان کا کہ بنام غیر خدا ذبح کیا ہو بغیر حال ضرورت مین پانچوان رشوت لینا اور
چھٹا قمار کھیلنا اور ساتوین پیمانہ اور وزن مین کمی کرنا اور آٹھوان اعانت ظالمو
ظلم پر نوان بند کرنا حقوق آدمیون کا اور دسوان اسراف مال کرنا اور گیارہوان
مال حرام مین صرف کرنا اور بارہوان خیانت مال مردم مین کرنا اور تیرہوان
مشغول لہو ولعب مین ہونا مانند دف اور طنبور اور مزامیر اور مثال اوسکی کی اور چودہوان
اصرار گناہان صغیرہ پر اور ہرگاہ کہ یہ مقام تفصیل طلب ہی اور گنجایش اوس کی نہی

باس مین خیر نہین یعنی اللہ موافق حسب حال ہر کسی کا اختیار طبیعت لیا ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضکم على بعض
یعنی ہمین عوض کیا کہ آوکو شرف جہاد حاصل ہوتا ہی اور عورات اوس ثواب سی محروم
ہین عورتون کو رہا اور جو کسب غنیمت کی اور رضون کی تحصیل کسب مال کی اور برابر عورتون کی میراث
او خواہش جہاد جو وضعف حال کی اور کثرت احتیاج کی نصف دیگا اوتی عورتون کی مال مردون
جہاد جو او کہ میراث مین بہی برابر ہو مرد عورت تعالی نی یہ آیت نازل کی ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضکم على بعض
عقدت ایمانکم منقول ہی کہ بعد جاہلیت مین سلوک سی تہا کہ باہم کرتا تھا یہ معاہدہ
ہی کہ دوست ہمارا دوست تمہارا ہی اور دشمن تمہارا دشمن ہمارا ہی تم ہمسی میراث لینا ہم تمسی میراث
لین کی اور تم ہماری دیت دینا اور ہم تمہاری دیت دین کی اگر کسی کو قتل کرا دیا ناحق اور اس عہد کو
مو کہ قسم کرتی تہی اور یہ سلوک رہا ایک چھٹا حصہ میراث کا لیتا تہا ایک معاہد نی وارثون کی کرکے
جا سبحانہ تعالی نی سی باطل کر عہد جاہلیت کا یعنی میراث کی حکم الہی کا اس مین بیان کیا ہی اللہ نی
والذین عقدت ایمانکم کو ترجمہ اول وہ سپارہ پنجم الوالدان والاقربون سی
بالسی مین دیا ہو یعنی اوسکی مینسی ہی یہ حکم یعنی دو کا کہہ رہا ہی
نکلی اوس ہی یہ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون النصیب
ہر ایک کی واسطی جعلنا موالی اور کلا جعلنا الوالدان والاقربون ہما التعصیب
والذین عقدت ایمانکم یعنی اون لوگون کی کہ تمہاری ساتھ عہد کیا ہی فآتوہم
حقا نصیبہم یعنی دینا اونکو حصہ اونکا ولی عہد اور جعلنا موالی من بعد
الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض
مردان درستی کرنی والی ہین اوپر عورتون کی بسبب اس کی کہ فضیلت دی ہی اللہ نی بعضی کو اونمین بعضی کی

وبما انفقوا من اموالهم فالصالحات قانتات حافظات

اور بسبب اس چیز کی کہ خرچ کیا ہے انہوں نے مالوں اپنے سے پس نیک بخت عورتیں فرمانبردار ہیں نگاہ رکھنے والیاں

للغيب بما حفظ الله والاتي تخافون نشوزهن فعظوهن

پیٹھ پیچھے شوہر کی بسبب اس کے کہ نگاہ رکھی اللہ نے اور وہ عورتیں کہ ڈرتے ہو تم نافرمانی ان کی سے پس نصیحت کرو

واهجروهن في المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا

اور چھوڑ دو ان کو بیچ خوابگاہوں کے اور مارو ان کو پس اگر فرمانبرداری کریں تمہاری پس نہ

تبغوا عليهن سبيلا ان الله كان عليا كبيرا وان خفتم

طلب کرو تم اوپر ان کے راہ تحقیق اللہ ہے بلند بزرگ اور اگر ڈرو تم

شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان

مخالفت کو درمیان ان دونوں کے پس بھیجو ایک حکم اس کے لوگوں میں سے اور ایک حکم اس کے لوگوں میں سے اگر چاہیں گے وہ دونو

يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما ان الله كان عليما خبيرا

صلح کو توفیق دے گا اللہ درمیان ان دونوں کے تحقیق اللہ ہے جاننے والا خبردار

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وبذي

اور عبادت کرو تم اللہ کی اور نہ شریک کرو تم ساتھ اس کے کسی کو اور ساتھ ماں باپ کے نیکی کرو اور ساتھ صاحب

القربى واليتامى والمساكين والجار ذي القربى والجار

قرابت کے اور یتیموں کے اور درویشوں کے اور ہمسایہ قرابت والے کے اور ہمسایہ بیگانہ

الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم

بیگانے کے اور ساتھی پاس بیٹھنے والے کے اور مسافر کے اور جو مالک ہوئے ہیں ہاتھ تمہارے

ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا الذين يبخلون

تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہو اترانے والا بڑائی کرنے والا وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہیں

ويأمرون الناس بالبخل ويكتمون ما اتاهم الله من فضله

اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ بخیلی کے اور چھپاتے ہیں جو کچھ دیا ہے ان کو اللہ نے فضل اپنے سے

واعتدنا للكافرين عذابا مهينا والذين ينفقون اموالهم

اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کے عذاب خوار کرنے والا اور وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہیں مال اپنے

رئاء الناس ولا يؤمنون بالله ولا باليوم الاخر ومن يكن الشيطان

واسطے دکھلانے لوگوں کے اور نہیں ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے اور جو کوئی ہو شیطان

له قرينا فساء قرينا وماذا عليهم لو امنوا بالله واليوم الاخر و

واسطے اس کے ساتھی پس برا ہے ساتھی اور کیا ہے اوپر ان کے اگر ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور

انفقوا مما رزقهم الله وكان الله بهم عليما ان الله لا يظلم

خرچ کرتے اس چیز سے کہ دیا ہے ان کو اللہ نے اور ہے اللہ ساتھ ان کے جاننے والا تحقیق اللہ نہیں ظلم کرتا

مثقال ذرة وان تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه

بقدر ذرہ کے اور اگر ہو نیکی زیادہ کرتا ہے اس کو اور دیتا ہے نزدیک اپنے سے

اجرا عظيما فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد

ثواب بڑا پس کیا حال ہوگا جب لاویں گے ہم ہر ایک امت سے گواہ

وجئنا بك على هؤلاء شهيدا يومئذ يود الذين كفروا

اور لاویں گے ہم تجھ کو اوپر ان کے گواہ اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے

وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا

اور نافرمانی کی ان لوگوں نی رسول کی اسکو برابر کیا جاتا ساتھ انکی زمین اور نہ چھپا سکینگی اللہ سی کوئی بات

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ الخ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ بہتر
عورتیں وہ ہیں کہ جب شوہر انکو دیکھی خوش ہو اور اگر وہ اسکو کسی کام کو کہی تو وہ اطاعت
کری اور جب وہ غائب ہو تو اوس سی جدا ہو کر حفاظت کری اپنی مال میں اور نفس اپنی
میں بعد اوسکی حضرت نی اس آیہ کو تلاوت فرمایا وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ الخ قوله تعالى
مُخْتَالًا فَخُوْرًا الخ میں بیان ہی کہ حق تعالی دوست نہیں رکھتا اسکو کہ تکبر اور فخر
والا ہو کہ ننگ رکھتا ہو والدین اور اقارب اور ہمسائگان وغیرہ سی مروی ہی کہ ایک
شخص ایک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ ... حضرت نی فرمایا کہ ساتھ والدین کی نیکی کر اور مسکینوں کو کھانا
کھلا اور دوست ... اور کھانا اسکو کھلا اور ہمسایوں سی نیکی کر تو کون نی
عرض کی کہ یا رسول اللہ حق ہمسایہ کیا ہی فرمایا کہ حق اوسکی یہ ہیں کہ اگر تجھ سی طلب
تو تو حاضر ہو اور اگر وہ محتاج ہو تو دستگیری اوسکی کر اور اگر تجھ سی قرض چاہی تو عطا کر
اور اگر کچھ خوشی اوسکو ہو تو مبارکبادی دی اور اگر مصیبت اوسپر ہو تو تعزیت کہہ اوسکو
اور اگر مر جاوی تو اوسکی جنازی پر حاضر ہو اور دیوار بالائی دیوار اوسکی بلند نکر اور
ساتھ ... اپنی ... فرمایا کہ ہمسایہ تین طرح ہیں اول ہمسایہ
قریب ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق قرابت اور حق اسلام کا ہی اور دوسرا فقط مسلمان
ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق اسلام کا ہی اور تیسرا ہمسایہ کافر کہ فقط حق ہمسائگی رکھتا

انس نی اون حضرت سی روایت کیا ہی کہ جو شخص کہ آزار ہمسایہ کو پہنچاوی گویا
اوسنی مجھی آزار پہنچایا ہی اور جسنی مجھی آزار پہنچایا اوسنی خدا کو آزار پہنچایا بعد
اوسکی اون حضرت نی فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل ہمسایہ میں وصیت مجھی کرتی تھی کہ مجھکو
گمان ہوا کہ شاید میراث بھی اوسی پہنچی گی قوله تعالى اَجْرًا عَظِيْمًا روایت نقل
کیا ہی ابوہریرہ سی کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ حق تعالی بندی مومن کو
عوض ایک حسنہ کی ثواب ہزار حسنہ کا دیتا ہی راوی کہتا ہی کہ مجھکو اس سی
تعجب ہوا لیکن ابوہریرہ کی کیا میں اور اس امر سی آگاہ کیا میں نی
کہا ایسا ہی بلکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی سنا میں نی کہ حق تعالی
بندہ مومن کو عوض ایک حسنہ کی دو ہزار حسنہ دیتا ہی اور اگر تجھکو اس امر
میں تعجب ہی تو اس آیہ کو پڑھ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ
تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ
لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا

اور معلوم ہوتا ہی کہ جس چیز کو حق سبحانہ و تعالی امر عظیم کہی کا قدر اوسکی
غیر حق سبحانہ تعالی کی کوئی نہیں جانتا ہی

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو نزدیک مت جاو نماز کی در حالیکہ تم نشہ میں ہو تا جانو تم
مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ
جو کہتی ہو تم اور نہ در حالت جنب کی مگر یہ کہ تم گذرنی والی راہ کی ہو تا غسل کرو تم اور اگر ہو تم

مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لمستم النساء فلم

بیمار یا اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم میں سے جائے ضرور سے یا چھوؤ تم عورتوں کو پس نہ

تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وأيديكم إن

پاؤ پانی پس قصد کرو مٹی پاک کو پس مسح کرو اپنے مونہوں کو اور ہاتھوں کو تحقیق

الله كان عفوا غفورا ۝ ألم تر إلى الذين أوتوا نصيبا من الكتاب

اللہ ہے معاف کرنے والا بخشنے والا کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ دیے گئے حصہ کتاب سے

يشترون الضلالة ويريدون أن تضلوا السبيل والله أعلم

مول لیتے ہیں گمراہی کو اور ارادہ کرتے ہیں یہ کہ گمراہ کرو تم راہ کو اور اللہ خوب جانتا ہے

بأعدائكم وكفى بالله وليا وكفى بالله نصيرا ۝ من الذين هادوا

ساتھ دشمنوں تمہارے کے اور کافی ہے اللہ دوست اور کافی ہے اللہ مددگار ان لوگوں سے کہ یہودی ہوئے

يحرفون الكلم عن مواضعه ويقولون سمعنا وعصينا

تغیر کرتے ہیں کلمات کو مقام ان کے سے اور کہتے ہیں سنا ہم نے اور نافرمانی کی ہم نے

واسمع غير مسمع وراعنا ليا بألسنتهم وطعنا في الدين ولو أنهم

اور سن تو نہ سنایا جاوے اور راعنا مروڑ کر ساتھ زبانوں اپنی کے اور طعن کرتے ہوئے بیچ دین کے اور اگر یہ

قالوا سمعنا وأطعنا واسمع وانظرنا لكان خيرا لهم وأقوم

کہتے کہ سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے اور سن تو اور نگاہ کر ہم کو البتہ ہوتا بہتر واسطے ان کے اور بہت درست

ولكن لعنهم الله بكفرهم فلا يؤمنون إلا قليلا ۝ يا أيها

اور لیکن لعنت کی ان کو خدا نے سبب کفر ان کے کی پس نہیں ایمان لاتے مگر تھوڑے ہی سے اے لوگو کہ

يا أيها الذين أوتوا الكتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معكم

اے لوگو کہ دیے گئے ہو کتاب ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہم نے تصدیق کرنے والی واسطے اس چیز کے کہ ساتھ تمہارے ہے

من قبل أن نطمس وجوها فنردها على أدبارها أو نلعنهم

پہلے اس سے کہ محو کریں ہم مونہوں کو پس پھیر دیں ہم ان کو اوپر پیٹھوں ان کی کے یا لعنت کریں ہم ان کو

كما لعنا أصحاب السبت وكان أمر الله مفعولا ۝ إن الله لا يغفر

جیسا لعنت کی ہم نے صاحبان ہفتہ کو اور ہے حکم خدا کا کیا گیا تحقیق اللہ نہیں بخشتا

أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله

یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے جو سوائے اس کے ہے واسطے جس کو چاہتا ہے اور جو کوئی شریک ٹھہراوے ساتھ اللہ کے

فقد افترى إثما عظيما ۝ ألم تر إلى الذين يزكون أنفسهم بل الله

پس تحقیق باندھا گناہ بڑا کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ پاک کہتے ہیں اپنی جانوں کو بلکہ اللہ

يزكي من يشاء ولا يظلمون فتيلا ۝ انظر كيف

پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہ ظلم کیے جاویں گے ایک تاگے برابر دیکھ کیسے

ع يفترون على الله الكذب وكفى به إثما مبينا ۝

باندھتے ہیں اوپر خدا کے جھوٹ کو اور کافی ہے یہ گناہ ظاہر

يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلوة وأنتم سكارى حتى تعلموا

ما تقولون (شان نزول) ایک روز جماعت صحابہ بیچ خانہ عبد الرحمن بن عوف کے

مشغول تھے شراب پینے میں بیہوش میں بعد اذان مغرب کے نماز [illegible]

ہوئے اور امام ہوئے عبد الرحمن [illegible] سورۃ کافرون میں حرف لا کو

جاتو منع سی حدث کیا لہذا یہہ آیہ نازل ہوئی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل الخ
سی سفر ہی وہ طرح سی ہین ایک یہہ ہین کہ مرتبہ کا ذکر ان ہو اوسمین یعنی در حال سفر
اور تمہارے ساتھ پانی نہو کہ بیچ اوس وقت کی تیمم سی نماز پڑہو گی اور دوسری یہہ ہی
کہ مراد صلوات سی مساجد مراد ہی یعنی مواضع نماز کی بنا بر اسکی معنی یہہ ہین کہ در حالیکہ
مسجد مین نجاو تا وقتیکہ تم غسل نکرو اور نہ در حالت جنابت کی مگر سبیل گذرنی کی در مسجد
ساتھ و دیگر کی قولہ الغائط مراد غائط سی وہ حدث ہی کہ باہر آوی پیش اور پس
سی اور معنی غائط کی لغت مین زمین گود ارکی ہین اور نام رکہنا حدث کا ساتھ غائط
کی اس جہت سی ہی کہ اکثر اوقات مین گودی زمین مین واقع ہوتا ہی قولہ فامسحوا
بوجوهكم وايديكم الخ مسح مین چند امر در وجب مین ایک نیت ہی اور محل اوسکا …
مارنی ہاتہہ کی زمین پر ہی اور علماء نی نہایہ مین ایک ضرب کو تجویز کیا ہی نزدیک مسح کے
وہلی نازل کرنی ضرب کی بجز دینی پانی کی بیچ وضو کی اور دوسرا یہہ ہی رکہنا دونو
ہاتہو نکا زمین پر باطن کف ساتھہ ہی قوت کی اگر تیمم اور بعضون نی کہا ہی کہ وہلی وضو
کی اگر تیمم اور وہلی غسل کی دو مرتبہ اور تیسرا یہہ ہی مسح کرنا پیشانیکا ساتھ ہاتہون
دونو کی ساتہی ابتدائی روئیدگی بالون سی طرف اعلای بینی تک اور … ہر کا
ہی اور قول سبحانہ تعالی فامسحوا بوجوهكم مسرا ل ہی ابو بصیر … کہ ہر کا … سی
نفس ہر با و تاویل ہو فالمتنقض کا وہی ہی چنانچہ حدیث صحیح مین زرارہ سی مروی ہی
ابی جعفر صلوات اللہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ قول حق تعالی کا ہی کہ فلم تجدوا
ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوهكم وايديكم پس ہر گاہ کہ ساقط

ساقط کیا وضو کو اوس شخص سی کہ نپاوی پانی کو ثابت کیا وہلی بعض غسل کی مسح کو
اسو وہلی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ بوجوهكم بعد اسکی وصل کیا ایديكم
منه کو اور بیچ اسکی دلالت ظاہر ہی اوپر نہونی واجب مسح تمام وجہ اور ید کی
اور مراد اس آیہ کی کہ آخر میں وہلی تبعیض کی ہی قولہ عفوا غفورا یعنی آمرزش کرنی
والا ہی اون لوگونکی کہ تیمم کرتی ہین اور رعایت کرتا عفو اور مغفرت کی تکلیف تمہاری کو
آسان کیا ہی اور رخصت تیمم کی دی ہی اور اخبار مین وارد ہی کہ جواز تیمم مخصوص
اس امت مرحومہ کی ہی چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ فضیلت دی ہمکو
اگلی لوگو نپر بسبب تین چیز کی اول یہہ کہ زمین کو جای سجدہ کا ہمارے کی اور خاک کو طہارت
اور صفہای ہماری کو حالت نماز مین مانند صفوف ملائکہ کی مقرر کیا قولہ من الذین هادوا مراد …
تبدیل کرنا نعت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا ہی اور لکہنا غیر اوس نعت کا اوس موضع مین
اور تاویل کلمات توریت کی ہی موافق آرزو اپنی کی اور اکثر روایات مین آیا ہی کہ
یہودی ملازمت حضرت رسالت مین آتی تہی اور جواب اون حضرت کو اپنی ہی
سنتی تہی ہر گاہ کہ اوس مجلس سی جاتی تہی تغییر کرتی تہی لہذا حق تعالی نی آگاہ کیا بسبب نزول
اس آیہ کی قولہ سمعنا منقول ہی کہ اظہار سمعنا زبان کرتی تہی اور دل مین عصینا
کہتی تہی اور بعد اسکی کہتی تہی کہ واسمع غیر مسمع یعنی سن تو در حالتی کہ غیر شنودہ
تو یہہ کلمہ اونکا محتمل مدح اور ذم کا ہی وجہ ذم کی یہہ ہی کہ باطن مین مقصد انکا یہہ ہوتا
تہا کہ بہت کر سی کی اونکی گوش تیرا انہین سنتا ہی اور وجہ مدح کی یہہ ہی کہ گفتگو تیری
سن ہی دون مسبات کی کہ کوئی مکروہ سنی تو پس یہودی اس وجہ مدح کو پہر تعلق

اپنی کا کرتی تہی اور درحقیقت مقصود انکا مذمت اون حضرت کی تہی و علی ہذا القیاس کہا
و تخالکہ بعضنا کو محتمل مدح اور ذم کا ہی یعنی رعایت حال بار کی کر یہہ بنا بر مدح کی ہی
اور بنا بر وجہہ ذم کی یہہ معنی ہین کہ بالکہ کر ہا ہین لفظ دشنام دیتی تہی یا مراد ان سی حرکت
اور حمق اپنی تہی قولہ یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ اکثر تفاسیر مین مذکور ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ علمای یہود کو مثل ابن صوریا اور کعب بن اسعد کی طلب کیا
اور کہا کہ ای گروہ یہود خدا سی ڈرو اور تم دائرہ اسلام پر رکہو قسم کہاتا ہون مین
ساتہہ خدا کی کہ یہہ کلام اور احکام خالق عالم سی کہ مین لایا ہون حق ہی اور تمکو توریت
مین حال میرا بہی خبر دی ہی اور اوس موضع مین اوپر ایمان لانی تمہاری کی ساتہہ میری عہد
اور میثاق لیا ہی اونہون نی از روی عناد کی کہا کہ ہم اوسی خبر نہین رکہتی ہین اور نہ
وصف تمہاری سی آگاہ ہین اور نہ قرآن کو جانتی ہین پس اللہ حق تعالی نی یہہ آیۃ نازل کیا
یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ قولہ علی ادبارہا یعنی شکل اونکی بصورت [illegible]
[illegible] کرین کی ہم اور تفسیر مین کہا ہی کہ ماتہہ اور [illegible] اور پشت اونکی اپنی موضع مین [illegible]
[illegible] کی یہہ بسبب نہایت زشتی [illegible] کی اصلی ہی منقول ہی کہ جبکہ یہہ آیہ نازل ہوئی
عبد اللہ سلام شکر خدمت جناب رسالت مین آیا اور بشرف ایمان مشرف ہوا قولہ
ومن یشرک باللہ الخ [illegible] دونی مضمون اس آیہ کو سنا کہ وہ پرستندہ غیر
اور گوسالہ کی تہی از روی انکار کی کہا اونہون نی کہ ہم مشرک نہین ہین بلکہ خود من [illegible]
الہی سی اور مقربان درگاہ اوسکی سی ہین پس اللہ حق تعالی انکار ستائش اونکی مین
فرماتا ہی الم تر الی الذین یزکون الخ قولہ ولا یظلمون فتیلا [illegible]

بابت کو کہتی ہین کہ درمیان شکاف دانہ خرما کی ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ [illegible]
اس گفتار کی بیہودگی کی از روی عدل کی ذرہ برابر ظلم کی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ
[illegible]
وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ
اور طاغوت کی [illegible]
مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن
[illegible]
يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ
[illegible]
فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ
[illegible]
مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ
اوس چیز کی کہ دیا ہی اونکو خدا نی فضل اپنی سی [illegible] کتاب
وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ۝ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَ
[illegible] پس بعضی اونمین سی [illegible]
مِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ
[illegible]

كفروا بآياتنا سوف نصليهم نارا كلما نضجت جلودهم

جو لوگ کافر ہوئے ہماری آیتوں سے ان کو ہم ڈالیں گے آگ میں جس وقت پک جاویں گی کھالیں ان کی

بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب ان الله كان عزيزا

بدل دیں گے ہم ان کو کھالیں اور تاکہ چکھیں عذاب بیشک اللہ ہے غالب

حكيما ۝ والذين آمنوا وعملوا الصالحات سندخلهم جنات ربع

حکمت والا اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے نیک داخل کریں گے ہم ان کو باغوں میں

تجري من تحتها الانهار خالدين فيها ابدا لهم فيها ازواج

کہ جاری ہوتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ ان کے ہمیشہ واسطے ان کے بیچ ان کے بیبیاں

مطهرة وندخلهم ظلا ظليلا ۝ ان الله يأمركم ان

پاکیزہ اور داخل کریں گے ہم ان کو بیچ سایہ گھنے کے بیشک اللہ حکم کرتا ہے تم کو یہ کہ

تؤدوا الامانات الى اهلها واذا حكمتم بين الناس

ادا کرو امانتوں کو طرف صاحبوں ان کے کی اور جب حکم کرو تم درمیان لوگوں کے

ان تحكموا بالعدل ان الله نعما يعظكم به ان الله كان

یہ کہ حکم کرو تم ساتھ انصاف کے بیشک اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اس کے بیشک اللہ ہے

سميعا بصيرا ۝ يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا

سننے والا دیکھنے والا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو

الرسول واولي الامر منكم فان تنازعتم في شيء فردوه الى

رسول کی اور صاحبان حکم کو تم میں سے پس اگر تنازع کرو تم بیچ کسی چیز کے پس رد کرو اس کو

الله والرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم

طرف خدا کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن

الآخر ذلك خير واحسن تأويلا ۝

قیامت کے یہ بہتر ہے اور بہت اچھا ہے ازروئے انجام کے

الم تر الى الذين اوتوا نصيبا الخ نازل ہوئی یہ آیت اس وقت کہ حکم الٰہی ساتھ جلا وطن کرنے بنی نضیر کے صادر ہوا ایک جماعت یہود کی مثل حیی بن اخطب کے اور سلام بن مشکم اور کنانہ بن ابی الحقیق کے خیبر میں متوطن ہوئی اور بعد اس کے ہمراہ کعب بن اشرف کے قوم کو مکہ میں ابو سفیان اور سرداران اس کے کو اوپر جنگ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریص کیا اور ساتھ ان کے پچاس شخص کفار قریش سے بیچ مسجد حرام کے آئے اور پس پردہ کعبہ کی سینہ اپنے کو دیوار خانہ کعبہ سے لگایا اور عہد کیا شدید جنگ اہل اسلام پر ہوئے اور بعد اس کے قریش نے کہا کہ تم اہل کتاب سے ہو [illegible] تم خانہ کعبہ کو آباد رکھنے والے ہیں [illegible] عبادت اصنام میں [illegible] ہو کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت میں زیادہ ہے اور دین ہمارا [illegible] کو بہتر جانتا ہے [illegible] ہم یہودیوں کی جنس سے [illegible] کہا کہ دین ہمارا بہتر ہے ابو سفیان نے کہا کہ ہم [illegible] وقت جمع ہو کر بتوں کو سجدہ کرو تم [illegible] کہ دو بت ان قریش کے تھے سجدہ کیا حق تعالیٰ نے [illegible] الم تر الى الذين اوتوا نصيبا

قوله حَسَد محروم ہونی یہودیون کا یہہ تہا کہ بشارت اور پیغمبر کی کی تہی اونمین پیغمبر آخر
غیر قوم سی تہا اس سبب سی متابعت حضرت سی ننگ رکہتی تہی اور کہتی تہی کہ از منصب ملک
اور علم کتاب سی اور پیغمبری کا حکم پہنچی کا حق تعالی نی فرمایا کہ اگر یہ بادشاہی میں بہرہ و حصہ
اور اگر بالفرض ملک و مال سی بہرہ مند بہی ہوتی پس اوس ہنگام مین ذرہ کی لوگونکو
کو دانہ خرما کی قوله مُلْكًا عَظِيمًا مراد بادشاہی بزرگ کی بخشی ہی یا ملکت داری سی یعنی
حضرت یوسف اور حضرت داود اور حضرت سلیمان کو تہی اور مقتضا اسی کا اَهْلَ الْبَيْتِ
الصرعانی البیت تفسیر اہلبیت مین وارد ہی بروایت محمد باقر صلوات اللہ علیہ کی کہ مراد
آل ابراہیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و اہلبیت اونکی ہین اور مراد کتاب سی قرآن ہی اور حکمت
سی نبوت اور ملک عظیم سی امامت ہی اسواسطی کہ بسبب امور کسی مین جمع نہین ہوتی
مگر خاندان حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ وآلہ مین اور عیاشی نی تفسیر
مین ابو الصباح کنانی سی نقل کیا ہی کہ ابو الصباح نی اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی نقل
کرتا ہی کہ ہم سی کہ وہ فرماتی ہین کہ حق تعالی نی طاعت ہماری تم پر فرض کی ہی اور خالص
العرب ہماری واسطی ہی اور مخصوص صافی ملوک واسطی ہماری ہی اور ہم راسخان علم
ہم ہین اور ہم وہ جماعت ہین کہ محسود خلق ہین جس واسطی کہ حق تعالی فرماتا ہی ام یحسدون
الناس اور مراد کتاب سی نبوت ہی اور مراد ساتہہ حکم کی قضا ہی اور مراد ملک عظیم سی
فرض طاعت ہماری ہی قوله ظِلًّا ظَلِيلًا یعنی ہمیشہ سایہ کرنی والا ہی کہ آفتاب اسکو
زائل نہین کرسکتا ہی اسواسطی کہ آفتاب بہشت مین نہین ہی خبر مین وارد ہی کہ بہشت مین ایک
درخت ہی کہ سایہ اوسکی مین سو برس سوار راہ چلی اور آخر نہو قوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ہی کہ ہنگام کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فتح مکہ کی اور عثمان بن طلحہ کلید دار خانہ کعبہ کا
در خانہ کعبہ کو بند کر کی بالائی بام خانہ کعبہ گیا اور دینی کلید سی باز رہا اور کہا کہ اگر مین
جانتا کہ محمد رسول خدا ہی ہر آئینہ کلید ساتہہ اوسکی دیتا مین امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
بحکم حضرت نی بالائی بام خانہ کعبہ پر چڑہی اور ہاتہہ اوسکا پیچ کر کی کلید لی لی
اور دروازہ اوسکا کہولا اور حضرت اندر اوسکی داخل ہوئی اور دو رکعت نماز
ادا کی ہنگام باہر تشریف لانی عباس نی التماس کیا کہ کلید خانہ کعبہ کو مجہی عطا کرو تا کہ سقایت
زمزم کی اور کلید داری کعبہ کی مجہسی متعلق ہو پس یہہ آیہ اوس وقت مین نازل ہوا ان اللہ
یامرکم ان الخ حضرت نی جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو فرمایا کہ کلید عثمان
کو پہنچا دو کہ جناب امیر المومنین نزدیک اوسکی گئی اور بہت معذرت کیا اوسنی کہا کہ
اسی طرح اول بزرشتی کلید مجہسی لی لی اور مجہکو رنج دیا تہا اور اب ملائمت پیش آتی
تم فرمایا کہ حق تعالی نی شان تیری مین ایک آیہ نازل کیا ہی اور آیہ مذکور پڑہی اوسکی پڑہنی
عثمان مسرور ہوا اور کہا اوسنی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ یعنی پس خاص
جبرئیل نازل ہوئی کہ حکم حق تعالی اسطرح سی صادر ہوا ہی کہ کلید داری کعبہ کی ساتہہ اولاد
عثمان کی مخصوص رہی پس عثمان نی ملازمت اون حضرت کی اختیار کی اور کلید کو ساتہہ شیبی بیٹی
دیا اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہما اور [illegible]
خوشیت نی جناب رسالت سی نقل کی ہی کہ مراد ساتہہ اداء کی ائمہ ہین اور ساتہہ امانت
کی امامت مراد ہی یعنی حق تعالی نی امر کیا ہی ائمہ اثنا عشر کو کہ امامت بسبیل اہلبیت
کی بالکیہ کو تسلیم کرین اور یہی مروی ہی اہلبیت علیہم السلام سی کہ وہ آیہ قرآن مین

ہاتہ ان ہوتی ہین ایک دلیل یہہ آیۃ ہی اور دوسری دلیل تمہارے ہی باوال بعد ہی کہ ان اللہ
یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا پس واجب ہی کہ ادا امانت کرین ساتہ اہل اپنی کی اور دوسری آیۃ
ہی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام
جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ اولی الامر ائمہ معصومین ہین آل محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کہ جنکی اطاعت حق تعالی نی واجب کی ہی مثل واجب کرنی طاعت اپنی کی
اور طاعت رسول اپنی کی تمام مکلفون پر اور درست نہین ہی کہ حق تعالی واجب کری
اطاعت کسیکی تمام امور مین مگر یہہ کہ وہ بزیور عصمت آراستہ ہوا اور باطن وظاہر اسکا
ایک سا ہوا اور یہہ صفت امامین اور علمای غیر ائمہ معصومین مفقود ہی اور قرینہ ہی
مطلب کا یہہ ہی کہ حق تعالی نی درمیان اطاعت اپنی کی اور طاعت رسول اپنی کی
اور طاعت اولی الامر کی نسبت مساوات کی دی ہی پس جسطرح سی کہ حق تعالی تمام
قبایح سی منزہ ہی رسول اوسکا بہی سب گناہون سی معصوم اور بری ہی پس اسطرح سی
اولو الامر بہی چاہئی کہ منزہ ہوون سب گناہون سی اور باتفاق فریقین بعد پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی سوای ائمہ اثنا عشر کی معصوم نہین ہی پس مراد اولو الامر سی ائمہ
معصومین ہین اور اگر مراد اولو الامر سی علی العموم ہووی تو چاہئی کہ جو حاکم اور عالم
ناحق حکم کری متابعت اوسکی حکم کی کی جاوی اور یہہ باجماع باطل ہی اور احادیث صحیحہ
کرتی ہین اس بات پر کہ مراد اولو الامر سی ائمہ اثنا عشر ہین اور علمای روایات مشہور و متواترہ
سی یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو جابر بن عبد اللہ انصاری نی کہ رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ سی پوچہا مینی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مین خدا اور رسول اوسکی کو پہچانتا ہون

مون لیکن اولو الامر کو نہین جانتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ای جابر
وہ اوصیا میری خلفا ہمارے ہین کہ اول انکا علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور انکی بعد
حسن صلوات اللہ علیہ اور بعد انکی حسین صلوات اللہ علیہ اور بعد انکی علی بن حسین
اور بعد انکی محمد بن علی ہین کہ توریت مین باقر تعبیر کئی گئی ہین اور قریب ہی کہ
اونکا دیدار کرو اور جب انکو دیکہو تو سلام میرا پہونچاؤ اسکی اور بعد انکی ایک کا نام میرا نام
فرمایا کہ وہ ایک مرد ایسا ہوگا کہ نام اوسکا نام میرا ہوگا اور کنیت اوسکی کنیت میری
ہی اور حجت خدا کا ہی درمیان بندون کی حق تعالی مشارق اور مغارب کو دست
قدرت اوسکی مین دیگا اور شیعیان اپنی سی غائب ہوگا ایسا کہ بسبب دراز ہونی
غیبت کی کوئی تصدیق کرنی والا اوسکی وجود کا نہوگا مگر وہ مومن کہ حق تعالی نی دل
اوسکا ایمان امتحان کیا ہوگا جابر نی کہا مینی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
شیعہ اوسکی درحالت غیبت اوسکی نفع لیوین گی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہا
آسی مثل انتفاع لوگون کی ساتہ آفتاب کی اگرچہ زیر ابر ہووی جابر کہتا ہی کہ بعد اسکی حضرت
دار علم اوسکا ہی اس سخن سی مگر یہہ کہ تکلیف کرتا اور کسیکو مطلع نکرو مگر وہ کہ اہل اوسکی
ہو جابر کہتا ہی کہ بہر کیف مدت بسر گزری ایک روز نزدیک علی بن حسین صلوات اللہ
علیہ کی بیٹہا تہا مین ناگاہ وہ پسر انکی محمد بن علی الباقر حجرہ طاہرہ سی باہر آئی اور حلقہ
سر کی گرد رکہتی تہی اور گیسو رخسار پر لٹکتی تہی جب انکو دیکہا مینی لرزان ہوا
اور بدن میرا کانپنی لگا کہا مینی کہ میری طرف آئیں پس وہ متوجہ طرف میری ہوئی
مینی عرض کی کہ آپ پیٹہ پیچہی پہرین پس طرف میری پشت پہری کہا مینی بخدا ای کہ

کہ بعد تمام شمائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی خوبی ہی کہ جسم اسم شریف ہمارا کہا ہی فرمایا ہی
کی کہ محمد کہا مین کہ شکل بیٹی ہو کہا اونہون نی کہ فرزند علی بن حسین ہون کہا حق کہ تم
ہمراہ تم ہی خدا ہو کر تم ہی باقر ہو فرمایا اونہون نی کہ آپ سی پیغام رسول خدا کیون نہین پہنچا
سی جابر اس قول سی حیران او متعجب ہوئی اور کہا اونہون نی کہ رسول خدا نی
وصیت کی تہی کہ تم اونسی ملاقات کرو گی اور ہر گاہ کہ اونکو دیکہو تو میری طرف سی سلام
پہنچا یو پس جابر نی سلام جناب رسول خدا سی پہنچایا حضرت امام محمد باقر نی کہا کہ
علی رسول اللہ السلام ما دامت السموات والارض وعلیک یا جابر کما بلغت السلام یعنی
سلام حق تعالیٰ کا اوپر رسول خدا کی ہو جب تک کہ زمین و آسمان قائم رہی اور تجہ
سلام ہو جیسے کہ تو نی سلام رسول خدا کو پہنچایا پس جابر کہتی ہین کہ مین ہر روز خدمت مین
اونکی جاتا تہا اور مسائل مشکلہ سی سوال کرتا تہا مین اور جواب اونکا حاصل کرتا تہا
ایک روز جابر سی اون حضرت نی ایک مسئلہ پوچہا جابر نی کہا قسم خدا کی مین جرأت نہین
کر سکتا ہون خلاف نہین رسول خدا پر کہ جناب نبی نی فرمایا ہی کہ تم خلفا اور امامان
راہ نما ہو اور علیم ترین لوگونکی ہو کوہ کی مین اور دانا ترین لوگونکی ہو بزرگی مین
تعلیم نکرو اونکو کہ عالم تر زمان مین حضرت نی فرمایا کہ صدق حتی رسول اللہ
کہا بعد میری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی مین اس مسئلہ کو تجہسی بہتر جانتا ہون مجہکو وکی
علم و حکمت دی ہی حق تعالیٰ نی فضل اپنی سی اور برکت رسول اپنی سی رسالہ …
مین کہ جو بیچ فضائل جناب امیر المومنین کی ہی تحریر کیا گیا ہی کہ جابر بن سمرہ رسول خدا
سائل ہوا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اولی الامر کہ حق تعالیٰ نی اطاعت اونکی کو ساتہ

ساتہ اطاعت اپنی کی متصل کیا ہی کون ہین فرمایا کہ اسی جابر اولی الامر خلفا ہماری ہین کہ
خلفا کی پیشوا ہین اسی جابر آگاہ ہو کہ اول انکا علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور حسن بن
… ابی الحسن … سی روایت کی ہی اور راوی اسنی ابان بن ابی عیاش سی اور راوی
سلیم ابن قیس ہلالی سی اور راوی اسنی علی بن ابی طالب سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ
مینی سنا ہی سید انبیا صلوات اللہ علیہ سی کہ شرکا میری وہ لوگ ہین کہ خدا تعالیٰ نی
اطاعت اونکی متصل باطاعت خود کی ہی اور اونکی حق مین فرمایا ہی کہ اولی الامر منکم
پس ہر گاہ کہ تم نزاع واقع ہو درمیان تمہاری سی چاہی کہ اوس واقع مین بقول خدا اور رسول
اور اولی الامر رجوع کرو اور فرمان اونکی سی باہر نجاؤ ہر گاہ کہ علی صلوات اللہ علیہ نی اوسکو
سنا اون حضرت سی پوچہا کہ مراد اولی الامر کون ہین فرمایا کہ اسی علی تو اول انکا ہی
اور اوس احادیث اور روایات صحیحہ سی معلوم ہوا کہ بعضی مخالفین کہ تفسیر اولی الامر
کرا اون امر سی کرتی ہین کہ پیغمبر خدا نی چند سپاہ لشکریون کو تابع الکفار کی جنگ کو بہیجا
خالد بن ولید اور امثال اونکی کی جو وجہ … اور مکابرہ کی ہی اور …
صحیح ہو حال … اور … سی صحت پہنچا ہی کہ ہر گاہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی خالد بن ولید کو … دعوت کرنی طرف اسلام کی طرف بنی جذیمہ
بہیجا خالد ہر گاہ اوس قبیلہ مین پہنچا از جہت دشمنی کی کہ انسی رکہتا تہا خلاف قول پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ کی ساتہ اونکی محاربہ کیا ہر گاہ کہ خبر … حضرت رسالت کی پہنچی
… ہوتی تہی اور … ہو کر … قبول کیا اور … کیا اور … تضرع کی
مناجات کی اللہم انی ابرأ الیک مما فعل خالد …

عمل مین لایا خالف پس اگر تمیز اُولِی الْاَمْرِ خالف اور امتثال اوسکی ہیچ ہو لازم آتا ہی
کہ حق تعالی نی امر کیا ہو ساتھ معصیت کی اسواسطی امر کا ساتھ متابعت عاصی کی
بعصیان ہی تَعَالَی اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا یعنی خدا برتر ہی اس سی کہ نہایت برتر
بنہایت برتر ہی **فائدہ** بیچ اس آیت مین چند وجہ محتمل ہین ایک یہہ ہی کہ اطاعت
کرو اولی الامر کی جمیع اقوال اور افعال مین اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ ما تاکر ہیچ بطور
دون الآخرین یعنی خواہ افعال مین یا اقوال مین اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ اطاعت
کرو غیر حرام مین پس پہلی وجہ تو مراد نہین ہو سکتی اسواسطی کہ دوسری وجہ
کا کوئی قائل نہین ہوا ہی اور تیسری وجہ اس جہت سی کہ اولی الامر کی واسطی ایک
اور امر ہونا ہی کہ باز رکہی اوسکو حرام اور اگر وہ بہی معصوم نہو
ہو تو چاہئی کہ واسطی اوسکی بہی ایک امام ہو وعلی ہذا القیاس تسلسل لازم آوی کا اوپر
نقل کیا گیا ہی مقام اپنی مین پس باقی رہی وجہ اول کہ اطاعت کرو اولی الامر کی
اقوال اور افعال مین اور یہہ بدون معصوم ہونی کی درست نہین آتا ورنہ لازم آتا ہی کہ
خدا نی امر کیا ہو کہ تم عصیان مین بہی اونکی اطاعت کرو تَعَالَی اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا
بنا بر اسکی اولی الامر سی مراد معصوم ہین اور یہہ اثبات کو پہنچا ہی سوائی اثنا عشریہ کی
کوئی قائل عصمت ایمہ اپنی کا نہین ہوا ہی اور اگر کوئی اہل سنت وجماعت سی کہی کہ معصوم
سی مراد اجماع ہی پس جواب اسکا حاشیہ کو زاد المعاد تحسین سی دریافت ہوتا ہی مثلا
فَلْیَرْجِعْ اِلَیْہِ اور فخر الدین رازی نی اسپر اعتراض کیا ہی بسطرح سی کہ اول از طرف اہل تسنن
نقل کیا ہی وسیون دلیل اوپر عصمت ایمہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی امر بطاعت اولی الامر

الامر کیا ہی کتاب اپنی مین اور جو شخص کہ امر کیا گیا ہو ساتھ طاعت اوسکی کی اور لازم
کی گئی ہو طاعت اوسکی ساتھ طاعت خدا کی اور رسول کی چنانچہ دلالت کرتا ہی
اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اب ہی کہ وہ شخص معصوم ہو
اسکی فخر رازی نی جواب دیا ہی کہ یہہ منقوض ہی بطاعت عبد واسطی مولا کی اور طاعت
زوجہ کی واسطی شوہر کی اور فرزند کی واسطی باپ کی پس جواب اسکا جناب والد محترم
اب نی عماد الاسلام مین اسطرح سی دیا ہی کہ اہل سنت وجماعت نی بہی عدالت شرط
کی ہی پس کسواسطی عدالت پدر یا زوج و مولا کی قائل نہین ہوتی ہین پس جو جواب اسکا
اہل سنت وجماعت دین کی وہی اپنا بہی جواب ہوگا ہر چند کہ یہہ جواب ایسا ہی کہ
جس سی مرتب ہونا کسی جواب کو خالی از اشکال نہین ہی لیکن مزیدات اسکی سی ایک بات
کہ خاطر اہل ایمان مین خطور کیا ہی کہ از بسکہ نادر وجہ وقت ذہن کی کسطرح سی اوپر پردہ
بیچ کی پردہ صحت ڈال کر جواب دور از صواب دیا ہی اسواسطی کہ دلیل المیہ کی عصمت
اولی الامر پر مرکب دو مقدمہ سی ہی ایک امر بطاعت اوسکی ہی اور دوسری عدم
اوسکو بطاعت خود اور بطاعت رسول پس اگر یہہ دو مقدمہ مین اطاعت فرزند کی
واسطی پدر کی یا زوجہ مین واسطی شوہر کی یا غلام مین واسطی مولی کی پائی جاتی البتہ نقض
اوسکی بجا ہوتی حال آنکہ حق تعالی نی کسیجا اپنی کلام مین طاعت مطلقہ فرزند کو والدین
طاعت خود یا رسول نہین کیا ہی اور علاوہ اسکی اَحَاطَ بِہِ النَّاسُ تمام افعال اور
اقوال مین البتہ مقتضی عصمت ہی بخلاف اطاعت والد یا شوہر یا مولی کی کہ اطاعت
غیر حرام مین ہی **تکملہ** رکوع پنجم در سپارہ پنجم اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا دس حرف مین بیانی

اوسکی بیان سی بہتر موتی مین نکلا اوس سی یہہ عبارت هو آل الاحمد وهو سیئة ازل

فلا امر لهم نصیب من الملک سو حرف مین بنیات اوسکی سات سی چوبیس موتی

مین نکلا اوس سی یہہ عبارت آئی که لا ولیات آل الاحمد الامامة جدا پھر اوس سی

یہہ عبارت نکلی علی الامامة وهی حکمها فلا الناس پانچ حرف مین بنیات سکی

تین سی ستہتر موتی مین نکلا اوس سی یہہ عبارت وهولاء آل النبی علی الله جلالهم

علی ما آتیهم الله من فضله سے حرف مین بنیات اوسکی سات سی بہتر موتی مین

نکلا اوس سی یہہ عبارت آئی اعطی الله آل احمد الامامة جدا فلا فمنهم

من آمن به چھ حرف مین بنیات اوسکی چار سی پچاسی موتی مین نکلا اوس سی یہہ

اولاء موالی المصطفی ولحبائهم فلا ومنهم من صد عنه بارہ

حرف مین بنیات اوسکی چار سی تینتیس موتی مین نکلا اوس سی یہہ عبارت نکلی

الی البغی ومعاندوهم پھر اوس سی یہہ عبارت

هولاء عدو آل احمد ومعاندهم

الم تر الی الذین یزعمون انهم آمنوا بما انزل الیک وما

کیا نہیں دیکھا تونی طرف اون لوگوں کی کہ گمان کرتے ہیں کہ تحقیق وہ ایمان لائے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کیا گیا طرف تیری اور

انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و

جو نازل کیا گیا پہلے تجھ سے چاہتے ہیں یہہ کہ محاکمہ لیجاویں طرف طاغوت کے اور

قد امروا ان یکفروا به ویرید الشیطان ان یضلهم

تحقیق حکم کیے گئے ہیں یہہ کہ انکار کریں ساتھ اوسکے اور چاہتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے اونکو

ضلالا بعیدا ○ واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله و

گمراہی دور اور جبکہ کہا جاتا ہی اونکو کہ آؤ طرف اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی اور

الی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا ○

طرف رسول کی دیکھتا ہی تو منافقوں کو کہ روکتے ہیں تجھسی روکنا

فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدمت ایدیهم ثم

پس کیسا ہوگا جبکہ پہونچیگی اونکو مصیبت بسبب اوس چیز کے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھوں اونکے نی پھر

جاءوک یحلفون بالله ان اردنا الا احسانا وتوفیقا ○

آوینگی طرف تیرے قسم کھاتے ہوئے خدا کی نہیں ارادہ کیا تھا ہمنی مگر احسان کا اور موافقت کا

اولئک الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض عنهم

یہہ وہ لوگ ہین کہ جانتا ہی خدا جو چیز کہ بیچ دلون اونکے کی ہی پس منہ پھیر لی اونسی

وعظهم وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا ○ وما ارسلنا

اور نصیحت کر اونکو اور کہہ واسطی اونکی بیچ جانوں اونکی کے بات اثر کرنیوالی اور نہیں بھیجا ہمنی

من رسول الا لیطاع باذن الله ولو انهم اذ ظلموا

کسی رسول کو مگر واسطے کہ اطاعت کیا جاوی ساتھ حکم خدا کے اور اگر تحقیق وہ جسوقت ظلم کیا تھا اونہونی

انفسهم جاءوک فاستغفروا الله واستغفر لهم

جانون اپنی پر آتے تیرے پاس پس طلب بخشش کرتے خدا سی اور طلب بخشش کرتا واسطی اونکے

الرسول لوجدوا الله توابا رحیما ○ فلا وربک لا یؤمنو

رسول پاتے خدا کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پس قسم ہی پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے

حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا

تا حکم کرین تجکو بیچ اوس چیز کی کہ نزاع کرتی ہین آپس مین پھر نہ پاوین بیچ جیون اپنی کے تنگی

مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ وَلَوْ اَنَّا کَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا

اوس چیز سی کہ حکم کیا تو نی اور گردن رکھین واسطے حکم تیری ... اور اگر ہم فرض کرتی اوپر اونکی کہ مار ڈالو

اَنْفُسَکُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِکُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ

جانون اپنی کو یا نکلو گہرون اپنی سی نہ کرتی اوسکو مگر تہوڑی اون مین سی اور اگر

اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًا ۝

تحقیق وہ عمل کرتی اوس چیز کو کہ پند دی جاتی ہی اونکو ساتھ اوسکی البتہ ہوتا بہتر واسطے اونکی اور بہت مضبوط

وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ وَّلَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا

اور اسی ہنگام مین البتہ دیتی ہم اونکو نزدیک اپنی سی مزد بزرگ اور البتہ ہدایت کرتی ہم اونکو راہ

مُّسْتَقِیْمًا ۝ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ

درست اور جو شخص کہ اطاعت کری خدا کی اور رسول کی پس یہہ ساتھ اون لوگون کی کہ

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ

انعام کیا ہی خدا نی اوپر اونکی پیغمبرون سی اور راست گوون سی اور کشتگان راہ خدا

وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ

اور نیکون سی اور بہتر ہین یہہ از روی رفاقت کے یہہ فضل ہی جانب خدا کے

وَکَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ۝

اور کافی ہی خدا از روی دانائی

قوله اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ یعنی مرافعہ کریں طرف اوس شخص کی کہ نہایت طاغی ہی مراد اوس سی کعب ابن اشرف ہی اور جو شخص کہ حکم باطل کری اس حکم مین داخل ہی جناب سید المرسلین صلوات اللہ علیه وآله سی مروی ہی کہ جو حاکم اور گفتار رسم اہلبیت کی نکری وہ طاغوت ہی اور اس آیہ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ مین جو ... کے فرمایا قسم سمجھو کہ ... طاغوت کی کہی اور گمراہ کیا شیطان نی اونکو سبب ... اور نجات نپائی اس بات سی کہ زبیر ... اور شیعہ ہماری تھی اور ... کی ہلاک ہوئی قوله وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ منقول ہی کہ یہہ آیہ بیچ حق بارہ منافقون کی کہ ... نفاق کا حق تعالی نی رسول نبی کو اس سی آگاہ کیا جناب نبوی صلی اللہ علیه وآله نی ... مین اونکو بلایا اور فرمایا ... شخص نی کہ نفاق پر اتفاق کیا ہی اگر ... کرین اونکی وسیلی شفاعت کرو ... رسول صلی اللہ علیه وآله نی اس کلام کو ... کوئی انمین سی ... پس اون حضرت نی ہر ایک کو بنام و نسب ... کیا اور ... رسوا کیا اوسوقت ... رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ہماری ... استغفار کرو حق تعالی نی اوس ہنگام مین اس آیہ کو نازل کیا بعد اوسکی رسول نی فرمایا کہ اگر اول ... کرتی تم تو عفو کئی جاتی پس ہرگاہ کہ تمنی اسطرح سی کیا اب تکو ... خدا کی اور رسول کی ... عفو کی نہین ہی پس فرمایا کہ اونکو مسجد سی باہر کرو اور ... قوله صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا یعنی ... دین کی اونکو اور درست کو ... درگاہ ہماری ہوتی ہین اور ... علوم ... حضرت رسالت صلی اللہ علیه وآله نی فرمایا کہ جو کوئی عمل کری ساتھ اوس علم کی کہ حق تعالی نی اوسکو عطا کیا ہی

اوسوقت حق تعالی اوسکو ایک علم اور عطا کرتا ہی حاصل معنی یہہ ہین کہ ہم اوسکو توفیق دیتی
ہین ساتھ ثبات قدمی کی اوپر طریقہ مستقیم کی کہ وہ ہدایت کرتا ہی ساتھ مطالب دینی
اخروی کی باہمیت اوسکی ابن بکر سی منقول ہی کہ ایکروز ثوبان رضی اللہ عنہ آزاد کردہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی کہ نہایت ضعیف اور نحیف ہو
گئی تہی جناب رسالت نی فرمایا کہ اے ثوبان رنگ سرخ تیرا کیون زرد ہی اور کیون
استقدر متغیر ہو رہا ہی تو اوسنی عرض کی کہ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ زمانہ عدم جدائی
آپکی کو زندگانی مین حساب نہین کرتا ہون مین اسواسطی کہ اوس زمان مین آپکی دیدار سی
محروم رہتا ہون مین اب اس اندیشی مین رہتا ہون مین کہ ہر گاہ ایک اجل واسطی کوچ
کی ندا کری اور مفارقت ضروری درپیش ہوا اوسوقت کیا چارہ کرون مین اور سخت تر
اوسوقت کی محنت یہہ ہی کہ اگر اس جہان مین اہل دوزخ سی ہون تو ہمیشہ تیری دیدار سے
ہمیشہ کو محروم رہا مین اور اگر بہشت مین گیا مین مرتبہ رفیع تیرکو کیونکر پہنچ سکونگا مین اور
نزدیک تجھکو کی یہہ شخص عبداللہ انصاری تہا بر تقدیر حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کی
ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ
سی مروی ہی کہ مراد نبیین سی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور صدیقین سی علی
مرتضی صلوات اللہ علیہ ہین شہیدون سی جناب امام حسین صلوات اللہ علیہ ہین اور صالحین سی
امام زین العابدین تا امام مہدی صلوات اللہ علیہم تک ہین اور حسن اولئک رفیقا سی محمد
مہدی صلوات اللہ علیہ ہین اور ابو بصیر نی امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کیا ہی
کہ اوحضرت نی بھی کہا کہ حق تعالی نی ذکر یاد کیا ہی کتاب اپنی مین پس اس آیہ کو تلاوت کی

کیا اور فرمایا کہ مراد نبیین سی رسول خدا ہین اور صدیقین اور شہدا سی ہم ہین اور صالحین سی
تم ہو پس بجا لاوی کام صلاح آراستہ ہو تاکہ رنگ پیدا کرو بطاعت سی کہ حق تعالی نی تمکو
دی بیس تم کی یاد کیا ہی خبر صحیح وارد ہی کہ ایکروز ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول خدا کی
خدمت مین روایت کرتی تہی کہ ایک قوم نی اوسکا انکار کیا اور تکذیب اوسکی کی ابوذر دل
تنگ ہوکر رسول خدا کی پاس آئی اور شکایت کی تکذیب کرنی والونکی حضرت نی فرمایا کہ آسمان
نی کسی پر سایہ نہین کیا ہی اور زمین نی اوٹہایا نہین کسی کو کہ وہ بہت سچا ہو ابوذر سی
ہرگاہ اس کلام کو تمام کیا جناب علی صلوات اللہ علیہ کو دیکہا اور اونکی حق مین فرمایا
کہ یہہ مرد ہی یعنی علی ابن ابی طالب صدیق اکبر ہی اور فاروق اعظم ہی
اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ مرتبہ صدیقیت کا شہدا اور صالحون سی بلندتر ہی پس اس حکم سی
معلوم ہوا کہ یہہ مرتبہ امامت اور وصایت کا ہی اور عامہ اور خاصہ نی بطریق متعدد
نقل کیا ہی کہ علی صلوات اللہ صدیق اس امت کی ہین اور فخر رازی نی اور ثعلبی نی اور احمد
ابن حنبل نی مسند مین اور ابن شیرویہ نی فردوس مین اور ابن مغازلی نی جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ صدیقین تین ہین اول حبیب نجار کہ مومن آل یاسین ہی
اور حزقیل کہ مومن آل فرعون ہی اور علی صلوات اللہ علیہ کہ وہ افضل انسبکا ہی اور
ثعلبی نی باسناد معتبر روایت کیا ہی کہ سبقت کرنی والی طرف اسلام کی امتون مین سی تین
تہی مین کہ ایک چشم زدن بہی کافر نہین ہوئی ہین اور علی صلوات اللہ علیہ افضل انہین کا
ہی صاحب صحاح نی کہا ہی کہ صدیق وہ شخص ہی کہ ہمیشہ سچ بولی اور وہ شخص ہی
کہ گفتار اوسکا موافق کردار اوسکی کی ہو اور عاقل پر پوشیدہ نہین ہی کہ یہہ مرادف

معنی معصوم کی ہین اور حق تعالی نی بہتیرے لوگون کو اس وصف سے موصوف کیا ہی چنانچہ شان [illegible]
مین فرمایا ہی اِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا اور فرمایا ہی کہ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ اور جو شخص
مصداق ان آیات اور ان صفات کا ہوا لایق بامامت وخلافت سزاوار تر ہی اوس شخص سی
کہ جو بہرہ اوس سی نرکہتا ہو تکملہ رکوع ششم در سیپارہ پنجم قوله مَا يُوعَظُونَ بِهِ
حروف مین بینات اوسکی دو سو چوراسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وفي علي
الباب قوله تَثْبِيتًا سات حرف ہین بینات اوسکی دو سو چالیس ہوتی ہین نکلی
اوس سی یہہ عبارت محمد سيد آل آدم قوله والصديقين نو حرف ہین بینات اوسکی تین
سو ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علي بن ابي طالب نائب احمد قوله والشهداء
آٹھ حرف ہین بینات اوسکی تین سو ساٹھ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت أم أبيها
هي الزهراء وولدها پھر یہہ عبارات نکلی ہین اور اوسی چیز کی کہ تفسیر علی بن ابراہیم قمی
قوله النبيين [illegible] ایک سو [illegible] نکلی اوس سی یہہ عبارت لا احمد الوفا ابيها
قوله والصديقين [illegible] ایک ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علي نائب نبي
لله قوله والشهداء آٹھ حرف ہین [illegible] تین سو چالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت
الحسنان [illegible] قوله والصالحين [illegible] دو سو چھپن ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ
عبارت هم علي وابناؤه [illegible] اوس سی یہہ عبارت نکلی علي واولادهم [illegible]
وحسن اولئك رفيقا [illegible] نکلی اوس سی یہہ عبارت محمد [illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا
اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تم سلاح اپنی لو پس جاؤ تم [illegible]

جَمِيعًا ۝ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ
[illegible]
قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ
[illegible]
فَضْلٌ مِنَ اللهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي
[illegible]
كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ
[illegible]
الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ
[illegible]
اللهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ
[illegible]
لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
[illegible]
وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
[illegible]
أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝
[illegible]

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ

وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں لڑائی کرتے ہیں بیچ راہ خدا کی اور وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے ہیں لڑائی کرتے ہیں

فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ع

بیچ راہ شیطان کی پس جنگ کرو دوستان شیطان کو بدرستی کہ مکر شیطان کا ہے بے قوت

قوله كأن لم تكن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

[illegible]

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ

[illegible]

أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا

[illegible]

إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا

[illegible]

تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

[illegible]

فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ

[illegible]

اللَّهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ

[illegible]

اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ مَا

[illegible]

أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ

[illegible]

نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ مَنْ

[illegible]

يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ

[illegible]

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۝ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ

[illegible]

بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ

[illegible]

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ

پس منہ پھیر ان سے اور بھروسا کر اوپر خدا کے اور کافی ہے خدا [illegible]

الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا

قرآن میں اگر ہوتا وہ قرآن نزدیک غیر خدا سے ہر آئینہ پاتے بیچ اوسکے اختلاف کثیر کو

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى

اور جس وقت آتا ہے انکو کوئی امر امن سے یا خوف سے ظاہر کر دیتے اوسکو اور اگر پھیر دیتے اوسکو طرف

الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا

پیغمبر کی اور طرف صاحبان امر کی اونمیں سے ہر آئینہ جانتے [illegible]

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ فَقَاتِلْ

فضل خدا کا اوپر تمہارے اور رحمت اوسکی ہر آئینہ پیروی کرتے تم شیطان کی مگر تھوڑے سے پس جنگ کر

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّٰهُ

بیچ راہ خدا کی نہیں تکلیف دیا گیا ہے تو مگر نفس اپنا اور ترغیب کر مومنوں کو نزدیک ہے کہ خدا

أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ۝ مَنْ

باز رکھے سختی ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے اور خدا سخت تر ہے [illegible]

يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً

کرے شفاعت نیک ہوگا واسطے اوسکے حصہ اوس شفاعت سے اور جو شخص شفاعت کرے

سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ۝ وَإِذَا

بری ہوگا واسطے اوسکے نصیب اوس شفاعت سے اور ہے خدا اوپر ہر شی کے توانا اور جس وقت

وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور جس وقت سلام کیا جاتی تم [illegible] پس سلام کرو ساتھ بہتر [illegible] یا پھیر دو اوسکو تحقیق خدا ہے

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ

اوپر ہر شی کے حساب کنندہ خدا ایسا ہی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ البتہ جمع کرے گا تم کو

يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ۝ ع

تا روز قیامت کہ نہیں شک بیچ اوسکے اور کون صادق تر ہے خدا سے ازروی بات کے

قوله أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ الخ منقول ہی کہ عبد الرحمن بن عوف زہری اور مقداد بن اسود

اور قدامہ بن مظعون اور سعد ابن ابی وقاص اور سوا ان کی اہل مکہ میں قبل از ہجرت [illegible]

بہت سی کفار سی پاتی تہی [illegible] حال کا شکایت سی عرض کیا اور کہا انہون نی کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو اجازت دیوی کہ ساتھ اہل شرک کی جنگ کریں کیونکہ

انکی ایذا سی [illegible] جناب نبوی نی فرمایا کہ مجھکو امر قتال نہیں ہوا ہی صبر کرو تا وقت [illegible]

پہنچا اور ہر گاہ انہون نی مکہ سی طرف مدینہ کی ہجرت کی حق تعالی نی ساتھ اہل اسلام کو

امر حکم کیا بعضی انمیں سی [illegible] کی آرزو رکھتی کارزار کی [illegible] کراہت کیا حق

تعالی نی [illegible] یہ آیت نازل کی کہ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ

منقول ہی کہ ہر گاہ حضرت مکہ سی مدینہ میں تشریف لاتی اوس سال فواکہ نسبت [illegible]

کم ہوئی تہی اور گرانی [illegible] اس حال کو نسبت ساتھ شومی قدم آنحضرت کی کرتی

تہی حق تعالی نی واسطی تکذیب اونکی کی یہ آیت نازل کی وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ [illegible]

یعنی [illegible] تجکو [illegible] پس [illegible] تیری [illegible] معاصی [illegible] باعث [illegible]

ہوتا کہ یہ منافات نہین رکھتا ہی ساتھ قول حق تعالیٰ کی قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ
اسواسطی کہ تمام نعمت اور مصیبت جانب اوسکی سی آتی ہی یہہ کہ سنت سبحان عثمان سی آئی
ہو مصیبت کی ہی اور انتقام لہذا حدیث مین وارد ہی کہ کسی مومن کو اندوہ اور رنج
نہین پہنچتا یہانتک کہ کانٹا کہ کسی عضو مین او شکستہ ہوتا بلکہ تعلیق کا مگر یہہ کہ مصیبت
کی ہوتا ہی وہ سبب کفارہ گناہ اوسکی کا ہوا اور بارہا آنحضرت سی منقول ہی کہ جو بات
مین محبوب پوشیدہ نہین ہوتا ہی اور کوئی قطرہ پسینہ کی بندہ سی واقع نہین ہوتی
مگر بسبب گناہ اوسکی کی قولہ حَفِیْظًا یعنی نہین بہیجا ہی تجکو نگاہ مین رکھنی والا اونکو
کرنی سی تا اینکہ اسلام لاوین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ نہین بہیجا ہی تجکو نگہبان اعمال
اونکی کا کہ اون پر جزا واقع ہوتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی انکی یہہ ہین کہ نگاہ مین رکھنی
والا ہوا اونکو گناہون سی تا اینکہ وہ گناہ اونسی سرزد نہوتی قولہ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا
کثیرا یعنی بعضون مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ ہر آیہ اوسکی مین بیچ اوسکی اختلاف
جہت حق و باطل سی اور دوسرا یہہ ہی کہ اختلاف نظم کا تناقض مین اور تیسرا از جہت فصاحت
کی اور یہہ آیہ متضمن ہی خواہ کثیر و ہر ایک یہہ ہی کہ تقلید باطل اور ترغیب استدلال کی
ہی اصول دین مین اسواسطی کہ حق تعالیٰ نی حکم کیا ہی تدبیر اور تفکر کا اور یہہ ہی کہ اگر
قرآن جانب حق تعالیٰ سی نہوتا بلکہ کلام غیر کا ہوتا تو اختلاف اوسمین بہت سا پایا جاتا اور
یہہ ہی کہ تناقض کلام الٰہی مین نہین ہوتا ہی اور اختلاف بیچ کلام کی تین طرح سی ہوتی
ایک اختلاف تناقض ہی اور ایک اختلاف تفاوت ہی اور ایک اختلاف تلاوت
اور اختلاف تفاوت ہوتا ہی بیچ حسن کی اور قبح کی اور خطا کی اور صواب کی اور مانند اسکے

کی لئی ہی کہ اختلاف تناقض اوسمین نہین ہی پس ہر گاہ کہ اختلاف نہین پایا جاتا قرآن مین الا جسطرح کہ
اختلاف تناقض اور اختلاف تلاوت مراد اوس سی ہی کہ جسکی سبب سی حسن اوسکی مین تلاوت
جاتی ہی بلکہ قرآن مین نہین پایا جاتا اختلاف مگر اختلاف وجوہ قرآت کی اور اختلاف مقادیر آیات کی
بیچ سورہ کی ہی قرآن مین لیکن حسن قرآن مین خلل نہین ہی کہ اختلاف ہوتا ہی اور جلالین نی کہا ہی کہ
قول اون لوگون کا معلوم ہوتا ہی کہ جو قائل ہوئی ہین کہ نہین جانتی ہین معنی اوسکی کو تفسیر متشابہ
کی جسطرح سی کہ حشویہ وغیرہ قائل ہوئی ہین یہہ حاصل اوس چیز کا ہی کہ جسکو ذکر کیا ہی صاحب
قولہ قَاتَلَهُ اللّٰهُ یہہ کلمہ مذہب اور ہوتی خیار حق اہل حق سی ہی کہ قائل نصف پر لازم ہی کہ تمسک اوسکا
اختیار ادلہ قاطعہ عقلیہ کو کری جس مقام مین کہ ادلہ عقلیہ پائی جاتی ہین اور جس مقام مین کہ نہون رجوع
کرین کی پس در صورت قیام ادلہ عقلیہ اگر ظاہر اخبار آیتون کی خلاف ہوئی دلیل کی جسمین کی
ہر گاہ ادلہ عقلیہ ثابت ہوا کہ خدا جسم نہین رکھتا ہی پس اگر کسی آیت یا حدیث
سی معلوم ہو کہ خدا جسم رکھتا ہی مثل یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ کی تاویل کی جاتی ہی
کی اور دین مین قبل ہر گاہ کہ ثابت ہوا کہ غلط ظاہر نہین ہی پس قول اللہ تعالیٰ کا خالق کُلِّ شَیْءٍ
ہر چیز ہی اور حق کہ عقل شی شریف ہی بلکہ اشرف مخلوقات ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ حق
تعالیٰ نی فرمایا ہی کہ میری مخلوقات مین بہتر اوس سی کوئی چیز مخلوق نہین ہوئی ہی اور
لفظ رسول المطلق ہی بیچ اسکی ارسال رسول [illegible] تمام ہوتا ہی تو صحیح اس جگہ کی یہہ ہی کہ بیچ
اور رکھنی مین رسول خدا ہونا اور وضع خاص بیچ رسالت سی امر و جب کہ ہوتی فضل ایک
کہ مرسل نی چیز بیچ کی بیچ متکلم ہی کہ کلام اوسکی بواسطہ کن کہا نہو ہم ہوتا بلکہ نہین کہتی مین
رسول اوسکا اسطرح سی جانی ہم اور ہر گاہ رسالت شی نتیجہ ہی کہا کہ خدا اعتبار سی نی معرفت

اپنی واجب کی ہی محض قبیح ای منافظ ہی پس اس صورتیں میں ظاہر ہی کہ نہی الزام و الایہ سی
حاصل ہوئی اور حق تعالی ہی تنبیہ ہی نادم اور پشیمان ہو وہی خلاف اسکی کہ پہلی طرح ہی
کہی کہ تم سابقہ ہدایت عقل کی بسبب مشاہدہ ورکنی فی شبہاتی کو نا کان کی جتھا سابقہ ہد
منعم کی رکھی ہو اور وہ منعم ہو بہ عقل کی تدبیر منکشف کیا ہی کہ اگر منی تعلقوان نعمتوں کی
شکر گذاری اسکی میں معرفت اسکی حاصل کی کیا وہ اتہم ظلم بار کی ہی [illegible]
ملک ہی بیان سب سی برتر ہی ادنی خدا کی جانب اسکی ہی ہوئی اور احکام کہ محکم جو ہی جا
جنہ سابقہ ہو فی اسکی کی موافق عقل کی دنیا ہموار میں پس الا اہل کہ نزدیک ہماری شاغل
صدق پیری کا ہو کا اور ہر گاہ باوجود اس انکو اوکرانی کی معرفت اسکی حاصل کی اور
موافق عقل اپنی کی خوف عذاب کا اپنی ہی دفع کیا کہ منعم انکو روز بازپرس میں طلب
کرہی اور عتاب اور عذاب کرہی تحسین اور پہنچا ہو کا اور شک نہیں ہی کہ اس صورت میں
ہی تمام ہو کی اور حجت بندگان نا تمام ہیں ہی کہ خلاف اسکی جو چیز ہو تا دل کی جائی گی
بلا سند حسن و قبح عقلی کا کہ جیسا امام اکثر اصول دین اور امامیہ کا موقوف ہی عقل سی ثابت ہوتا
ہی پس جو شخص کہ اس سی دست بردار ہو لازم ہی کہ مذہب امامیہ سی دست بردار ہو اور
جس مقام میں کہ ادلۂ عقلیہ مفقود ہوں اور ادلۂ نقلیہ مختلف پس ان میں بھی عقل مرجح ہی
چنانچہ دال ہی اس پر قول حق تعالی کا فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ
أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور معنی اسکی یہ
ہیں کہ پس بشارت دی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ اون لوگو کو کہ سنتی ہیں قول کو پس
پیروی کرتی ہیں حسن قول کی پیروی کی ہیں کہ ہدایت کی ہی انکو خدا نی اور یہ وہ لوگ

ہیں کہ وہی صاحبان عقل ہیں اور ہر گاہ یہ ثابت ہوا پس ادلۂ قاطعہ حجت قران پر بیان کی
جاتی ہیں تا وہ اخبار کہ خلاف اسکی ہیں کو کہ تسی ہوتی دلیل کلی ہی میں پس اول یہ ہی جناب علامہ
علیہ الرحمۃ و الغفران نی کتاب نہایہ میں مرقوم کیا ہی بحث ثانی اس امر میں ہی محال ہی کہ حق تعالی سی
صدور خطاب کا ساتھ ان الفاظ ہی کہ جنسی معنی ظاہر مقصود نہوں بدون اقامت قرینہ کی
اتفاق ہی اس پر سبب کا ساتھ اسی مرجبہ کی دلیل [illegible] ہماری اس مطلب پر یہ ہی کہ حق تعالی سی صدور
ایسی خطاب کا قبیح ہی اس سبب کہ یہ مشتمل ہی [illegible] تکلیف الا یطاق کو لازم [illegible]
پس صدور مشکل اسکی بھی ہی بیان اس [illegible] لازم کا یہ ہی حق تعالی نی سمجھانی چاہا ہو کی وہ معنی قران
اور خطاب عبث ہوتا ہی پس یا قصد کیا ہی سمجھانا ظاہر کا اس سی یہ اغوای جہل ہی
کہ تم کہتی ہو کہ معانی ظاہری مقصود نہیں ہیں یا سمجھانا غیر ظاہر کا اس سی [illegible] تکلیف ما لا
یطاق ہوگی یہ بھی کہ سمجھانا غیر ظاہر کا الفاظ سی بدون اقامت قرینہ کی محال ہی اور اگر
اقامت قرینہ کی معنی غیر ظاہر پر پائی نہیں ہیں پس وہ معنی ظاہری ہو جائیں گی کہ غیر ظاہر
ہی یہ [illegible] جو خالی ہو بیان مقصودی کی بہ نسبت غیر ظاہر کی محمل ہوگی انتہی کلامہ علی اللہ
مقامہ فی [illegible] جو کچھ کہ [illegible] فی العالمین ذکر کیا ہی کمال متانت اور استواری سی [illegible]
اس کلام کی جناب العلامہ [illegible] اساس الاصول کہ رد مذہب اخبار میں تصنیف [illegible]
ذکر کیا ہی تمام اور کمال وضوح دلیل کا بھی [illegible] بیان کیا جاتا ہی پس یہ کلام دلالت کرتا ہی
قران [illegible] ہی اور یہی قائل ہوا بعد حجیت ظواہر قران [illegible] قائل ہوئی حسن و قبح عقلی کی
نہیں [illegible] مراد اس سی یہ ہی کہ مسلک امامیہ پر قائل ہوا بعد حجیت قران [illegible]
اگر کہی کوئی کہ ارادہ خلاف ظاہر کا [illegible] ظواہر سی قبیح ہوتا ہی کہ [illegible]

کی ایسی حکم کیا ہے لیکن باوجود اس حکم کرنے کی پس یہ تشنیع نہیں ہی جواب میں کہیں کی
ہم اگر اس حدیث اور غیر میں وارد ہوا ہی کہ در باب تفسیر ظواہر قرآن رجوع بطرف ائمہ کے
کرو پس یہ بہت سی کہ ہم نہیں دیکھتے ہیں اثر اسکا اصلا درمیان علما کتاب میں سنت میں اور
زعم کرنا اس امر کا کہ امر بہ رجوع طرف ائمہ کی تفسیر ظواہر قرآن میں حدیث ثقلین وغیرہ سی معلوم
ہوتا ہی پس امر ایسا بھی نہیں ہی چنانچہ عنقریب ظاہر ہوگا اور تقدیر واقع ہونے اس امر کی
مخالفت قول حق تعالیٰ کی انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون کا لازم آتی ہی پس تاویل
ہی تاویل اوس امر کی کہ خبر ثقلین سی مستفاد ہوا اور دیکھو اگر تاویل واجب ہو حال اونکو بنا بر
اونکی عدم ثبوت امامت علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ لازم آتا ہی یہ بطلی کہ اکثر امور
کہ جنس امامت انحضرت کی ثابت ہوتی ہی ظواہر آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ میں اور یہہ دو … بنا بر مسلک اخباریین کی نا تمام اور غیر مستقل میں بھی منسوب اکی
اونپر رجوع کرنا اس حکم میں تفسیر آیات اور احادیث نبوی میں طرف جناب ائمہ اور
اولاد طاہرین اونکی کی قبل از ثبوت امامت انہیں علیہم السلام کی اور ظاہر ہی کہ کسی
پوشیدہ نہیں … لازم آتا ہی خطاب قرآنی اور سنے صلی اللہ علیہ وآلہ
مین خطاب طرف حاضرین کی ہی زمانہ حیات جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ میں مثل …
معلوم کی ہوتی کہ کسی دیگر کسی کی فہم میں آتی ہون جیسا کہ ہی آخر یہہ کلام … الا …
فی … احسان … فی الواقع کہ یہہ کلام دو حضرت کا دلیل قاطع ہی اور … ظواہر
قرآن کی … مختلف … کی اور … کی یہہ کیا … کی کافی نہیں ہی
اور … زبانی توضیح اور زیادتی ایقان صاحبان عقول سلیم کی اور … ذکر کی

کی جاتی ہیں پس دوسری دلیل آیات قرآنی ہی مثل اس آیہ کی کہ افلا یتدبرون القرآن
ولو کان من عند غیر اللہ الخ اور مثل اس آیہ کی کہ افلا یتدبرون القرآن ام علی
قلوب اقفالہا یعنی آیا پس نہیں تفکر کرتی ہیں وہ قرآن کو آیا اوپر دلون اونکی کی
قفل ہیں اسواسطی کہ اگر قرآن ہر وجہ سے مبہم ہر آئینہ تفکر اور تدبیر بیچ اوسکی اونکو امر
اور ترغیب ساتھ اوسکی عبث ہوگی بلکہ مذمت اوسکی کہ علی قلوب اقفالہا معلوم
ہوتا ہی عادل علی الاطلاق سی نہایت قبیح ہوگی اور احتمال اسکا کہ مراد تدبر اور
تفکر سے ہی پس جواب اس احتمال کا یہہ ہی کہ یہہ احتمال اوسی ہنگام میں چاہیئے کہ وہ
معنا تفکر اور تدبیر دریافت ہوتا ہو اور مسلک اخباریین کا یہ ہی کہ معانی قرآن کو آگی
جو اگر بھی ہمکو معانی اوسکی نہیں معلوم ہوتی ہیں اور اب ہمکو لازم ہی کہ مصداق افلا
یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا ہی نہیں باہر ہی اور اگر کہیں کوئی کہ ہم کل شئی
مدرک ہوتی معانی قرآنکی اخباریین نہیں میں ہمکا … اور اکی معانی نصوص کرتی ہیں
جواب اسکا … یہہ ہی کہ اسوقت حکم تدبر اور تفکر عبث ہوگا اور ثانیا یہہ ہی کہ آیات
بہ نسبت آیات غیر نا یہہ نہایت قلیل ہی پس حکم کرنا تدبر قرآن کا اور مراد لینا چند آیت
قلیلہ کو حکیم علی الاطلاق سی نہایت بعید ہی آرہی اگر آیات نا یہہ کثرت سی ہوتی تو ممکن تھا
اسوقت میں کہنا کہ تدبر قرآن بنا بر لحاظ کثرت آیات کی ہی اور مثل اس آیہ کی کہ انا جعلناہ
قرآنا عربیا لعلکم تعقلون یعنی تحقیق کہ کردانا ہمنی اوسکو قرآن عربی شاید کہ تم سمجھو اور وہ
اسکی مطلوب پر اس جہت سی ہی کہ علت غائی مقرر کرنی قرآنکی زبان عربی میں سمجھنا ہمارا ہی
اور اگر کوئی کہی کہ یہہ خطاب آیہ کی طرف ہی پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اس … کہ نزول

کرنا قرآن کا زبان عربی میں عبث ہی چنانچہ فاضل پر پوشیدہ نہیں ہی اور چند آیات
جو تدبر کرنی قرآن کی کہ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا سی معلوم ہوتی ہیں وہ بھی اسی معنی کی
مراد ہوں پس نزول ہی اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ سی یعنی اسی واسطی ہم نی اوسکو [illegible]
کو محتاج کرنا ظواہر قرآن سی اوپر ان لوگوں کی کہ جو منکر حجیت اوسکی ہیں یہ مسئلہ سی آپ حجیت
بکنا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ وہ جو کہ احتجاج درست نہیں ہی کہ شاید اسکا اعتبار ہی اور
دلیل عقل سی ہو اور مَا نَحْنُ فِيْهِ اسطرح سی نہیں ہی جو عقلی کہ دلیل اول مذکور ہو
اور اخبار سی وہ حدیث ہی کہ کافی میں زہری سی روایت کی ہی کہ کہا اوسنی سنا ہی میں نی
علی بن حسین صلوات اللہ علیہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ آیات قرآنی خزائن ہیں ہر گاہ
منفتح ہو دین وہ خزائن سزاوار ہی اوسکی تیری کہ نظر اور فکر کری تو پیچ اسکی شامل حق
بانیک یقین اور دلیل تیسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ ترک کرنی والا ہوں در
میان تمہارے اوس چیز کو اگر دست آویز اوسکو کرو نہ گمراہ ہو گی ایک کتاب خدا
اور دوسری اہلبیت میری تحقیق یہ دونوں جدا نہ ہونگی تا اینکہ وارد ہوں مجھ پر حوض کوثر کی
پس اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قرآن حجت ہی اور حاجت تمسک کی رکھتا ہی اور یہ
ہر دو حجت ظواہر کی تمام ہی ہو اسلئی کہ اکثر احکام اکثر آیات سی معلوم ہوتی ہیں بنا بر معانی
ظاہرہ کی اور علاوہ اسکی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو لازم تھا کہ فقط ترک کرنی ثقلین
کو ذکر فرماتی کہ تم ہونہیں سی تمسک کیجیو پس اگر کوئی کہی کہ شاید مراد تمسک سی تمسک مجموع
کتاب اور عترت ہو پس احتجاج تمام نہو گا جواب اسکا یہ ہی کہ اخبار نہیں اور ہم تحقیق ہی کہ
احادیث آئمہ در باب تمسک مامور بہ منفصل ہیں پس ہر گاہ اخبار منفصل ہوئی پس حال [illegible]

کلام الٰہی کا ہی [illegible] سی ہی اور بنا بر مسلک اونکی کی خلیفۂ ثانی کو طعن کرنا جو حسبنا کتاب اللہ کہا تھا
نا تمام ہو گا اور پیروان خلیفۂ ثانی کو جو کہ عاملین حسبنا اہلبیت کا بہتان ہی اور
محل تعجب ہی کہ حال حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کا مسلک اونکی پر مثل حال آیات قرآنی
ہی پس خطاب کرنا جناب نبوی کا کہ تمہارے درمیان میں کتاب اور عترت چھوڑے جاتا
ہوں کسکی طرف ہی آئمہ کی طرف ہی واسطی اونکی اور لوگوں کی طرف ہی پس خطاب الی
الیہ کی باطل ہی والا اسو جہ سی کہ حق آئمہ کی کہنا کہ درمیان تمہارے اہلبیت کو چھوڑے جاتا ہوں
بمعنی ہوتا ہی اس عبث سی کہ بنا بر اسکی مامور ہیں تمسک اور تمسک بہ متحد ہوتی ہیں حالانکہ
تغایر ضرور ہی اور ثانیا اسلئی کہ اوس کلام میں آیا ہی موجود نہ تھی خطاب بالطرف معدوم
لازم آتا ہی پس لا بد ہی کہ سوای آئمہ کی مراد ہوں پس اگر وہ اس خطاب کو سمجھتی نہیں تو اوسکا
فرمانا حضرت کا لغو ہو گا اگر کوئی کہی محتاج کرنا ظواہر احادیث سی بھی اون پر کہ جو بیکی
قائل نہیں ہیں درست نہیں ہی پس جواب اسکا ما سبق سی معلوم ہوا اور دلیل چوتھی وہ حدیث
ہی کہ کتاب تہذیب میں مذکور ہی وہ حدیث یہ ہی کہ پوچھا میں نی خدمت حضرت امام
جعفر صادق صلوات اللہ علیہ میں پس کہا اوسنی ہمسایہ میں عورات ہیں کہ گانا
گاتی ہیں اور [illegible] ہیں اور بسا ہی کہ میں داخل بیت الخلا ہوتا ہوں پس دیر تک بیٹھتا ہوں
واسطی سننی اونکی کی پس اون حضرت نی فرمایا کہ اس عمل کو مت کر پس کہا اوسنی کہ میں
خود نہیں جاتا ہوں واسطی سننی اونکی کی بلکہ ایک آواز ہی کہ میرے کانوں میں آتی ہی پس فرمایا
اون حضرت نی قسم بخدا کہ شاید تو نی نہیں سنا ہی قول حق تعالی کا فرماتا ہی کہ
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی گوش اور چشم اور

یہ جب سوال کسی نے ان حضرت کی پس کہا اوسنے کہ یا کہ معنی یہ آیہ کتاب خدا عز و جل کی کیسی ہے
اور عجم سے نہین سنتے تھے بالضرور معنی تر کے کیا اس امر نا شایستہ کو اور تحقیق کہ مین تعجب
کرتا ہون حق تعالی سے پس کہ ظاہر آیات حجت ہون پس توضیح کرتا جناب صادق کا اسکو
آیہ مذکور سے کسطرح تمام ہوگا اور یہی مجھ وسے کہ اون حضرت سے کہنا اور شخص کلام کو اسکی
معنی کیسی عرب اور عجم سے نہین سنا تھا دلیل ہے کہ ظاہر آیات حجت ہین اور علاوہ
اسکی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر معانی ارشاد حضرت کی کیسی اور عرب اور عجم سے سنتا اون
متکلم مین سے یہی معنی سمجھتا ہین اور دلیل پانچوین وہ حدیث ہے کہ بیچ کافی کی ہے کہ جناب
صادق صلوات اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد کیا ہے ہر حق کی
اوپر ہر حق کی حقیقت ہے اور ہر صواب کی نور ہے پس جو کہ موافق کتاب خدا ہو پس لو اوسکو
اونکو اور جو کہ مخالف ہو پس ترک کرو اوسکو اور مثل اوسی حدیث کی کہ کافی اور محاسن مین
ایوب بن حر سے مروی ہے کہ سنا ہے مین نے حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے
وہ فرماتے ہین کہ کل شی رد کی گئی ہے طرف کتاب اور سنت کی اور جو حدیث کہ موافق کتاب
خدا کی نہو پس وہ زخرف ہے یعنی باطل ہے اور یہی اون کتابون مین ذکر ہے ابن ابی
یعفور سے کہ سوال کیا مین نے ابی عبد اللہ صلوات اللہ علیہ سے اختلاف حدیث
سے روایت کرتا ہے اوسکو وہ شخص کہ اعتماد کرتے ہین ہم ساتھہ اوسکی اور بعضی
اون مین سے شخص ہین کہ نہین اعتماد کرتے ہین ساتھہ اوسکی پس
فرمایا اون حضرت نے ہر گاہ وارد ہوا اوپر تمہارے حدیث پس پاو تم دلیل اوسکی بیچ
کتاب خدا یا قول رسول سے پس عمل کرو ساتھہ اوسکی و الا پس وہ شخص اولی ہے ساتھہ اوسکی

اون حدیث کی پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ظواہر قرآن اور احادیث ہوتی
حجت نہون پس جناب صادق صلوات اللہ علیہ کا مستند لانا قرآن کا اور احادیث کا
عبث ہوتا ہے فالحکم الا قلیلا اس مین چند اقوال ہین ایک یہ ہے کہ اس کلام مین پیش
پس ہے اور الا قلیلا مستثنی ہے اذاعوا بہ سے یہ قول ابن عباس کا ہے پس معنی اوسکی یہ ہوئے
کہ ظاہر کیا اوسکو مگر تھوڑے لوگون نے اور دوسرا یہ ہے کہ یہ مستثنی ہے لعلمہ الذین یستنبطونہ
منہم سے پس معنی اوسکی یہ ہوتی ہین کہ اگر رد کرتے اوسکو طرف رسول کی اور طرف
اولی الامر کی البتہ جانتے اوسکو وہ لوگ کہ طلب دریافت کرتے ہین [illegible] مگر تھوڑے
سے [illegible] اور تیسرا یہ ہے کہ مراد اس آیہ سے معنی ظاہر ہی اسکی ہے
بغیر تقدیم و تاخیر کی اور جو بنا ہے یہ ہے کہ معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ اگر نہوتا فضل خدا کا
تمہارے اوپر اور رحمت اوسکی ساتھہ نصرت و فتح کی [illegible] مرتبہ بعد مرتبہ پیروی کرتے شیطان کی
بیچ اوس چیز کی کہ ڈالتا تھا طرف تمہارے وسواس سے اور خیالات فاسدہ سے [illegible]
تھی وہ طرف جبن اور نامردی کی اور موجب تھی واسطے ضعف غیرت کی مگر تھوڑے سے اصحاب
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے کہ جو صاحبان بصیرت نافذہ تھے اور نیات خالص
رکھتے تھے اور نا امید نہوتے تھے رحمت خدا سے [illegible] اسکی نصرت اور اظہار وعدہ مین
شک نکرتے تھے فقاتل فی سبیل اللہ اس مین دو قول ہین کہ یہ جواب ہے واسطے قول
حق تعالی کی ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجرا عظیما
پس جو کہ معنی اس آیہ کی یہ ہے کہ اگر مارا جاوے یا غالب ہو تو اجر عظیم کا اور دوسرا یہ ہے کہ یہ متصل
ہے ساتھہ قول حق تعالی کے وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ فقاتل فی سبیل اللہ

زینت کا ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کس وجہ سی منافقین ترک کارزار کرتی ہین راہ خدا مین پس
تو کارزار کر راہ خدا مین کہ تو جانتا ہی کہ ترک قتال کو کوئی وجہ نہین ہی وَاِذَا حُیِّیتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحْسَنَ
مِنْہَا اَوْ رُدُّوْہَا یعنی حکم کیا ہی حق تعالی نی مسلمان کو ساتھ رد سلام کی اوپر سلام کی
بہتر سلام اوسکی سی اگر مومن ہو والا علیکم سی زیادہ کہی پس قول حق تعالی کا باحسن منہا
مخصوص مومنین ہی اور قول اوسکا او ردوہا واسطی اہل کتاب کی ہی اور یہہ قول ابن
عباس کا ہی پس وقتی کہ مسلم کہی السلام علیک پس کہہ تو علیک السلام و رحمۃ اللہ
اور وقتیکہ کہی و السلام علیکم و رحمۃ اللہ پس کہہ تو و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ
اور یہہ منتہای سلام کا ہی اور بعضون نی کہا ہی اور ردوہا واسطی مسلمین کی بھی ہی
اور عطا اور ابراہیم نی کہا ہی وقتی کہ سلام کری اوپر تمہاری مسلم پس رد کرو اوسکو
اوسکی بہتر سلام اوسکی سی یا مثل سلام اوسکی اور یہہ اقوی ہی کہ روایت کیا ہی جناب
صلی اللہ علیہ و آلہ سی کہ ہر گاہ سلام کرین تمکو اہل کتاب پس کہو تم و علیکم اور ذکر کیا ہی
علی بن ابراہیم نی بیچ تفسیر اپنی کی امام جعفر صادق علیہم السلام سی کہ مراد تحیت سی اوس
مین سلام ہی اور سوای اسکی اور نیکیو نسی اور ذکر کیا ہی حسن نی کہ ایک شخص نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی آیا اور کہا اوسنی السلام علیکم حضرت نی ارشاد کیا و
علیک السلام و رحمۃ اللہ بعد اسکی ایک اور شخص آیا اور کہا اوسنی السلام علیک و رحمۃ اللہ
حضرت نی فرمایا و علیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ جب ایک شخص آیا کہا اوسنی السلام
علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ پس حضرت نی فرمایا مثل اسکی بعد اسکی عرض کیا گیا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ زیادہ کیا آپنی واسطی اول اور دوم کی بیچ سلام کی اور زیادہ کیا واسطی

واسطی سوم کی حضرت نی فرمایا کہ نی چیز سلام سی اوسنی باقی رکھی پس رد کیا مینی سلام کو مثل
اوسکی اور روایت کیا ہی باسناد خود ابی آمنہ سی اور اوس نی مالک بن جسّان سی
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہی السلام علیکم دس نیکیان اوسکی
واسطی لکھی جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واسطی اوسکی بیس نیکیان
لکھی جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واسطی اوسکی تیس نیکیان لکھی جاتی
ہین انتہی ما قال صاحب مجمع البیان فیہ فائدۃ پس اگر کوئی کہی کہ اہل اسلام اہل سنت سی جماعت
ہی مین بنابر اس آیہ کی چاہی اوسکی واسطی ہی سلام کرنی یا ہی ثواب ہو جواب اسکا یہہ
ہی کہ اہل سنت سی اظہار عداوت اہلبیت کا کرین یا یقین معلوم ہو کہ کمال عداوت رکھتا ہی
اہلبیت سی کو اظہار نکرتا ہو وہ بیچ کفار مین محسوب ہی اسکی واسطی جواب سلام مین علیکم کہا چاہی
اور جو کہ تعصب نرکھتا ہو پس ہر چند یہہ آیہ اوسکو شامل ہی لیکن اولی یہہ ہی کہ اوسکو
ردوہا مین داخل کیا چاہی اور جو کہ مومن اثنی عشری ہو واسطی اوسکی فحیوا باحسن منہا ہی اور
بنابر قول سید مرتضی علیہ الرحمۃ کی کہ جمیع اہل سنت دنیا مین حکم کفار رکھتی ہین علیکم کہنا
جواب سلام اونکی مین لازم ہی اور ابن عباس سی مروی ہی کہ جو کوئی دس مسلمین سلام
کری یا درمیش فرشتہ کسیکو سلام کری مثل ثواب بندہ آزاد کرنی کا ہوتا ہی اور خبر مین ہی کہ دس نیکیان
کہ درمیان سلام کرنی والی اور جواب دینی والی کی سو نیکیان ہین نوّے نیکیان واسطی سلام
کرنی والی کی ہین اور ایک واسطی جواب دینی والی کی منقول ہی کہ ایک درویش بیمار
عبد اللہ جعفر کو آیا اوسکو غلامی نیک دی اور راوی درویش کو استطاعت مکافات
نیکی اوسکی نتھی ایک روز عبد اللہ بیچ بازار کی چلی جاتی تھی اونی درویش سی ملاقات

ہوئی اوس ہونیسے پیغمبر یا عبد اللہ اس امر سے متعجب ہوئے بس اوسکے آگے
اور کہا کہ اے فلان سلام علیکم اوسنے برعکس جواب دیا عبد اللہ نے کہا اس حجت
رد کرو انکے جیسی کہ تورنی کہا اوسطے اس بات کی کہ تو پہلے سلام کرے اور میں جواب دون تا
ثواب بہت تجھے ہو اور زیادہ کہ یہ میری وسیلے سے ہو پہلے کہ مجھکو قوت مکافات عطا تیری کی نہیں
اگر سلام ہی اور ہر گاہ او امر الٰہی واسطے وجوب کے ہیں لہذا اس آیہ سے وجوب رد سلام
معلوم ہوتا ہے اور سنن اور ایک جماعت مفسرین کی کہا ہے کہ سلام مستحب ہے اور رد
سلام فریضہ ہے اور رد سلام کہ ... جب کفایہ ہوتا ہے شامل ہے کہ جماعت کثیر پر
سلام کرے ہر ون تخصیص کسیکی پس اگر اوس جماعت سے تھوڑے لوگ رد سلام کرے تو
جماعت سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اگر کوئی نہ تب گنہگار ہونگے اور جب کہ رد سلام محض
ایک شخص کی ہوتا ہے وقتی کہ علی التعیین اوسپر سلام کیا ہو **تکملہ** کوئی شخص ...
بعض قولہ اولی الامر منھم تیرہ حرف ہیں بینات اوسکی پہ ... ہوتی ہیں نکلی
اوس سے یہ عبارت الائمۃ وھولاء الہادون قولہ اولی الامر زبر اوسکی تین ...
ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت علی وبنوہ الاوصیاء قولہ فضل اللہ علیکم ورحمتہ
اٹھارہ حرف ہیں بینات اوسکی بائیس حرف ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت المصطفی والمرتضی
علی بن ابیطالب انصاہم المصطفی وعلی ولی اللہ قولہ فضل اللہ زبر اوسکی نبی
پیغمبر ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت المحمد وھو خیر الانبیاء و قولہ
رحمۃ اللہ زبر اوسکی سات سے جو دو ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت علی
الامام ہو الائمۃ موید اسکی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے

فما لکم فی المنافقین فئتین واللہ ارکسھم بما کسبوا اتریدون
[illegible]
ان تھدوا من اضل اللہ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا
[illegible]
ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء فلا تتخذوا منھم
[illegible]
اولیاء حتی یھاجروا فی سبیل اللہ فان تولوا فخذوھم واقتلوھم
[illegible]
حیث وجدتموھم ولا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا الا الذین
[illegible]
یصلون الی قوم بینکم وبینھم میثاق او جاءوکم حصرت
[illegible]
صدورھم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومھم ولو شاء اللہ
[illegible]
لسلطھم علیکم فلقاتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا
[illegible]
الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیھم سبیلا ستجدون
[illegible]

آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ

[illegible]

أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ

[illegible]

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا ع

[illegible]

قوله إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وجہ تسمیہ قیامت کی قیامت یہ ہی کہ لوگ بیچ اوس دن کی
جمع کئی جاوینگی اور تمام کئی جاوینگی قبروں اپنی سی قوله مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ یعنی حکم کیا اس نی
ساتھ گمراہی اوسکی کی اور نام اوسکا گمراہ رکھا اور بعضوں نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہ ہیں
اور ترک کیں یعنی حق تعالی اونکو اونکی حال پر چھوڑتا ہی اور وہ توفیقات کہ واسطی مومنین
کی کرتا ہی اسکی حق میں نہیں کرتا اور ابو علی جبائی نی معنی اسکی جو کچھ میں آیا ارادہ
کرنی موضع یہ کہ پہنچا و تم اونکو راہ جنت کی اوس شخص کو کہ حکم کیا ہو خدا نی اوسکو راہ
جنت اور ثواب سی اور نہیں کیا ہی فائدہ بخشنا حق تعالی نی ارادہ و تسمیہ اور
حکم کیا ہی سزاوار تہا کہ قول حق تعالی اضل الله کہتا اور یہ درست نہیں ہی اسواسطے
کہ عرب کہتی ہیں کفرتہ و کفرتہ اور کہا ہی آیت نی وطائفۃ قد اکفر وغیرہ
بحکم وطائفۃ قالوا سبع ومثلہ یعنی ایک گروہ نی تحقیق کہ کافر نام
رکہا ہی بسبب دوستی تمہاری کی اور ایک گروہ نی کہا کہ بدی کرنی والا ہی اور گنہگار
ہی اور مصنف مدارک نی اس آیہ کو نہایت عجیب سمجھ کر کہا ہی کہ یہ آیہ دلیل ہی او

اور مذہب جابریہ کی بیچ ثابت کرنی کسب کی واسطی بندی کی اور خلق افعال کی واسطی رب کی جانب
اللہ تعالی کی راہ پر ہی وہ آیہ یہ ہی ودوا لو تکفرون کما کفروا اسواسطی کہ نسبت کی
حق تعالی نی طرف بندوں کی ہی پس اگر کوئی کہی کہ یہ تمہاری غلطی دال ہی اوپر
اونکی غلبہ پس جوش جوابی اسد الله ہمیں دون الآخر کی کہا ہی اس جواب میں
ہم کہتی ہیں کہ کلام الہی میں اکثر آیات ہیں کہ دلالت کرتی ہیں کہ افعال بندہ کا
طرف اونکی ہیں پس قول کو لازم ہی کہ اصل حکم اکثر کا دی چنانچہ اس مقام میں اکثر
اور اجمال اس آیہ کی ملاحظہ کیا جاوی اکثر آیات میں کہ نسبت کی افعال کی دلالت کی
منہم یا اوحتی یہاجروا کی اور فخذوهم کی اور واقتلوهم کی اور غیر اونکی با وجود سیاق کی
مسئلہ کا اور باب تحقیق افعال بندہ کا کہ الله خالق كل شىء کی علم پس
ان مواقع افعال طرف بندوں کی منسوب کرتی ہیں اور کلمہ خالق كل شىء ہی کہ واسطی
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
اور نہیں ہی واسطی مومن کی یہ کہ قتل کری کسی مومن کو مگر ازروی خطا کی اور جو شخص قتل کری مومن کو
خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا
[illegible]
فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ
[illegible]
كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ
[illegible]

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اور آزاد کرنا بندہ مومن کا پس جس شخص کو نہ قادر ہووے پر خرید غلام کا پس روزے رکھنا دو مہینے پے درپے کے

تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

قبول توبہ ہی جانب خدا سے اور ہے خدا دانا حکمت کرنے والا ۔ اور جو شخص کہ قتل کرے مومن کو

مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَ

دانستہ پس جزا اوسکی جہنم ہے ہمیشہ رہنے والا بیچ اوسکے اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر اوسکے اور لعنت کی اوسکو اور تیار کیا ہے واسطے اوسکے

أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ

عذاب بڑا ۔ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو جس وقت کہ سفر کرو تم بیچ راہ

اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

خدا کی پس تحقیق کرو اور مت کہو واسطے اوس شخص کے کہ ڈالے طرف تمہاری سلام کو نہیں ہے تو مومن

تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ

ڈھونڈتے ہو تم اسباب زندگانی دنیا کا پس نزدیک خدا کی غنیمتیں ہیں بہت سی اسی طرح تھے تم

مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

آگے اس سے پس احسان رکھا خدا نے اوپر تمہارے پس تحقیق کرو تحقیق خدا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

نہیں برابر ہوتے بیٹھنے والے مومنوں میں سے سوائے صاحبان ضرر کے اور جہاد کرنے والے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ

بیچ راہ خدا کی ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے فضیلت دی ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو ساتھ مالوں

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ

اپنے کے اور جانوں اپنی کے اوپر بیٹھنے والوں کے درجہ میں اور ہر ایک کو وعدہ کیا ہے خدا نے

الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

نیکی کا اور بزرگی دی ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو اوپر بیٹھنے والوں کے ثواب بڑا

دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ ع

درجے ہیں اوسکی طرف سے اور بخشش ہے اور رحمت ہے اور ہے خدا بخشنے والا مہربان

قولہ وما كان لمؤمن معنی اس آیت کی یہ ہیں کہ نہیں شایان واسطے مومن کے [illegible]

کیا واسطے مومن کی قتل کرنا مومن کا مگر یہ کہ قتل کرے اوسکا خطا سے ہووے اور بعضوں نے معنی

کہتے ہیں کہ نہیں ہے مومن کو کہ قتل کرے مومن کو مگر خطا مثل قول حق تعالی کی ما كان لله

أن يتخذ من ولد یعنی نہیں ہے شان خدا سے یہ بات کہ لیوے فرزند کو اور مثل قول حق

تعالی کے ما كان لكم أن تنبتوا شجرها یعنی نہیں ہے تم کو کہ جماؤ درخت اوسکی کو اور نہیں کہا معنی

معنی اسکی [illegible] سبحانہ تعالی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کمان کافر ہونیکی اور بعد اوسکی معلوم ہوا کہ وہ مسلمان تھا شان نزول حارث عیاش کی قولہ تعالی
الا خطأً منقول ہی کہ عیاش بن ربیعہ کہ قبل از ہجرت کی مسلمان ہوا تھا اور اقارب اپنے
سی پنہان کرتا تھا ایک شب فرار کیا اور متوجہ مدینہ ہوا اور ماں اوسکی فراق سی اوسکے
دیوانہ ہوگئی تھی ابو جہل اور بہائی اوسکا حارث کہ بہائی عیاش کی تھی بی آبی ماں کی طرف سی
کی مشابعہ کرکی تعاقب عیاش کا کیا اور اوسکو بافسون اور بہانا نزدیک مدینہ سی پھیرا لائے
اور رکھیں ہاتھ پیر باندہ کر اونٹ کا بن ذال دیتی تہی تاکہ اسلام سی پہرے حارث اکثر روزہ
نزدیک آیا اور کہا کہ اے عیاش اسقدر محنت کیوں کہینچتا ہی تو دین اسلام کو ترک کر اور
آسودہ رہو القصہ عیاش نی بسیاری ایذا اور آزار اونکی سی جب دیکھا اونکی کلمات کفر
بارو کہ حارث نی اوسکو سرزنش کی کہ اگر دین حق پر تھا تو پہر ترک دین حق کیا اور نہیں
اگر باطل تھا پس تونی دین باطل کو اختیار کیا تھا عیاش غضب میں ہوا اور قسم کہائی کہ اگر
کبہی دست رس اوپر تیری ہو گا تجکو قتل کرونگا پس عیاش نی ہجرت کی اور بعد میں اسلام
کی اور حارث بہی اوس ہنگام مین مسلمان ہوا اور وقت ہجرت اور اسلام حارث کی عیاش
حاضر تھا اتفاقاً حارث کو اوسنی محل خلا مین تنہا پایا بنابر اوس قسم کی اوسکو قتل کیا عیاش
نی عیاش کو ملامت کیا کہ ایک مسلمان کو ناحق تونی قتل کیا قیامت کو کیا جواب دیگا عیاش
نادم ہوکر خدمت رسول خدا مین آیا اور حرکت اپنی سی آگاہ کیا اور عرض کیا کہ مین اسلام
اوسکی سی خبر نرکہتا تھا اور یہ خطا مجہسی بے امر سرزد ہوا منتظر جزا اوسکی کا ہون تب یہ آیت
نازل ہوا وما کان لمؤمن الخ قولہ تعالی فتحریر رقبۃ لغاتی رقبۃ
مؤمنۃ ودیۃ مسلمۃ الی اہلہ تعالی پس اوپر اوسکی لازم ہی آزاد کرنا

بندہ مومن کا ہیچ اسی مومن کی بالخصوص بنابر کفارہ دینی کی کہ وہ بے گناہی سی خدائی او
رقبہ مومنہ سے مراد بالغ مومن مراد ہی کہ نماز پڑہتا ہو روزہ رکہتا ہو اور نہیں جائز ہی بیچ کفارہ
قتل کی طفل کا دینا اور نہ کافر کا دینا اور یہہ قول ابن عباس اور شعبی اور ابراہیم اور
حسن اور قتادہ کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی کہ جو غلام پیدا ہوا ہو
اسلام پر یہہ قول عطا کا ہی اور قول اول اقوی ہی اسواسطی کہ لفظ مومن کا اطلاق
نہیں ہوتا مگر اوپر بالغ کی کہ ہو التزام کرنی والا فرائض کا ہو قولہ تعالی بینکم و بینہم میثاق فدیۃ
یعنی اگر ہو مقتول اوس قوم سی کہ درمیان تمہاری اور اونکی عہد و پیمان ہو مراد اوس سے
اہل ذمہ مین حکم اوسکا مسلمان کا ہی بیچ وجوب کفارہ کی اور دیت کی قولہ تعالی ومن
یقتل مؤمنا متعمدا سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہی کہ مقیس بن ضبابہ برادر اپنی ہشام
کو محلہ بنی نجار مین مقتول پایا نزدیک حضرت رسول کی گیا صورت حال کو عرض کیا حضرت
پہنچایا اون حضرت نی زبیر کو ہمراہ کیا اور ہمراہ برادر ہشام کی نزدیک اعیان بنی نجار
بہیجا کہ اگر قاتل کشندہ ہشام کو جانتی ہو قیس کو حوالہ کرو اور دیت اوسکی موافق شریعت کی
ادا کرو مہر کا واسطہ پیغام سی بنی نجار کا جواب دیا کہ ہم قاتل کو نہیں جانتی ہیں لیکن دیت
اوسکی ادا کرتی ہیں پس سو اونٹ مقیس کو دی اور ساتھہ زبیر کی متوجہ مدینہ ہو
مہر کا نزدیک شہر کی پہنچی شیطان نی خاطر مقیس میں وسوسہ کیا کہ لوگ تجہی عیب دین
کہ لینی دیت برادر اور نہ قتل کرنی قاتل کو بہتر وہ ہی کہ زبیر کو قتل کیا چاہیی اور شتران کو
واپس کیا چاہی اور پہر مکہ کو بہاگ جانی پس وقت غفلت زبیر کی ایک سنگ بڑا لیکر
اوسکی سر پر مارا کہ وہ مرگیا اور ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کو گیا اور مرتد ہو اہل مکہ

یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو پہنچی فرمایا کہ میں اوسکو ہرگز نہ بخشونگا مگر جلی وہ قوم
میں چلا گیا اور فتح مکہ کی اوسکو قتل کیا اور واصل جہنم کیا حق تعالی نے اس آیہ کو حق اوسکی
میں نازل کیا اور حکم تخریج قاتل بہ خصوص اوس کی ہی کہ جو قتل مومن کو حلال جانتا
ہو یا کافر اور مرتد ہو گیا ہو سو ہیلی کر با جماع معلوم ہی کہ اگر کوئی شخص مومن کو قتل
کری بسبب اعتقاد حلت اوسکی کی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیگا اور دیت واجبہ قتل خطا
سو اونٹ ہیں کہ اونکو گر کہتا ہو اور طلا ہزار دینار اور نقرہ سی دس ہزار درہم
بنا بر مذہب صحیح کی اور بعضون نی کہا ہی کہ بارہ ہزار اور وزن دینار کا مثقال شرعی
سرخ ہوتا ہی اور درہم دو ماشہ اور دو رتی اور نو عشر رتی کا اور یا ہزار بکریان
اور یا دو سو گائیں کہ وہ دو دو کپڑی میں ہر دو میں سی قولہ تعالی یا ایہا الذین
آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی لشکر ایک قوم
پر بھیجا اور مین سی ایک شخص مرداس فدک کی مسلمان تھا ہو سکی اوس کی خبر کی بہاگ
اور مرداس ساتھ مال ومتاع اپنی کی ساتھ ایک پہاڑ کی پناہ لیکیا وقتی کہ لشکر اسلام
تکبیر کہتا ہوا پہنچا مرداس آواز تکبیر انکی سنکر معلوم کیا کہ لشکر اسلام ہی آپ بہی تکبیر کہتا
اور لا الہ الا اللہ پڑہتا ہوا پہاڑ سی نیچی اوترا اسامہ بن زید نی اوسپر حملہ کیا اور
شمشیر سی اوسکو مارا اور جو کچھ کہ اوسکی پاس مال ومتاع تہا غارت کیا پہر کہ یہ خبر
پہنچی حضرت صلعم ہوئی اور فرمایا کہ تو نی اوسکو قتل کیا کہ ڈر کی سی پڑہتا تہا
اور بسبب اسکی خدا کی طرف ہو انہا اسامہ اوس عمل سی پشیمان ہوا اور کہا یا رسول اللہ
کلمہ ترس شمشیر سی پڑہا تہا حضرت نی فرمایا کہ آیا دل اوسکی کو تو نی شگافتہ کر کی دیکہا تہا

حضرت کی پاس تہا اوس وقت میں یہ آیہ نازل ہوا یا ایہا الذین آمنوا اذا
ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا قولہ تعالی لا یستوی القاعدون تمامی تفسیر میں لکہا ہی کہ جنگ
ینانی غزوہ تبوک کو ایک جماعت نی تخلف کیا مانند کعب بن مالک کی قوم بنی سلمہ
اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور عبداللہ بن ام مکتوم حضرت کی کہ یا رسول اللہ
نابینا تہا اس جہت ورات تہا اوس پر نازل ہوئی حق تعالی نی اس آیہ کو انکی حق میں
نازل کیا لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین تفضیل
کی بہت تعظیم جہاد کی ہی اور دلیل ترغیب جہاد کی جہاد میں اور نزدیک بعض
مراد ساتہہ درجہ کی غنیمت اور ظفر ہی اور ساتہہ درجات کی درجات عالیہ مراد میں آخرت میں
درجہ سی ارتفاع منزلت انکی ہی نزدیک خدا کی اور ساتہہ درجات کی منزل انکی جنت
میں اور نزدیک بعضو کی قاعدون اول بسبب عذر ہیں اور قاعدون ثانی وہ ہیں کہ
ہوئی بیج تخلف کی دلیل الکفار نی ساتہہ عذر انکی کی اور یا مجاہدین اول سی مجاہد
کفار ہیں اور ثانی سی جہاد بالنفس خود ہیں اور موید اسکی وہ حدیث ہی کہ حضرت صلعم نی
فرمایا بعد از مراجعت کرنی جہاد سی کہ رجوع کیا ہم نی جہاد صغری سی طرف جہاد اکبر
کے ساتہہ جہاد اکبر کی وہ جہاد با شیطان اور نفس خود ہی
ان الذین توفاہم الملائکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا
مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ

فتهاجروا فيها فاولئك ماوىهم جهنم وساءت مصيرا ○

پس ہجرت کرتے تم [illegible] اس کی پس یہ لوگ [illegible] ٹھکانا اونکا جہنم ہی اور بری ہی جگہ [illegible]

الا المستضعفين من الرجال والنساء والولدان لا يستطيعون

مگر وہ ضعیف [illegible] اور عورتوں [illegible] اور لڑکوں سی کہ نہیں طاقت رکھتی ہیں

حيلة ولا يهتدون سبيلا ○ فاولئك عسى الله ان يعفو

[illegible] اور نہیں پاتی ہیں راہ [illegible] پس یہ لوگ قریب ہی خدا یہ کہ بخش دی

عنهم وكان الله عفوا غفورا ○ ومن يهاجر في سبيل الله يجد

ان کو [illegible] اور ہی خدا [illegible] اور جو شخص کہ ہجرت کری بیچ راہ خدا کی پاوی

في الارض مراغما كثيرا وسعة ومن يخرج من بيته مهاجرا

بیچ زمین کی آرام [illegible] اور فراخی اور جو شخص کہ باہر آوی گھر اپنی سی [illegible]

الى الله ورسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله

ساتھ خدا کی اور رسول اوسکی کی [illegible] پس ثابت ہوا اجر اوسکا اوپر خدا کی

وكان الله غفورا رحيما ○ ع

اور ہی خدا بخشنی والا مہربان

فائدہ قولہ ان الذين توفاهم الملائكة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان الذين توفاهم [illegible] والولدان [illegible]

[illegible]

[illegible]

والولدان [illegible] وكان الله عفوا غفورا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فيها جروا فيها [illegible]

وإذا ضربتم في الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا

اور جب کہ سفر کرو تم بیچ زمین کی پس نہیں ہی اوپر تمہاری گناہ [illegible]

من الصلوة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ان الكافرين

[illegible]

كانوا لكم عدوا مبينا ○ واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة

[illegible]

فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا

[illegible]

فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا

[illegible]

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

[illegible]

لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً

اگر غافل ہو جاؤ تم ... [illegible]

وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ

ایک ... [illegible]

مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ

[illegible]

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ○ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

[illegible]

قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ

[illegible]

الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ○ وَلَا تَهِنُوا فِي

نماز ... فرض معین ... [illegible]

ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَ

طلب قوم کفار کی ... [illegible]

وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○

اور تم امید رکھتی ہو خدا سی اوس چیز کی کہ نہیں امید رکھتی وی اور خدا دانا ہی حکمت [illegible]

وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ

[illegible]

اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ○ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

[illegible]

غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

آمرزندہ مہربان اور مت خصومت کر اون لوگوں کی [illegible] خیانت کرتے ہیں [illegible]

لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ۝ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَ

نہیں دوست رکھتا ہی اوس شخص کو [illegible] خیانت کرنے [illegible]

لَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ

[illegible]

الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ

[illegible]

عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[illegible] دنیا کی [illegible] روز قیامت کی

أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ

[illegible] نگہبان اور جو شخص [illegible]

يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا

[illegible] آمرزندہ مہربان اور جو شخص [illegible]

يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً

[illegible] اور جو شخص [illegible]

أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ ع

[illegible]

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب مجمع البیان [illegible]

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف ہی لیکن [illegible]

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ

اور اگر نہ ہوتا فضل خدا کا اوپر تیری اور رحمت اوسکی تو البتہ قصد کیا تھا ایک گروہ نے اونمیں سے یہ کہ

يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ

گمراہ کریں تجکو اور نہیں گمراہ کرتے مگر اپنی جانوں کو اور نہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں تجکو کسی چیز سے

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ

اور نازل کیا ہی خدا نے اوپر تیرے قرآن کو اور احکام کو اور تعلیم کیا تجکو وہ چیز کہ نہ تھا تو جانتا اور ہے

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ

فضل خدا کا اوپر تیرے بہت نہیں بہتر بیچ بہت سرگوشیوں کے انکی

اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ

مگر جو کہ امر کرے ساتھ صدقہ کے یا ساتھ نیکی کے یا اصلاح کرنے درمیان لوگوں کے اور جو شخص کرے

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اسکو واسطے طلب خوشنودی خدا کی پس قریب ہے کہ دینگے ہم ثواب بہت

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

اور جو شخص کہ مخالفت کرے رسول کی پس اسکے کہ ظاہر ہوا واسطے اوسکے راہ حق اور پیروی کرے غیر

سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ع

راہ مومنوں کی دوست کرینگے ہم اسکو اوس چیز کا کہ دوست بنایا اوسکو اور داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ میں اور بری جگہ ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ اور تعلیم کیا تجکو وہ چیز کہ نہ تھا تو جانتا یعنی خفیات امور سے یا

دین اور احکام سے اور نزدیک بعضوں کے علم اون چیزوں کا ہے کہ واقع ہو قیامت تک

حدیث میں وارد ہے کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مجھے پیش عرش کی تہا میں کہ

نظر میری خلق میں ڈالا کہ بسبب اوسکے واقف ہوا میں امور ماضیہ اور امور مستقبلہ کا اور یہ

علم بوراثت طرف آئمہ اثنا عشر کی منتقل ہوا ہے اور کتاب بصائر الدرجات میں کہ تصنیف شیخ

جلیل ابی عبداللہ محمد ابن حسن صفار کی ہے مذکور ہے کہ ابو بصیر سے ابو جعفر صلوات اللہ

علیہ نے فرمایا کہ حضرت خاتم الانبیا واقف ہے ساتھ علوم جمیع پیغمبروں کے اور ساتھ امور

ماضیہ اور مستقبلہ کے روز قیامت تک اور بعد اسکے فرمایا کہ میں قسم کہاتا ہوں خدا کی کہ

جان میری بقدرت اوسکی میں ہے کہ جانتا ہوں علم سب انبیا کا اور عالم ہوں میں امور

ماضیہ کا اور اون امور کا کہ بعد اسکے واقع ہونگی قیامت تک اور یہی روایت کی ہے

بن محمد سے اور اونے عبدالرحمان بن ابی نجران سے اور اونے یوسف بن یعقوب سے اور اونے

حارث بن مغیرہ سے اور عبدالاعلا اور عبیدہ سے اور بشیر سے اور اونہوں نے ابو عبداللہ علیہ

السلام سے روایت کیا ہے کہ اون حضرت نے فرمایا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

الْاَرْضِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ وَمَا فِي النَّارِ وَمَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ یعنی قسم خدا کی میں جانتا

ہوں اون چیزوں کو کہ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور بہشت میں ہیں اور جو چیزیں کہ ہوئی

ہوگی قیامت تک اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ یا اصلاح کرنے درمیان لوگوں کے یا رفع کرنے

دشمنی اونکی سے یا تالیف قلوب انکی نسبت اور تفسیر علی بن ابراہیم میں ذکر ہے ابو عبداللہ

علیہ السلام سے مروی ہے کہ حق تعالی نے اس آیہ میں امر کیا ہے کہ اگر کوئی مومن بطور ظاہر

وقت ملاقات برادر مومن کے اور اظہار بشاشت کرے برادر مومن سے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

مراد ہے اسکے بعد ازثبوت خیانت کی غرض تلمیح وہی تھا کا اور کہ میں آیا اور مرتد ہوا بطرف

بھی تھا ایک شخص [illegible] دیوار گری اور [illegible]

باہر نکالا اور قصد کیا کہ اسکو قتل کریں بعض اہل [illegible] درخواست کی [illegible] پناہ

ہی قتل کرنا [illegible] نکال دیا بعد اسکے [illegible] شام کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

[illegible]

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ

[illegible]

دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۝ لَعَنَهُ اللَّهُ وَ وقف لازم

[illegible]

قَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَ

[illegible]

لَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ

[illegible]

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ

پس بدلیں گے [illegible] خدا کی اور جو شخص کرے شیطان کو دوست سوائے خدا کے

[illegible]

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ

[illegible]

الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ

[illegible]

عَنْهَا مَحِيصًا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ

[illegible]

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ

[illegible]

مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ

[illegible]

سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ وَمَنْ

[illegible]

يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ

[illegible]

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ

[illegible]

لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا

[illegible]

ع وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہے خدا ساتھ ہر شی کے احاطہ کرنے والا
قولہ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ابن عباس سے روایت ہے کہ نزول اس آیت کا بیچ شان ایک
مرد کے تھا کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا بوڑھا ہوں
اور گناہوں میں غرق ہوں مگر یہ کہ جب سے کہ خدا کو پہچانا ہے ساتھ اسکے شرک نہیں لایا ہوں
اور سوائے اسکے کسی سے دوستی نہیں کی ہے اور معصیت اسکی از روی جرأت اور دلیری کے
نہیں کی ہے اور قصور اسکا بھی منع نہیں کیا ہے کہ ایک لحظہ خدا کو ساتھ بھاگنے اپنے کے
عاجز کر سکوں میں بحال پشیمان ہوا ہوں بیچ گناہ کے اور توبہ کرتا ہوں میں بحال میرے کیا ہے
آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اس آیت کو بھیجا کہ بیچ گناہوں غیر از شرک کے جسکو چاہیگا بخشے گا
قولہ اِلَّآ اِنٰثًا حق تعالیٰ نے بتوں کو مادہ مقرر کیا ہے بوسیلہ اسکے اسما کی زبان عرب میں مؤنث
کے تھے مثل لات و عزیٰ اور منات وغیرہ کے اور ہر ایک بت ہر قوم کا جس بت کی
عبادت کرتی تھی اسکو انثی بنی فلان نام رکھتی تھی اور بوسیلہ عدم عقل کے کہ شاید
کہا ہے ابو حمزہ ثمالی نے تفسیر اپنی میں لکھا ہے کہ درمیان ہر بت کے ایک شیطان رہتا تھا
سی واسطے خدمتگاری اس بت کی رہتی تھی اور دکھلائی دیتی تھی اور ساتھ بت کے
تکلم کرتی تھی اور بسبب اسکے اعتبار کی بتوں کو مادہ مقرر کیا منقول ہے کہ ابتدای اسلام میں
ایک روز جماعت مشرکوں کی مکہ میں جمع ہو کر بتوں کو سجدہ کرتی تھی ایک روز شکم ایک بت سے
آواز آئی یہ ایک بیت اس نے پڑھی جَاءَنَا بِهٖ نَعِیْبُ عَلَیْنَا دِیْنَ اٰبَائِنَا الْکِرَام
یعنی آیا ہے محمد اور صحابہ اسکے کہ ہم پر عیب کرتے ہیں اور دین پیران ہمارے کی مذمت کرتے

ہیں ایسی وہ کہ ہماری حامی آئی اور [illegible] مشرکان آخر بیان سنکر نہایت خوش ہوئے اور
کہا انہوں نے کہ محمد کیا جانتے ہیں کہ خدا ہمارے کیا کہتے ہیں پس ایک شخص کو حضرت کے طلب
کیا اور اس قصہ سے انکو آگاہ کیا پس اس گروہ نے وعدہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
حاضر ہوں اور سنیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کام شیطان کا ہے حضرت [illegible]
بیچ وقت نزدیک انکے حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible]
اپنے پر راہ نہیں کرے وہ شیطانہ کہ درون بت میں آواز دیتی ہے سعرہ نام رکھتی ہے میں نے
اسکو قتل کیا ہے سعرہ نام ہے روز دوسرے مشرکوں نے حاضر ہوئے کہ میں بھی اس وقت میں حاضر
ہونگا پیغمبر خدا نہایت خوش ہو کر روز دیگر نزدیک مشرکوں کے آئے اور مشرکوں نے قربانیاں
کیں ہر کا حضرت وہاں پہنچے سب بت گر پڑے مشرکوں نے انکو پاک و پاکیزہ کر کے پھر کھڑا
کیا اور بعد اسکے کچھ نہ کہا کہ اے خدایان ہمارے تمہیں کیا ہوا کہ کچھ نہیں بولتے ہو
آج ہمارا تماشا دیکھو تکلم اس بت سے [illegible]
کہ میرا نام مطہر ہے [illegible] مشرک فاجر اور [illegible] کا کرتی تھی لعنت کے
پیغمبر ہمارے [illegible] قرآن اوپر نازل ہوا ہے بعد ازان موسیٰ کے [illegible]
[illegible] مشرکوں نے [illegible] کہا کہ محمد نہایت قریب [illegible]
آج کی دن خدایان ہمارے [illegible] ہوا اور اس روز ہی اسلام ترقی پکڑی [illegible]
منقلب ہوئی اور [illegible] قولہ مَفْرُوْضًا یعنی بہرہ مقرر [illegible] حاصل کرونگا میں
از اکثر [illegible] تابع [illegible] گمراہی [illegible]
[illegible] شیطان [illegible] قولہ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ [illegible]

ہر ایک تقطیع کرین کی کو شہادتی چار پاؤ ہو کر بیہ بشارہ اور جنین کی طرف کہ خوب بجا لاتی تہی اچھی طرح سی
اور صالح سی اور وصیلہ سی اور حاضر ہی کہ اوسکو نصیب ہوتا کا باتی تہی اور تفصیل اسکی سورہ
مائدہ مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی قولہ تعالی وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ منقول ہی کہ ہر گاہ یہہ آیت نازل ہوئی
صحابہ غمگین ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعد از نزول اس آیت کی کسی سی ہم بشارت کا ہو
سہل کہ سوائی تیری کوئی شخص کر دار ہی عمل نہین ہی حضرت نی فرمایا کیا تم بیمار نہین ہو
یا غمگین نہین ہوتی ہو یا بلا مین تکو نہین پہنچتی ہین یا بلا تم پر نہین نازل ہوتی ہی کہا اونہون نی
کہ ہان ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا کہ وہ جزا اوسکی ہی اور یہی حضرت نی فرمایا
کہ کوئی شخص نہین ہی کہ اسکو مصیبت پہنچی مگر یہہ کہ خدا تعالی اوسکو کفارہ گناہ اوسکی کا کر
دی یہانتک کہ اگر خار بہی پیر مین کہنی کفارہ گناہ اوسکی کا ہوتا ہی قولہ تعالی خَلِيلًا وجہ تسمیہ ابراہیم
بخلیل اسلیے ہی منقول ہی کہ عہد ابراہیم خلیل صلوات اللہ علیہ مین قحط شدید لاحق ہوا اور ہر گاہ
مردم جستجو خوان احسان ابراہیم سی بہرہ مند ہوتی تہی اوس سال مین بسبب قحط کی زیادہ رجوع
طرف اونکی کرتی تہی لوگ جو کچہ کہ نزدیک ابراہیم کی تہا صرف ہوا جو نہین لاتی اپنا پیشہ قحط
شہر مصر کو بہیجی نزدیک ایک دوست کی کہ مستعد ہو تکا انہا تا طعام لیکر جا پہونچی کاروان بنام حضرت ابراہیم کا
وہ دوست مصر کو پہنچا کہا اوسنی کہ ولایت ہمار مین اثر قحط ظاہر ہوا ہی اگر ابراہیم طعام اپنی واسطی
طلب کرتی بہر نوع بہیج دیتا مین لیکن سنا ہی مینی کہ بہت فاقہ زدہ وکنو خوان مردمی اپنی
انعام کرتی ہین القصہ گندم بلا زمان حضرت ابراہیم کی نہ پایا بالضرورت وہانسی بہیئت
پہرتی ہر گاہ حوالی شام مین پہنچی از جہت شرم خالی ہاتہ پہرنی کی اونتو کو پراز ریگ نرم
کیا ہر گاہ حضرت ابراہیم مطلع ہوئی تنگ دل ہوئی اور متوجہ طرف مسجد ہوئی اور سارہ نی

سارا از وجہ حضرت ابراہیم خواب مین تہی ہر گاہ بیدار ہوتی ہین بار اونتر اکو بر اہوا دیکہا کر
ہوتی جنس بار کو نشان کیا آرد بیدا دیکہا نہایت سفید ہی اور پاکیزگی مین قدر ہی اوسکو
لیکر خبر کیا اور نان پختہ کی بعد اسکی عیال و اطفال درویشو کو انعام کیا ہر گاہ ابراہیم سوکر
پہرتی اور بوئی نان مشام حضرت مین پہنچی پوچہا کہ کہان سی ہی کہا اونہون نی کہ نزدیک دوست
مصر تیری سی پایا ہی ابراہیم نی کہا کہ نزدیک دوست میری خدا سی ہی بعد از ان حق تعالی نی
دوست اوسی کہا اور بعضون نی کہا ہی کہ وجہ تسمیہ خلیل کی یہہ ہی کہ مال حضرت جو مین
لاتی اور فرزند اونکو قربان گاہ مین لیکئی اور تن بآتش نمرود سی حوالہ کیا اور جان کو
بخضرت ایزدی سونپا اس جہت سی حق تعالی نی نام اونکا خلیل رکہا تکملہ ابراہیم
درسپارہ پنجم مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ چودہ حرف مین ذوالکتاب
ایک ہزار دو سی تراسی ہوا آیتی تکا اوس پہ بہہ عبارت اُولَٰئِكَ شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

اور طلب فتوی کرتی ہین تجہ سی بیچ عورتو کی کہہ تو کہ اللہ فتوی دیتا ہی تکو بیچ اونکی اور جو پڑہا جاتا ہی تم پر

فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

بیچ کتاب کی بیچ یتیمون زنان کی جو نہی دیتی ہو تم اونکو جو کچہ واجب کیا گیا واسطی اونکی

وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ

اور رغبت کرتی ہو تم یہہ کہ نکاح کرو تم اونسی اور بیچ شان ضعیفو کی لڑکون سی اور یہہ کہ

تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ

قیام کرو تم واسطی یتیمو کی ساتہ عدل کی اور جو کچہ کہ کرتی ہو تم نیکی سی پس تحقیق اللہ

كَانَ بِهِ عَلِيمًا ○ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا

[illegible]

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَ

[illegible]

أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

[illegible]

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَ

[illegible]

لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ

[illegible]

تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ○ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ

[illegible]

اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ○ وَلِلَّهِ مَا فِي

[illegible]

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

[illegible]

مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي

[illegible]

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ○ وَلِلَّهِ مَا

[illegible]

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ○ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

[illegible]

أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيرًا

[illegible]

مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا

[illegible]

ع وَالْآخِرَةِ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ○

اور آخرت کا اور ہی [illegible]

قوله صلحا والصلح خیر منقول ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے [illegible] سودہ کو طلاق [illegible]

سودہ [illegible] آنحضرت کی [illegible] سید عالم [illegible] سودہ [illegible]

[illegible] یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] آپ رجوع کریں [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت نے [illegible] رجوع کیا [illegible] یہ آیہ نازل ہوا

کہ صلح [illegible] ہی [illegible] واحضرت الانفس الشح [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا و وزن محل کرتی ہی کہ اپنی نوبت کو دیکر کو عطا کرے پس چاہیی کہ بعد اس مصالحہ کی کینہ کو جگہ دیکر
عطا اپنی سی محو کرین قوله ولن تستطیعوا یعنی تمسی مقدور ہی کہ عدل اور برابری کو درمیان عورتوں
کی نگاہ رکھو پہلی کہ عدل حقیقی یہہ ہی کہ میل طبیعت کا کسی طرف ازواج مین سی زیادہ نہو
یہہ امر نہایت مشکل ہی اگرچہ حریص ہو تم کہ سب ان سی بعدل سلوک کرین چنانچہ جناب رسالتماب
سی منقول ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی کہ بارخدایا قسمت لیالی اور ایام او نفقہ و لباس کی
اپنی ازواج مین عمل مین لاتا ہون لیکن [illegible] محبت اس امر مین کہ جب بعض ازواج مین اختیار
میرا نہین ہی اسو [illegible] سی مین [illegible] فلا تمیلوا کل المیل یعنی میل نکرو تم ساتہ
نہایت میل کرنیکی اسطرح سی کہ میل منعقد ہو رکہ یا میل غیر منعقد و رسم نکرو کہ بالکل ایک کو ترک کر دو
و دوسری کو اختیار کرو اسطرح سی کہ دوسری عورت کو بیچ معلوم ہو نہ شوہر دار اور نہ مطلقہ معلوم
ہو حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ دو زن رکہتا ہو یا وجود اختیار [illegible] ادای حقوق [illegible]
مین قصور کری روز قیامت [illegible] ایک پہلو طرف پشت ہو کا قوله غفورا رحیما
یہہ آیہ دلالت کرتی ہی وجوب قسمت کو درمیان عورتوں کی اور برابری انفاق و صحبت مین
چنانچہ جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ ایام بیماری مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
والہ کو [illegible] ازواج مین [illegible] تہی اور جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ کی دو زن تہی
ہر گاہ روز نوبت ایکا ہوتا تھا زن دیگر مین وضو نکرتی تہی اور منقول ہی کہ [illegible]
دو عورتین ایکروز مین فوت ہوئین [illegible] اللہ [illegible] مین قرعہ درمیان
ان دونوں کی ڈالا تنبیہ بنا بر ان آیات کی اعلام الازواج کو لازم ہی کہ ترک کرین ایک
دوسری مین جلد سی نکرین بلکہ حتی المقدور تا الامکان اصلاح کی کوشش کرین اور بعد اتمام

و کمال محبت کی وہ حضرت [illegible] انتفا [illegible] حامد سلیمان
و جب اسی امر [illegible] وضو اور [illegible] عورتوں کو کہ بیچ حد
اور محبت کی تہی زیادہ تہی ہلاک کیا تہی اور پیدا کیا اور [illegible] حسن و علی جیسے اور
[illegible] کی تکو ہی ہلاک کر سکتی ہین اور تم جانتی ہو کہ یہہ جہان [illegible]
ہی کہ جہت شامت اعمال اپنی کی اس جہان فانی کو ترک کرکر دار جاودانی کو گئی جبریل
ہی کہ جبرئیل ایکروز [illegible] حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و الہ کی آتی [illegible]
نزدیک اوس حضرت کی حاضر تہی کہ بیچ ایک قطعہ زمین کی دعوی کرتی تہی اور نزاع [illegible]
کررہی تہی جبرئیل نی تبسم کیا حضرت نی منشا ای تبسم پوچھا جبرئیل نی عرض کی [illegible]
کہ یہہ دو شخص نزاع کر رہی ہین چالیس ہزار مالک اسکی ہو چکی ہین کہ وہ دنیا سی انتقال کر
گئی ہین فلا تغرنکم الحیوة الدنیا [illegible] حاصل اس آیہ کا یہہ ہی کہ جہاد کرنی والی کو [illegible]
یہہ ہی کہ فقط ثواب دنیا کو علت غائی جہاد کی نکری بلکہ طالب شی شریف کا ہو [illegible]
[illegible] کہ اگر شی شریف کی طرف مائل ہو کا شی خسیس تابع اسکی ہوگی [illegible]
کہ اگر مجاہد [illegible] جہاد کری [illegible] عطا کرتی ہین کہ غنیمت [illegible]
نہایت [illegible]

یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی

[illegible]

انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فالله اولی

[illegible]

بهما فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا وان تلوا او تعرضوا فان

ساتھ ان دونوں کے پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی [illegible]

الله كان بما تعملون خبيرا ۝ يا ايها الذين امنوا امنوا بالله و

[illegible] ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور

رسوله والكتاب الذي نزل على رسوله والكتاب الذي انزل

رسول اس کے کے اور ساتھ کتاب کے [illegible] اور ساتھ کتاب کے کہ نازل کیا

من قبل ومن يكفر بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم

[illegible] اور جو شخص انکار کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اس کے کے اور کتابوں اس کی کے اور رسولوں اس کے کے اور دن

الاخر فقد ضل ضلالا بعيدا ۝ ان الذين امنوا ثم كفروا ثم

[illegible] پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور کی [illegible]

امنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم

[illegible]

سبيلا ۝ بشر المنافقين بان لهم عذابا اليما ۝ الذين يتخذون

راہ حق کو بشارت دے منافقوں کو ساتھ اس بات کے کہ واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا [illegible]

الكافرين اولياء من دون المؤمنين ايبتغون عندهم العزة

کافروں کو دوست سوائے مسلمانوں کے کیا طلب کرتے ہیں نزدیک کفار کے عزت کو

فان العزة لله جميعا ۝ وقد نزل عليكم في الكتاب ان اذا

پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہے سب اور تحقیق نازل کیا اوپر تمہارے بیچ قرآن کے یہ کہ جب

سمعتم ايات الله يكفر بها ويستهزا بها فلا تقعدوا

سنو تم آیات خدا کی [illegible]

معهم حتى يخوضوا في حديث غيره انكم اذا مثلهم ان الله

ساتھ ان کے یہاں تک کہ [illegible] تحقیق تم اس وقت مانند ان کے ہو تحقیق اللہ

جامع المنافقين والكافرين في جهنم جميعا ۝ الذين يتربصون

جمع کرنے والا ہے منافقوں کو اور کافروں کو بیچ جہنم کے سب [illegible]

بكم فان كان لكم فتح من الله قالوا الم نكن معكم وان كان

[illegible]

للكافرين نصيب قالوا الم نستحوذ عليكم ونمنعكم من المؤمنين

واسطے کافروں کے [illegible]

فالله يحكم بينكم يوم القيمة ولن يجعل الله للكافرين على

پس اللہ حکم کرے گا درمیان تمہارے دن قیامت کے اور ہرگز نہ کرے گا اللہ واسطے کافروں کے اوپر

المؤمنين سبيلا ۝

[illegible]

ف ان الذین امنوا ثم کفروا اس آیت میں چند قول ہیں ایک یہ ہی [illegible] کہ وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ موسیٰ کے بعد اس کے کافر ہوئے سبب عبادت گوسالہ کے بعد اس کے ایمان لائے ساتھ عیسیٰ کے بعد اس کے زیادہ کیا کفر انہوں نے سبب انکار کرنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور دوسرا [illegible] وہ ایمان لائے ساتھ موسیٰ کے بعد اس کے انکار کیا موسیٰ کا بعد اس کے ایمان لائے ساتھ عزیر کے بعد اس کے

ع

انکار کیا جیسی کہ بعد اسکی زیادہ کیا کفر ساتھ انکار کرنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور قریب ہی کہ
مراد اس سے ایک طائفہ اہل کتاب سے ہی ارادہ کیا تھا انہوں نے جنگ میں ... چند صحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا پس تھی وہ کہ ظاہر کرتی تھی ایمان کو بیچ مجلس انہوں صحابہ کی
بعد اسکی کہتی تھی کہ عارض ہوا ہی ہمارے دل میں شبہ نبوت اونکی میں پس ظاہر کرتی تھی کفر کو
بعد اسکی پھر اظہار ایمان کا کرتی تھی بعد اسکی کہتی تھی کہ ہمکو عارض ہوا ہی ایک شبہ اور پس ظاہر
کرتی تھی کفر کو بعد اسکی زیادہ کیا انہوں نے کفر کو ساتھ ثابت رہنی کی اوپر اسکی ...
یہ معنی حسن سے مروی ہیں اور یہی معنی قول حق تعالی کی وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور چوتھا یہ ہی کہ مراد اس سے منافقین ہیں کہ ایمان لائی بعد اسکی مرتد
ہوئی بعد اسکی پھر ایمان لائی اور مرتد ہوئی تا اینکہ مرگئی کفر پر ... آیَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا
وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ اس آیہ سے کہ ممنوع ہی ہمنشینی کرنی ساتھ کافروں کی اور ... سے
معلوم ہوتی ہی منع ... کہ استہزا ہی قرآن اور ثابت ہو چکی ہی کہ حرمت کی ...
چنانچہ عیاشی نے باسناد خود علی بن موسی الرضا صلوات اللہ علیہ سے تفسیر اس آیہ میں نقل
کیا ہی کہ اون حضرت نے فرمایا کہ ہرگاہ سنی کہ کوئی شخص انکار حق کا کرتا ہی یا تکذیب اہل اسلام
کی کرتا ہی اور مذمت اونکی کرتا ہی پس چاہیئے کہ اٹھ کھڑا ہو اوسکی سے اگرچہ ... اور بیچ
قبیل وہ حدیث ہی کہ کافی میں مسطور ہی کہ محصل اسکا یہ ہی کہ حضرت لقمان نے فرزند
اپنی سے فرمایا کہ ای فرزند اگر چاہی تو ہمنشینی کو بیچ کسی مجلس کی پس ملاحظہ کر کہ اگر اہل اوس
مجلس کی ذکر خیر میں مشغول ... کہ ... علم دین میں کرتی ہوں یا ذکر معاد ...

تعالی کا کرتی ہیں یا ذکر فضائل انبیا اور اوصیا اور شان انکی میں مشغول ہیں اور تو بھی
ان میں بیٹھ تو ساتھ اہل کی کہ اگر تو عالم ہووے زیادہ ہوگا پس وہ تیری علم سے منتفع ہونگی اور
اگر وہ تجہسی عالم زیادہ ہیں پس تو اونکی علم سے منتفع ہوگا اور شاید کہ حق سبحانہ تعالی
اپنی رحمت سے اونکو احاطہ کرلی پس تو بھی ساتھ برکت مجالست اونکی کی رحمت میں داخل ہو
اور اگر دیکھی تو کہ اہل مجلس ذکر خیر میں مشغول نہیں ہیں پس چاہیئے کہ اونکی ساتھ نہ بیٹھ
کہ اگر تو عالم زیادہ ہی وہ تیری علم سے نفع نہ پاوینگی اور اگر تو جاہل ہی صحبت اونکی
زیادتی جہل کی ہوگی اور شاید کہ اوپر غضب الہی نازل ہو پس تجہکو بھی لاحق ہو جاوی
کتاب کلینی میں جناب صادق صلوات اللہ علیہ سے منقول ہی کہ اون حضرت نے فرمایا کہ
سزاوار نہیں ہی آدمی کو ایسی مجلس میں بیٹھنا کہ اہل اوس مجلس کی بارتکاب معصیت کی
مشغول ہوں اور شخص قدرت رکھتا ہو منع کرنے کی اور بھی اوس کتاب ... میں ہی
کہ جناب امام علی نقی صلوات اللہ علیہ نی اسکو فرمایا کہ کیا حال کہ ساتھ عبد الرحمن بن یعقوب کے
ہمنشینی کرتا ہی جعفری نی کہا کہ وہ ماموں میرا ہی حضرت نی فرمایا کہ عقیدہ اوسکا ... ہی
پس چاہیئے کہ اوسکی ہمنشینی کر اور ہماری طرف التفات نہ کر یا ہماری صحبت کو اختیار کر
اوس سے کنارہ کر پس جعفری نے عرض کی کہ ہرگاہ اقوال اوسکی کو میں قائل نہیں ہوں ...
کیا ضرر رکھتی ہی جناب معصوم نی فرمایا آیا تو نہیں ڈرتا ہی کہ بلا اوس پر نازل ہووی
تجہکو بھی شامل ہو جاوی آیا تو نی نہیں سنا ہی احوال اوس شخص کا کہ صحاب موسی سے تھا
اور پدر اوسکا صحاب فرعونی تھا ... کہ وہ سپاہ فرعون کی ... موسی کی
ہوا اور توقف کیا کہ پدر اپنی کو نصیحت کرے ہمراہ ہی ہووے ... میں لاحق کرے پس ... انکا

او میں چلا جاتا تھا اور ساتھ اوسکی وحشی کرتا تھا تا آنکہ کنارہ دریا پر پہنچی اور وہ غرق
غرق ہوئی یہ خبر حضرت موسی کو پہنچی فرمایا کہ وہ وسیع رحمت خدا کی ہی لیکن ہر گاہ بلاء الٰہی نازل ہو
تو شخص گنہگار کو [illegible] پہنچتی ہی اور بہی اوس کتاب میں جناب صادق صلوات اللہ
علیہ سے منقول ہی کہ فرمایا کہ عیسی بن مریم ساتھ ایک قریہ کی گذری دیکہا کہ اہل اوس کے
تمام مر گئی ہیں اور کسی شخص نی اونکو دفن نہیں کیا ہی اور جانوران اور جمیع املاک
بہی مر گئی ہیں متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ یہ گروہ نہیں مرگئی مگر ساتھ
غضب الٰہی کی بسبب شامت کسی گناہ کی کہ اونپر نازل ہوئی ہی جو علی کہ اگر یہ تدریج مرتی
وہ مر کر دفن کرتا اصحاب حضرت نی عرض کی کہ ای روح اللہ درگاہ الٰہی میں دعا کر کہ
اونکو زندہ کری تا ہم آگاہ ہون اعمال اونکی سی اور آگاہ ہون کہ کس گناہ سی یہ عذاب
اونپر نازل ہوا ہی تا اوس گناہ سی ہم پرہیز کرین عیسی نی [illegible] فضول کیا اور درگاہ
احدیت میں زندہ کرنی کی دعا کی ندا آئی کہ ای عیسی طلب کر اونکو کہ یہ تیرا جواب دینگے
پس حضرت عیسی نی [illegible] شب وقت [illegible] ہوا کہ [illegible] انفاس خلائق سی بستا او
ہوئی اور بجانی بلند اوس میں پر آئی اور کہا کہ ای اہل اس قریہ کی ایک شخص نی اونمین
سی جواب دیا کہ لبیک ای روح اللہ عیسی نی کہا کہ رحمت تم پر کا [illegible] کر حال تمہارا
کیا تھا اور کس سبب سی لائق اس عذاب کی ہوئی اوسنی کہا کہ حال ہمارا اطاعت [illegible] ہو گئی
دوستی دنیا کی تہی اور نہایت غفلت میں بسر کرتی تہی عیسی نی پوچھا کہ دوستی تمہاری [illegible]
تہی کہا اونہون نی مثل دوستی طفل کی ساتھ مادر کی عیسی نی کہا کہ اہل ضلالت کی اطاعت
[illegible] کرتی تہی کہا اونہون نی کہ اونکی معاصی میں شریک ہوتی تہی عیسی نی کہا کہ

کہ کار تمہارا کس طرح سی ہوا کہا کہ ایک شب ہم عافیت سی سوئی کہ بیدار ہوئی دیکہا کہ ہم ہاویہ
میں ہین حضرت عیسی نی پوچھا کہ ہاویہ کیا ہی کہا سجین ہی پوچھا سجین کیا ہی کہا کہ کوہ آتشی
ہی کہ ہمارے جلانی کی واسطی تا قیامت روشن ہی عیسی نی کہا کہ [illegible]
کیا کہا اونہون نی کہ ہمکو پہیر دنیا میں بہیجو کہ پہر عمل نیک کرین ہم اور تلافی اپنی تقصیر کی
کرین ہم ملائکہ نی کہا تم دروغ گو ہو حضرت عیسی نی کہا کیا باعث ہی کہ سوائی تیرے [illegible]
ایکبھی سی نہ بولا کہا کہ ای روح اللہ [illegible] ملائکہ آتشی دین میں اور
اگرچہ میں تہا [illegible] مثل انکی عمل نکرتا تہا میں ہر گاہ اونپر عذاب نازل ہوا مجکو بہی شامل کیا
اور اب مجکو ساتھ ایک بال کی کنارہ دوزخ پر لٹکا رکہا ہی معلوم نہیں کہ جہنم میں
ڈالین گی کہ نجات دین گی پس حضرت عیسی متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ ای
دوستان خدا معاش کرنا ساتھ نان خشک اور نمک [illegible] اور [illegible] کرنا مزبلہ پر بہت
خوب ہی ساتھ عافیت دنیا اور آخرت کی مؤلف [illegible] میں چند اقوال ہیں ایک
یہ ہی کہ نہیں کردانا ہی خدا نی دجال یہود کی اوپر مومنین کی نصرا اور غلبہ یہ معنی ابن عباس
سی مروی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین کردانا ہی دجال کافروکی اوپر مومنین کی
حجت کی اگرچہ بقوت مومنین پر غالب ہون لیکن مومنین غالب ہونگی ساتھ دلالت کی
حجت کی یہ معنی سدی سی مروی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ حق تعالی
منع کیا ہی تسلط کافرکو مومن پر اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین کردانا ہی
دجال کفار کی خدا نی آخرت میں سبیل غلبہ کی اوپر مومنین کی اسواسطی کہ یہ آیہ مذکور ہی
بعد قول حق تعالی کی فاللہ یحکم بینکم یوم القیامۃ کی [illegible]

ثم قال الذين امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا

[illegible]

نزلت في ابي بكر والعيقي امنوا بالنبي اولا

الا ثم كفروا حين عرضت عليهم ولا يستقيم [illegible]

ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى

[illegible]

الصلوة قاموا كسالى يراءون الناس ولا يذكرون الله الا قليلا

[illegible]

مذبذبين بين ذلك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء ومن يضلل

[illegible]

الله فلن تجد له سبيلا يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين

[illegible]

اولياء من دون المؤمنين اتريدون ان تجعلوا لله عليكم

[illegible]

سلطانا مبينا ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار

[illegible]

ولن تجد لهم نصيرا الا الذين تابوا واصلحوا واعتصموا بالله و

[illegible]

واخلصوا دينهم لله فاولئك مع المؤمنين وسوف يؤت الله

اور خالص کرینگے دین اپنا واسطے اللہ کے پس یہ لوگ ساتھ مومنوں کے ہیں اور قریب ہے کہ دیگا خدا

المؤمنين اجرا عظيما ما يفعل الله بعذابكم ان شكرتم و

مومنوں کو اجر بزرگ کیا کریگا خدا عذاب تمہارا اگر شکر کرو تم اور

امنتم وكان الله شاكرا عليما

ایمان لاؤ تم [illegible]

لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم

نہیں دوست رکھتا ہے خدا ظاہر کرنا ساتھ بری کے گفتار سے مگر جس شخص کہ ظلم کیا گیا

وكان الله سميعا عليما ان تبدوا خيرا او تخفوه او تعفوا

اور ہے خدا سننے والا دانا اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ اسکو یا معاف کرو تم

عن سوء فان الله كان عفوا قديرا ان الذين يكفرون بالله

[illegible]

ورسله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسله ويقولون

[illegible]

نؤمن ببعض ونكفر ببعض ويريدون ان يتخذوا بين ذلك

[illegible]

سبيلا اولئك هم الكافرون حقا واعتدنا للكافرين

[illegible]

عذابا مهينا ۝ والذين امنوا بالله ورسله ولم يفرقوا بين

عذاب خوار کننده ۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائی ساتھ اللہ کی اور پیغمبروں اسکی کی اور نہ جدائی کی درمیان [illegible]

ع احد منهم اولئك سوف يؤتيهم اجورهم وكان الله غفورا رحيما

[illegible]

[illegible] الدرك الاسفل من النار [illegible] طبقہ زیرین دوزخ میں ہونگی اور کفار سی بھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا يحب الله الجهر [illegible]

[illegible]

[illegible] لا يحب الله الجهر [illegible]

يسألك اهل الكتاب ان تنزل عليهم كتابا من السماء فقد

[illegible]

سألوا موسى اكبر من ذلك فقالوا ارنا الله جهرة فاخذ

[illegible]

فاخذتهم الصاعقة بظلمهم ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتهم

[illegible]

البينات فعفونا عن ذلك واتينا موسى سلطانا مبينا ۝

[illegible]

ورفعنا فوقهم الطور بميثاقهم وقلنا لهم ادخلوا الباب

[illegible]

سجدا وقلنا لهم لا تعدوا في السبت واخذنا منهم ميثاقا

[illegible]

غليظا ۝ فبما نقضهم ميثاقهم وكفرهم بايات الله وقتلهم

[illegible]

الانبياء بغير حق وقولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها

[illegible]

بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلا ۝ وبكفرهم وقولهم على

[illegible]

مريم بهتانا عظيما ۝ وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن

[illegible]

مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم

[illegible]

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ
اور بیشک وہ لوگ کہ اختلاف کیا بیچ باب عیسی کے البتہ بیچ شک کے ہیں اوس سے نہیں واسطے انکے ساتھ اوسکے کچھ علم
اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَكَانَ
مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہیں قتل کیا اوسکو یقینًا بلکہ اوٹھا لیا اوسکو خدا نے طرف اپنی اور ہی
اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ○ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ
خدا غالب اور حکمت والا اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاوینگے ساتھ اوسکے
قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ○ فَبِظُلْمٍ مِّنَ
پہلے مرنے اوسکے کے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر انکے گواہ پس سبب ظلم
الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ
اون لوگون سے کہ یہودی ہوئے حرام کیا ہم نے اوپر انکے طعام پاکیزہ کہ حلال کیا گیا تھا واسطے انکے اور سبب روکنے انکے
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَثِیْرًا ○ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ
راہ خدا سے بہت سے لوگوں کو اور سبب لینے انکے سود کو حالانکہ منع کیے گئے تھے اوس سے اور
اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ
سبب کھانے انکے مال آدمیوں کو ساتھ باطل کے اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کے انمیں سے
عَذَابًا اَلِیْمًا ○ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
عذاب دردناک لیکن وہ لوگ کہ ثابت قدم ہیں بیچ علم کے انمیں سے اور مومن
یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ
ایمان لاتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیری اور ... پہلے تجھ سے

الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
قائم کرنے والے نماز کو اور دینے والے زکوۃ واجب کو اور وہ لوگ ایمان لاتے ساتھ خدا کے اور روز
الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ○
ع
قیامت کے یہ وہ لوگ ہیں البتہ دینگے ہم انکو اجر بزرگ

قولہ یسئلک اہل الکتاب یعنی کتاب آسمان سی نازل کر مثل توریت کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اون حضرت سی درخواست ایک کتاب کی کہ آسمان سی نازل ہو اور ہم اوسکو دیکھین یا ساتھ نام ہر ایک شخص کی ایک کتاب نازل ہو کہ اوس مین لکھا ہو کہ محمد رسول خدا ہی ہر گاہ یہ سوالات بر وجہ عناد اور سرکشی کی تھی حق تعالی نی تسلی کیا اور [illegible] حضرت کی فرمایا فقد سألوا موسى اكبر من ذلك الآية [illegible] اور [illegible] اسکی وجہ یہ ہی کہ یہود [illegible] تھا اون نی اپنی قوم کو جمع کیا اس بات پر کہ عیسی کو قتل کیا چاہی حضرت عیسی ایک گھر مین پوشیدہ ہوئی [illegible] اوسکی مین [illegible] تہا حق تعالی نی جبرئیل کو حکم کیا کہ عیسی کو اوس روزنی [illegible] بموجب فرمانی حضرت جبرئیل [illegible] بعد اسکی یہود نی ایک شخص کو کہ طیطیانوس نام رکھتا تھا [illegible] حکم کیا کہ اوس گھر مین جا اور عیسی کو قتل کر [illegible] اوس گھر مین گیا کسی کو نہ دیکھا [illegible] خانہ مین عیسی کو نہ پایا اور جب باہر آیا [illegible] شکل عیسی کی [illegible] داخل ہوئی اور حق تعالی نی صورت اوسکی شبیہ عیسی کی کی اونکو گرفتار کیا اور قتل کیا اوسی اور ایک درخت پر لٹکا دیا [illegible] اسکی گھر مین عیسی تہا

صاحب ہمارا تہا اگرچہ بقول عیسی ہی ہین صاحب ہمارا کیا ہوا اور وہب اور قتادہ و ابو
مجاہد سی اور سدی سی منقول ہی کہ عیسی ساتھ سترہ حواریون اپنی کی اوس گہر مین تہی ہر گاہ کہ
گرد اوسکی آئی سب کی صورتین مشابہ عیسی کی اونکی نظر مین معلوم ہوئین سب دیکہکر متعجب
ہوئی اور کہا اونہون نی کہ تمکو جادو کیا ہی تمہی سچ بتاؤ کہ عیسی تم مین سی کون ہی ورنہ
ہم سبکو ہم قتل کرین گی عیسی نی کہا کہ کون شخص ہی کہ جان اپنا اوپر میری فدا کری اور
اونمین سی کہ نام اوسکا سرجس تہا کہا کہ اپنی تئین فدا آپ پر کرتا ہون پس وہ تنہا اور کہا
کہ عیسی مین ہون اوسکو قتل کیا یہودیون نی اور اس جہت سی حال اوپر مشتبہ رہا اور بعضی
تہا اونہون نی کہ وہ شخص عیسی تہا یا ہمارا رفیق اونمین سی قولہ تعالی اختلفوا فیہ یعنی
اونکی کہ اختلاف کیا اونہون نی بیچ شان عیسی کی اسطرح سی کہ بعضون نی کہا کہ وہ کذاب تہا
اس سبب سی اوسکو قتل کیا ہمنی اور ایک جماعت نی تردد کیا کہ اگر یہ عیسی ہی پس صاحب
ہمارا کہان ہی اور ایک گروہ نی کہا کہ منہ مقتول کا منہ عیسی کا ہی اور بدن اسکا
صاحب ہمارا کا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ کہتی تہی کہ حق تعالی مجکو آسمان پر لیجاویگا پس
آسمان پر گئی اور ایک قوم نی کہا کہ ناسوت اوسکی کو دار پر کہینچا اور لاہوت کو کہ روح ہی
ہی آسمان پر لیگئی اور ایک جماعت کہتی ہین کہ وہ خدا تہی کسطرح سی وہ مقتول ہوئی اور جو
نی کہا کہ وہ پسر خدا ہین پس کسطرح [illegible] اوپر مسلط قتل کا ہوا قولہ تعالی بل رفعہ اللہ الیہ
روایات صحیحہ متواترہ مین [illegible] اور موافق سی [illegible] نی کہ عیسی ہر گاہ نازل
ہوئی اور دجال کو قتل کرین کی سب اہل کتاب [illegible] ساتھ اونکی ایمان لاوین گی
پس تمام مذہب متفرقہ مفقود ہو جائین کی اور [illegible] ملت اسلام کی کوئی ملت باقی نرہی

کہ اور عیسی تابع ہونگی محمد ہی کی اور احکام اور شریعت اونکی پر عمل کرین گی اور چالیس
برس زمین پر رہین گی بعد اسکی وفات پاوین گی اور اہل ایمان [illegible] زمین کی [illegible]
اور سوقت جنت امن و چین پر ہوگی کہ شیر اور پلنگ اور گائی اور بکری [illegible] اور سانپ
کرین اور اطفال ساتھ حیوانات کی بازی کرین گی اور کوئی حیوان ضرر نہ پہنچاوی گا
اور بعضون نی کہا ہی کہ ضمیر موتہ کی راجع ہی طرف ہر ایک اہل کتاب کی یعنی کوئی اہل کتاب
سی نہوگا مگر یہ کہ پیش از موت اپنی کی ہر گاہ عذاب الہی کو مشاہدہ کرین گی ایمان لاوی گی
ساتھ عیسی کی لیکن یہ ایمان اونکا مقبول نہوگا سبب اسکی کہ ایمان فرعون کا حالت غرق مین
اسوقت کہ ایمان حالت تکلیف مقبول ہی اور وقت مشاہدہ [illegible] قولہ تعالی

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ

بیشک وحی کی ہمنی طرف تیری اے محمد جسطرح سی کہ وحی کی ہمنی طرف نوح کی اور ساتہ پیغمبرون کی بعد اسکی

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

اور وحی کی ہمنی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق کی اور یعقوب اور اولاد و فرزند یعقوب

وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا

اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی اور دیا ہمنی

دَاوُودَ زَبُورًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ

داود کو کتاب زبور اور وحی کیا ہمنی طرف رسولون کی کہ تحقیق اظہار کیا ہمنی قصہ اونکا اوپر تیری پہلی اس سی

وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا

اور طرف رسولون کی کہ نہین اظہار قصہ کیا ہمنی اونکا اوپر تیری اور سخن کیا خدا نی ساتھ موسی کی سخن کرنا

رسلا مبشرين ومنذرين لئلا يكون للناس على

[illegible]

الله حجة بعد الرسل وكان الله عزيزا حكيما لكن

خدا کی دلیل بعد [illegible] پیغمبروں کی اور ہے خدا غالب حکمت والا لیکن

الله يشهد بما انزل اليك انزله بعلمه والملائكة يشهدون

[illegible]

وكفى بالله شهيدا ان الذين كفروا وصدوا عن

[illegible]

سبيل الله قد ضلوا ضلالا بعيدا ان الذين كفروا

[illegible]

وظلموا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم طريقا

[illegible]

الا طريق جهنم خالدين فيها ابدا وكان ذلك على الله

[illegible]

يسيرا يا ايها الناس قد جاءكم الرسول بالحق من

[illegible]

ربكم فامنوا خيرا لكم وان تكفروا فان لله ما في السموات

[illegible]

والارض وكان الله عليما حكيما يا اهل الكتاب لا

اور زمین کی ہے اور ہے خدا دانا حکمت والا اے اہل کتاب یہود و نصاریٰ نہ

تغلوا في دينكم ولا تقولوا على الله الا الحق انما المسيح

[illegible]

عيسى ابن مريم رسول الله وكلمته القاها الى مريم

عیسیٰ بیٹا مریم کا فرستادہ خدا کا ہے [illegible]

وروح منه فامنوا بالله ورسله ولا تقولوا ثلاثة انتهوا

[illegible]

خيرا لكم انما الله اله واحد سبحانه ان يكون له ولد له

[illegible]

ما في السموات وما في الارض وكفى بالله وكيلا ع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وروح منه [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لن يستنكف المسيح أن يكون عبدا لله ولا الملائكة
[illegible]
المقربون ومن يستنكف عن عبادته ويستكبر فسيحشرهم
[illegible]
إليه جميعا ۝ فأما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فيوفيهم
[illegible]
أجورهم ويزيدهم من فضله وأما الذين استنكفوا
[illegible]
واستكبروا فيعذبهم عذابا أليما ولا يجدون لهم
[illegible]
من دون الله وليا ولا نصيرا ۝ يا أيها الناس قد جاءكم
[illegible]

جاءكم برهان من ربكم وأنزلنا إليكم نورا مبينا ۝
[illegible]
فأما الذين آمنوا بالله واعتصموا به فسيدخلهم في
[illegible]
رحمة منه وفضل ويهديهم إليه صراطا مستقيما ۝
[illegible]
يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة إن امرؤ هلك
[illegible]
ليس له ولد وله أخت فلها نصف ما ترك وهو يرثها إن
[illegible]
لم يكن لها ولد فإن كانتا اثنتين فلهما الثلثان مما
[illegible]
ترك وإن كانوا إخوة رجالا ونساء فللذكر مثل حظ الأنثيين
[illegible]
ع يبين الله لكم أن تضلوا والله بكل شيء عليم ۝
[illegible]
قوله يستفتونك [illegible]
[illegible]

توضیح المجید فی تنقیح کلام اللہ المجید

اسم التفسیر: توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ المجید

حصۃ الاوّل

حصہ اول

مفسر علامہ سید علی نور اللہ مرقدہ
ابن فقیہ اعظم آیت اللہ العظمیٰ
سید دلدار علی نقوی المعروف
بہ حضرت غفران مآب رحمۃ اللہ علیہ